

# DATE LABEL

	336	422	1070559
			ask at this

Call No.....

Account No.....

Date..... 12.4.55....

## J. & K. UNIVERSITY LIBRARY

This book should be returned on or before the last stamped above. An overdue charges of 6 nP. will be levied for each day. The book is kept beyond that day.

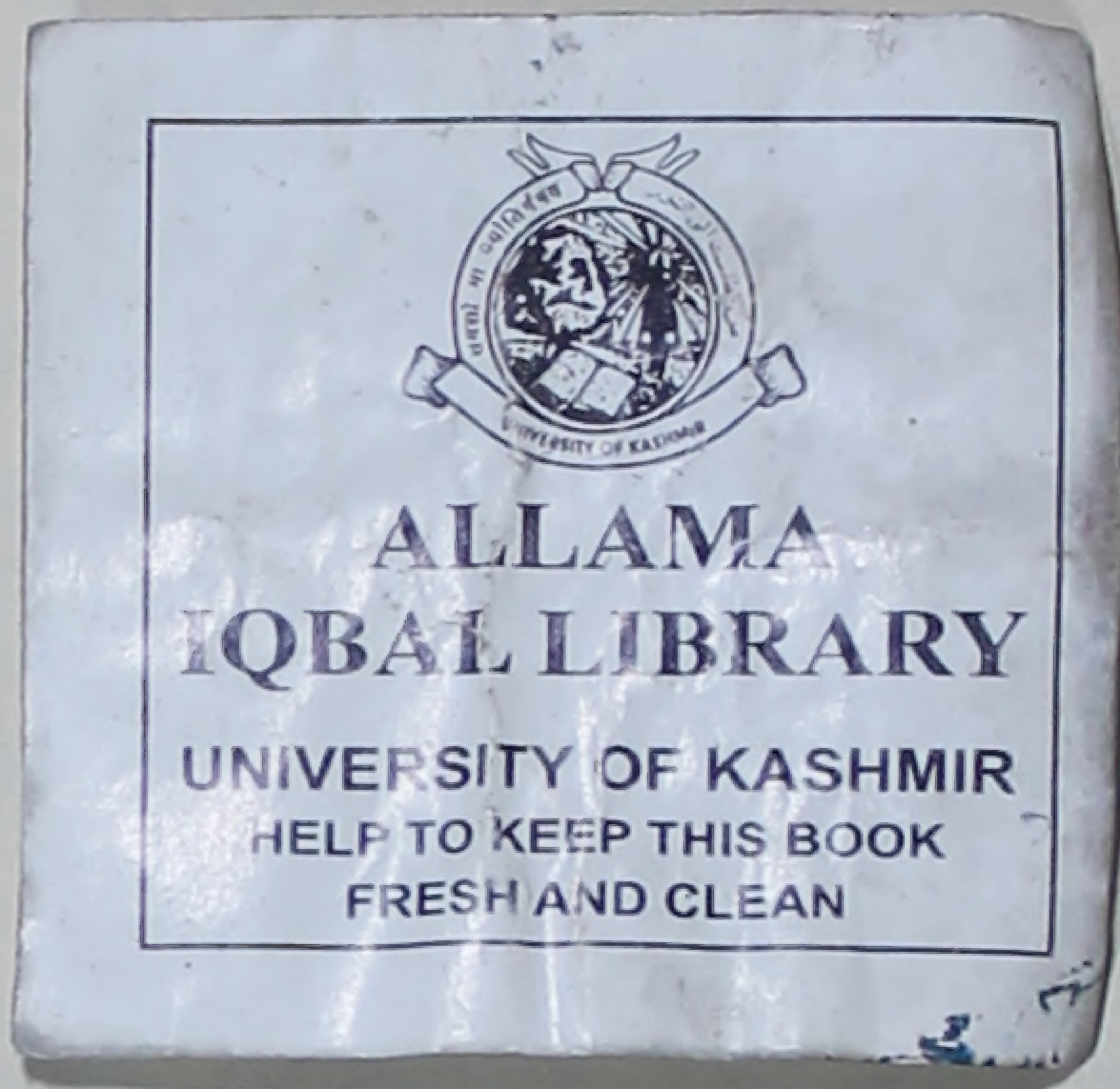


151 =

~~351~~

157 =

U. No. 35191 P. 7 (3)



3637







بسم الله الرحمن الرحيم

رواق بمبرغراوسيله نوحه و بکا ذخيره شيون شين جامع مصاب ابی عبداللہ حسین



از کلام بلاغت نظام سلطان الذاکرين ملا بشاير من سزايا صاحب مخلص به مؤنس برادر آينس لکهنوی

مطالع ناميشي و کوشش کان پيرين طبعين







<p>۴۰</p> <p>پہلے پہلے میں نہ تھی پہلے پہلے میں تھی پہلے پہلے میں تھی پہلے پہلے میں تھی پہلے پہلے میں تھی پہلے پہلے میں تھی پہلے پہلے میں تھی پہلے پہلے</p>	<p>۴۱</p> <p>مجلس میں کوئی تھی نصیب تھی عصیان زبان تھی کس کے خالق تھی زکھون سے جو تھی تو تھی تھی تھی ساح اور کانون کے گونے گونے تھی</p>	<p>۴۲</p> <p>پہلے پہلے میں تھی پہلے پہلے میں تھی پہلے پہلے میں تھی پہلے پہلے میں تھی پہلے پہلے میں تھی پہلے پہلے میں تھی پہلے پہلے میں تھی پہلے پہلے</p>
<p>تو قیرو لادت بھی ملی گھرین خدا کے مولا کو شہادت بھی ملی گھرین خدا کے</p>	<p>لکھے تو خوشی بخت پاک کے داغ ہون ہاتھوں کے بھی سب جرم رست بل ہون</p>	<p>پھاڑ دین گریبان جو دامن سے جدا ہو پھر جسم ہے بیکار جو سرقن سے جدا ہو</p>
<p>۴۳</p> <p>اچھا ہے نہ تھی نہ تھی نہ تھی بافض قلم تھی نہ تھی نہ تھی ادب تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی تو تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۴۴</p> <p>وہ سابق الاسلام تھی نہ تھی نیک اس میں تھی نہ تھی نہ تھی گر رخص و سما ہو تھی نہ تھی اور ایک طعن تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۴۵</p> <p>وہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی میں تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی میں تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی میں تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>
<p>پھر دیکھو تو باقی نہ سیا ہی نہ قلم ہو شتمہ بھی نہ حیدر کے فضائل کا رقم ہو</p>	<p>غالب نہو ایمان شہر عرش نشین ہو پلہ وہ فلک پر ہو وہ یہ پلہ زمین ہو</p>	<p>باقی رہے پھر خرو ب کو نہ جسم کو لیجائیں تیرک کی طرح خاک قدم کو</p>
<p>۴۶</p> <p>اچھے کوئی آدم سے اگر حکم کا تھی اچھے کوئی آدم سے اگر حکم کا تھی اچھے کوئی آدم سے اگر حکم کا تھی اچھے کوئی آدم سے اگر حکم کا تھی</p>	<p>۴۷</p> <p>اچھے کوئی آدم سے اگر حکم کا تھی اچھے کوئی آدم سے اگر حکم کا تھی اچھے کوئی آدم سے اگر حکم کا تھی اچھے کوئی آدم سے اگر حکم کا تھی</p>	<p>۴۸</p> <p>اچھے کوئی آدم سے اگر حکم کا تھی اچھے کوئی آدم سے اگر حکم کا تھی اچھے کوئی آدم سے اگر حکم کا تھی اچھے کوئی آدم سے اگر حکم کا تھی</p>
<p>یوسف کے جمال وادب چاہہ کھین وہ ایک نظر زہ کے یہ اندر کھین</p>	<p>وہ اہل جنان ہے جسے ادب اسکا میں علم کا ہوں شہر علی بابا اسکا</p>	<p>اور محرم اسرار کیا شیر خدا کو نوحسرو کا فخر کیا شیر خدا کو</p>

مرثیہ میر موسیٰ



<p>۱۱۱ مگر کجا دون کا پیر نے بنایا نہ پاپ گردون نے بھی پاپ نہ بنایا جیست علی تھا مگر نہ پیر نہ پاپ نہ پیر نہ پاپ نہ پیر نہ پاپ</p>	<p>۱۱۲ سائل ہوا کہ شخص کسی جنگ میں کیا کرے پہنچ بھی دیکھے یا فاتح یا خائب دے دی وہین تو اس کو پیر نے نصیحت حیرت ہوئی اس کو تو پیر نے نصیحت</p>	<p>۱۱۳ نیزان جو بناد و گردون کا پیر فاون میں بھی تھا شکر خدے نے دی اکرام باقات میں جیست سے پانی پاتا نام تجبات کو گھڑین ہوا کھانے کا لہجہ نام</p>
<p>۱۱۴ ہاتھ اٹھتے تھے بیعت کو امیر و جہان سے بیچ لکٹ بیچ کوئی کہتا تھا زبان سے</p>	<p>۱۱۵ دشمن کی برائی میں بھی ہم کد نہیں کرتے جو مانگے سوال اس کا سخی رد نہیں کرتے</p>	<p>۱۱۶ کھایا بھی کچھ حسین سے تو سائل کو کھلا کر فاتے سے کبھی پورے پر سو رہے آکر</p>
<p>۱۱۷ مولائی تھا دیکھ بھی نہ ملتا جو اسبانہ زور مال تھا صرت وہ اس کا اندھوں کا ضعیفوں کا غریبوں کا خوف سویچا تھا کھانا فقر کو وہ نہ نشا</p>	<p>۱۱۸ عالم کیوں ایسا بنوا خلق میں نہ مار کرتے تھے و ضعیفوں کو زور نہ تھا میں مار ارغین سے کرتے تھے او اجداد کا عقار ہوتا تھا لکان خاطر کو مل کا ہمار</p>	<p>۱۱۹ کس شخص گیا بہر قسب ہی حیدر دیکھا کہ میں مصروف غذا فاتح خیر کھنے میں کئی پیرہ نان خشک لے کر دھوت سے بھینچتے ہیں ان کو پیر</p>
<p>۱۲۰ جاری ہی رہا فیض سدا گھر سے علی کے سائل کبھی خالی نہ پھر گھر سے علی کے</p>	<p>۱۲۱ را تون کو نہ راحت کبھی ہوتے تھے مولا رود و کے مناجات میں غش ہوتے تھے مولا</p>	<p>۱۲۲ انداز جو میں فقر کے چوڑے میں جاتے یہ سخت ہٹ کرے ہیں کہ توڑے نہیں جاتے</p>
<p>۱۲۳ راہوں کے غریبوں کے چار تھا انون کو جا جائے کھلانے کو شکار سائل سفر میں یہ کہا کہ ایک بار روٹی بھی ایک پیسے یا تیرہ کراہ</p>	<p>۱۲۴ ایک جنگ میں تھا پانچویں جنگ کا پیکان نکلتا تھا قدم سے کسی تیرہ مرد نہ ناز آپ سے کہے جو تیرہ مرد سے کھینچا اسے سنسی سے تیرہ</p>	<p>۱۲۵ یو کہ کیا اسے بون کے بیج میں غم غدا آپ سے بون کے بیج کیا ہوئی وہ وقت حیرت منی آج وہانے لگے جان دل صاحب بیج</p>
<p>۱۲۶ نہوئی سی سخاوت تھی ہر اس عقدہ کشا کی او غول کی قطار اپنے سائل کو عطا کی</p>	<p>۱۲۷ یہ مجموعہ عبادت وہ شہر عقدہ کشا تھا مولا کو خیر بھی نہوئی کچھ کہ یہ کیا تھا</p>	<p>۱۲۸ ٹوٹی ہے مگر جب چھٹا سا تہ نبی کا خالق کا وہ تھا زور یہ زور علی کا</p>

۱۱۱  
میر ہوش  
اس بیت سے  
اول سے بالوم  
مخلص و مہربانی  
پیر کو کج  
دن کا کج  
یہ دعا  
تھا سادین  
تھا بارہ قصہ  
یہ دعا  
۱۱۲  
یعنی بیدار  
ہو تو بیدار  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸



۴۴  
تھا قاسم روزی جان فانی  
بیکے غلاموں نے نعمت الودان  
کیا نہ تھا کیا فقر تھا اس فقر نے قربان  
بہی بھجی اوتھکانہ میں کیا کیا

سب نعمتیں جنگ لے اتری تھیں ہلکے  
وہ نان جوین کھک میں کھاتے تھے نہ کھک

۴۵  
وہ رشتہ کس ہونا غازی بہت  
پوچھ پوچھ پوچھ پوچھ پوچھ  
اور قاطعہ نہ کسی بھی طرح کیا جاوے  
سر نہ تھا کسے پاؤں تو زبان

عسرت میں میر نہ اسے چادر تو تھی  
وہ بھی کبھی سر پر تھی کسی دگر تو تھی

۴۶  
مطلع دہم غمیر غلام  
میر کے ہیں ان سو عمر فدا ہو گیا  
رشتے کا کہیں غل کہیں پوچھ پوچھ  
مولا کے غلام دارون میں کیا کیا

سر پیٹ کے داماد کا پر سادہ بنی کو  
مارا ہوا تھیں وز و غنیم ظالم نے غلی کو

۴۷  
کسیوں کی لفت میں کیوں تھی  
بن بابا کیوں کر تھے شفقت  
نہ کیوں تھے کسے تھے تازی  
مولا کو بھی تازی

جو کون کو طعام اپنا کھلاتی تھی حضرت  
محتاجوں کو پہلو میں بیٹھا لیتے تھی حضرت

۴۸  
یہ شاہ کجکے فغان میں تھی  
افسوس کے عالم ہے چہ  
تھا سجدہ معبودین وہ عالم تھی  
ارحام نور ہو جاوے تھی

کا پنی جو زمین زلزلہ میں آگئی مسجور  
محراب کو لزلہ ہوا تھرا گئی مسجور

۴۹  
اس کو حضرت سرور شہنشاہی  
وہ ظلم کی تھی حسین کس تھی  
معون نہ تھی نہ میر تھی نہ کھانی  
غل کیا تھی نہ کھانی

زخمی کیا بازو کو رسول دوسرے کے  
ہوتا ہے نازی کا لو گھر میں خدا کے

۵۰  
اگر تھے زلزلہ کی لہر  
چون کس وہ تھکتے ہوئے کس  
مجان کوئی ہوتا تو تھے بھگت  
زخمی تھے زخمی تھے

فرماتے تھے مہمان کی مدارت رو ہے  
نہ زندہ نہ ہو تو کہ علی عبد خدا

۵۱  
اکیلا باعث کی صفتیں کدیں  
جیسے ہوئے سارے عظم  
فغان میں تھی تھی تھی  
تھا تھی تھی تھی

زخمی جو وہی شہ لولاک ہوا تھا  
اس حد سے ممبر کا جگر چاک ہوا تھا

۵۲  
نہ تھی نہ تھی نہ تھی  
یہ دین کی بنا تھی تھی  
ایسا کہاں اور کہاں نہ تھی

سر پیو کہ زخمی ہو سرتاج تھا  
اٹھا ہے زما نے سے امام آج تھا



<p>۱۳۳ عجیبی و سرخبر صفدر اٹھایا علامہ کو سب نہیں دیا بوجا بابا منہام کے ہاتھوں کی کھانڈیا مگر جب تک کہ عجبین بھلے</p>	<p>۱۳۴ نہا کے گھر سے علی بابا نہا کے گھر سے علی بابا نہا کے گھر سے علی بابا نہا کے گھر سے علی بابا</p>	<p>۱۳۵ فانی نے لکھا بابا کو سرخبر نہا کے گھر سے علی بابا نہا کے گھر سے علی بابا نہا کے گھر سے علی بابا</p>
<p>اک خستہ قاضی شکوہ دے دھو تھے نمازی حضرت کو سنبھالے ہوئے تھے نمازی</p>	<p>روئے لگے بیٹے شہ والا لپٹ کر شہ پیر تو غش ہو گئے بابا لپٹ کر</p>	<p>کٹوا کے گلہ نغ سے متصل میں لگا میں شہ زمین تو غلہ کے جنگل میں لگا</p>
<p>۱۳۶ وفا دیہ شیعہ کے درکار کو مار دنیا و دنیا کیلئے دیندار کو مار لاندون کے شیعہ کے پتار کو مار ماہ رمضان میں شہر ابرا کو مار</p>	<p>۱۳۷ بنو بنو عیال کے فریاد خدایا بنو بنو عیال کے فریاد خدایا بنو بنو عیال کے فریاد خدایا بنو بنو عیال کے فریاد خدایا</p>	<p>۱۳۸ سب اس کو چوڑی لٹکا دے سب اس کو چوڑی لٹکا دے سب اس کو چوڑی لٹکا دے سب اس کو چوڑی لٹکا دے</p>
<p>تربت میں سول عربی دوڑ ہیں بن باکے سبطین بنی ہوڑ ہیں</p>	<p>بلیوں سے سخن صبر فرماتے تھے حضرت قاتل کا مگر نام نہ بتلاؤ تھے حضرت</p>	<p>سایا بھی نہ تیرے تن صدک پہ ہوگا لاشہ ترا بے غسل و کفن خاک پہ ہوگا</p>
<p>۱۳۹ زینب خیر جاو کی پسنائی کیا بھیجا تو تار بیدار نہ کھائی منہ پنی دیوڑھی سے وہ باہر کھنڈر گئی دیر چمکائی باہر</p>	<p>۱۴۰ کتے تھے حشمت کی بھی چھائی و لگا تو کبوتر کبوتر ہی ہے کہ دیر شہ پیر کے فریاد خدایا شہ پیر کے فریاد خدایا</p>	<p>۱۴۱ زینب میں بن از سر ملکہ نہیں دور اٹھائے گھوڑے تری لاشہ پہ لٹکا زینب کے بیٹے کی بیان کہ شہ ہاوس کو قیدین جانتے ہیں</p>
<p>فرزندوں نے دیوڑھی کا موٹو کوٹن اگر کے زن مرد گل آئے گھر دن</p>	<p>جو گزریگی تجھ پر معلوم ہو گیا تو تجھے سوا سبکس معلوم ہو گیا</p>	<p>راحت سے تجھے قبر میں سونا نہ ملے گا بیٹی کو تری لاش پہ رونا نہ ملے گا</p>



<p>۴۴۴</p> <p>وہ اس کے پڑنے لگے تیرے غلام فرار کیا تب سجدہ کو فکے اٹھی ہو خضر نے کہا بیوں کے دین زیب و کلتوم ماری کلک تر بنیں کہیں زیب و کلتوم</p>	<p>۴۴۵</p> <p>دور در ملک غش میں تیرا عالم اور غون نہ غماز خمر سر کا کدم تیرم کو ہو جسم یہ جاری تیرم اک بیون شب آتی کو بیابا پو نام</p>	<p>۴۴۶</p> <p>سبوت عیان ہونے لگے تیرے بیون نے کیا غش و غصہ کو کہا جب بچکے تابوت کو گھر سے نکلے ازواج میں غش تھا کہ علیہ حیا</p>
<p>رو لیون سران رونکے چھائی لگا اب گھر میں تہن لچلو کا ندھو پٹھا کو</p>	<p>دنیا سے اسی شب کو سفر کر گئے مولا شیعون کی کر ٹوٹ گئی مر گئے مولا</p>	<p>کلتوم بلکتی تھی مولا جاتی تھی ریت روتی پس تابوت چلی آتی تھی ریت</p>
<p>۴۴۷</p> <p>جب بچکے بابو سے بدل تکیا تیرے سب نے لکے یاد و دنیا تیرے سب نے تھی یاد و دنیا حیدر یہ بیان کرتے تھی یاد و دنیا خفت پر یاد تھی یاد و دنیا</p>	<p>۴۴۸</p> <p>ہر گھر میں غم سبز کیا غش تابوت کا کہیں سر کہیں کا غش بالا سے زمین سر شمشاد کا غش افلاک پر ہر جا اسرار کا غش</p>	<p>۴۴۹</p> <p>ایک بل غار روز کہ وقت بجا بیون کہ گھر کا وحی نقل ہوا مادی جو تھا سر سے نہ کیا تھا دن آج کا سوچو تو قیامت کا</p>
<p>خز قبر کہیں اب نہ ٹھکانا تھا ہمارا یہ ہر غماز آخری آنا تھا ہمارا</p>	<p>سر بیٹا تھا روح امین شن کہیں نہرا کے جگر بند تر پتے تھے نیچ</p>	<p>اک نور ہے ماتم کا بپا گھر میں مٹی کے بیٹے لئے جاتے ہیں جنازہ کو ٹھکے</p>
<p>۴۵۰</p> <p>روئے ہوئے گھر میں بیٹے کی سب اہل موم جن میں سر پہ زینب کے کہا با سے پیر خوں میں فرانہ ہے بیٹی کے پیر خوں میں</p>	<p>۴۵۱</p> <p>جلانی تھیں یہ بیان باگ و نیرا بابر خدا کی مطلوبی کے واری آبان کی تو پہلے گئی جنت میں جاری اب کون خبر ہو بکا فاقہ وین جاری</p>	<p>۴۵۲</p> <p>تابوت کو لاکھ بیٹے ہیں سب اہل موم جن میں سر پہ زینب کے کہا با سے پیر خوں میں فرانہ ہے بیٹی کے پیر خوں میں</p>
<p>دو ٹکڑے ہے سر سید والا نہ جینے میں لٹ گئی ہی مری با باز جینے</p>	<p>دشمن ہیں منہ ظلم سے موڑ نیلے شکر دو بھائی ہیں اکو بھی چھوڑ نیلے شکر</p>	<p>فرمانے تھے لپٹاؤ لگا چھانی سی وحی کو پیار و مری آغوش میں دلاش علی کو</p>



<p>۴۴۴          زار و شوم ببار جو دیکھا          کھوئے کچھ کچھ بے وفا          آغوش میں کچھ کچھ دیکھا          تھا میری ہمتیں اس پر میر</p>	<p>۴۴۵          کبکب میں دانا بنانا بنی ہا          روئیگی اسی کو کچھ کچھ دیکھا          کتنے کتنے درد سے کچھ کچھ دیکھا          رہا کچھ کچھ کچھ کچھ دیکھا</p>	<p>۴۴۶          درد کے غم میں کچھ کچھ دیکھا          غل غل کا کچھ کچھ دیکھا          کتنے کتنے درد سے کچھ کچھ دیکھا          رہا کچھ کچھ کچھ کچھ دیکھا</p>
<p>چلائی تھیں اب آئی تباہی مر گھر          ہی نہ رہا کوئی مرے بچے کے سر پر</p>	<p>مہیون سے بھی سو میں کچھ کچھ دیکھا          پردیس میں تنہا ہوں کیا چھوڑ گئی</p>	<p>اندوہ و غم درد سے تم چھٹ گئی یا          فریاد ہی پردیس میں ہم مل گئی یا</p>
<p>۴۴۷          چلائے یہ فریاد میرا          کیا کچھ کچھ کچھ کچھ دیکھا          ہم کبکب میں کچھ کچھ دیکھا          رہا کچھ کچھ کچھ کچھ دیکھا</p>	<p>۴۴۸          بالبتے جلائے کچھ کچھ دیکھا          نام کے کچھ کچھ کچھ دیکھا          کتنے کتنے درد سے کچھ کچھ دیکھا          رہا کچھ کچھ کچھ کچھ دیکھا</p>	<p>۴۴۹          چلائے یہ فریاد میرا          کیا کچھ کچھ کچھ کچھ دیکھا          ہم کبکب میں کچھ کچھ دیکھا          رہا کچھ کچھ کچھ کچھ دیکھا</p>
<p>بزار ہن جینے سے بلا لیجئے ہکو          چھاتی سے اسی طرح لگا لیجئے ہکو</p>	<p>پاؤ گئے نہ تم جان اگر کھو گئے بھائی          اک روز اسی طرح ہوں دو گئے بھائی</p>	<p>وان پر وہ جگر خستہ دل ریش کو دیکھا          لالہ طہان خاک درویش کو دیکھا</p>
<p>۴۵۰          کچھ کچھ کچھ کچھ دیکھا          کچھ کچھ کچھ کچھ دیکھا          کچھ کچھ کچھ کچھ دیکھا          کچھ کچھ کچھ کچھ دیکھا</p>	<p>۴۵۱          کچھ کچھ کچھ کچھ دیکھا          کچھ کچھ کچھ کچھ دیکھا          کچھ کچھ کچھ کچھ دیکھا          کچھ کچھ کچھ کچھ دیکھا</p>	<p>۴۵۲          کچھ کچھ کچھ کچھ دیکھا          کچھ کچھ کچھ کچھ دیکھا          کچھ کچھ کچھ کچھ دیکھا          کچھ کچھ کچھ کچھ دیکھا</p>
<p>اب کون ہو سکے یہ گھر جائیگے          رہنے دو ہمیں تم ہین مر جائیگے</p>	<p>الہ لال جو گھر میں نہ چھو پا بیگی          روتی ہوئی ترست بہ علی ایگی</p>	<p>سب دبدب جنت بیتیاب تو ان میں          سطر کطرح تن کی رگین فعیان میں</p>



<p>۱۰۴ نہ در صبا لبت و صبا از آواز نہ با تھ میں قالمین ہر کار قرار اک صنف کی تصویر سارے ہوندا اور دوسرے خالص کے بھی ہر</p>	<p>۱۰۵ سکھین تن تنج ہونکے ہر نظر کھانا ہوں کوئی باور نہ دے یاد سہ پہر سہ سہ شفق میں در نہ یاد فرزند ہی کوئی نہ جھنجھکا نہ یاد</p>	<p>۱۰۶ جب قندیل وال اس کو دیکھتا تھا کلمے بچے ہوتے سارے میں جھکا رو مال سے ہی مرے رشتہ میں جھکا نہ انور نہ رکھو مرے رشتہ کو کوئی</p>
<p>ما تھوں سے نوالا بھی اٹھایا نہیں جاتا جبکہ نہ کھلاڑ کوئی کھایا نہیں جاتا</p>	<p>میت پہ مری کوئی نہ رو دیکا ہر گھن مجھ سا کوئی محتج نہو دیکا ہر گھن</p>	<p>چین اپنا مری واسطے کھو تیا تھو بھی جس آہ میں کرتا تھا تو رو دیتا تھا بھی</p>
<p>۱۰۷ فاجعہ کائنات کے اور سطح کا رعب روزانہ عجیب سی دیکھیں وہ عجیب تھے زعم میں کسی جا کہ کبھی عسرت میں ہلاکت تھی با تھو تھو</p>	<p>۱۰۸ بان میرے رشتہ تھا اب نہیں حکیم کھانا وہ کھلا جاتا تھا جبکہ شام منظر نظر تھا اسے ہر دم آرام شفقت سے محبت وہ کرتا تھا کام</p>	<p>۱۰۹ کھانا بہت تھو تھو تھو تھو کس کوں جیسے سب میں اٹھایا پتلی لکڑی کے وہ تھو تھو تھو دور دور سے کھانے کو بھی تھو تھو</p>
<p>اندھا تھا پہ تھی اسکی نظرب علا پر توشہ تھا قناعت پہ توکل تھا خدا پر</p>	<p>اس دکھ میں خبر گیر مرا آٹھ پہر تھا معلوم نہیں یہ وہ ملک تھا کہ شبہ تھا</p>	<p>کیا جانے وہ کس کھ میں گرفتار ہوا معلوم یہ ہوتا ہے کہ بیمار ہوا ہے</p>
<p>۱۱۰ اس شخص کے لئے ہر چیز تھو تھو کما دل پہ ہمارے توڑی فریاد نہ تھو تھو رویش جگہ میں کسی کو تھو تھو اندھا ہوں پاؤں میں ہوں تھو تھو</p>	<p>۱۱۱ جب جگہ کھلا تھا وہ کھانا محبت یاد آتی تھی اذکار مجھے باب کی شفقت جانی کو بھی جانی سے یہ ہوتی شفقت خادم کی طرح کرتا تھا ہر دن شفقت</p>	<p>۱۱۲ بیمار بھی گرتا تھا وہ کھانا کسی چیز پہ اسے پہنچا ہی تھو تھو اس میں تھو تھو تھو تھو تھو جانے ہوئی کتنا تھا اب آجکل نہیں</p>
<p>عیاں بدن خستہ دل فاک نشین ہوں گذر ہے برس و زک کہ اس بن میں ہوں</p>	<p>ہر شام بھپونے کو بچا دیتا تھا میرے کھا پکتا تھا جب ہاتھ دھلا دیتا میرے</p>	<p>اک روز کہیں گور کے باشندہ میں ہونگے کیا جانے کل مرد و نہیں باز نہ ہونگے</p>



<p>۱۷۷ اس پر صاحب کس طرح ہو جائے اندھا ہوں پانچ ہوں کمان چھو جائے نیاب ہوں کس طرح سے آنسو نہ بہاؤں وہ لے لے لو آکھوں کو میں کھو جائے</p>	<p>۱۷۸ نہیں تھی خوش حالی داؤد و زفر لفظ میں عجز تھا ہر بات میں ہر نہیں زبان پہ بھیجا کبھی کبھی کہنا تھا وہ قرآن کے ہر لفظ کی تفسیر</p>	<p>۱۷۹ کھجوریں بھین ایک تھکانے مارا نہیں تھے میں کبھی سجدی میں کبھی پار وہ تیرا خبر گیری نہ مانے سے سدھارا دنیا میں ہمارا بکونی تیرا نہ ہارا</p>
<p>جاتے ہوئے کہہ مجھ سے نہ فرما گویا گھر کا بھی پتا مجھ کو نہ بتلا گئے ہے</p>	<p>جو وقت ثنا کرتا تھا محبوبِ خدا کی افلاک سے آنی تھی صداصلِ عدا کی</p>	<p>پھاڑے ہیں گرمیاں بکا کر کے پھر میں بابا کو ابھی قبر میں ہم کھر کھر میں</p>
<p>۱۸۰ شہزادوں فرمایا کہ اس پر خوش رہو وہ کوئی نفع اس کا مجھے معلوم ہی نہیں نام اسنے کہا جب پوچھا تھا نام میں کام فرمایا تھا وہ نام کریم ہے کیا کام</p>	<p>۱۸۱ جب آتا تھا اس وقت میں جانتا تھا ابو جانا تھا اس دم در در و در میں باز باز نہیں تھا ریحانی بھین باؤں کا اندھا نہیں اسی طرح کی بود رہی آواز</p>	<p>۱۸۲ روٹیاں چب چب گیا یہ سانچہ کیا مدد سے لہو ہو گیا سفید میں لال بہل کی طرح خاک پر پڑا پڑا الٹا علا تھا صد فرسے کی تھیں کرا</p>
<p>بیکس مونس مسافر ہوں غریب لہو گم نام ہوں محتاج ہوں عاجز ہوں گدا ہوں</p>	<p>پاس آؤ کہ راحت رہی جا پاتی ہو تھے والہد مرے دوست کی بونی ہو تھے</p>	<p>نام اپنا بتایا نہ مجھے مر گئے آقا اس عاجز و بیکس سے یہ کیا کر گئے آقا</p>
<p>۱۸۳ جس نے شکل نہ تھی نہ رنگ نہ تھا انے کہا اندھا ہوں میں بھیجا نہیں نہیں پیر نے فرمایا کہ اوڑھو نہیں کس طرح کی تھی یہ کس طرح کی</p>	<p>۱۸۴ وہیں نے جو وقت یہ کی تھی نہ تھا نہ تھا جانی کا درد نہ لگی نہ تھی پیر نہیں یہ کے دونوں نے یہ فرمایا کہ پیر نہیں یہ کے خادم کے ہیں ہم پیر</p>	<p>۱۸۵ جو نہ تھا تکیہ احوال نہ تھا آقا میں گنہگار ہوں نہ تھی نہ تھا خدمت رہا کرتے تھے نہ تھی نہ تھا نہیں یہ لائے تھے نہ تھا نہ تھا</p>
<p>اسنے کہا وہ اللہ فصیح انصاف تھا کہہ اوڑھان پر نہ بجز ذکر خدا تھا</p>	<p>سب خلق کے محتاج تھے اور غمگین تھے خدمت جو تری کرنے تھے وہ شیر خدا تھے</p>	<p>اب کون مازا لو پہ سر لیو گامو لا اب کون اپاہج کی خبر لیو گامو لا</p>



<p>۴۴۴          مین تجھ پر خدا کی رحمت کا بدلہ          شفقت کی کھلا دیگا مجھ کو کون انوار          کیون سر پہ یہ آواز نہ ملے جس کے حوالے          ہر شے خدا کی عبادت کی کیا کس کے حوالے</p>	<p>۴۴۵          وہ کہنا تھا مین کوئی شے نہ تھی          محنت کی صورت نہ تھی نہ کس کے ہاتھ          آرام کو رو رو نہ تھی نہ محنت کو رو رو نہ تھی          با اس شے عادل کی غنائت کو رو رو نہ تھی</p>	<p>۴۴۶          کھانا لے آتے ان کو عجب کھانا          بیجا رہا مین وہ نہ لکھتا نہ کھانا          شفقت سے لپٹ کر رہے مین کو کھانا          احسان نہ ہو گا تو کھانا کھانا</p>
<p>اس پر کو اب زبست گوارا نہیں آتا          میر نو کوئی اور سہارا نہیں آتا</p>	<p>احسان نہ بھولینگے مجھ کے دیکھ کے          جینے کا مرے لطف گیا تم غلے کے</p>	<p>اے بھائی گزر جاتی ہو عسرت بھی نہیں          دور وزرے تھا فاقہ یہ فاقہ مر گھر پر</p>
<p>۴۴۷          بیکے وہ درویش کی طرح ہو گیا          بیکے یہ بیکے کی طرح ہو گیا          بیکے یہ بیکے کی طرح ہو گیا          بیکے یہ بیکے کی طرح ہو گیا</p>	<p>۴۴۸          کچھ دن گزر دیں مین کی بات          مین نے کہا تھا اور یہ کہنا تھا          مین نے کہا تھا اور یہ کہنا تھا          مین نے کہا تھا اور یہ کہنا تھا</p>	<p>۴۴۹          مین نے کہا تھا اور یہ کہنا تھا          مین نے کہا تھا اور یہ کہنا تھا          مین نے کہا تھا اور یہ کہنا تھا          مین نے کہا تھا اور یہ کہنا تھا</p>
<p>تو یہ نہ مجھ دل مین کہ منہ ہو گویا          خادم تری خدمت کو یہ دھڑکے مین</p>	<p>پڑھتے تھے فصاحت کو عاتق کام کو          کہہ دیتے تھے بانوں کو اوگاہ کو</p>	<p>کرتے مین خوشی اہل لا اہل لاک          کھاتے مری خاطر سے قسم تجھ کو خدا کی</p>
<p>۴۵۰          وہ کہنا تھا مین کوئی شے نہ تھی          محنت کی صورت نہ تھی نہ کس کے ہاتھ          آرام کو رو رو نہ تھی نہ محنت کو رو رو نہ تھی          با اس شے عادل کی غنائت کو رو رو نہ تھی</p>	<p>۴۵۱          کچھ دن گزر دیں مین کی بات          مین نے کہا تھا اور یہ کہنا تھا          مین نے کہا تھا اور یہ کہنا تھا          مین نے کہا تھا اور یہ کہنا تھا</p>	<p>۴۵۲          کچھ دن گزر دیں مین کی بات          مین نے کہا تھا اور یہ کہنا تھا          مین نے کہا تھا اور یہ کہنا تھا          مین نے کہا تھا اور یہ کہنا تھا</p>
<p>بابا کا جو عاشق تھے معلوم کر نیکی          غمخواری تری زینب کلثوم کر نیکی</p>	<p>راحت سے وہاں کی تجھے کچھ کام نہیں          بیچین ہے تو مجھ کو بھی آرام نہیں</p>	<p>مولا مرا دہا سے سفر کر گیا ہے          مین جسکے سبب صبا تھا وہ دیکھا ہے</p>



<p>۱۰۰</p> <p>بان میر اسکا نام نہیں ہے کہ میر غلام بجائے مجھے قبر پر لکھیں میر پوئیدہ کہ صر مرامت عریا بد کس خاک میں کچھ بھی نہیں ہے کہ کچھ</p>	<p>۱۰۱</p> <p>میر غلام میر غلام میر غلام اس خاک کی بوسہ میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام</p>	<p>۱۰۲</p> <p>غلام میر غلام میر غلام اور قبر بھی کی خاک میں میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام</p>
<p>۱۰۳</p> <p>رہنا مجھے اب خلق میں منظور نہیں ہے نستایا ہوں کہ صحرای خف و نہیں ہے</p>	<p>۱۰۴</p> <p>مقبول ہوئی عرض سفر کر گیا درویش تغویز پر منہ رکھ دیا اور مر گیا درویش</p>	<p>۱۰۵</p> <p>مولیٰ جمع علی کے ہیں جو کیا نہیں ہے فردوس برین الفت حیدر کا لہو ہے</p>
<p>۱۰۶</p> <p>کچھ غلام میر اسکا نام نہیں ہے میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام</p>	<p>۱۰۷</p> <p>میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام</p>	<p>۱۰۸</p> <p>میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام</p>
<p>۱۰۹</p> <p>لے فاتحہ پڑھ کر شہنشاہ یہی ہے مل لے کہ مزار اسدا شہر یہی ہے</p>	<p>۱۱۰</p> <p>بان اسکا مددگار یہاں شہر یہی ہے اب حشر تلک یہ مکرہا رہی ہے</p>	<p>۱۱۱</p> <p>میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام میر غلام</p>



<p>۴۰ مستحق خدا کہ خاک تو را بین مستحق کور شک تو را آفتاب بین تاریج جابین رسالت است بین بانی و وہ زبان کہ سدا کا بنیاد بین</p>	<p>۴۱ کسی مقام عشق مکان شکر بین شیراز قلعہ فکین آج بین ایمان بنیاد قلبہ حق آفتاب بین وزن کی روح کعبہ کی بنیاد بین</p>	<p>۴۲ موت تو از دھن جتنے باشد جان بین قہار نے کہا ز بابت مولا کے فتنے اس شست پیر پیرا جی ترچہ خان کا پیار نیسا پہلے نازان فلک کی گردن کا پیار</p>
<p>لب پر ہی پانچ وقت خدا کو ملی کی طرح مشل نماز فرض ہی مجھ پر علی کی طرح</p>	<p>قبضہ میں بندوبست سموات فرض ہی طاعت علی کی حاضر و غائب فرض ہی</p>	<p>تمہارا دھی صاحب سراج مل گیا تاج رسول کا مجھے دراج مل گیا</p>
<p>۴۳ ایم خدا یہ نام ہی شمع کی روشن سینہ چمکے کوہ طور کی غنچا کی روشن دکھ میں دل کی دھندل کی روشن دل کے واسطے یہ علم ہی روشن</p>	<p>۴۴ اگر سراج موعظ شاہ و الفقار قصہ شاہ باد و کتب و کتابکار ہر صبح صبح کرتے ہیں طائر جیبار جس نے نہ اکل نام لیا ہو گیا نیکار</p>	<p>۴۵ سلطان بن بنیاد شہنشاہ حق پر عامی پیر و ن کے وسیع ہو کر رہے مغنی شناس منجھن طیر آسمان کو مغنی قدم سے طیر جی بنیاد کو</p>
<p>کرسی کے ساتھ رفعت عرش برین بھی نام علی ہو نقش تو اعلیٰ انگین بھی ہو</p>	<p>کتے ہیں زمزمونین برابر علی ولین خدا ہے زبان پر علی علی</p>	<p>حاصل کمال اوج ثمرت ہو گیا رفت سے اسکی عرش بریت ہو گیا</p>
<p>۴۶ ہر درد و غم میں عشا ام ہی نام کوئی لانا نام داغ الام ہی نام ورد ملا کہ جس میں وہ نام ہی نام غلام جو سب میں وہ نام ہی نام</p>	<p>۴۷ اگر دن کے جو کہ صفایا شہ نام درج ایک دور کے باسی نام گردن چھکا دیا ہے ادب کے نام بولا بعد فضیلت وہ لکیر علی نام</p>	<p>۴۸ روحی خدا کہ انشہ بن کعبہ بان قواس آجانب میں خورشید بان جھنڈیا میں لکٹ ہو درد و جان چہ چار سال کو موسکن جی جان</p>
<p>تاثير اسکی بوسعت کنگان سے پوچھیے اس نام کے اثر کو سلیمان سے پوچھیے</p>	<p>اس شان سے نہ آنے نئے موسیٰ بھی پوچھیے قربان تیری صلیت زیبا کے پوچھیے</p>	<p>رہتا ہے ایک حال خزانہ بہار میں مصرف ہون عبادت پر درکار میں</p>

۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰



<p>۱۰ ملائے شہزادہ کو جو کچھ چاہتا تھا دائے کی گنجی جو نہ پانی کے گورہ پر میر کو قدم پر رکھ کے یہ لبلاوہ عابد مددِ خضر کا عروہ کو فوٹن و جھیل</p>	<p>۱۱ کی عوض ہاتھ جو کسے اپنی چٹائی لے لے ناسب سدا کا فخر روزگار خادمِ تراز فتنوں پر سر کا امیدار مقبول ہو کر تیرے ہی سحر و انتظار</p>	<p>۱۲ جو خطے بیساری کے شیشے خانہ کا نام لے لے رزق میں کسے کسے خانہ کا نام اس امر خاص میں نہیں کہ یہ غریب خانہ جا پا خانے کے تیرے ہم پر جھیلے خانہ</p>
<p>راحت سے اس بہار پہ میں نوشہا بھوکا کبھی رہا نہ کبھی تشہ لب بہا</p>	<p>ماہِ خزا ہے خاطر نا دار کیجئے روزہ فقیر خانہ پہ افطار کیجئے</p>	<p>کیونکر یہ امر خبر نہ اس کے ولی سی ہو مکمل نہیں کہ وعدہ خلافی علی ہو</p>
<p>۱۳ بھوکا ہوا تو نام کا خضر کچھ نہ غلہ وہ فتنہ بین مبین کہ ہوا سیر غلہ پا سا ہوا تو ای ستر جھول لے لے سرِ رحمت میں آجیے قافل پہیل</p>	<p>۱۴ ملائے شہزادہ کو جو کچھ چاہتا تھا دائے کی گنجی جو نہ پانی کے گورہ پر میر کو قدم پر رکھ کے یہ لبلاوہ عابد مددِ خضر کا عروہ کو فوٹن و جھیل</p>	<p>۱۵ حضرت کا وہ شخص بھی جس کا سیلاب آجیو گیا نہ زبان سے جو ہم میں سیلاب کی دستا تب عوض ایسے صبرِ جان کلی بجال ہی ہو کہ در دعوت غیب</p>
<p>دم بھر میں مطمئن دل بہتیا ہو گیا گرمی عطش کی بجھ گئی سیراب ہو گیا</p>	<p>رہ مطمئن اب اس میں تردد کی جان مومن کو رد دعوت مومن و انہیں</p>	<p>حسرت ہو پر کہ آج در مدعا کھلے بندہ کے گھر میں روزہ شکلا کھلے</p>
<p>۱۶ اگر دن علی دلی خدا غف کے امام نہیں غلام میں جو غفے سے جہاں غلام نہیں غلام میں جو غفے سے جہاں غلام نہیں غلام میں جو غفے سے جہاں غلام</p>	<p>۱۷ پیشکے شاد شاد کیا وہ تو انچھو اک شخص اور داخل مسجد ہوا اور پھر اب سلام رستہ پر گھر پر گھر انے بھی گئی یہ عوض کہ باٹا چھو</p>	<p>۱۸ حضرت کا وہ شخص بھی جس کا سیلاب آجیو گیا نہ زبان سے جو ہم میں سیلاب کی دستا تب عوض ایسے صبرِ جان کلی بجال ہی ہو کہ در دعوت غیب</p>
<p>انہا میں تھا احمد گروں سر کے ہیچا ادب سے پاس جناب امیر کے</p>	<p>سب پر عیان ہے بندہ نوازی نام کی مولا قبول آج ہو دعوت غلام کی</p>	<p>لذات دنیوی کی ہوش ل سو دور کے حاضر ہیں ہم کہ دوست کی خاطر ضرور کے</p>



<p>۱۷۷ اور کر کے جواب دہ فلک و قمار کشتا ہوا چلا وہ میں اس سخت دنیا جانبیں شخص نے یہی طرح ابد دعوت قبول کرنے گئے شاؤ و یار</p>	<p>۱۷۸ فلک ہوس نماز سے حبیب کتبہ فرمایا آج کھولے روزہ ہمارے گھر کہہ کر کے نہ شمشاد و بربور لے آئے ساتھ انکو بھی پانچ گھنٹہ</p>	<p>۱۷۹ ان شخصوں کو پہنچے شمشاد و بربور روزانہ عجب سی ہے کہ نادان ہی جان پہنچے علی جو شب مرو و کھون میں بیان</p>
<p>انہوں کو یہاں تھے عجب اوقات تھی لیکن علی کے آگے یہ ادنیٰ سی بات تھی</p>	<p>اک جاہل و رسول امم بھی امام بھی افطار کر کے نوش کیا کچھ طعام بھی</p>	<p>بخشا کمال غرور شرف اس جناب نے چمکا دیے نصیب کے آفتاب نے</p>
<p>۱۸۰ وعدہ ہر اک کر کے اپنا کیا بابا بنیاد بن کر کے یہ کلام مخافہ اشتیاق میں ہر اک یہ کلام جلدی ہو دن تمام کر تین انام</p>	<p>۱۸۱ نبوت اکل شرک فاع جوام حضرت پوسنی سے صحبت کی گام سینا اشرف میں عجب انجمن کا زار کی بھی گاہ نمازوں کا انعام</p>	<p>۱۸۲ عجیب وقت کو دیکھتے لکھو و حکیم دیکھا ہر خواب کیا جو کہنا ہی تو کلام شب کو کو میدان غور و کلام مولا زکیہ ساتھ تناول کلام</p>
<p>وقت غروب کسی نظر سے دُور نہ تھی وعدہ میں اس قدر یہ کسی کو خبر نہ تھی</p>	<p>حاضر ہے عبادت رب و دُور میں گزری وہ شب قیام قعود و سجود میں</p>	<p>قسمت سے مرتبہ یہ سرست پاہن دست خدا کے ہاتھ تو میں دھلاہن</p>
<p>۱۸۳ آگاہ آفتاب نشان ہو نہ انان کشیح بنیام نے مغرب کی افان مسجد میں آئے انچہل و شہان کرنے کے عبادت و معبودان</p>	<p>۱۸۴ آج کو حبیب دولت آفتاب نکلے حرم سر سے بول فاعلاب اجاب تھو جو نہ مصلیٰ میں بارباب دیار میں سب سے تر حاضر و غایب</p>	<p>۱۸۵ جلائے تیرے جواب سکاؤں کی مذبح زمین نزل کا بیچے میں موان تھے اس فقیر کے عجب و ترغاب چھپر چھپر اس نور سے نور</p>
<p>استادہ مفندی ہو و مقبلا کے تھے حمید رہے بھی نماز پڑھی صفا کی تھی</p>	<p>پرفانہ تھے وہ لوگ بنی امین کی تھی سب نیزبان خمیک صفر بھی جمع تھی</p>	<p>حسرت ہو کر نو کو وہ دولت تھی تم بھی ضیافت کج کرو بو تراب کی</p>

۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲  
۶۲۳  
۶۲۴  
۶۲۵  
۶۲۶  
۶۲۷  
۶۲۸  
۶۲۹  
۶۳۰  
۶۳۱  
۶۳۲  
۶۳۳  
۶۳۴  
۶۳۵  
۶۳۶  
۶۳۷  
۶۳۸  
۶۳۹  
۶۴۰  
۶۴۱  
۶۴۲  
۶۴۳  
۶۴۴  
۶۴۵  
۶۴۶  
۶۴۷  
۶۴۸  
۶۴۹  
۶۵۰  
۶۵۱  
۶۵۲  
۶۵۳  
۶۵۴  
۶۵۵  
۶۵۶  
۶۵۷  
۶۵۸  
۶۵۹  
۶۶۰  
۶۶۱  
۶۶۲  
۶۶۳  
۶۶۴  
۶۶۵  
۶۶۶  
۶۶۷  
۶۶۸  
۶۶۹  
۶۷۰  
۶۷۱  
۶۷۲  
۶۷۳  
۶۷۴  
۶۷۵  
۶۷۶  
۶۷۷  
۶۷۸  
۶۷۹  
۶۸۰  
۶۸۱  
۶۸۲  
۶۸۳  
۶۸۴  
۶۸۵  
۶۸۶  
۶۸۷  
۶۸۸  
۶۸۹  
۶۹۰  
۶۹۱  
۶۹۲  
۶۹۳  
۶۹۴  
۶۹۵  
۶۹۶  
۶۹۷  
۶۹۸  
۶۹۹  
۷۰۰  
۷۰۱  
۷۰۲  
۷۰۳  
۷۰۴  
۷۰۵  
۷۰۶  
۷۰۷  
۷۰۸  
۷۰۹  
۷۱۰  
۷۱۱  
۷۱۲  
۷۱۳  
۷۱۴  
۷۱۵  
۷۱۶  
۷۱۷  
۷۱۸  
۷۱۹  
۷۲۰  
۷۲۱  
۷۲۲  
۷۲۳  
۷۲۴  
۷۲۵  
۷۲۶  
۷۲۷  
۷۲۸  
۷۲۹  
۷۳۰  
۷۳۱  
۷۳۲  
۷۳۳  
۷۳۴  
۷۳۵  
۷۳۶  
۷۳۷  
۷۳۸  
۷۳۹  
۷۴۰  
۷۴۱  
۷۴۲  
۷۴۳  
۷۴۴  
۷۴۵  
۷۴۶  
۷۴۷  
۷۴۸  
۷۴۹  
۷۵۰  
۷۵۱  
۷۵۲  
۷۵۳  
۷۵۴  
۷۵۵  
۷۵۶  
۷۵۷  
۷۵۸  
۷۵۹  
۷۶۰  
۷۶۱  
۷۶۲  
۷۶۳  
۷۶۴  
۷۶۵  
۷۶۶  
۷۶۷  
۷۶۸  
۷۶۹  
۷۷۰  
۷۷۱  
۷۷۲  
۷۷۳  
۷۷۴  
۷۷۵  
۷۷۶  
۷۷۷  
۷۷۸  
۷۷۹  
۷۸۰  
۷۸۱  
۷۸۲  
۷۸۳  
۷۸۴  
۷۸۵  
۷۸۶  
۷۸۷  
۷۸۸  
۷۸۹  
۷۹۰  
۷۹۱  
۷۹۲  
۷۹۳  
۷۹۴  
۷۹۵  
۷۹۶  
۷۹۷  
۷۹۸  
۷۹۹  
۸۰۰  
۸۰۱  
۸۰۲  
۸۰۳  
۸۰۴  
۸۰۵  
۸۰۶  
۸۰۷  
۸۰۸  
۸۰۹  
۸۱۰  
۸۱۱  
۸۱۲  
۸۱۳  
۸۱۴  
۸۱۵  
۸۱۶  
۸۱۷  
۸۱۸  
۸۱۹  
۸۲۰  
۸۲۱  
۸۲۲  
۸۲۳  
۸۲۴  
۸۲۵  
۸۲۶  
۸۲۷  
۸۲۸  
۸۲۹  
۸۳۰  
۸۳۱  
۸۳۲  
۸۳۳  
۸۳۴  
۸۳۵  
۸۳۶  
۸۳۷  
۸۳۸  
۸۳۹  
۸۴۰  
۸۴۱  
۸۴۲  
۸۴۳  
۸۴۴  
۸۴۵  
۸۴۶  
۸۴۷  
۸۴۸  
۸۴۹  
۸۵۰  
۸۵۱  
۸۵۲  
۸۵۳  
۸۵۴  
۸۵۵  
۸۵۶  
۸۵۷  
۸۵۸  
۸۵۹  
۸۶۰  
۸۶۱  
۸۶۲  
۸۶۳  
۸۶۴  
۸۶۵  
۸۶۶  
۸۶۷  
۸۶۸  
۸۶۹  
۸۷۰  
۸۷۱  
۸۷۲  
۸۷۳  
۸۷۴  
۸۷۵  
۸۷۶  
۸۷۷  
۸۷۸  
۸۷۹  
۸۸۰  
۸۸۱  
۸۸۲  
۸۸۳  
۸۸۴  
۸۸۵  
۸۸۶  
۸۸۷  
۸۸۸  
۸۸۹  
۸۹۰  
۸۹۱  
۸۹۲  
۸۹۳  
۸۹۴  
۸۹۵  
۸۹۶  
۸۹۷  
۸۹۸  
۸۹۹  
۹۰۰  
۹۰۱  
۹۰۲  
۹۰۳  
۹۰۴  
۹۰۵  
۹۰۶  
۹۰۷  
۹۰۸  
۹۰۹  
۹۱۰  
۹۱۱  
۹۱۲  
۹۱۳  
۹۱۴  
۹۱۵  
۹۱۶  
۹۱۷  
۹۱۸  
۹۱۹  
۹۲۰  
۹۲۱  
۹۲۲  
۹۲۳  
۹۲۴  
۹۲۵  
۹۲۶  
۹۲۷  
۹۲۸  
۹۲۹  
۹۳۰  
۹۳۱  
۹۳۲  
۹۳۳  
۹۳۴  
۹۳۵  
۹۳۶  
۹۳۷  
۹۳۸  
۹۳۹  
۹۴۰  
۹۴۱  
۹۴۲  
۹۴۳  
۹۴۴  
۹۴۵  
۹۴۶  
۹۴۷  
۹۴۸  
۹۴۹  
۹۵۰  
۹۵۱  
۹۵۲  
۹۵۳  
۹۵۴  
۹۵۵  
۹۵۶  
۹۵۷  
۹۵۸  
۹۵۹  
۹۶۰  
۹۶۱  
۹۶۲  
۹۶۳  
۹۶۴  
۹۶۵  
۹۶۶  
۹۶۷  
۹۶۸  
۹۶۹  
۹۷۰  
۹۷۱  
۹۷۲  
۹۷۳  
۹۷۴  
۹۷۵  
۹۷۶  
۹۷۷  
۹۷۸  
۹۷۹  
۹۸۰  
۹۸۱  
۹۸۲  
۹۸۳  
۹۸۴  
۹۸۵  
۹۸۶  
۹۸۷  
۹۸۸  
۹۸۹  
۹۹۰  
۹۹۱  
۹۹۲  
۹۹۳  
۹۹۴  
۹۹۵  
۹۹۶  
۹۹۷  
۹۹۸  
۹۹۹  
۱۰۰۰



<p>۱۳۵                  اصحاب بن خراسان ہوتی جیاد ہوئے                  سلطان انبیا مقصود ہوئے اور                  چاہیں شخص ملے یہ دینے لگے خبر                  ریزہ علی نے کھولا اور کھولا</p>	<p>۱۳۶                  ہر شخص کو یہ ہے جو کچھ دیکھتا ہے                  افطار میں شریک ہو کر کھاتا ہے                  ارشاد شام ہے کہ اسے باقی ہے                  کہ جو کہ اس اختلاف میں ہوئے غلام</p>	<p>۱۳۷                  ہنگامہ آگے شریک ہوئے                  کی عفو مصطفیٰ کی راہیں                  بعد سلام حق نے یہ فرمائی ہے                  کہوں مریضی سے باہر ہوئے</p>
<p>حجت میں آئیں تھی ہر اک کی چڑھی ہوئی                  اکی صد تھی اُسی صدی بڑھی ہوئی</p>	<p>خادم کو قید فکر سے آزاد کیجئے                  جو آئین راز ہو اسے ارشاد کیجئے</p>	<p>کل وقت شام یاں تھا گذر بوترا گیا                  جلوہ تھا عرش پاک پر اس قبا کا</p>
<p>۱۳۸                  فرمایا مصطفیٰ نے کہ تم اسکو                  ہر جائزہ کیجئے علی کے عین                  لیکن یقین کرو کہ یہ صادق ہو گیا                  یہاں تھے میر خدیوہ کی وقت</p>	<p>۱۳۹                  دیا نبی نے کہ او بندہ خدا                  اعلیٰ پیرین سے علی کا بیٹا                  آقا فین منظر اعجاز و رضا                  اس وقت میں ہکا تو جاننا ہوا</p>	<p>۱۴۰                  خشتہ میں نہیں کیا جان                  بنی علی علی کی ساتھی جان                  یونہی ہے علی کی عیبت ہوئی                  کہ جو بھونک کر تو میر خدیوہ</p>
<p>کی دعوت اس کی رسالت آئے                  افطار میرے ساتھ کیا بوترا بنے</p>	<p>کر سی نہ ہی بعید نہ عرش اس دور                  نور خدا کے نور کا ہر جا ظہور ہے</p>	<p>صحبت کہی ہو گلشن فیوض شریعت                  حوروں کے ساتھ کھولا ہر تہ بہت</p>
<p>۱۴۱                  خدا کے پیغمبر ہوئے سدا                  کہے کہا کہ اب نہیں تم ہر جا                  ان شخص نبی سے یہ چھوٹا بچا                  میرت کا یہ مقام بڑی عزت</p>	<p>۱۴۲                  جو دعوت شریعت ہو خیرین شریعت                  اس کے باب میں عیب ہے عیب                  ہوتا ہے آفتاب درخشان سلطنت                  جو کہ ہے منظر آفتاب</p>	<p>۱۴۳                  روح الامین نے جنت خدا کا دیا پیکار                  جو جس میں وہاں سلطنت ہے لایا نام                  ہر جگہ صحابیوں سے کجا یہ خیر نام                  فرمایا کہ جو بھونک کر تو میر خدیوہ</p>
<p>جو وقت اپنے گھر سے شہر لا فتا گئے                  کس طرح ایک وقت میں چاہیں جا گئے</p>	<p>ہر چند وہ کہیں کا کہیں آسمان پر                  جو دیکھتا ہے کہتا ہے میر مکان پر</p>	<p>ادنیٰ سامع جزو یہ امام ہر کا تھا                  مہمان یاں بول کا تھا دان خدا کا تھا</p>



<p>۱۱۱ ہر روز روزہ دار سلطان علی علیہ السلام موقوف تھا نہ اس پر کہ آئے ہو صلیم نہیبہ دار بھی تھے امام زمان ام مہیون کے دینیوں کو آنے کو کہیں</p>	<p>۱۱۲ اور دن بھی کھانا کھا کھانا تھا زمین کی نہ اس کو باجواب نہا در نشان ہو شاہ فلک ب جواس گد کو قمر و زرد کو جواب</p>	<p>۱۱۳ نعلین نعلین خیم خیم خیم خیم خیم خیم سینہ خیم خیم خیم خیم خیم خیم خیم منتار اکبار کی زبے نشان ہدی سینہ بخت بان پر حستان جمدی</p>
<p>۱۱۴ خالی کبھی سخی نے نہ پھیر فقیر کو کھا یا بھی کچھ نو دے کے یتیم و سیر کو</p>	<p>۱۱۵ مکن نہیں کہ اسکے صلے اس کو کم لین اک اک روم کے اجر میں سو سورم میں</p>	<p>۱۱۶ ققش بھی حسن کو نہیں شاگرد اس کا تھا گویا کہ ہم صغیر وہ روح القدس کا تھا</p>
<p>۱۱۷ اگر دن خباب شہر کی سیر عباد مسجدین کو چکے تھے صبح کی نماز ناگاہ اک فقیر نے کہ بصدیایہ سب سول میں سلیمان کی وار</p>	<p>۱۱۸ انہی بات سننے علی شاہ و اکبر سلطان بن امیر عرب نے درام کس لطیف سے فقیر کو دین دیرم سائل نے شاہ کو پوچھے کہ جو قدم</p>	<p>۱۱۹ غنا و روزگار جو دیکھا و جانہ پھر کابل کہ اس کی شاہ و عروہ فرمایا ایسا طائر خوش بین نہیں ہے نہیبہ میں چکے خوش و جو اجر جان</p>
<p>۱۲۰ بولافیر ہوں پہ شرف ہوں یں دلوائے ہزار درم حاضرین سے</p>	<p>۱۲۱ غل تھا سوال رد نہ کیا دستگیر نے تاج شرف فقیر کو بخشا امیر نے</p>	<p>۱۲۲ کیون کر کہوں کہ ساکن دنیا و زینت بشک یہ مرغ طائر باغ بہشت ہے</p>
<p>۱۲۳ تھر وین ہو گیا ہوین ہوین ہوین نہیبہ کی معویہ میں کے عین ہوین ہوین کہ نہیبہ میں فاقونین کرنا ہوین ہوین منہیبہ میں نہیبہ کی بال ہوین</p>	<p>۱۲۴ راہی ہوا و بان و وہ سائل ہوین اک باغ لطیف متوجہ ہوین ہوین دیکھا عجیب مرغ ہما یون کا دان ہوین بہیبہ کی رخت کی فاقونین ہوین</p>	<p>۱۲۵ کہ نہیبہ میں ہوین ہوین افق ہوین سلطان خوش ہوین ہوین ہوین ماقہ آئے کہ یہ مرغ ہما یون ہوین کہ نہیبہ میں فاقونین ہوین ہوین</p>
<p>۱۲۶ غم سے شہا فتنہ کو آزاد کیجئے صدقہ حسن حسین کا امداد کیجئے</p>	<p>۱۲۷ زیرین وہ پالون ہر بھی منہ پر شاہ تھا پنجون سے تابہ فرق جواہر گار تھا</p>	<p>۱۲۸ پر یان قدامین بلبل سکہ شاہ ہے طاہر ہے یہ کہ قدرت پروردگار ہے</p>

۱۱۱  
مقامین میں  
مقامین میں

۱۱۲  
مقامین میں  
مقامین میں

۱۱۳  
مقامین میں  
مقامین میں

۱۱۴  
مقامین میں  
مقامین میں

۱۱۵  
مقامین میں  
مقامین میں



<p>جلد کا بڑھانے کا کام کیا گیا اک پانچویں کا تمام کیا گیا کھینچا جو سے اپنی طرف کو کہ چنیدار اس کے پر کو بھی ہونے چاہیے</p>	<p>جلد کا بڑھانے کا کام کیا گیا جلد کا بڑھانے کا کام کیا گیا جلد کا بڑھانے کا کام کیا گیا جلد کا بڑھانے کا کام کیا گیا</p>	<p>جلد کا بڑھانے کا کام کیا گیا جلد کا بڑھانے کا کام کیا گیا جلد کا بڑھانے کا کام کیا گیا جلد کا بڑھانے کا کام کیا گیا</p>
<p>بیٹھا رہا شگفتہ و خوشحال اسی طرح لیٹے رہے بدن سے پروہاں سیل</p>	<p>قدرت وہ ہی بڑھاؤں جو ہاتھ لگائے کھینچ آئے سر طائر ابھی آسمان سے</p>	<p>کھولے خواہہ پرند جو با احتیاط پر کہتے تھے جن روان ہی سلیمان سلیمان</p>
<p>جلد کا بڑھانے کا کام کیا گیا جلد کا بڑھانے کا کام کیا گیا جلد کا بڑھانے کا کام کیا گیا جلد کا بڑھانے کا کام کیا گیا</p>	<p>جلد کا بڑھانے کا کام کیا گیا جلد کا بڑھانے کا کام کیا گیا جلد کا بڑھانے کا کام کیا گیا جلد کا بڑھانے کا کام کیا گیا</p>	<p>جلد کا بڑھانے کا کام کیا گیا جلد کا بڑھانے کا کام کیا گیا جلد کا بڑھانے کا کام کیا گیا جلد کا بڑھانے کا کام کیا گیا</p>
<p>دیکھا جو زور طائر قدسی مثال کو حیرت ہوئی کمال شہ ذی کماں کو</p>	<p>بچھڑا ہر ایک ناز نہان آشکار ہی بیشک کہ اس میں صلیبت کردگار ہی</p>	<p>دکھلا رہے تھے بھیج فلک انہی شان کو دور قمر وہ تھا کہ چھپا لے جہان کو</p>
<p>جلد کا بڑھانے کا کام کیا گیا جلد کا بڑھانے کا کام کیا گیا جلد کا بڑھانے کا کام کیا گیا جلد کا بڑھانے کا کام کیا گیا</p>	<p>جلد کا بڑھانے کا کام کیا گیا جلد کا بڑھانے کا کام کیا گیا جلد کا بڑھانے کا کام کیا گیا جلد کا بڑھانے کا کام کیا گیا</p>	<p>جلد کا بڑھانے کا کام کیا گیا جلد کا بڑھانے کا کام کیا گیا جلد کا بڑھانے کا کام کیا گیا جلد کا بڑھانے کا کام کیا گیا</p>
<p>قدسی پناہ مانگتے ہیں ضروری طاؤس جس پر کم ہے مری آگے مور</p>	<p>پرواز کر کے عرش معلے کو لے لیا طاؤس نے جھک کے نشست پہ لوگو کو لیا</p>	<p>گردون فریفتی قی ہمایون تھا اس طرح سر پہ پنی کے ابر کا سایہ تھا اس طرح</p>



<p>۴۴          دیکھا زمین کی حالت چتر چتر          تن ہی تنی خود تر تھا ہر کسی کا          بار یکساں نظر آنے لگے عجا          جیسے بیاض چشم دین روئی ہوں</p>	<p>۴۵          یکدین کا بنی در کا در خوشحال          اس بات نصیب نہ دے شال          سب میں غنی نہ رہی بھی نہیں غنی          رو دیکھ نہ بیج و شکر میں قلیل</p>	<p>۴۶          در نہ دیکھتے گلزار ہر طرف          اجناس سب نے نظیر کے برابر          چو پہ پہ چو میں مصر کا بازار ہر طرف          بیحد و قدر جان سے خریدار ہر طرف</p>
<p>شک ترہ سے کم تھے شجر چشم شاہین          بتلی سے کم تھی وسعت دنیا گاہین</p>	<p>سنجیدہ انکے ہاتھ نگاہیں تلی ہوں          رستے دغا کے بند کافین کھلی ہوں</p>	<p>باع بھی سیر چشم سب اہل ہوں          نہ خود پسند وہ تھو نہ یہ خود فروغ</p>
<p>۴۷          گردون سر کر چکے شہل قباب          طائر سوی رشب علاء و عتاب          کی ایک دم میں قطع ہوا عتاب          ہو چکا بدوی خاک نوا تر و انوار</p>	<p>۴۸          اشیائے دل بند و مکر ہر مکان          لے جان دیجے نہ ہو نہ بد و نیکان          دیا و نشان تافہ و طلس و بیان          چنی بہ بد تمام و نجات بیان</p>	<p>۴۹          اک سو ہر ایک قسم کی عیب و نیکیاں          دیکھ چکے شہل قباب          پہلے لطیف نہ کہ طائف و طعین          ہو چکے بد و نیکیاں و طعین</p>
<p>ہو کر نشا رسر در گردون مقام پر          ہو سر دیا پر نہ نے پاؤں امام پر</p>	<p>کیا رنگ ہو چکا پون کا تھا آفتاب میں          مغل بھی وہ کسی نے جو لکھا خواتین</p>	<p>ڈالی نظر تو فرط نزاکت سے وصل گویا          انسان کے منہ کی بھاپ لگی اور پھیل گئی</p>
<p>۵۰          طائر نو ایک سمت ہو جا کر کسی پر          آگے بڑھے شوق نام خاک پر          دیکھا شہل قباب میں بے نظیر          ہر طرف تکلف و کجی و دلیلیں</p>	<p>۵۱          خوشاک نازہ کار اس کی ہر جگہ          زینت ہو گیا خلعت ہر جگہ          ہر طرف سے ہو کر نہ رہی کسی جگہ          ہر طرف سے ہو کر نہ رہی کسی جگہ</p>	<p>۵۲          وہ شہل قباب وہ خوشنما آنکھ و نشان          طالع انسان خلی صفت کے نشان          وہ جو کسے نہیں بولتے فصیح و فصیح          وہ ناز کی کہ ختم ہر ایک جگہ</p>
<p>جس شہر کو دیکھے وہ ہو سک زیاہر          خلعت تمام شہر کی آیا و شاد ہر</p>	<p>سلطان سے جو ہری کا نہ کچھ کم دیا          تختہ و کان کا تخت جواہر نگار تھا</p>	<p>اہل ہوس کو باعث لطف حیات          گویا حیات شہر بہت قند و نہات ہر</p>



<p>۱۲</p> <p>اک سو چھوڑو دکھاؤں میں نشان بخلی کی حوران ملک پیش خونبہ وہ چول کس کا رین وہ ریل خلیج و صفت میں</p>	<p>۱۳</p> <p>جلادہ شخص کھیلے روئی الجرتاب کیا نازہ وارو آپ میں اور خیاب پس میں ہر سرور میں این خیاب روین ہر جیسا اچ شریں خیاب</p>	<p>۱۴</p> <p>راہچا ایک بیان کہ ہم جیوں پر علم و کمال شریں جیسا نہیں نظیر مزلج اغنیای پر عام میں رہنمایا و خوش میں نہ سال</p>
<p>پائین وہ گھر تو یاد نہ اپنے مکان کریں جنت کی بلبلین بھی ہیں آشیان کریں</p>	<p>آرام کی جگہ ہے فضا کا مقام ہے جاہلسا اک مکان مبارک کا نام ہے</p>	<p>عابد ہے حق پرست ہر شب زندہ دار مقبول کر دگا ہے طاعت گزار ہے</p>
<p>۱۵</p> <p>بہ ناک کی جگہ جو بے شاہ لاف ناگاہ سانسے نظر آبا یہ صاحب اک سست ان کے گوئی ان میں نورانی صوفیوں میں تو ملبوس ہنسا</p>	<p>۱۶</p> <p>اک شہر کے ہزار میں درکار ہیں ہر در میں ہزار بیدار نگاہان صحن وسیع کھنڈی کا ہر مکان دیکھنا ایسا شہر کھنڈی کا</p>	<p>۱۷</p> <p>عبد اک برس کر گھر سے نکلا وہ آئینہ کٹا ہر بیان کی مسجد جامع میں بند اس درجہ خوش بیان حق میں بند ہیں خلیج کے سلسلے میں</p>
<p>یوں انبساط چہرہ دے پیدا ہر راہ میں جاتے ہیں جیسے مہنتے ہو عید گاہ میں</p>	<p>آب و ہوا بھی معتدل و دلپذیر ہے ساکن یہ میں ہوا اب کہ یہ جنت نظیر ہے</p>	<p>کیا دخل ہر جو بحث کوئی دبدو کرے عالم بھی مفعول ہوا اگر گفت گو کرے</p>
<p>۱۸</p> <p>جس کے روان خودہ چلتے نام خود بھی اسی طرح منور ہو نام اک مرد خوش لقا ہے یہ خیر کی نام میں بالبدین جگہ بتا اس کی نام</p>	<p>۱۹</p> <p>ابتدائی اس بار کے ہیں صاحب زمین خوش وضع و خوش تعلق و خوش زمین خوش زمین میں استحقاق میں زمین سب اخذ میں شایانہ میں زمین</p>	<p>۲۰</p> <p>کرتا ہے حب و محبت و انداز میں خفا و عذر کرنے میں سب کی نام پیدا ہے مغفرت سچا کا خیال میں جس پر اس کو مونی ہر قدم میں</p>
<p>گمراہ یہ گروہ ہے یا با طریق ہر کیا دین و مذہب انکا ہر اور کیا طریق</p>	<p>راغب ہوں کس طرح کسی فعل قبیح پر قائم میں سب یہ میں خواب مستح پر</p>	<p>راہین بتا کے ہر عمل نیک و زشت کی دقیقہ ہی ہم سمجھوں کو بشارت ہشت کی</p>



<p>۱۰۰</p> <p>مطلب کے ذریعہ شیعہ کا زہر بکھیرنا دن رات کا زہر واد زہر بکھیرنا ہا جی ہا اس دلی کے طرفہ پر چلے سکے نہ لون میں اسکی لاکھ میں</p>	<p>۱۰۰</p> <p>مطلب کے ذریعہ شیعہ کا زہر بکھیرنا مطلب کے ذریعہ شیعہ کا زہر بکھیرنا مطلب کے ذریعہ شیعہ کا زہر بکھیرنا مطلب کے ذریعہ شیعہ کا زہر بکھیرنا</p>	<p>۱۰۰</p> <p>مطلب کے ذریعہ شیعہ کا زہر بکھیرنا مطلب کے ذریعہ شیعہ کا زہر بکھیرنا مطلب کے ذریعہ شیعہ کا زہر بکھیرنا مطلب کے ذریعہ شیعہ کا زہر بکھیرنا</p>
<p>شادان ہر ایک طفل جوان و سگ اک سال جسکے شوق میں گزار دے کج</p>	<p>دو رخ نہ تھا بہشت نہ تھا اور ملک کھو پیدا وہ جب ہوا کہ یہ ساتوں فلک کھو</p>	<p>باتیں یہ ہو چکیں تو بڑھارہ گیر بھی تہیجہ علی اسی کے چنا سپا میر بھی</p>
<p>۱۰۰</p> <p>مطلب کے ذریعہ شیعہ کا زہر بکھیرنا مطلب کے ذریعہ شیعہ کا زہر بکھیرنا مطلب کے ذریعہ شیعہ کا زہر بکھیرنا مطلب کے ذریعہ شیعہ کا زہر بکھیرنا</p>	<p>۱۰۰</p> <p>مطلب کے ذریعہ شیعہ کا زہر بکھیرنا مطلب کے ذریعہ شیعہ کا زہر بکھیرنا مطلب کے ذریعہ شیعہ کا زہر بکھیرنا مطلب کے ذریعہ شیعہ کا زہر بکھیرنا</p>	<p>۱۰۰</p> <p>مطلب کے ذریعہ شیعہ کا زہر بکھیرنا مطلب کے ذریعہ شیعہ کا زہر بکھیرنا مطلب کے ذریعہ شیعہ کا زہر بکھیرنا مطلب کے ذریعہ شیعہ کا زہر بکھیرنا</p>
<p>ذکر اور مرسلون کا بھی پایا غظین احمد کا نام بھی کبھی آیا ہے غظین</p>	<p>ہمراہ یوں رہیگا سد اس جناب کے جیسے شعلع نور ہے ساتھ آفتاب کے</p>	<p>رہ رہ کے سو درنگ ان سب نجوم ہر سمت آمد آمد راہب کی نجوم</p>
<p>۱۰۰</p> <p>مطلب کے ذریعہ شیعہ کا زہر بکھیرنا مطلب کے ذریعہ شیعہ کا زہر بکھیرنا مطلب کے ذریعہ شیعہ کا زہر بکھیرنا مطلب کے ذریعہ شیعہ کا زہر بکھیرنا</p>	<p>۱۰۰</p> <p>مطلب کے ذریعہ شیعہ کا زہر بکھیرنا مطلب کے ذریعہ شیعہ کا زہر بکھیرنا مطلب کے ذریعہ شیعہ کا زہر بکھیرنا مطلب کے ذریعہ شیعہ کا زہر بکھیرنا</p>	<p>۱۰۰</p> <p>مطلب کے ذریعہ شیعہ کا زہر بکھیرنا مطلب کے ذریعہ شیعہ کا زہر بکھیرنا مطلب کے ذریعہ شیعہ کا زہر بکھیرنا مطلب کے ذریعہ شیعہ کا زہر بکھیرنا</p>
<p>مکذیب کیا کرے کوئی امر صریح کی سب مندرج کتاب میں ہی مسیح کی</p>	<p>ایسا بشر وہ ہی کہ ملائکہ پر فوق ہو ہمکو بھی اس دلی کی زیارت کا شوق ہو</p>	<p>محفظے سے تن ہی امن میں بک نہ نیک زانو دھریے ایک کو زانو پہ لیک</p>

مطلب کے ذریعہ شیعہ کا زہر بکھیرنا



۱۰۰  
 اک کنت جاکے چہ گئے نشانہ  
 ناگاہ سانسے نظر یادہ پارسا  
 زنت سیاہ جسمین اور دوش عیا  
 خجیدیں ایک باغچہ میں وراکبین

۱۰۱  
 ہر چند بابتنا تھا کہ کتنی غم  
 تھا از فتنہ عجب کتنی زبان  
 خفت کا طور کثرت نرم میں عیا  
 میر بونش اچھا تھا و اخلا کا زبان

۱۰۲  
 کھلیا جوانی خوشی کا کمال  
 حیرت میں برکات کو بھینچ کر  
 عجب یہ کیا غم جو کہے بولے کمال  
 اب باب انتظار میں اور کمال

آگاہ سب جہان کے نشیب و فراز سے  
 سینے کی مدھچی ہوئی ریش و راز سے

رہ جاتا تھا کبھی صفت گنگ بول  
 سکتا تھا ہر طرف کبھی منہ کھول کھول

وہ نطق وہ بیان فصاحت نشان میں  
 کیا وہ ہے جوج زبان نشان میں

۱۰۳  
 کھلے کھلے گد و دشت بیاغ و شاہ  
 آہستہ راہ چلایا تھا وہ دریا و تار  
 پوچھا فریب نہ تو مری کل سفر  
 میر بونش تھا کہ دور سے قدر میر بونش

۱۰۴  
 نشان اسکی کھیلوں کی بھرپور  
 ایک ایک منتظر تھا کہ بولے کمال  
 نابینا نے زبان تھی کہ بولے  
 میر بونش و میر بونش کا کمال

۱۰۵  
 نشان اک بیان کی سیانیہ و تار  
 زبان و زنج حیکے لیے دل بھر  
 شوق و موت و حیات کی بھر  
 کھولنے میں کھولے کھولے کمال

پہلے تو اٹھ کھڑے ہو تو فطیم کیلئے  
 پھر سادے تھک گئی تیار کیلئے

مجلس پہ کہ نظر تو کبھی آسمان تھی  
 حکم خدا سے تر خوشی زبان پہ تھی

نگین ہیں اہل بزم کو دل شاد کیلئے  
 ہر سچ منہ سے کہہ ارشاد کیلئے

۱۰۶  
 جب دست بویں چلے بے جا کلام  
 میر بونش کیلئے باجہ کلام  
 غامضیں بونش کے چھوڑے کلام  
 سکھوں کی کلام اور بونش کلام

۱۰۷  
 چھوڑا درجہ تمام غنیمت کی باب  
 پوچھا بھی کہ کسی کو واپا نہ ہو  
 ابابک بھی کہ نہیں بولنے کی باب  
 میر بونش تمام کی و میر بونش

۱۰۸  
 رام باب کلام کا بونش زبان  
 بولانے کیلئے کلام زبان  
 کلام کلام کلام کلام  
 کلام کلام کلام کلام

ہر چند دل میں ولولہ و غم و نیند تھا  
 رعبا نام دین سے لکر نطق نیند تھا

حیران تھے سب کہ غلط ہو طلق نیند  
 آخر یہ کھل گیا کہ زبان اسکی بند ہے

میں کیا ہوں بلکہ خلق میں تہرہ نیند  
 اسکا سوار سول کے ہر ہر ہر نیند



<p>۱۹۱</p> <p>جس کی سب سے بڑی بات ہے کچھ کہہ کر دیکھو وہ نورانی ہے تکلیف دہن کی کچھ بات ہے جس میں کچھ بات ہے</p>	<p>۱۹۲</p> <p>ایسی بات کی نظر طرف نہ کرنا گو یا ہوا یہ صدق کی قدرت نہ بیا میں سے کچھ بات ہے گو چھکنا دیا طرف پائے غریب</p>	<p>۱۹۳</p> <p>دو دنوں جہان میں تراکتوہ باغی پہاں کی تو کہیں حسین پیدا ہے باغی تو ساری کائنات سے اعلیٰ ہے باغی کرنا یہ تو ہے عرش تری جابا باغی</p>
<p>تب اذن لیکے رہب عالی مقام سے وہ شخص اٹھ کھڑا ہوا اسل زردحام</p>	<p>بولاد دل خدا کا ہے عالیجناب ہو لا ریب تو دہی رسالت آب ہو</p>	<p>رہی تری مدرسے مسجانی پاریا تو وہ ہی جسے سیکڑون مرد بطاریا</p>
<p>۱۹۴</p> <p>جس کی سب سے بڑی بات ہے ایسی بات کی نظر طرف نہ کرنا گو یا ہوا یہ صدق کی قدرت نہ بیا میں سے کچھ بات ہے گو چھکنا دیا طرف پائے غریب</p>	<p>۱۹۵</p> <p>ایسی بات کی نظر طرف نہ کرنا گو یا ہوا یہ صدق کی قدرت نہ بیا میں سے کچھ بات ہے گو چھکنا دیا طرف پائے غریب</p>	<p>۱۹۶</p> <p>دو دنوں جہان میں تراکتوہ باغی پہاں کی تو کہیں حسین پیدا ہے باغی تو ساری کائنات سے اعلیٰ ہے باغی کرنا یہ تو ہے عرش تری جابا باغی</p>
<p>روشن کیا ہی گھر نور شیف باز کر جلوہ دکھا کے رخ کا ہمیں سرفراز کر</p>	<p>خوش بنی ہے بوا سن لب تراب ہو جلوہ ہی جکا عرش پہ وہ آفتاب ہو</p>	<p>ملکن ہو دوسرا کوئی جھسا حال کا تیر کا بھی ذات شل خدا ہنیاں کا</p>
<p>۱۹۷</p> <p>نور خاندان خالق الہیہ باغی نور خاندان خالق الہیہ باغی نور خاندان خالق الہیہ باغی نور خاندان خالق الہیہ باغی</p>	<p>۱۹۸</p> <p>نور خاندان خالق الہیہ باغی نور خاندان خالق الہیہ باغی نور خاندان خالق الہیہ باغی نور خاندان خالق الہیہ باغی</p>	<p>۱۹۹</p> <p>نور خاندان خالق الہیہ باغی نور خاندان خالق الہیہ باغی نور خاندان خالق الہیہ باغی نور خاندان خالق الہیہ باغی</p>
<p>نور خدا کا نور جو ہر مست چھا گیا عیسائیوں کو صوت موسیٰ غش آگیا</p>	<p>مفتی ہی کیا جو کچھ پہ ہویدا ہوئیں سولہ وہ ہے جہان کوئی پیدا ہوئیں</p>	<p>مقبول کر دگا رہوا کام جو کیا اک ضرب نے تری حق باطل کو کیا</p>

۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹



<p>شعر چاکر عالم بنی نفاذ عالمی حق و انصاف و عدل و انصاف ماون بنیست منین و خدیو و نور علی کبریا کی ناز و دی</p>	<p>شعر بکجا نہ تھا فقیر کو معجز حال کیسب سے نہ تھا مویا نام اسدم کیا جو چہرہ پر نور و خیال دین مثال کبریا کے بی حال</p>	<p>شعر جدی کرد کہ کن ہو توفیق تاہم آگے نہ دلت جاوید حب منہج بین نام رسول و نبی دین محمدی شرف ملک</p>
<p>جو ہری تری نظر میں سبک وہ زلیں ہر پتہ پر جسکے تو ہے وہ پتہ ثقیل ہر</p>	<p>نور خدا ہیں غیرت با و منیر ہیں ثابت ہوا کہ آپ جناب امیر ہیں</p>	<p>رہبر ملا امام ملا پیشوا ملا مدت سے جستجو تھی مگر اب خدا ملا</p>
<p>شعر انفک کتاب شمع کا شمع بنی ہو نیریزہ بند زفر عالم کج عالم بن سبک و لا کج پسین سواہ کی امام بیچ</p>	<p>شعر سولا غلام نازہ کی اب بی بی انجالی خطبہ پیر عین حضور یہ مہجہ کبوتر شوق پر ویا دین مصطفیٰ چہرہ اقبال سے لائیکے بجا</p>	<p>شعر یہ دعا شرف ہی غور لایں اسٹی بابل کو بابل اسنی کیا ادھن کوئی یہ وہ ہی بکد و مود کی صحن اس کی کتاب بن محمد کا دین</p>
<p>نقل علوم تیرے کرم سے ہری ہو ادب و صفائیں تیرے صحیفے بھری ہو</p>	<p>ہر کو اصول فرع سے آگاہ کیجئے احکام دین شرع سے آگاہ کیجئے</p>	<p>استاد جبریل ہر ناطق امام ہر اس کا کلام وحی خدا لا کلام ہے</p>
<p>شعر گر کہ قدم پر کی جو یہ اپنے گنگو حق حق کا نور ہو گیا معین بوسے سلیکے سے نشتا ہو گیا دافت پر کس کی کرامت</p>	<p>شعر عبادتوں کو دیکھو کہ خلق کا امام دارد عبادہ سے جو ہے نظام فخر انور مرجع دین و عین پہچون کی فصل ہو گیا بجا</p>	<p>شعر ایکے کہا کہ لکھنے نہ میں حکم ہی عدل چین احمدی بدل جان چین عش بچن جنت حق کا بلور و سبب جلوہ گر عبادہ نائب رسول</p>
<p>کی عرض اسنے کیوں میں جانو نجاک پہچا سنے میں خلق میں سبقتا کو</p>	<p>زنگ خزان بدل گیا آئی ہمار شکر گلزار دین میں اب ہوئی رونق ہزار</p>	<p>اس ایک مبتدا کی خبر جا بجا کھلی خطبے میں لب کھلے کہ کتاب خدا کھلی</p>

فصل  
"مکتبہ بھاری  
سب آگاہ  
پسین سواہ کی امام بیچ  
ایسا دین



<p>فصل من بعد حمد و ثناء رسول اللہ بہارِ صول بن بہارِ صول احکامِ ظہور کے تبارِ باقرا بابِ صلاح و زہد میں اکثر کئے کلام</p>	<p>فصل خانی نے خلق کیا نور و صفا پھر یہ نور کو کیا اس نور سے ایک حقہ اور احسن سے تقسیم کیا پیدا ہوئے تمام نجا اور اوصیا</p>	<p>فصل ہاں شرف غیب افق سما جگر میں بارانِ بریں و ابر و مہر میں بشکب ہی مریض کی تنہا جگر میں خانی نے کی بقا و فنا میر جگر میں</p>
<p>تبلا دیا ہر ایک کو رستا نجات کا ج و زکوٰۃ خمس کا صوم و صلوٰۃ کا</p>	<p>کر سی و عرش اس سے بنے اور ملک باقی جو کچھ رہا تو یہ ساتوں ملک</p>	<p>اس راہ میں ملک بھی تم مار تو نہیں یاں حضرت شیخ بھی دم مار تے نہیں</p>
<p>فصل ارکانِ پنجگانہ معبودِ اکبر سویں و فریقِ مستحب و مستحب حالِ شب و روز و نیک و بد غس و مطہرات و طہارت و طہارت</p>	<p>فصل علی کا اختیار عجیب رستہ خدا بھی نہیں جانتا قائم ہوئے کائنات کی بنیاد بالا و عرش بھی ہوں تہ اسماں بھی</p>	<p>فصل ماخذِ آبِ میر کا خورشیدِ کبریا افت کے میری بد و بد و بد جوانِ قادر میری اولاد کے بد و بد زہد و بندت میری بد و بد</p>
<p>آئینہ ان پہ دین کے آئین کر دے سب مسئلے امام نے مقین کر دے</p>	<p>چھوڑا تھا گونجھے شبِ معراج و شرف پایا رسول پاک نے پہلو میں شرف</p>	<p>انجھار کو جو پھول تو پھول کو بولی گو تر مجھے ملا تو اسے آبر و ملی</p>
<p>فصل کوئی جو آئی فکرِ راست کی تکلیف فرمایا میں امام ہوں میں نے اختیار ماہر سے آہ تک ہی رستہ اختیار ویشانِ شریعت را حق و قرآن کو</p>	<p>فصل آدم پہ جو عیاں کہ مقدم ہو شرف پیرِ عالم سے نظر کوئی لذتِ حیات تابعِ میں جن مقرر ہوئے شرف خود مغرور نہ ہوں کہ ہوں حق</p>	<p>فصل جہاں ہو علی کا اس کی صحبت میر سے کرے غیب انہیں شرف دریا ہو گواہ کہ کو باہر ہو مجاہد کشت جو کجا سکوی ہو</p>
<p>فخما ر خلق و شافع یومِ القیام ہوں سرکارِ کبریا کا مدار المہام ہوں</p>	<p>روشن کلیم پر ہے کہ نورِ آہ ہوں علیسی گواہ میں کہ فلک باگاہ ہوں</p>	<p>ابر عطا سے حق مجھے جانا صحابہ میر سے شرف بیان کئے آفتاب</p>



<p>۱۲۱</p> <p>بوسے پہ سکرانے شہنشاہ و بادشاہ ہر حال میں رفتی ہی بان فضیلت نہیں ہے جگہ میر سے غلام اختیار غلامی ہی کسی جا پہ نہیں دے آئے</p>	<p>۱۲۲</p> <p>غلام ہوئے ناز سے شباب و جود تدرا بام کرنے لگے جس مال دوز لا تا تھا کوئی غلام زمرہ کوئی گھر نہیں کے اصرار ہوئی دم میں</p>	<p>۱۲۳</p> <p>شکبہ کی جگہ حشر و شمشیر غلامی غلامی ملک و زمین بیکسے غلام زمین زمان حسین بیکسے غلامی ملک و زمین</p>
<p>آبرو ہوا کو مر کب فرخندہ کی کرو چاہوں تو غربت شہر کا قدم میں کرو</p>	<p>غل تعاد قیقہ کوئی نہ رہی انداز دیتا سرخ ساٹھ ہزار آئے ناز میں</p>	<p>عالم تمام اس کی نصیب پہ رو گیا وہ کر بلا میں نشہ دہن فوج ہو گیا</p>
<p>۱۲۴</p> <p>بویا جلیہ آج کا اسے بندہ خدا شکریہ ہے نہ پیش لبیک کے میں بجا کی مٹھنے کے ساتھ ناز و عدا بان ظہر کی ناز پہی سکر بجا</p>	<p>۱۲۵</p> <p>وہ ہم ہزار وہ جو ہزار مطلقا نہیں کہنے تھے سائل نادر کو عطا نوشہ ہر اک کے لیے تھے آبی جلا مائی جو در تھا اسے نظر بھی نہ تھی</p>	<p>۱۲۶</p> <p>زین العابدین و رضا بن شہنشاہ و قیام بیکسے غلام و غلامی ملک و قیام بیکسے غلام و غلامی ملک و قیام بیکسے غلام و غلامی ملک و قیام</p>
<p>دوری وطن کی وقت غنیمت گھوٹگی اب عصر کی ناز بدینے میں ہوٹگی</p>	<p>کیا مال و در سمانی سخی کی نگاہ میں اکدم میں سب ٹاوا یا خالق کی راہ میں</p>	<p>ایکسان ہر اک کو اوج امامت چھوٹا ماخرد و در قائم آل رسول ہے</p>
<p>۱۲۷</p> <p>نشانے دیباہ جگہ بدہ ریلز گرام ہر جگہ پہ کے سامنے ہیں زمین تمام فراتے پہ دولہا ہوتے شاہ و غلام جگہ کیا ساری جا پہی اختیار تمام</p>	<p>۱۲۸</p> <p>بخت بھونکے تھے لگے شہنشاہ نام ارباب ہاتھ جوڑے سب کیا کلام دودن تو اس یار میں حضرت بیام سامان تا سفر کا متیار کرد غلام</p>	<p>۱۲۹</p> <p>جگہ بدہ ریلز گرام بیکسے غلام و غلامی ملک و قیام بیکسے غلام و غلامی ملک و قیام بیکسے غلام و غلامی ملک و قیام</p>
<p>اڑتے ہی سب کے ہوش وہ طائر اڑا گیا دم میں علی کو لے کے مدنیہ میں گیا</p>	<p>نے راحلہ نہ ساتھ کوئی خیر خواہ شہر تو اس مقام سے برسوں کی آہ</p>	<p>رتبہ ہر ایک ساجد و سکر کو مل گیا کچھ کا اوج مسجد جامع کو مل گیا</p>



<p>۱۲۸          اتر سے تپا سکی نشت و خاموشی          طائرندم گر کہے ہو بولا لعلادوب          لا با بجادہ پہلے جو تھا حکم زات رب          لے پہلے شاہراہ کی آفتاب کی تاب</p>	<p>۱۲۹          چال پر لال سناجیب و دو عالم          روزے رسول ہیں امام فکرت          سب جہاں کے چھوڑ دی گئے مجھ پر          رخصت کیا ایک کوڑ پر شفقت کریم</p>	<p>۱۳۰          شب کوئی شمع تھی خاموش          شمع کوئی کون کوئی کو فطرب          تم کو نکھار جا کر ہر کون کی نصیب          ہر کھنچا ہر کون کی نصیب          مہر و عبادت خالق تین تیرا</p>
<p>حاضر بطور تحفہ لعلادوب مستیاز ہوں          نہ ہرا کے لال شاد ہوں میں فرار ہوں</p>	<p>رکھ کر لعلادوب خضوع جبین آستان پر          پہونچا زمین سوار کے ملک آستان پر</p>	<p>پہم زبان پہ ذکر خدام و دودھ تھا          بشیخ تھی دعا تھی رکوع و سجود تھا</p>
<p>۱۳۱          دربار میں بیٹوں کے آواز جو مٹا          وہی کہتے تھے کہ وہی کہتے تھے          کہ وہی کہتے تھے کہ وہی کہتے تھے          کہ وہی کہتے تھے کہ وہی کہتے تھے</p>	<p>۱۳۲          اب روئین بنیں کہ شاہ کا دربار          دنیا کے بوزار کا ملک کا دربار          ناموس مٹ گئی کی مصیبت کا دربار          بالاختصاص کہ شب بخت کا دربار</p>	<p>۱۳۳          بخت تو ہوا ام کو دنیا کا دربار          بخت تو ہوا ام کو دنیا کا دربار          بخت تو ہوا ام کو دنیا کا دربار          بخت تو ہوا ام کو دنیا کا دربار</p>
<p>خادم ہوں با وفا ہوں عقیدہ شعار ہوں          کہیہ دکھ جو آپ پر ہو تو پہلے شمار ہوں</p>	<p>وہ شب نہ جس میں چہرہ تیرا روح قبول کو          وہ شب جو صبح حشر تھی ال رسول کو</p>	<p>کتنے تھے جلداب کہیں بڑ کا ہونو کا          کیا شوق تھا حضوری رب غفور کا</p>
<p>۱۳۴          بن ہوں ملک مقرر کیا گاہ کو          میری جگہ پر تیرے حکم کے ہیں ہزار          انعام میری جگہ پر تیرے حکم کے ہیں ہزار          انعام میری جگہ پر تیرے حکم کے ہیں ہزار</p>	<p>۱۳۵          آج میں ہم صفائے کتاہ اتھی          واپس زمین و زمان کی اتھی          رونے کی پیچھے کی صفائے کتاہ اتھی          تعلق نام کون مکان کتاہ اتھی</p>	<p>۱۳۶          حضرت کوئی نصیب میرا          کیا یہ فطرت تیرا          کہیہ میری جگہ پر تیرے حکم کے ہیں ہزار          کہیہ میری جگہ پر تیرے حکم کے ہیں ہزار</p>
<p>ماتم کیا ملاک عالی مقام نے          دیکھا تھا رسے قتل کا محضر غلام نے</p>	<p>جبکہ ہے ذکر یہ وہی آفت کی رات          ماتم کرو کہ آج قیامت کی رات</p>	<p>تو تیش ہے کہاں شہ ذی کمال کو          کیا کوئی فوج آئی ہے خبگ جلال کو</p>



<p>۱۲۱          ہر گھون میں اشک کے پتھر          لاکھوں معرکہ میں جابجا          انسان و زمین نہ جن کی بھیجی          گریہ کیوں کو پست علی کی کیا</p>	<p>۱۲۲          سب غوغا طے کو سب شہر          آثار مرگ ہوئے تھر خاں قدم قدم          بیون کو ساتھ آئے جو کچھ چھو          بڑا کراہتین خاں دیر کی دیر</p>	<p>۱۲۳          جنت تاجین شکار کشا          زکین لہو سے لڑی شہر لافا          گھر میں خد کے شور قیامت بابا          چائے کھیل بڑا حادثہ بولا</p>
<p>پچھے ہٹا قدم نہ کبھی اس فقیر کا          پر آج سامنا ہے خدای قدر کا</p>	<p>مجبور گھر میں رو تو ہو جس پر          مسجد میں جلد بادشہ بھر دے</p>	<p>نالان ہر غم سے روح رسالت نپاہ کی          صورت خون میں بھر گئی شیر آلہ کی</p>
<p>۱۲۴          بچا اعلیٰ سے شہر خفا          منشا سے کھنیا پر کھنیا          جانای دان جو خفا سے غصہ          نہ پیر نہ خند کی غصہ و خیر</p>	<p>۱۲۵          دوس ہو کر حرم میں شادمان          تندی گل تھر اکثر زبان          آواز الصاوت کی دیر پختاب          نیر خدا کھڑے ہو کر زمین</p>	<p>۱۲۶          دانشمند ہو کر سب میں          دانش و طرف ہوئی رشتہ میں          دانش آج بھجی مجمع رو تھیں          دانش فتن ہو گیا سر زمین</p>
<p>جانے وہی یہ حال جو نقش فنا          دربار میں ہونے کے خدائے کیا</p>	<p>ممبر سے بھی حرم سے بھی خست علی کی          وہ آخری نماز خدا کے ولی کی تھی</p>	<p>ظالم نے کچھ نہ روح نبی کا ادب کیا          ابن عم رسول کو مارا غضب کیا</p>
<p>۱۲۷          خست لئے بار بار جو حال کا          سبیل بیت روئے لئے کو شہر          نگاہ آسمان پر نایاب ہوئی          مرنے پہ جلد عقدہ آتا کی</p>	<p>۱۲۸          سو سے عام کر کے جہد شہر          بعد رکوع مجدد اول میں سر کھا          اٹھے تو بیان کہین میں جو تھا بانی          بیخ اسکی سر پہ شہر کے علی و اصیبا</p>	<p>۱۲۹          جگہ تھ اس صلت وہ نام کا کھڑا          ہر حال کا سینے میں تھائی کھڑا          سرایاں ہو کوئی کوئی نہ کھڑا          غن خاں قند تاب شیر النہر</p>
<p>منون ہو گا اب علی کا چمک شفق نے کی          تجدید بیان و منو کی امام بحق نے کی</p>	<p>مارا لعین نے خسرو عالم پناہ کو          مہلت ملی نہ دوسرے سجد کی شاہ کو</p>	<p>مولا کے دوست دار بیدار دوتے تھے          نکلے ہو گھر و گھر زن مرد و تھے</p>



<p>۱۴۱۰ خداوندی که در دنیا و آخرت محبوب و محبوب است و در دنیا و آخرت محبوب و محبوب است</p>	<p>۱۴۱۰ در دنیا و آخرت محبوب و محبوب است و در دنیا و آخرت محبوب و محبوب است</p>	<p>۱۴۱۰ خداوندی که در دنیا و آخرت محبوب و محبوب است و در دنیا و آخرت محبوب و محبوب است</p>
<p>فرماتے تھے کہ خلد میں جیوت جاؤنگا محبوب کبریا کو یہ صورت دکھاؤنگا</p>	<p>جاری رہی زبان پر یہ ساری فیانی کی قاتل کی بھی رحیم نے مشکا کشائی کی</p>	<p>بود گئی گلون کی شہ شہرتین کو دیکھا گشیم باس سس اور ستین کو</p>
<p>۱۴۱۰ بیاختار شہر و قلعہ و پل و کمان فان کو وینین جو گرفتار کیا وینین کے سامنے آیا وہ جھک کر</p>	<p>۱۴۱۰ ابا رحیم تو جو جہاں پہنچا اس کے سر پہ چھوئے تھے پیر و غلام گردان میں اس کے پیر و غلام اور پادشاه و مہر و جہاں پہنچا</p>	<p>۱۴۱۰ وہاں کہیں نہ تھے جہاں پہنچا وہاں کہیں نہ تھے جہاں پہنچا وہاں کہیں نہ تھے جہاں پہنچا وہاں کہیں نہ تھے جہاں پہنچا</p>
<p>آنکھوں سے خون ٹپکنا تھا اس لجا کی مشکین بند بھی ہوئی تھیں نال شہا کی</p>	<p>جسکا کہ نام عفرہ کشا ہو جہاں میں بازو ہوں اسکی بیٹیوں کے رسیان</p>	<p>نسا بر ہے جو آل اسی کا بھر ہے اب گھر میں لیجیو کہ مرا حال غیر ہے</p>
<p>۱۴۱۰ فرمایا مریختی نے کہ اوائلی دنیا نہاں کس خطا پہ لگائی تھی دنیا اندر نہ خطا پہ لگائی تھی دنیا حسان کو تھے جو جہاں پہنچا</p>	<p>۱۴۱۰ بان بان باخا شہزاد بجا و خدا کا گھر مکہ پہنچا تھیں یہ کھڑی سیبیاں بھر دور و نزدیک تھیں یہ کھڑی سیبیاں بھر سیر کیا وہ دار کی سیبیاں بھر</p>	<p>۱۴۱۰ وہاں کہیں نہ تھے جہاں پہنچا وہاں کہیں نہ تھے جہاں پہنچا وہاں کہیں نہ تھے جہاں پہنچا وہاں کہیں نہ تھے جہاں پہنچا</p>
<p>فوز عظیم محکو تو پیش خراما بچے مرے یتیم ہوئے تھجاو کیا مالا</p>	<p>دیکھو تو کیا بنی شہ والا کی جانیر قتل علی کا اہل ہوز میں آسمانیر</p>	<p>اکھر میں بھی نہ شاہ دلائی کو لیجیو ہم قتل کر لیں اسکو تو حضرت کو لیجیو</p>



۱۵۴  
بہ خون و سر کو تمام کے بونے شام  
قیدی زار ہو چکا ہے غمخوار نہ کاہم  
اسے لاؤ لو جان سے کڈ جا جیجیہ  
اک نرس سے سوانہ لگانا ہو نہ کم

۱۵۵  
وہ دن عجیب کر بین شے کیا تمام  
ہم کر اپنے رعبہ سے کیا تمام  
پانی پیا زار نہ کیا زار نہ کیا تمام  
مغرب کے بعد شہر کا شہر کیا تمام

۱۵۶  
بڑا ایک بلی کا زار نہ کیا تمام  
بائی تین بیلیاں مراد و سب کی  
ایک ایک کے گرد و سب کے گرد  
ایک ایک کے گلے سے لگا لیا تمام

۱۵۷  
ہو عدل میں نہ فرق آسین بھائی  
اس نے بھی جگو ایک ہی ضرب لگائی

۱۵۸  
فرایا پیکے کچھ کہ یہ صحت ملی کاہر  
باقی اسے پلاؤ جو قاتل ملی کاہر

۱۵۹  
موٹرا جہان سے ننھہ شہر دلدل سوار  
پچھلے پہر کو کوچ کیا روزہ دار

۱۶۰  
بہوش زار ہو چکا ہے سب کی  
پیشیا بھگت کے بجائے لاش  
اتحباب خاص شے جانے لاش  
غل غمخواران ناز بجا ہو چکا ہے

۱۶۱  
کیوں جان من نہ رہا کی ججا  
فانی پر اپنے دم ہو یہ جس کی  
کوئی لاش لے لے لے قیامت چو قیامت  
موج بار و زور تشریف لے لے لے

۱۶۲  
سیت پوک نہ رہے لیلی بلی تمام  
زخمہ لاشا خنجر شاہ فلک تمام  
پیر سے تک آئین خاک سب بلی تمام  
اک شور تھا کہ واسطہ تھا تمام

۱۶۳  
چارہ بندھی تھی شاہ کو فرق و نیم  
لاشہ خاندہ پوش جناب کا گیم

۱۶۴  
زار می کوئی سنی نہ شہر مشرقین کی  
منہ سے زبان نکل پڑی ہر حسین کی

۱۶۵  
سرتنگے پیٹتے تھے زن مرد اسطرح  
ماتم تھا مصطفیٰ کو خنجر چطرح

۱۶۶  
ایا جو گھوڑی لاشہ دار اس طرح جان  
سور قنار میں کی کیا تاہم جان  
سرب کمرہ کے گھوڑی سب جان  
کریا پ کی شیکل نجا با با جان

۱۶۷  
بہم کتنے چٹکنے لگا تین تین جان  
چہرہ تمام زور عیاں نہ گیا دم  
بہم کتنے شہر شہر شہر شہر  
سر غش گھوڑی گھوڑی گھوڑی گھوڑی

۱۶۸  
پیش خورش بک کہ تین جان  
خفا رو و تین اصباہ و قنار  
کھنڈے میں شہر دل ہو قنار جان  
حضرت کی مریضی کا کور جان

۱۶۹  
خون زخم سر کا رخ کیلئے غارہ گنا  
اتان کا داغ آج ہمیں تازہ گنا

۱۷۰  
فرمانے تھو زمین پہ ملک بچا زہن  
جنت مصطفیٰ مرے لینے کو آ زہن

۱۷۱  
غلمکین ہن مونسین بچین شہر کی  
گھڑا رکھن کو بھر آباد کی



<p>۴۰</p> <p>زبان بدخشاورد که در زبان عالم زبان بدخشاورد که در زبان عالم زبان بدخشاورد که در زبان عالم زبان بدخشاورد که در زبان عالم</p>	<p>۴۱</p> <p>چنانی نمی حرکت جوید بیکدیگر ناب نهاده از زنی زانے پتیا بر پتیا غل ماهی ناسکین بی لج جانیگا اب فانه محبوب آبی</p>	<p>۴۲</p> <p>کار جوید بیکدیگر زبان بدخشاورد که در زبان عالم زبان بدخشاورد که در زبان عالم زبان بدخشاورد که در زبان عالم</p>
<p>بجلی می چلتی ہوئی لہریں عیا مقین تغین مقین کہ دریا کے کلیجے پر ان</p>	<p>جنگل صدے شہ خیر شکن آئی پیو سحر خانہ عیبتن آئی</p>	<p>گردون پہ ترزل تھا زمین خاک بھی صبح شب عاشور قیامت کی سحر تھی</p>
<p>۴۳</p> <p>ننگی در عیان کوئی تانم نہاد نظم دوم آبی جی اسیر غم بید بیاپ تھی سمندر کے جزیرہ میں مذہبان ہر کسب کہ تاجان باغ</p>	<p>۴۴</p> <p>مگر نہ تھے نامین کیا عیبتن ارجائے ہوئے یاقین تانم نہاد دنیا کا ہوا جانی نہ تھی جانور بالائے زمین گرنے تھی کیلا پون</p>	<p>۴۵</p> <p>بیت عالم تنقذ می کی عیبتن مطمین تھی جاپون گریز آبی خاک آبی پر غم درج تھا جانی سریان تھا مصیبت جانی</p>
<p>آباد گھر اس طرح سے دوز کیسا آیا ہے تباہی میں ہماں جی کا</p>	<p>آم میں سلیمان دوعالم کے حیرین تھے پچھے تھے کہیں گھر تھے کہیں یکمین تھے</p>	<p>صدور سے نیا جان کی طاوونہ بی تھی پر یون میں سر اندب ملک سیزہ بی تھی</p>
<p>۴۶</p> <p>گلشن میں تھی کہ جو جانی تھی قطر تھی شبنم شبنم شبنم سدر سے ہر اس گل کا ہوا جانی غنیچ چکینے میں کے نالہ پیر</p>	<p>۴۷</p> <p>چلانی تھے شہر شہر جانی روباہوین میں غنیمت دیکھ کر دشت کو سیلابان کا ہوا جانی کنے تھے کوئی تیری لطیف جانی</p>	<p>۴۸</p> <p>حکم چالیا دنیا سے تھی جانی نام کا نظر آنے کا خلق میں جانی سب گزشتہ تھی جانی جانی شہر تھی انکو جانی</p>
<p>شمشاد میں شہر دوز کی کھڑو تھے لالے کے کلیجے میں مکی داغ پڑو تھے</p>	<p>ہوتے ہیں ستم احمد دوزہر دوزی پر فانہ ہے غزال حرم لم یزلی پر</p>	<p>گرد آڑتی نہ تھی گرد خیام شہ دین کے آہین کا دوزان تھا تھانے سوز میں کے</p>



۱۰۰  
 جس کی جگہ پر غلامان آئے ہیں  
 ہر سر پر سرخ رنگ کا پتہ ہے  
 کمانوں پر پہنچ کر یہ فغان کی آواز ہے  
 یہی ہے جو ہر جاں کفر کا قاتل ہے

۱۰۱  
 نہ ان کو یہ غلامان ہی بلکہ یہ بھی  
 ان کو ایک جھوٹا سر کا پتہ ہے  
 شہیدان کیا قتل ہوئے اس جگہ پر  
 یہی ہے جو ہر جاں کفر کا قاتل ہے

۱۰۲  
 جو یہاں ہر جاں کفر کا قاتل ہے  
 یہی ہے جو ہر جاں کفر کا قاتل ہے  
 چنانچہ نبی فاطمہ کے قتل کا واقعہ  
 یہی ہے جو ہر جاں کفر کا قاتل ہے

۱۰۳  
 ماتم میں محمد کا گریبان پھٹے گا  
 تلواروں سے ہر لڑکا ہر لڑکھو کا

۱۰۴  
 ہتھیار ستر ستر سے جسم زبون پر  
 باندھا کر خن کو سارے خون پر

۱۰۵  
 سادات کوئی آن میں بغیر کرتے ہیں  
 کٹ جائیگا جلدی کہ تیرے تو گلے میں

۱۰۶  
 غلامان بھی ہر عبادت کی جگہ پر  
 یہی ہے جو ہر جاں کفر کا قاتل ہے  
 قانون قیامت پر قیامت کی آواز ہے  
 یہی ہے جو ہر جاں کفر کا قاتل ہے

۱۰۷  
 جسے کہ بر سر تلوار غلامان  
 ہر جاں کفر کا قاتل ہے  
 شہیدان ہر جاں کفر کا قاتل ہے  
 یہی ہے جو ہر جاں کفر کا قاتل ہے

۱۰۸  
 غلامان نے یہاں ہر جاں کفر کا قاتل ہے  
 یہی ہے جو ہر جاں کفر کا قاتل ہے  
 تلواروں سے ہر جاں کفر کا قاتل ہے  
 یہی ہے جو ہر جاں کفر کا قاتل ہے

۱۰۹  
 اب ذبح ہر ہوئیگا مان ہاتھ لگی  
 ٹوٹے ہوئے پہاؤ پر چھری آج چمکی

۱۱۰  
 تلواروں سے گھاٹن جنھیں ہونا ہو چکیں  
 شیریں کے مقابل جنھیں ہونا ہو چکیں

۱۱۱  
 بجلی سے چمکنے لگی تلواروں کے دھوکے  
 میدان میں گھٹا چھا لگی کالے علموں کے

۱۱۲  
 جس نے ہر جاں کفر کا قاتل ہے  
 یہی ہے جو ہر جاں کفر کا قاتل ہے  
 ہر جاں کفر کا قاتل ہے  
 یہی ہے جو ہر جاں کفر کا قاتل ہے

۱۱۳  
 جس نے ہر جاں کفر کا قاتل ہے  
 یہی ہے جو ہر جاں کفر کا قاتل ہے  
 ہر جاں کفر کا قاتل ہے  
 یہی ہے جو ہر جاں کفر کا قاتل ہے

۱۱۴  
 جس نے ہر جاں کفر کا قاتل ہے  
 یہی ہے جو ہر جاں کفر کا قاتل ہے  
 ہر جاں کفر کا قاتل ہے  
 یہی ہے جو ہر جاں کفر کا قاتل ہے

۱۱۵  
 جین آگے گا کیونکر مرو آغوش نشین  
 بالوں سے یہ مان جھاڑ لگی قتل کی

۱۱۶  
 مرد نہ ہو جفا جو تھے فسق اذلی تھر  
 سب سعد قتل حسین ابن علی تھر

۱۱۷  
 یہ آب محمد کے نواسے کو نہ ہو پھر  
 اب نہر کا بانی کسی پیاسی کو نہ ہو پھر



<p>۱۰۱          بون رو کو سمن در کاف          بار و بیدار سمنی ادھر          نیر علی اکبر کس کس          نیر حسین کس کس</p>	<p>۱۰۲          نہیں نہیں تہ تہ          تیغ آنے تو سنے کو          خنجر کس کس          سمن کس کس</p>	<p>۱۰۳          فانی در عالم گئے          آقا سے دین تپے          لڑنے بہن تہ          کربا عاشق صادق</p>
<p>ہے کام کا دن آج جہر سانیدین کل کا          لوشے عوصن غزوہ صفین و جل کا</p>	<p>روئے کا سکینہ کے خیال آؤ نہ مجھ کو          بے پردہ ہو نہ منیب تو جلال آؤ نہ مجھ کو</p>	<p>مقبول خدا ہو گئے درگاہ خدائین          پہلے وہی سربان ہو کوراہ خدائین</p>
<p>۱۰۴          دان فوج تھا آؤ نہ          بان مجھ و ظائف تہ          نہی عرض یہ فانی          سنبوہ تھاج کی غرت</p>	<p>۱۰۵          دیو دیو جہنم          باد آئین کس کس          تواری وہ جہر کہ          بیانیان متا ب نشان</p>	<p>۱۰۶          حورین تھیں دس کس کس          بہ باغ تھارے ہیں          عرصہ نہیں اب آنے          نیشاں تھو ہم</p>
<p>آج اپنے کرم سے مری حاجت کو روا کر          ہم میں عزیزوں کے مجھ صبر عطا کر</p>	<p>سر دینے پہ باہم کمرین کتے تھو غازی          آپس میں گلے ملے تھو اور منہ تو تھو غازی</p>	<p>تمہر نظر لطف و عنایت ہو خدا کی          بکیس کے مددگار و نہ چہرستہ ہو خدا کی</p>
<p>۱۰۷          نہیں نہیں جو ہو فاقم          غائبین تھو جان          دم توڑ کر کس کس          کس کس کس کس</p>	<p>۱۰۸          عکاس و منہ عجب          منہ جانے سے          مقبول خدا عاشق          عالی نسب اب</p>	<p>۱۰۹          محبوب کی تھیں تھیں          اور فاقم          کس کس کس کس          کس کس کس کس</p>
<p>شکوہ کا سخن منہ سے نہ بیداد میں          دم تن سے ہو نکلے تو تری یاد میں</p>	<p>روشن قدم تھو ہادی سوز میں          دس ہو میں جو دس تو طرح شہر میں</p>	<p>شہر پیر کے عاشق بھی پکار میں ہمارے          وہ چاند ہمارا ہر یہ تار میں ہمارے</p>











<p>۱۰۱ سب بے نیکی کی عرض آواز کیجیے آیا تھا کہ رو کون پر فاطمہ کی راہ بہشتے ہی بابا پو پو امدتہ جانکاه منہ سپ لیا باغیچوں اور بیری کی آہ</p>	<p>۱۰۲ اس نکل کا سیوہ پوری ابن کی ہر جس نکل کی ہر جس نکل کی ہر وہ شمع ہے یہ شمع شمع ہے دو اسکو کیسے کھلا دے فی انہی ہے</p>	<p>۱۰۳ کس نے تو کہہ دیا نبی اور علی دا ان حسین زین العابدین کی ہے اس راہ پینہ پینہ اور اس راہ پینہ نوبیج نور الدین قیام اور ہے</p>
<p>۱۰۴ رو کر کہا بزار ہوئی روح نبی کی تو نے پھر فاطمہ سے بے ادبی کی</p>	<p>۱۰۵ دخول اسکو نہ فردوس کے گلزار میں ہوگا وہ ہمیشہ دوزخ کی طرح نار میں ہوگا</p>	<p>۱۰۶ بیکس کی حمایت ہر طریقہ شرف کا یہ فوج ہے شیطان کی ہر شکر خیر کا</p>
<p>۱۰۷ کیا رہے قرند علی و خدیجہ و انبیا نبی نور خدایا خدایا کہا دیا جہان نیکہ دین کی راہ بہ راہ پو پو جی نہیں کا نور ہے</p>	<p>۱۰۸ ماہین حد پو پو پو پو پو پو تھی ہے اس کی چھو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو ہاں کام پو پو پو پو پو پو</p>	<p>۱۰۹ کیون تو کہہ دیا نبی اور علی چھو پو پو پو پو پو پو پو آفت و نکل جانے کی راہ پو پو جا بانہ کے ہاتھ اب طرف بن پو پو</p>
<p>۱۱۰ یہ چشم خدا گوش خدا دست خدا ہیں قرآن نہ اے نہ یہ قرآن سے جلد ہیں</p>	<p>۱۱۱ ہے ختم دو عالم کا شرف آل عبا پر بندو ہیں یہ ایسے کہ ہیں حق کو خدا</p>	<p>۱۱۲ اس فوج میں بھر حق و باطل کھلیگا ہے عقدہ کشا عقدہ کشا کھلیگا</p>
<p>۱۱۳ پہچان مکت میں ہیں یہ ہیں سلمان کہ یہ کلمہ حق ہے یہ اکس بجا دوزخ کے قاضی ہیں بہشتی ہیں یہ ہیں یہ ہیں یہ ہیں</p>	<p>۱۱۴ کلام انکلی نہ دوزخ فرزندہ نکل یہ تو کی تہا لیا میں ہوئے دیکھا پہچان نہ ہیں یہ ہیں یہ ہیں سے نہیں ہیں یہ ہیں یہ ہیں</p>	<p>۱۱۵ کیون تاہر جافا نہ نہیں ہیں جو جاب ہیں نور دین ملک سکھ نہیں کیا نہ گئے شاہ کی شمشیر نہیں نوبانہ کوئے ہاتھ کہ وہ عقدہ نہیں</p>
<p>۱۱۶ واللہ کہ جو انکی بہت میں لگا مجرم ہو تو خالق نہ عذاب لگا</p>	<p>۱۱۷ سہجائیکا محروم ہو یہ راہ چھٹیکگی حضرت کی طرف دولت دین آن لگی</p>	<p>۱۱۸ اک لازو نیازا کو قدیمانہ ہر سہ بخشی گئی آدم کی خطا انکی سہ</p>







لحمینی خوبی اور پالی ہو دو سطر ۱۲  
۱۲ لحمینی خانیہ علیہ السلام ۱۲  
۱۲ لحمینی خانیہ علیہ السلام ۱۲

۵۶۵  
آواز دی خضر جان سے کبار  
کوئی لک امر خوش میں خوش طوار  
بان راہ برآیا ہے چکلیو نہ خبردار  
منزل مقصد پر وہ ہیں سید ابرار

ہر طرح شکست آج انھیں دیکھنے نکل جا  
آئی یہ صد انام علی لیکے نکل جا

۵۶۶  
نور کیا غازی نے کہ یا حیدر صنف  
گھوڑے کو چھوڑا تو جبل ہوئی صم  
زکنا تھارہ پوچھو کونسی وہ دلاؤ  
جہلی علی کہ شکستے تروپ کر مہلی

غل تھا کہ بہادر سپہ شام سے نکلا  
وہ اوج سعادت کا ہما دام سے نکلا

۵۶۷  
نیزہ کوئی تونے ہوئے چھپا کوئی شہر  
کچھ پوچھو کہے ہاتھوں سے کشدین ہے پیر  
جہنم سے آئی ہوئی کانون سے چلتی  
جہنم سے آئی ہوئی کانون سے چلتی

تا امید خدا سے وہ دلاور نکل آیا  
کانٹے ٹہٹ اچھے پہ گل تر نکل آیا

۵۶۸  
چلایا عمر و جانے نہ پائے یہ خبردار  
پھر آ کے سید کارون روکا اسے کبار  
آس سے بھی چاند سا کلا وہ خوش طوار  
موت پر آئے اعدائے من ہو گیا توار

پشیم کپار سے مرایا ورنکل آیا  
ظلمات کو طر کر کے سکندر نکل آیا

۵۶۹  
اُمیدی ہوئی تھی قلزم آفت کی طرح فوج  
حامی تھا ملا طمس گریجا کاز پلج  
دوڑی علی آتی تھی اس صفت موج  
تھا جبر جانتے کشادہ کا وہی لوج

اعداء کی صفین چیر کے صفدر نکل آیا  
موجین تو وہیں رگہ بین گوہر نکل آیا

۵۷۰  
دریا سے تھا و شملہ طمس ہوا سارا  
گر وہاں بنا حلقہ فوج  
مطلق نہ وہ میرا تھا اور نہ بہار  
آس سے جو کر کے لیا اسے کنار

تھا شور کہ و وزخ سے ہشتی کو نکالا  
پشیم نے ڈوبی ہوئی کشتی کو نکالا

۵۷۱  
دی حزن سے صدا خنیدی یا شا ابرار  
لیکھ لکھ کار و جھوٹے کسی بار  
شفقت سے فرمانے لگے حیدر  
صد سے ترسے اس صفت کون آخر فکار

بجائی تجھے لینے کو ہم آئے ہیں ام سے  
جلدی ادھر آ پہلے بگلیر ہو ہم سے

۵۷۲  
خانوں خبان لیکے بلبلین بکاری  
آ اس سے مہمان سے آنے کے میں داری  
بیٹا تجھے ہم آ پھرتی ہے ہماری  
علی ترے روبرو کرے انیز داری

فردوس مبارک شرم و جاہ مبارک  
ہمراہی فرزند ید اللہ مبارک

۵۷۳  
و نیلین پیچ پین عقیقین ہوا رام  
کھم قلم عقو شہیدوں میں تر نام  
پیش قدم کو جو دولت دنیا سے نہیں کام  
ہر حق میں چھپے ہو کر ہے یہ نام

مظلوم مسافر کو شریوں سے پکالے  
بیٹا ترے قربان اسے تیروں سے پکالے

جس روز



<p>۵۷۷ جس نے شکر کی شہادت کا خطایا اس نے دوزخ کا کھانا بھی جی بھر کر کھایا پان ساتویں تاریخ سے پانی نہیں پیا ایسا سبھی کہیں نہ اتنا مرا حساب کیا</p>	<p>۵۷۸ خود سبط نبی ہاتھوں کو پھیل کر کیا رو ہم یہ شوق میں آئے جو دوست ہمارے گہکے ہوئے سب کام ترسے حق سوار گردن کو جھکانے پر عیش شرم سے مارو</p>	<p>۵۷۹ فرمانے لگے توبہ بخت نشاں بیاہ تو نور پر اب بارے کیا چھو سوار تم نشاں تیرے سامنے سے ہو جا سکیں بیاہ توبہ تیری مقبول ہوئی اس سے غوار</p>
<p>۵۸۰ بے جرم و خطا قتل کی تدبیر ہوئی ہے بچے سے مرے کو نسی تقصیر ہوئی ہے</p>	<p>۵۸۱ کینے سے کدورت سے بری سینہ پر میرا بھائی تری جانب دل آئینہ پر میرا</p>	<p>۵۸۲ از غم ہانے علی نے شہ لولاک نے بخشا ایک ایک گنہ بختن پاک نے بخشا</p>
<p>۵۸۳ روتا ہوا ہمارے ابراہیم کا خادم کے والے کے سب سے شہید بندے ہو با تھون کو چھو چکا خاری تھی یہ رشت کر لڑنا تھا</p>	<p>۵۸۴ مقتل کے سب سے غازی کیا الغزوہ و الغزوہ سے لگایا فرزند اللہ نے چھائی سے لگایا کھوئے جو بندے ہاتھ تو حرم نے لگایا</p>	<p>۵۸۵ خون کے کماؤ کو عطامین سے تیرا مجرم آپ سے شہادت کا یہ چہرہ اور جنت حق پر ہے کرم کا نہیں پیمان ایکجا اب یہ کہے رخصت میلان</p>
<p>۵۸۶ ٹوٹا تھا ندامت کا فلک جان خرین پر حضرت کی طرف دیکھ کر جھکتا تھا زمین پر</p>	<p>۵۸۷ اب دام ندامت سے رہائی ہوئی آقا کیا حلد مری عقدہ کشائی ہوئی آقا</p>	<p>۵۸۸ مرنے کو روانہ سوئے مقتل مجھے کیجئے اس چھوٹے سے لشکر کا ہر اول مجھ کیجئے</p>
<p>۵۸۹ کرا تھا بھی قاسم و اکبر تھلا شہزادے سے تم میں بندہ ہون تھلا خادم کی سفارش کرو آقا سے خدا محبوب ہون چھو کین گویا کا پالا</p>	<p>۵۹۰ گراؤ کو بادی کے قصد میں ملے راہ نادم ہون پون گنہگار ہون بانیہ وہ باگ بکونے کی خطا ہے بند یا بعد فنا جس سے بچ جائے بوجا</p>	<p>۵۹۱ شہ نے کماؤت تیری کینہ گویا وہ نے ابھی اک خطہ کہ مہمان پر ہمارا کی غفلت ہو لا نہیں اب صبر کا پالا حورین مجھ کو تیری بین بلانے کا اشارا</p>
<p>۵۹۲ امداد کرو سید فیجا و کا صدق بخشاؤ مرے جرم پر اللہ کا صدق</p>	<p>۵۹۳ تقصیر ہوئی راہ صواب اب نہ چھٹکی جب باگ نہ چھوٹی تھی رکاب اب نہ چھٹکی</p>	<p>۵۹۴ پانی نہ غربت ہے نہ کھانے کی خوشی ہے اب تو مجھے فردوس کے جانے کی خوشی ہے</p>



۱۰۰  
فرمانے لگے سب سے پہلے میر موسیٰ کو  
اس داغ تیار کر کے چھپا کر  
خون سے لکھا سیر کے ساتھ چھپا کر  
پھر آدھا کھانڈیوں کے ساتھ چھپا کر

۱۰۱  
شہید بے نین بھی تیار کیا گیا  
تو کہ تو رنگ دین بھی چھپا کر  
پھر خانہ عام آئین کے ساتھ چھپا کر  
پھر پھینک دیا جائے اگر چہ طلب کیا

۱۰۲  
پھر چھپا کر شہید دین چھپا کر  
کی آخری تسلیم تو روئے شہید  
گھوڑے کو وہ چھپا کر گیارہین جو کلبہ  
نورج چھپا کر دیکھ کر ان ہو کر

انداز غلامی پس مردن نہ چھپا کر  
ان ہاتھوں سے نامرگ یہ دامن چھپا کر

گو آج نہیں کچھ شہید کیا کہ گھر میں  
کئی کسی تڑکی نہیں اللہ کے گھر میں

ہر صف میں یہ غل تھا کہ عجب نور جبین ہر  
بولا کوئی حشر ہے کوئی بولا کہ نہیں ہے

۱۰۳  
شہید نے کہا اچھے مکان سے ہر  
خوش کر دوت شہید چھپا کر  
اللہ کے ہونے سے حال سے محرم  
اللہ کے ہونے سے حال سے محرم

۱۰۴  
اس گھر کی کنیزوں کی گھر کی  
نقشہ نے جو کہ احمد خست کی  
تھیں خانے سے دور دور کے خانوں کی  
ماتھانی پھینک دیا جو بنی بنی عورت

۱۰۵  
نور کیا غازی کے لڑکے شہید  
واللہ نے نہیں تو سب سے پہلے  
آگے بھی جی رہے چھپا کر  
فرز عید اللہ سے چھپا کر

حضرت نے تو کوئین کی دوت چھپا کر  
تھوڑی یہ عنایت ہر کہنت چھپا کر

کی آپہ توجہ چور رسول مدنی نے  
نصرت کا طبق بھی دیار ب غنی نے

شہید مجھے ملا میں شہد والاسے ملا ہوں  
قطرہ تھا سواب نور کے دریا سوا ملا ہوں

۱۰۶  
اس کے کہ میں یہ کیا ہو چھپا کر  
پہلے سا ہون تو جو جو ہو چھپا کر  
حال آپ کا خفی نہیں ہو چھپا کر  
بنانہ ہو چھپا کر

۱۰۷  
جو کہ سب سے پہلے چھپا کر  
جو کہ سب سے پہلے چھپا کر  
جو کہ سب سے پہلے چھپا کر  
جو کہ سب سے پہلے چھپا کر

۱۰۸  
میں دیو چھپا کر  
گھر کے چھپا کر  
پہلے سا ہون تو جو جو ہو چھپا کر  
حال آپ کا خفی نہیں ہو چھپا کر

پہلے میں ایسی نہ مصیبت ہو کسی پر  
فاقہ ہو کئی روز سے ناموس ہی پر

نہ ہر ہون خوشی شاد رسوا مدنی ہو  
ساتھ آپ کے فردوس میں فاقہ شکنی

یان ہوگا تو ہم دولت دنیا تجھے دیگے  
جو پانی کے محتاج میں وہ کیا تجھے دیگے



<p>۹۹۹ خلفے سے کہا جسے کہیں جو پیر ہیں نام وہ عالم ہو جو پیر ہر جگہ مہم خلق میں وہ صاحب توقیر انعام یہ پایا کہ علی خلد کی جاگیر</p>	<p>۹۹۹ انڈیا ہو کہ راحت ہو غمت ہو کفایت اسن ہو پیرن ہو بیاس کی شہرت آفات ان ہاتھوں کو ہر شاہ کے واسع علاقہ نہتا رو ہی اور وہی صاحب ہی آقا</p>	<p>۹۹۹ یکے بیچا یا دین اور بیچ کا وہ حالوں کی بابائین تھنا چھائی بجلی سی چمکنے والی دو رخ تو بھر روغن سے قالیب و قالی</p>
<p>تو عقل سے خالی ہے جو یہ جیسری ہو ایمان کی دولت سے دامن میں بھری ہو</p>	<p>وہ مالک سرکار خداے دو جہان ہیں دنیا ہو کہ عقیقی وہی یان ہیں بی دان ہیں</p>	<p>انداز ہو برق کے گرنے کا وہ سب تھا تلوار نہ تھی خالق اکبر کا غضب تھا</p>
<p>۹۹۹ بیکس کی طریت ہوں شجاعت کا ہر پیر الزام ہے جسے کوئی عقل سے آرد تعلیم کر کے میری جن ملک ہو مجاہدین میں یہ سچا مارا ہو</p>	<p>۹۹۹ دی ہو مجھے آقا نے یہ دولت کتنی ہوں آبادہ جان دادی جو صفت کتنی ہوں غنا و دل و جان رسول مدنی ہوں مرد و دست شیا طین کا ہر پیر پیر ہوں</p>	<p>۹۹۹ ہیں فوق بیچ آئی وہ گردن جاتا تھا خاتم جلالک سے تو سر سے جدا تھا سینہ سے چار آئینہ روشن سے جدا تھا نوسن تھا جلاس سے وہ تو سر سے جدا تھا</p>
<p>دو لاکھ مین ایسی نہ کسی اور نے کدکی حرف نے فقط اک بندہ بیکس کی مدد کی</p>	<p>ہر حال میں جلوہ حق و باطل کا جدا ہے شیطان تری گردن پہ مر مر سر پہ خدا ہے</p>	<p>روکے ہوئے تھی موج وہ گوجاگ چلے تھے کیا بچتے کہ گرتی ہوئی بجلی کے تلے تھے</p>
<p>۹۹۹ جاتا نہ اگر وہ ان تو یہ رہے تھے ملتا بے راہ ناخدا کا رستہ تھے ملتا نصیر ارم و سایہ طوبی تھے ملتا بیک طرف اس طرح کا آقا تھے ملتا</p>	<p>۹۹۹ ہر سب پہ پوچھا امری تھی تری تھی میں ہوں محبتی ہوں جو پیر تھی فشیخ کا و دشمن تھی دوست تھی پیر سپہ سالار تھی سوار تھی</p>	<p>۹۹۹ تھی ان کے کلام اردن کا طوطی تھی مارا انہیں جو جو قدر انداز تھی عظمان کین تھی سب سے تھی کر یا کہ زمین تھی پیر تھی</p>
<p>انگریزے ہوں تو فوج شہ نامی ہو کلون دو رخ میں بھی ڈالین تو خلائی ہو کلون</p>	<p>حاکم کی نہ پروا نہ تری فوج کا ڈر ہو طوفان کا نہ خطرہ ہو نہ کچھ موج کا ڈر ہو</p>	<p>رن کا پتا تھا خون سے تھرتے تھے لاشے الشہر سے ترزلزل کہ لڑ جاتے تھے لاشے</p>



<p>۱۰۱ زندہ کوئی کشش نہیں چھوڑا مات کوئی کشش نہیں چھوڑا خیمہ سے ابل کے کوئی نہیں چھوڑا خیمہ سے کمان چھوڑی نہ چھوڑا</p>	<p>۱۰۲ پہنان ہوئے گوشوں میں جو تھے لبس دغا پر سوفار بھی خندان تھے لعینوں کی خطا پر</p>	<p>۱۰۳ جیتا کسی دشمن کو دم جنگ نہ چھوڑا چورنگ کا غازی نے کوئی رنگ نہ چھوڑا</p>
<p>۱۰۴ نکلی تو شکر کا لبو چاٹ کے نکلی چار اُٹینہ و دام دزرہ کاٹ کے نکلی</p>	<p>۱۰۵ یہاں کوئی نہ تھا نہ تھا نہ تھا یہاں کوئی نہ تھا نہ تھا نہ تھا</p>	<p>۱۰۶ کھنکھناتے تھے تھیں تھیں تھیں کھنکھناتے تھے تھیں تھیں تھیں</p>
<p>۱۰۷ تہنہ رسالہ وہ تیغ دو دم ہٹا بیرون کو بھی دکھا تو ہر اک ہند قلم تھا</p>	<p>۱۰۸ کہیے نہ ہوا اسکو وہ آتش ہمہ تن تھا ہجرات میں جو تھا شیر تو رعیت میں بن تھا</p>	<p>۱۰۹ کہیے نہ ہوا اسکو وہ آتش ہمہ تن تھا ہجرات میں جو تھا شیر تو رعیت میں بن تھا</p>
<p>۱۱۰ جانبین نہیں بچنے کی یہ وہ جان گئے تھے اس تیغ کے لیے کو عدو مان گئے تھے</p>	<p>۱۱۱ جو چھپان سیدھی تھیں و خم ہو اگر تھیں شناخیں بھی کمانین بھی قلم ہو اگر تھیں</p>	<p>۱۱۲ کہیے نہ ہوا اسکو وہ آتش ہمہ تن تھا ہجرات میں جو تھا شیر تو رعیت میں بن تھا</p>
<p>۱۱۳ اللہ سے ارادہ کہ نہ ہوتا تھا وہ غازی اک شیر سا ہر سمت چھپتا تھا وہ غازی</p>	<p>۱۱۴ اللہ سے ارادہ کہ نہ ہوتا تھا وہ غازی اک شیر سا ہر سمت چھپتا تھا وہ غازی</p>	<p>۱۱۵ اللہ سے ارادہ کہ نہ ہوتا تھا وہ غازی اک شیر سا ہر سمت چھپتا تھا وہ غازی</p>

۱۱۶



<p>۱۰۹          آہستہ آہستہ دُور سے تیرا پیار          بجلی تھی وہ شیشیر شہرِ باغِ اعدا          مظلوم کے حق در پہ جانِ اعدا          بیچ میں اور میں چھپ چھپا اعدا</p>	<p>۱۱۰          بوندِ دل کو اور طعنے چلا پتھر          دانِ بیدلِ ظفر و جبینِ رخِ گناہ          شکستہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ          تیشِ جگرِ اناجہرین</p>	<p>۱۱۱          بکایتِ وہ ماتم کا میں ساں کی          بچے میں عزا داری مہمانِ جہمی          بینِ حشر کے لیے چاکِ گریبانِ جہمی          سرزد ہے بولون کو پشیمانِ جہمی</p>
<p>مکاروں نے دکھلائے چلنِ حید گری کے          تلوار سے زخمی کیا گھوڑے کو جہمی کے</p>	<p>مہمان کی خبر لین کوئی گہرے شہر میں سے          کشتاہِ ضیافت میں گلا خنجر کین سے</p>	<p>یوں روونگی میں آپ کے شیدائی کا غم میں          جس طرح کہ روتی ہے بہن بھائی کا غم میں</p>
<p>۱۱۲          تیرے جو یہ خاک پر نہ لگا ہوا          مہوار کے کوہِ پیرِ غنچوار          میدانِ بیابانِ سادہ نظر آیا جو وہ غنچوار          گھبراہٹ سے یہ گھر کو بچا کر شہرِ اہوار</p>	<p>۱۱۳          شہر کے ہر ادا کی گئی          اس شہر کے ہر ادا کی گئی          باعقدہ شہر کے ہر ادا کی گئی          اس شہر کے ہر ادا کی گئی</p>	<p>۱۱۴          خانوںِ بیابانِ پیرِ اکر مرے لال          بے میں سے مہمان کیسے ہیں بال          ہر اس گھوڑوں کے حلوے میں بال          سارے بیابانِ پیرِ اکر مرے لال</p>
<p>لاکھوں میں وہ پیدل ہر بہادر کی خبر لو          ہر شکلِ رسولِ عربی حشر کی خبر لو</p>	<p>گھبرانہ کہ سلطانِ امپاس کھڑی ہیں          حیدر کی صدا آئی کہ ہم پاس کھڑی ہیں</p>	<p>محبوب الہی سوے جگہ کے نہیں          لاشے کے بچانے کو ید اللہ گئے ہیں</p>
<p>۱۱۵          موتِ قاتل کے مہوار کو جاو          جگہ ہر مہوار کو جاو          جگہ ہر مہوار کو جاو          جگہ ہر مہوار کو جاو</p>	<p>۱۱۶          بوندِ دل کو اور طعنے چلا پتھر          دانِ بیدلِ ظفر و جبینِ رخِ گناہ          شکستہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ          تیشِ جگرِ اناجہرین</p>	<p>۱۱۷          بوندِ دل کو اور طعنے چلا پتھر          دانِ بیدلِ ظفر و جبینِ رخِ گناہ          شکستہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ پہ          تیشِ جگرِ اناجہرین</p>
<p>گو غیر ہر دھیانِ اسکا نہ کچھ پیو بیٹا          تم آپ رکابِ اسکی یادِ پیو بیٹا</p>	<p>وان چھوڑ کے میت نہ چلے آئے بھائی          لاشِ اسکی در خمیہ پڑے آئے بھائی</p>	<p>امداد کو وان حشر کی ہوا خواہ کھڑی ہیں          کھینچے ہوئے تلوار ید اللہ کھڑی ہیں</p>



<p>۱۱۱ کھا کر بدل نہج کے بجائے جگہ خود زانو پڑے کہ میں سر کو پیچھے اس بلوچین و عہد میں اور اس بلوچ آئے ہیں یہ پچھلے لائے پہلے</p>	<p>۱۱۲ نکھن اور مواء شش غلامی سائون پر کھڑا کیا ارضیت امامی آئی پچھلے صدائے حنائی اب آج سے ہم شکر ملک میں رہے حاضی</p>	<p>۱۱۳ کبھی دیکھا نہیں پیش کردہ راہ تاریکی و غلامی اندازے قنار آہ کبھی نہ دھانچے سوایہ نہیں وہ ملک مکان اور من لفظ</p>
<p>کوفین کے قمار و مددگار کھڑے ہیں اب بختن پاک عزادار کھڑے ہیں</p>	<p>رب تجھے خوشی شاہ عرب تجھے ہیں راضی شدیر جو راضی ہیں تو سب تجھے ہیں راضی</p>	<p>شکل میں کوئی پوچھنے والا بھی نہوگا اندھیر تو یہ ہے کہ اُجالا بھی نہوگا</p>
<p>۱۱۴ تھا کہ پوچھنے نہ دیکھا تلاطم میں تھکا رہا پوچھنا خواہ دستور تھا کہ میں پوچھنا کے ہوا تین سر پہیہ یا پھر خدا تھا بھی یا شاہ</p>	<p>۱۱۵ فولے گئے حشرے لپٹ کر شد اسباب ایک ماضی یا دین یا دین و فادار اب شکر ہو گا زمانے میں زینار مظلوم تو محسوس کوئی اور بے جا</p>	<p>۱۱۶ شش اعمال کا دریا شہر حجب جو پوچھنا عضوبین شہر خود ہوا کہ کچھ کہ یہ تہا بل کبھی بھی نغمی کا مہر</p>
<p>کھڑے تھاکر عضو قبا خون میں تر تھی شدیر تو روتے تھے اُسے کچھ نہ تھی</p>	<p>ہر جاتری الفت کے بیان ہوئی گئے بھائی جو روئی گئے مجھ کو وہ تھے روئی گئے بھائی</p>	<p>سیدست کو اس دست دنازی کی سرمد سید کو ستایا اسے دوزخ میں جلا د</p>
<p>۱۱۷ کہ لیا زانو پڑت پیا جو آیا عبارت نے باز کو پھر یہ ستایا اچھری کی دیکھ کر کھنکھناتے پتے لایا وہ بھول</p>	<p>۱۱۸ خوشی کے مولا میں نہایت ہون گنگار وہ نہیں پاس جو قابل بازار عصیان کے سوایہ نہیں کچھ زینار طاری کر دینشت کے لڑتا ہوں زار</p>	<p>۱۱۹ لارم نہیں اندک کی موت سے بھی پاس تو کب تہیست عبت ہے تجھے و سو اس اور حیرتی حنن شہادت تو کی پاس</p>
<p>کیا لطف و عنایات ہر صدقہ شہدین پر میں خاک پہ ہون سر ہر مرا عرش برین پر</p>	<p>دم تن سے کوئی دم میں ہوا ہو گیا مولا وہ کما ہر کہ لب قبر میں کیا ہو گیا مولا</p>	<p>اور اسکے سوا میری محبت ہی تو کیا ہے وہ جس نے خود جس کا خریدار خدا ہے</p>



<p>۱۲۸ پتھر چاکے چنگی بکھڑا کر کے اندر جنت کے دیوؤں سے ہوا ایسی فر زیت بین آرام کے کسی واسن ماور نہو جو لکھا سو دی واسن ماور</p>	<p>۱۲۹ جنت کے جان پرستوں کو دیکھو ہم کو دیکھو جان پرستوں کے ہر جا روزوں کو دیکھو جان پرستوں کے ہر جا پیاروں میں دیکھو جان پرستوں کے ہر جا جنت کے جان پرستوں کو دیکھو</p>	<p>۱۳۰ جنت کے جان پرستوں کو دیکھو ہم کو دیکھو جان پرستوں کے ہر جا روزوں کو دیکھو جان پرستوں کے ہر جا پیاروں میں دیکھو جان پرستوں کے ہر جا جنت کے جان پرستوں کو دیکھو</p>
<p>ہو گا عوض شمع وہاں نور سرھانے پہلو میں ملک ہوئی گئے اور سرھانے</p>	<p>ہو شیعہ کہ دنیا میں گنہگار مرینگے ہم اپنے نوابان میں شریک انکو کرینگے</p>	<p>جب تھک کر گریں جگائیں گے لحد میں ہمان نہ گھر کہ ہم آئیں گے لحد میں</p>
<p>۱۳۱ کیون نہ شمع میں تھکے تو اور غم عصیان میں زیادہ سے بایں غم جنگل کے سب سے بچے خطہ نہیں رہا تیر کی شکل میں بن جائے ہو گے</p>	<p>۱۳۲ جنت کے جان پرستوں کو دیکھو ہم کو دیکھو جان پرستوں کے ہر جا روزوں کو دیکھو جان پرستوں کے ہر جا پیاروں میں دیکھو جان پرستوں کے ہر جا جنت کے جان پرستوں کو دیکھو</p>	<p>۱۳۳ جنت کے جان پرستوں کو دیکھو ہم کو دیکھو جان پرستوں کے ہر جا روزوں کو دیکھو جان پرستوں کے ہر جا پیاروں میں دیکھو جان پرستوں کے ہر جا جنت کے جان پرستوں کو دیکھو</p>
<p>کی تو بہ گنہ غفور ہوئے پاک چلا ہے پاک آیا تھا اور پاک سو خاک چلا ہے</p>	<p>امت ہوں محمد کی وہ سرور ہے ہمارا نخستہ ہر مالک ہر شہسوار</p>	<p>جنت کے جان پرستوں کو دیکھو ہم کو دیکھو جان پرستوں کے ہر جا روزوں کو دیکھو جان پرستوں کے ہر جا پیاروں میں دیکھو جان پرستوں کے ہر جا جنت کے جان پرستوں کو دیکھو</p>
<p>۱۳۴ تاریکی و تاریکی و اندوہ و مصیبت و اندکی ویکسی و حسرت و غرت میزان و مدار و حد و بول و قنات ان سب میں کہیں ہیں شہسوار</p>	<p>۱۳۵ جنت کے جان پرستوں کو دیکھو ہم کو دیکھو جان پرستوں کے ہر جا روزوں کو دیکھو جان پرستوں کے ہر جا پیاروں میں دیکھو جان پرستوں کے ہر جا جنت کے جان پرستوں کو دیکھو</p>	<p>۱۳۶ جنت کے جان پرستوں کو دیکھو ہم کو دیکھو جان پرستوں کے ہر جا روزوں کو دیکھو جان پرستوں کے ہر جا پیاروں میں دیکھو جان پرستوں کے ہر جا جنت کے جان پرستوں کو دیکھو</p>
<p>آزمین کے مالک ہیں مدو گارم ہیں آزمین ہم قبر میں ہم نزع میں ہم ہیں</p>	<p>جب پوچھیں کہ ہادی سوم کون ولی ہے کہا کہ وہ مظلوم حسین ابن علی ہے</p>	<p>سرمد کے بیٹی اسد اللہ کی روتی جہانی اسے گدے کے بہن شاہ کی روتی</p>



<p>۱۳۲</p> <p>سادات میں بیابانی بیلج کی فرماؤ موت کے لیے روتا تھا مگر بندہ آزاد</p> <p>۱۳۳</p> <p>بیابانی بیلج کی طرح باؤتے ناشاد موت کے لیے روتا تھا مگر بندہ آزاد</p>	<p>۱۳۴</p> <p>نقصہ سے رواں کاشے پڑھائی گھر کے پیپر نے آواز سنائی</p> <p>۱۳۵</p> <p>نقصہ سے بلیو نہ بہن صدتے ہو جانی بچپن کا گھر نے گلبرہ پر بھی کھائی</p>	<p>۱۳۶</p> <p>سربے بچے گھری گھر و نکل آئے گھوڑہ میں اسٹھر کے بھی آنسو کھل آئے</p> <p>۱۳۷</p> <p>نقصہ سے فرمائے گئی بی بی یاں اسکی نہ مادر ہی نہ دختر ہے نہ خواہر</p>
<p>۱۳۸</p> <p>گر موتوں سے منہ ترا بھروں تو یہ کم ہے ہاں اس تری محنت کا صلہ قصار مہ</p>	<p>۱۳۹</p> <p>یاں بختیں پاک ہم رو تے ہیں زمین پر تم رو دو وہیں لاش یہ ہم رو تے ہیں زمین پر</p>	<p>۱۴۰</p> <p>تو لاش پہ مہمان کے اڑھاد مرنی جاؤ پیون کی سرھانے ہی مظلوم کے جاگے</p>
<p>۱۴۱</p> <p>یاں بچے زمین کا حال کسی سلک میں نہ در اس نظم سے ہے عقیدہ کیا کوئی</p> <p>۱۴۲</p> <p>یاں بچے زمین کا حال کسی سلک میں نہ در اس نظم سے ہے عقیدہ کیا کوئی</p>	<p>۱۴۳</p> <p>نقصہ سے فرمائے گئی بی بی یاں اسکی نہ مادر ہی نہ دختر ہے نہ خواہر</p> <p>۱۴۴</p> <p>نقصہ سے فرمائے گئی بی بی یاں اسکی نہ مادر ہی نہ دختر ہے نہ خواہر</p>	<p>۱۴۵</p> <p>نقصہ سے فرمائے گئی بی بی یاں اسکی نہ مادر ہی نہ دختر ہے نہ خواہر</p> <p>۱۴۶</p> <p>نقصہ سے فرمائے گئی بی بی یاں اسکی نہ مادر ہی نہ دختر ہے نہ خواہر</p>



<p>۴۳</p> <p>جس کا زمین نشان کھلا جس کا زمین پہ کازین کھلا جس کا زمین پہ کازین کھلا جس کا زمین پہ کازین کھلا جس کا زمین پہ کازین کھلا جس کا زمین پہ کازین کھلا</p>	<p>۴۴</p> <p>وہ نہ علقہ کی صفائی وہ آب تاب وہ نہ علقہ کی صفائی وہ آب تاب وہ نہ علقہ کی صفائی وہ آب تاب وہ نہ علقہ کی صفائی وہ آب تاب وہ نہ علقہ کی صفائی وہ آب تاب وہ نہ علقہ کی صفائی وہ آب تاب</p>	<p>۴۵</p> <p>دکھلے غیب میں سر پہ حجب دکھلے غیب میں سر پہ حجب دکھلے غیب میں سر پہ حجب دکھلے غیب میں سر پہ حجب دکھلے غیب میں سر پہ حجب دکھلے غیب میں سر پہ حجب</p>
<p>صف بستہ جس حسیں کے پیار زمین پر ذرے تھے آسمان پہ ستارے زمین پر</p>	<p>ہر موج کی چمک پہ مقام درود تھا موتی کا حسن پشت صدق نمود تھا</p>	<p>تھا حامل علم بھی و غایہ تلا ہوا چہرہ تھا تھا سرخ نہر پیرا کھلا ہوا</p>
<p>۴۶</p> <p>آمد وہ آفتاب کی اور وہ کائنات کا فور سے کیا تھا ملک پہ کائنات کا فور سے کیا تھا ملک پہ کائنات کا فور سے کیا تھا ملک پہ کائنات کا فور سے کیا تھا ملک پہ کائنات کا فور سے کیا تھا ملک پہ کائنات</p>	<p>۴۷</p> <p>پہیلی پشت میں چرخ کی پیچیدگی پہیلی پشت میں چرخ کی پیچیدگی پہیلی پشت میں چرخ کی پیچیدگی پہیلی پشت میں چرخ کی پیچیدگی پہیلی پشت میں چرخ کی پیچیدگی پہیلی پشت میں چرخ کی پیچیدگی</p>	<p>۴۸</p> <p>وہ اوج اس علم کا وہ نعت وہ آب تاب وہ اوج اس علم کا وہ نعت وہ آب تاب وہ اوج اس علم کا وہ نعت وہ آب تاب وہ اوج اس علم کا وہ نعت وہ آب تاب وہ اوج اس علم کا وہ نعت وہ آب تاب وہ اوج اس علم کا وہ نعت وہ آب تاب</p>
<p>غنیوں کے منہ جو صبح سے شبنم زد ہوا تھے گو یا گلوں نے عطر میں چہرے ڈبوئے تھے</p>	<p>ہر غنچ لب کی کشنہ دہاتی کا شور تھا نغمے کے بدلے مرثیہ خوانی کا شور تھا</p>	<p>چوب سکی بگی بگی تھی ستون آسمان کا طوبی سے بڑھ گیا تھا پیرا نشان کا</p>
<p>۴۹</p> <p>بتان کر بلا کی وہ بوباس ہوا بار بار رخان غنچا چکنا وہ بار بار رخان غنچا چکنا وہ بار بار رخان غنچا چکنا وہ بار بار رخان غنچا چکنا وہ بار بار رخان غنچا چکنا وہ بار بار</p>	<p>۵۰</p> <p>وہ نور صبح اور وہ گلہ سبیلی خجک نابشت برین جب ہوا چلی خجک نابشت برین جب ہوا چلی خجک نابشت برین جب ہوا چلی خجک نابشت برین جب ہوا چلی خجک نابشت برین جب ہوا چلی</p>	<p>۵۱</p> <p>جنگ جھک کے کھینچا تھا جو کچھ چاہا جنگ جھک کے کھینچا تھا جو کچھ چاہا جنگ جھک کے کھینچا تھا جو کچھ چاہا جنگ جھک کے کھینچا تھا جو کچھ چاہا جنگ جھک کے کھینچا تھا جو کچھ چاہا جنگ جھک کے کھینچا تھا جو کچھ چاہا</p>
<p>کرتے تھے وجد کبک وری کو ہزارین بن میں غزال جو تھے فیض کچھارین</p>	<p>لب تشنہ باغ دہر سے جائے کو آتے تھے وہ پھول کر بلا کے بسا کو آتے تھے</p>	<p>ان خرون کے فیض سے مین چاند ہو گئی تیری ستارہ دار قبا ماند ہو گئی</p>



۱۰  
کمر بستہ سناں آج کیسے بیاہو  
میں نے تجھے بھی کیا تھا چوڑا  
جس سے تیرے سوا اور نہیں ہے

۱۱  
اس میں خون کی شہادت ہے  
کھیلے موت میں جانوں کو  
نہیں ہے اور کیا اس کا

۱۲  
یہ کہ تھا ابھی کہ سوئی بارش غریب  
بچے رفیق شاہ رخا ہے جبر غریب  
اگر لڑا کہ شام کی فوج میں

سارے جوان تو مشہور ہار کے ساتھ تھے  
یہ نیچے لے علی اکبر کے ساتھ تھے

آفت میں نہر میں غضب کر دگار میں  
شیر خدا کی تیغ کے سب رنڈ دار میں

لاستے تھے سب کے آل پمپیر کے سامنے  
پھولا تھا باغ خیر اطہر کے سامنے

۱۳  
میں نے غم باغ عرب کے لیے بیاہا  
جو کمر بستہ تھا اس کے لیے بیاہا  
دوسرے میں کیا ہے غم باغ کے لیے

۱۴  
چوڑا بن گیا ابھی شہید ہے  
کیا جلاں عیب ہو کر کیا جلاں  
کتے ہیں سب جھوٹی سی جھین

۱۵  
جس کو ہمال گشت قلم ہے  
غل تھا میرا شاہ امیر ہے  
بوجہ کے لال جھین میں

کب دیکھے حضور سے اذن دعا  
کیا خوش نصیب ہے پہلے رضا

مرحب ہو تو عمر و شیرہ سر تو ہے  
خبر کا در نہیں تو کوئی کا در تو ہے

جیسے میں ہاے ہاے کی اک صوم پر گئی  
روتے تھے سب کہ راند کی تہی اوج گئی

۱۶  
میں نے غم باغ کے لیے بیاہا  
عجب تھی آجی سے بیاہا  
پتہ میں ہے غم باغ کے لیے

۱۷  
ان سو باب کے گئے شاہ انش جان  
فوسل بد خد کے مرنے دیا جان  
سچا بیگیا باغ مرا ہے عجبی جان

۱۸  
اس دم سے نہتے تھے غم باغ  
بانی تھے سبق بچے غم باغ  
عبارتیں ساجی علی خیر کا لال

کہتے تھے عرض وہ کہ جوی میں لیریں  
کیا ذکر ان کے عزم کا شیر و کج شیر میں

نکڑے مرے جگر کے یہ سب ارجند ہیں  
اسکی خبر نہ ملتی کہ اجل کے پسند ہیں

پانچون شیر دن کا ارادہ کیے ہوئے  
شہ کی سپر تھے ہاتھوں میں تیغیں لیے ہوئے

۱۹



<p>۵۱۷ عاشق حقیقی کی جان غاکویر اکبر خاں سے ملنے کی کھانے پر خاکم کی پرستش کرتے کرتے نیک سے لالہ لالہ کیون</p>	<p>۵۱۸ پیکرِ جنتِ زینب لالہ فام پیکرِ جنتِ زینب لالہ فام پیکرِ جنتِ زینب لالہ فام پیکرِ جنتِ زینب لالہ فام</p>	<p>۵۱۹ کسی کا رخ اٹھایا نہ جا سکا بہل میں نہ رہا نہ جا سکا ترکھوں سے خون کا بہا نہ جا سکا سچا سچا جانے کو جا نہ جا سکا</p>
<p>حضرت کسی کے باب میں کچھ کہ نہ سکتے تھے وان فوق جنگ تھا دھڑاں سو پرتے تھے</p>	<p>جو حکم ہو کجا اسے لائیں تو خوب ہے ہم اسے پہلے مرنے کو جائیں تو خوب ہے</p>	<p>حسرت پر قتل ہونے کی خالق کی راہیں پھیلا کے پاؤں مونس کے اقبال گاہیں</p>
<p>۵۲۰ کچھ تھے انہیں شاہ شیب شام آدھ تھی دعا طلب امیر حسین کے سماں اکبر کے بڑے ابن حسین کے جاں</p>	<p>۵۲۱ پوچھ کے بڑے دھڑاں تو بڑا پوچھ کے بڑے دھڑاں تو بڑا پوچھ کے بڑے دھڑاں تو بڑا پوچھ کے بڑے دھڑاں تو بڑا</p>	<p>۵۲۲ پیشہ دار تھے زینب کے دونوں پیشہ دار تھے زینب کے دونوں پیشہ دار تھے زینب کے دونوں پیشہ دار تھے زینب کے دونوں</p>
<p>حضرت کی شاہ دین کے گذارش فروغ ہاں بھائی جان آج سفارش فروغ</p>	<p>وہ دن ہر آج روئے تھے جس کے واسطے بھٹیایہ خانہ زاد میں کس دن کے واسطے</p>	<p>مرنے کا نام نہ تھے جو حضرت کا لینگے ہم نہیں سے اپنے گلے کا ڈالینگے</p>
<p>۵۲۳ پاکو و صیت پر کی آج پاکو و صیت پر کی آج پاکو و صیت پر کی آج پاکو و صیت پر کی آج</p>	<p>۵۲۴ پاکو و صیت پر کی آج پاکو و صیت پر کی آج پاکو و صیت پر کی آج پاکو و صیت پر کی آج</p>	<p>۵۲۵ پاکو و صیت پر کی آج پاکو و صیت پر کی آج پاکو و صیت پر کی آج پاکو و صیت پر کی آج</p>
<p>کوئی بڑھیکا اور جو تلوار تول کے بندہ سند دکھایگا بازو سے کھول کے</p>	<p>شہ نے کہا قلع سے دل تامل کو یہ قصد ہے کہ اب ہمیں جہاں جہاں کو</p>	<p>بہتر وہ ہے جو مرضی سبط رسول ہے دونوں طرح غلاموں کا مطلب حصول ہے</p>







<p>۵۱ فراہم پائے کہ نہ پوچھیاں راستی ہوں اب خفا نہیں سے میں پھر ہر تھارا میں بھلا کیا ہے اختیار سکھو دل سے دینی ہوں میں حکم کارزار</p>	<p>۵۲ کشتی سے میں کہوں تیرے کشتی کا نہیں اس میں شہید ہوں اس میں جہنم سچا و قسم کہ یہ پوچھو کہ یہ چاہیں اکچر کو جانے دین بھی مرے کو یہ چاہیں</p>	<p>۵۳ پاں لگا کر گئی کتبک بن بیج شہر سے کہا جاوے سے نہیں بیج والقہر عیوب سے بیج پیا سا کر تیرے بیج عیان میں بیج</p>
<p>ہاں واری تم بھی اذن و غایہ اے رہو ماموں کے گے ہاتھوں کو جو گرہ لے رہو</p>	<p>میٹوں کے دغ سبط ہی کو قبول ہیں یہ جعفر علی کے گلستان کے پھول ہیں</p>	<p>پامال کر کے لاش کو لوٹے گھر مرا ہنگام عصر دیکھو گی نیزے پر مر مرا</p>
<p>۵۴ نہایت پان کی خوشی نہ دیکھتا جا کر کھڑے ہوئے غصہ و دینا پس جو دیکھ کے زوہر مسکرم کو طعنے شاہ مرے ہیں پاس دھڑکے پھول شاہ</p>	<p>۵۵ نظر کے نبٹ غافلہ نے کیا حکام اکبر کا مرنے والوں کی یہ بھی نام میں نے نقش قدم پر یہ لانا نہواری مر جانے سلامت میں غلام</p>	<p>۵۶ نالان آدھ زونیت لشائے کھلے سے اور صحر جان مخبر کیا کہ جاوے گھر کر تیرا اچھا نہیں بھی روئیے جو تیرا</p>
<p>چہرے کا رنگ فق تھا کچھ پر ہاتھ تھے سایے کی طرح بھانجے بھی ساتھ ساتھ تھے</p>	<p>بھینگی آسپہ وار کے تلوار کھانڈ کو پالا ہر میں نے کیا انھیں گھر میں بھانڈ کو</p>	<p>اب تک جدا ہے تھے نہ ماموں کے ساتھ سے مجبور میں کہ مان تمھیں کھوتی ہر ہاتھ سے</p>
<p>۵۷ نہایت علی علی پیر شاہ دین نہایت علی علی پیر شاہ دین نہایت علی علی پیر شاہ دین نہایت علی علی پیر شاہ دین</p>	<p>۵۸ نہایت علی علی پیر شاہ دین نہایت علی علی پیر شاہ دین نہایت علی علی پیر شاہ دین نہایت علی علی پیر شاہ دین</p>	<p>۵۹ نہایت علی علی پیر شاہ دین نہایت علی علی پیر شاہ دین نہایت علی علی پیر شاہ دین نہایت علی علی پیر شاہ دین</p>
<p>دونوں مہر میں کی اجازت کیوے مچلے ہو میں دیر سے خصلت کیوے</p>	<p>یہ کیا میں بھلا کر مجھے ناگوار ہو جان آپ کی بچے تو میں بھی شہر ہو</p>	<p>بے لیس کریم کا افضال چاہیے شہر کی دعا حضور کا اقبال چاہیے</p>



<p>۵۱۹ رو کر تہین کے پیر شہانے لاد غزت طلب یہ لال میں خلعت این بچاؤ بوسے پیر کہ جاتے ہیں لوانا جان شادی آج مرے کی دھاریں بناؤ</p>	<p>۵۲۰ از نیت فاطمہ زہرا میں کھجور شیرین کو کر بلا کے نیشان میں کھجور مکمل سے جاکے گرج شہیدان میں کھجور مردوں کھجور کو روخوان میں کھجور</p>	<p>۵۲۱ نخل جو کھڑے وہ گلستان بوید آئے دھن بے پیر اسب صبا تسلیم کے شاہ کو بادید پر اب سموڑے چلوہ گریو ہاندا قباب</p>
<p>شعلے ہمارے ماموں کے سر پر وار دو سرمہ لگا دو آنکھ میں لہین ستوار دو</p>	<p>کوثر کے جام رکھے میں پیاسوں کیواسطے نہ ہر اتر پ ہی ہیں نواسوں کیواسطے</p>	<p>چلائی مان خدا کے حوالے کیا تمھیں پیار علی کی حفظ و امان میں دیا تمھیں</p>
<p>۵۲۲ پیشانی لٹکے مان بے پناہی سر پہ لائی جب پیوے وہ گلزار سر پہ بھی لائی جب پیوے وہ گلزار آمان خزان ہر پہ کاشن کی</p>	<p>۵۲۳ من کے علی کی صدائے حشر ہونے لگے دوح سے جھکے ہر جہاں آجری سلام کو مان کے جھکے ہر پیشانی لٹکے مان بے پناہی</p>	<p>۵۲۴ سایہ سے ہر دن چاہا بیک نعمت یحییٰ سامناوچ سربیک کیجئے خوف شیر و دیو و شیر کا واری اثر دکھا دیو مار کے شیر کا</p>
<p>قسمت میں تھانہ بیاہ کے سہرو نکو دیکھا نخبر سے اب کئے ہوئے ہر وں کو دیکھا</p>	<p>کاپے جو پانوں جیسے کا پروا پکڑ لیا اچھا سدھارو کیلے کلیجا پکڑ لیا</p>	<p>گھیرے ہیں صبح سے یہ تھارے امام کو رکھ لیجو نمچوں کے تلے فوج شام کو</p>
<p>۵۲۵ سے زمین بھکے شہید آہ کی جنگوں کا مار بند کیا ہر کھون شام کی فرما جسٹین میں دونوں کے سیاہ کی آئی صدا آہ سے شیر آہ کی</p>	<p>۵۲۶ عق سلخ خیمے وہ دھین چلے پیشانی لٹکے مان بے پناہی چلائی بھٹی مان کہ مرے نازین چلے پیشانی لٹکے مان بے پناہی</p>	<p>۵۲۷ پیشانی لٹکے مان بے پناہی چلائی بھٹی مان کہ مرے نازین چلے پیشانی لٹکے مان بے پناہی چلائی بھٹی مان کہ مرے نازین چلے</p>
<p>مردہ عروس مرگ کا دینے کو آئے ہیں آؤ نواسر ہم تمھیں لینے کو آئے ہیں</p>	<p>پوچھو تو لوگوں پھر بھی یہ صورت دکھاؤ وہ مرگ کے کتے تھے تیرے مان نہ آئیں گے</p>	<p>دبنا سپاہیوں سے دلیروں کا رنگ ہر ڈھالیں نہ روکنا کہ شیروں کا رنگ ہر</p>



<p>۵۵ کشتون کو امان امرو دلاورد چو کشتون نشان امرو دلاورد اعداسے چھین چھین جان امرو دلاورد جیتے نہ چھوڑے جان امرو دلاورد جانوں پہ پھیل جان امرو دلاورد</p>	<p>۵۶ دودن ابن سانی کو تیر شرب دودن ابن سانی کو تیر شرب دودن ابن سانی کو تیر شرب دودن ابن سانی کو تیر شرب دودن ابن سانی کو تیر شرب</p>	<p>۵۷ کشتون کو امان امرو دلاورد چو کشتون نشان امرو دلاورد اعداسے چھین چھین جان امرو دلاورد جیتے نہ چھوڑے جان امرو دلاورد جانوں پہ پھیل جان امرو دلاورد</p>
<p>میری تھیں میں جان ہر گوجواس ہوں تم مر کے دیکھ لو کہ میں پردے کے پاس ہوں</p>	<p>دوستے میں شہ کی تشنہ دہانی کیواسطے کیا آبر و گنوا میں گے پانی کیواسطے</p>	<p>بہل سے پوچھ لو نہ جیکہ کسی کارنگ نہ مرا کی پوچھ اس گل ترین علی کارنگ</p>
<p>۵۸ نور دلاورد کے دلاورد غازی نور دلاورد کے دلاورد غازی نور دلاورد کے دلاورد غازی نور دلاورد کے دلاورد غازی نور دلاورد کے دلاورد غازی</p>	<p>۵۹ نور دلاورد کے دلاورد غازی نور دلاورد کے دلاورد غازی نور دلاورد کے دلاورد غازی نور دلاورد کے دلاورد غازی نور دلاورد کے دلاورد غازی</p>	<p>۶۰ نور دلاورد کے دلاورد غازی نور دلاورد کے دلاورد غازی نور دلاورد کے دلاورد غازی نور دلاورد کے دلاورد غازی نور دلاورد کے دلاورد غازی</p>
<p>مار و اٹھین عدد و جو خدا کے ولی کے ہیں وہ بھی تو جانیں کچھ کہ نواسے علی کریم</p>	<p>روحیں تنوں سے آل نبی کی جدا ہوں دو چاند یکے سامنے پریاں ہوا ہوں</p>	<p>صدر تھے ہوں بار بار یہ چور وں کو شوق ہیں گردن میں تھریوں کی غلامی کے طوق ہیں</p>
<p>۶۱ کشتون کو امان امرو دلاورد چو کشتون نشان امرو دلاورد اعداسے چھین چھین جان امرو دلاورد جیتے نہ چھوڑے جان امرو دلاورد جانوں پہ پھیل جان امرو دلاورد</p>	<p>۶۲ کشتون کو امان امرو دلاورد چو کشتون نشان امرو دلاورد اعداسے چھین چھین جان امرو دلاورد جیتے نہ چھوڑے جان امرو دلاورد جانوں پہ پھیل جان امرو دلاورد</p>	<p>۶۳ کشتون کو امان امرو دلاورد چو کشتون نشان امرو دلاورد اعداسے چھین چھین جان امرو دلاورد جیتے نہ چھوڑے جان امرو دلاورد جانوں پہ پھیل جان امرو دلاورد</p>
<p>رکھو بجا ترائی میں ہوش ہواسس کو تم یا کیو علی اصغر کی پیاس کو</p>	<p>عما سمان شہ میں یہ کیو ان جناب میں مطلع ہوں دو ضرور کہ آفتاب میں</p>	<p>اسکا سوا داس سے بھٹی و تین کلام ہے دیکھو یا حسن کہ یہ صبح و شام ہے</p>

۱۰ شادی کی گھڑی



<p>۵۳۵</p> <p>مشتعلان عشق کو الفت ایسی ہے دل کو سرور روح کو راحت ایسی ہے دنیا بین نورانی سے ہر علمیت ایسی ہے و اسیل و انھی بی عبارت ایسی ہے</p>	<p>۵۳۶</p> <p>ایما پر ابرودن کا صف کا زار سے اللہ کی بنا ہر درود و انقار سے پیدا ہر صاف چشم جلالت شجارت چمکے سحر سحر و دنیا و وار سے</p>	<p>۵۳۷</p> <p>گر دن کو گھر و دور کا سنیہ صفا کا گھر رحمت کا باب فیض کا مصدر عطا کا گھر معون غا کا مہر کا مطلق وفا کا گھر سینہ پر دل کا گھر دل روشن خدا کا گھر</p>
<p>تو ہیں منہ تنگاف نہ دن کو نہ رات کو ظلمت میں ٹھونڈھ لیتے ہیں آجیات کو</p>	<p>کیونہ سرکش ہیں بسیار جان کے چار آئینے کو توڑینگے تیر اس کمان کے</p>	<p>یہ دبدبہ جہان میں ہلاک کسی کا ہے نہ ہرہ حسین کا ہر کلیجہ علی کا ہے</p>
<p>۵۳۸</p> <p>کشاوہ کی انتخاب اللہ سے بہین جلالت سے انتخاب ظہار ہر مہر و شہاب برخیزد و زہر کی سیگار ہر ہر ہر ہر ہر</p>	<p>۵۳۹</p> <p>جانبی سے سسک کے جو کہتے ہیں حکیم مٹھ کی کھلی تہ سچے ہیں خاص مقام دیکھو تسلیک گوہر زمان کا نظام نہ کہہ جا رہے ہیں عہد ہر کام</p>	<p>۵۴۰</p> <p>کچھ دل کو خوف جان نہیں اندر جگر مٹھ میں کس ہنسی کے بندھے ہو کر خاک و مہر کی ہر یک سر یہ رعبہ نعمین چاہے فیض و خاقان کا کاج</p>
<p>تساہان دوم و دوسری دعویٰ خراج کا عالم ہے خود سر پہ محمد کے تاج کا</p>	<p>بہتین کلیان جو برابر حکمتی ہشتین موتی تو کیا ستاروں کی انگلیں چھتین</p>	<p>اس کلک بس ظہر یہ ادب کا مقام ہے ہاں چوم لے قدم کہ سراپا تمام ہے</p>
<p>۵۴۱</p> <p>ابودہ پیچے ہیں کہ غصے سے ہلال مشتق القہرین سے نہر کو کج ہر کمال پلکوں کی صف پر دین کو الٹ و دو عالم ہر عین کبریا کا غضب پر حلال</p>	<p>۵۴۲</p> <p>نہ کہہ نخل قہر است کا کہہ سبب زہن کے گھون سے زیادہ ہر عین کی ہر مہر سے نور و مہر صاف گلے کے حسن پہ نور و مہر بہنود ہوئے آئے سائے شتاب کو</p>	<p>۵۴۳</p> <p>ہاں طبع طبع کھلا دینا چوبیس مشتاق نیم ہر شوق میں ایں چوبیس تجنہ میں سامعین میں شبنم چوبیس شباباں میں دل کو چاہا ہر چوبیس</p>
<p>حسد میں نور چشم خدا کے ولی کے ہیں جعفر کی سب شان پہ تیور علی کے ہیں</p>	<p>بہم ہر جلا سے چشم زیارت حضور کی پروان گی ہر دیکھ لے لوشمع طور کی</p>	<p>نازان ہوں اس کلام کے حسن قبول پر قدسی در و بیچ رہے ہیں سول پر</p>



<p>۱۷۷          زبان ساقیا شرب مہور الکاویچ          ہونوچ جام بادہ کونو ملاویچ          سلسبیل شیشے نڈھا کھیچ          صرباے گلشن مضمون دکھاویچ          ترجمہ کن شیر</p>	<p>۱۷۸          تھا کہ ایک بیچ بخت کے تہمین دو          حرد و نہر سر ایک صدف کے سرین دو          اس گلشن راوے نورس تہمین دو          مان ایک نیت کا طمہ کراویچ</p>	<p>۱۷۹          سردار صندرون کی حسن نیون کے باوشاہ          عابینیا بانیفیر سان محلت پناہ          جو خلق وہ کرم وہ جلالت وہ خواہ          ترست کے دوست جذب کے علامون کے خواہ</p>
<p>آئے صدائے قلقل مینا جو کان میں          پیدا ہو رنگ نغمہ طبل زبان میں</p>	<p>گرد و تھلیاں میں تو ہوں طور ایک ہے          آنکھیں جدا جدا ہیں مگر نور ایک ہے</p>	<p>خوشتر میں خوش مزاج ہیں صاحب جمال میں          اک روشنی ہر بد میں بان سو کمال میں</p>
<p>۱۸۰          اوصاف تیریں شرف پرست جمال          تحریر کی کتاب تہ تقصیر کی جمال          پزل کو شوق جلوہ نشانی بھی کمال          ہر چہ شہناہر اس کا دکھلا کر جمال</p>	<p>۱۸۱          خدین کیو کیو جان کیو جان کیو          سببین جو اک جوین صغیر          اک جوین جو اک جوین صغیر          انکا کوئی عدل نہ انکا کوئی شہیر          درونچ نیت سیر خدا کا پایہ شہیر</p>	<p>۱۸۲          دیباغ مرقع کا ہر خواستہ نیک          ہوتا ہے جس کے سامنے شہناہر پیک          ہوتا ہے جس کے سامنے شہناہر پیک          سنتے ہیں مسی کا آتے ہیں بھی پیک          گلشن کے سر و کھانے کو بھی پیک</p>
<p>طبع رسا کو اور سرا پا کی منکر ہے          پڑھیں دروہب کہ محمد کا ذکر ہے</p>	<p>نام خدا علی ولی کی شبیہ میں          چھوٹے تو کچھ بڑے کی زیادہ وجہ میں</p>	<p>دعوائے بے دلیل قبول حسرت نہیں          اپنے مقام پر یہ اگر ٹانا سند نہیں</p>
<p>۱۸۳          کہنیک تصویرہ دکھا کر          نقاشی کے پیکر نقش اپنا قبول کیا          صورت گران پسین بھی کوا کو          نامی کی روح باختر سے چپے کوا کو          بڑا دیکھ کر طبع چپے کتاب کوا کو</p>	<p>۱۸۴          بابرک مزاج صاحب شہید شہید مبار          کہ کو خستہ قدر و لا در و فاشعار          جباریہ دل سن اندام کھنڈار          چپے سے عیب و غصہ بیک چنڈار</p>	<p>۱۸۵          اشعار بامون زلف کر کہہ کر کہہ          تارک شہیدین دین کیا کہہ کہہ          باریک راہ بال سے اور طول استفادہ          سب سے چپے سے عیب و غصہ بیک چنڈار</p>
<p>شراب کے آفتاب و رخشان غروب ہو          نقش دوم ہر چاہیے اول سو خوب ہو</p>	<p>جب ذکر تیغ آیابل ابرو میں پڑ گئے          بولا کوئی پکار کے تیور بگڑ گئے</p>	<p>سمجھے تھے ہم کہ عمر اسی میں بسر ہوئی          یاد آگیا جو رخ تو یکا یک حسرت ہوئی</p>



<p>۵۳</p> <p>تو نہیں تھا نہیں تھا اب آج تو نہیں تھا نہیں تھا اب آج تو نہیں تھا نہیں تھا اب آج تو نہیں تھا نہیں تھا اب آج</p>	<p>۵۴</p> <p>غضب کا نام غضب کا نام غضب کا نام غضب کا نام</p>	<p>۵۵</p> <p>کچھ دیکھ کر چہرہ سے ہلکا سا کچھ دیکھ کر چہرہ سے ہلکا سا کچھ دیکھ کر چہرہ سے ہلکا سا کچھ دیکھ کر چہرہ سے ہلکا سا</p>
<p>کیوں آپ بڑے کے تیر کی صورت ٹھہر گئے کیوں آپ بڑے کے تیر کی صورت ٹھہر گئے کیوں آپ بڑے کے تیر کی صورت ٹھہر گئے کیوں آپ بڑے کے تیر کی صورت ٹھہر گئے</p>	<p>اس طرح کا اثر نہیں آپ حیات میں اس طرح کا اثر نہیں آپ حیات میں اس طرح کا اثر نہیں آپ حیات میں اس طرح کا اثر نہیں آپ حیات میں</p>	<p>ابریس سے بد صورت دکھائی ہے ابریس سے بد صورت دکھائی ہے ابریس سے بد صورت دکھائی ہے ابریس سے بد صورت دکھائی ہے</p>
<p>۵۶</p> <p>تو نہیں تھا نہیں تھا اب آج تو نہیں تھا نہیں تھا اب آج تو نہیں تھا نہیں تھا اب آج تو نہیں تھا نہیں تھا اب آج</p>	<p>۵۷</p> <p>سیر کی نو نگاہ کو دیکھ کر سیر کی نو نگاہ کو دیکھ کر سیر کی نو نگاہ کو دیکھ کر سیر کی نو نگاہ کو دیکھ کر</p>	<p>۵۸</p> <p>کچھ دیکھ کر چہرہ سے ہلکا سا کچھ دیکھ کر چہرہ سے ہلکا سا کچھ دیکھ کر چہرہ سے ہلکا سا کچھ دیکھ کر چہرہ سے ہلکا سا</p>
<p>جلدی وغیرہ شہوہ الہی نہیں جلدی وغیرہ شہوہ الہی نہیں جلدی وغیرہ شہوہ الہی نہیں جلدی وغیرہ شہوہ الہی نہیں</p>	<p>عقدے دلوں کے پائوں پتہ نکلے کھول عقدے دلوں کے پائوں پتہ نکلے کھول عقدے دلوں کے پائوں پتہ نکلے کھول عقدے دلوں کے پائوں پتہ نکلے کھول</p>	<p>بڑھکے کما جو بڑ تو پھر کیا کمال ہے بڑھکے کما جو بڑ تو پھر کیا کمال ہے بڑھکے کما جو بڑ تو پھر کیا کمال ہے بڑھکے کما جو بڑ تو پھر کیا کمال ہے</p>
<p>۵۹</p> <p>تو نہیں تھا نہیں تھا اب آج تو نہیں تھا نہیں تھا اب آج تو نہیں تھا نہیں تھا اب آج تو نہیں تھا نہیں تھا اب آج</p>	<p>۶۰</p> <p>کچھ دیکھ کر چہرہ سے ہلکا سا کچھ دیکھ کر چہرہ سے ہلکا سا کچھ دیکھ کر چہرہ سے ہلکا سا کچھ دیکھ کر چہرہ سے ہلکا سا</p>	<p>۶۱</p> <p>کچھ دیکھ کر چہرہ سے ہلکا سا کچھ دیکھ کر چہرہ سے ہلکا سا کچھ دیکھ کر چہرہ سے ہلکا سا کچھ دیکھ کر چہرہ سے ہلکا سا</p>
<p>لازم نہیں جدال میں سبقت دیر کو لازم نہیں جدال میں سبقت دیر کو لازم نہیں جدال میں سبقت دیر کو لازم نہیں جدال میں سبقت دیر کو</p>	<p>نرمی نہ اسے چاہیے تو کر طے میں نرمی نہ اسے چاہیے تو کر طے میں نرمی نہ اسے چاہیے تو کر طے میں نرمی نہ اسے چاہیے تو کر طے میں</p>	<p>تجربہ دہشتہ ہاں سے دو دم بھی شریک ہیں تجربہ دہشتہ ہاں سے دو دم بھی شریک ہیں تجربہ دہشتہ ہاں سے دو دم بھی شریک ہیں تجربہ دہشتہ ہاں سے دو دم بھی شریک ہیں</p>



<p>۵۹۱</p> <p>پیر کا کھنکھوٹا کھنکھوٹا کھنکھوٹا          کھنکھوٹا کھنکھوٹا کھنکھوٹا          کھنکھوٹا کھنکھوٹا کھنکھوٹا          کھنکھوٹا کھنکھوٹا کھنکھوٹا</p>	<p>۵۹۲</p> <p>لائے جوہر بیام و فاما و کھنکھوٹا          کھنکھوٹا کھنکھوٹا کھنکھوٹا          کھنکھوٹا کھنکھوٹا کھنکھوٹا          کھنکھوٹا کھنکھوٹا کھنکھوٹا</p>	<p>۵۹۳</p> <p>کھنکھوٹا کھنکھوٹا کھنکھوٹا          کھنکھوٹا کھنکھوٹا کھنکھوٹا          کھنکھوٹا کھنکھوٹا کھنکھوٹا          کھنکھوٹا کھنکھوٹا کھنکھوٹا</p>
<p>کشتی فلک کی ظلم کے طوفان میں آگئی          کالی گھٹا سیاہ پھر ہر طرف چھا گئی</p>	<p>تین تین اٹھ کے نام خداوند پاک لو          شمر و عمر و جد و سر ہر اسی صف کو تاک لو</p>	<p>تین تین تین وہ کہ مرگ مفاجات آئی تھی          دیکھا تو دو صفوں کی برابر لڑائی تھی</p>
<p>۵۹۴</p> <p>سید نبیوں کی شہادت میں آگئی تھی          تھکے تھکے کو شجاعان روزگار          تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے          تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے</p>	<p>۵۹۵</p> <p>چھوٹے غم کی کڑواہٹ میں آگئی تھی          ہاں غم کی کڑواہٹ میں آگئی تھی          چھوٹے غم کی کڑواہٹ میں آگئی تھی          چھوٹے غم کی کڑواہٹ میں آگئی تھی</p>	<p>۵۹۶</p> <p>کھنکھوٹا کھنکھوٹا کھنکھوٹا          کھنکھوٹا کھنکھوٹا کھنکھوٹا          کھنکھوٹا کھنکھوٹا کھنکھوٹا          کھنکھوٹا کھنکھوٹا کھنکھوٹا</p>
<p>دریا سے ہوشیار پیا سوچے جنگ ہو          ہاں غازیو غلی کے نواسوچے جنگ ہو</p>	<p>یوں بڑھکے زیر کرتے ہیں اس بد شکار کو          ضیغ و یوچ لیتا ہے جیسے شکار کو</p>	<p>کھنکھوٹا کھنکھوٹا کھنکھوٹا          کھنکھوٹا کھنکھوٹا کھنکھوٹا          کھنکھوٹا کھنکھوٹا کھنکھوٹا          کھنکھوٹا کھنکھوٹا کھنکھوٹا</p>
<p>۵۹۷</p> <p>کھنکھوٹا کھنکھوٹا کھنکھوٹا          کھنکھوٹا کھنکھوٹا کھنکھوٹا          کھنکھوٹا کھنکھوٹا کھنکھوٹا          کھنکھوٹا کھنکھوٹا کھنکھوٹا</p>	<p>۵۹۸</p> <p>اس فوج میں ہی تو ہیں دو بائی فساد          دونوں کو ماموں جان کر باغی غدار          کیا یہ دو باغی جو ہے گویا ہر طرف          کھنکھوٹا کھنکھوٹا کھنکھوٹا</p>	<p>۵۹۹</p> <p>کھنکھوٹا کھنکھوٹا کھنکھوٹا          کھنکھوٹا کھنکھوٹا کھنکھوٹا          کھنکھوٹا کھنکھوٹا کھنکھوٹا          کھنکھوٹا کھنکھوٹا کھنکھوٹا</p>
<p>تھیں بھپوں پہ چھپاں تیروں بہتر تھے          لوکھوں جو ان دھرتے ادھر دھرتے</p>	<p>دھرتے کے میں رات دن نہیں سوتی ہیں والدہ          جب نام شمر شمشتی ہیں روتی ہیں والدہ</p>	<p>نرخ گنگے گھٹ گئے جو گراں قدر غول تھے          کاسے سروک ک فوج میں مٹی کے موا تھے</p>



<p>۱۰۷          مٹی سے لبتی تھی وہ صفتوں کی ساتھ          ہر تھکین اڑا دینا سے سون کے تھک          کا ہے پو نشان بھی ہے پیکر کی ساتھ          سر میں صفوں پوین صفین انہر جان</p>	<p>۱۰۸          شہر وں نہ جانتا ہے چاکر آستین          ہر ضرب میں بلا دیے جتنے زمین سے          نکارت نشان بھی ہے صفات میں جی          کھینچ میں پوین علم پوین پوین</p>	<p>۱۰۹          دونوں کے منہ دی دی شہر میں          دم خم میں برہمین اصالت میں          قتال کا نشان وعدہ و سورد و قلہ          جیہ میں جہان غضب خالق قادیہ</p>
<p>دکھلا کے ڈھنگ ضرب شہر ذوق فقار کے          لشکر کو فرش کر دیا تلوار میں مار کے</p>	<p>کس دبدبے سے زیر کیا فوج شام کو          پوتے بلند کر گئے دادا کے نام کو</p>	<p>کو ندین اگر تو کفر کی بستی کو چھونک میں          بستی تو کیا اگر گلشن بستی کو چھونک میں</p>
<p>۱۱۰          آفت کی تھک پوین غصہ کی تھی          زہر سے تھی آہ پوین غصہ کی تھی          چھوٹے سے چھوٹے صفائی سر تھی          شہر میں پوین رسائی غصہ کی تھی</p>	<p>۱۱۱          گھوڑا اڑا کر صف میں آئے تھے          تیغوں کے منہ پوین تھے          غصہ میں پوین تھے          شہر میں پوین تھے</p>	<p>۱۱۲          یون کے مہر توئی میں جان          جسطح زلزلے میں بکایک گمان          دوزخ کا درون نظر آیا جہان گرو          مالک دی صد اکھڑا کے گمان</p>
<p>غوطہ لگا کے یون نکل آتے تھے فوج سے          دو چھایاں بھرتی میں جسطح موج سے</p>	<p>اللہ رمی آن بان کہ مرنے کا غم نہ تھا          تھے سب جگہ پہ کھیت سے باہر قدم تھا</p>	<p>چکھوڑا سقر کے غدا پر شہرید کا          آویہی محل ہے تھارے یزید کا</p>
<p>۱۱۳          دھاک میں بھی سر سے سر سے          دھاک میں بھی سر سے سر سے          دھاک میں بھی سر سے سر سے          دھاک میں بھی سر سے سر سے</p>	<p>۱۱۴          آگ سے تھے بادیا تھکے تھے          تھکے تھے کام کر کے تھے          تھکے تھے کام کر کے تھے          تھکے تھے کام کر کے تھے</p>	<p>۱۱۵          چھوٹے کے نیچے کانیا رنگ تھکے تھے          بالائے سر بھی پوین تھکے تھے          اس شہر میں پوین تھکے تھے          تھکے تھے کام کر کے تھے</p>
<p>فولا دیر یہ ضرب کسی دن پڑی نہ تھی          ذکر اسکا کیا رہ تو کچھ ایسی کڑی تھی</p>	<p>بمبیل تھے چمک میں روانی میں کاٹ میں          پانی علی کی تیغ کا تھا انکے گھاٹ میں</p>	<p>عرشہ بدن میں سوئے تھا رخ مڑے ہوئے          کیسا نشانہ ہوش تھکے اڑے ہوئے</p>



<p>۱۱۱۱۱          بے پروا باندہ تھے تھے از سر نو          بیخون سے کھول دیتے تھے وہ شہسوار بند          کرتے بیرون سے پورے صلیب کا رنبد          ازبکی ایک ضرب نہ اس کے ہزار بند</p>	<p>۱۱۱۱۱          بے پروا باندہ تھے تھے از سر نو          بیخون سے کھول دیتے تھے وہ شہسوار بند          کرتے بیرون سے پورے صلیب کا رنبد          ازبکی ایک ضرب نہ اس کے ہزار بند</p>	<p>۱۱۱۱۱          بے پروا باندہ تھے تھے از سر نو          بیخون سے کھول دیتے تھے وہ شہسوار بند          کرتے بیرون سے پورے صلیب کا رنبد          ازبکی ایک ضرب نہ اس کے ہزار بند</p>
<p>۱۱۱۱۱          رن ہوا خیمین کے ہاتھ کہ تیرو ٹکے پائے ہیں          نیزون کی نوک جھوک یہ سب دیکھے بھائی ہیں</p>	<p>۱۱۱۱۱          رن ہوا خیمین کے ہاتھ کہ تیرو ٹکے پائے ہیں          نیزون کی نوک جھوک یہ سب دیکھے بھائی ہیں</p>	<p>۱۱۱۱۱          بھائی کمال دل کو قلوب تھا جدائی کا          کیون تم بھی دیکھتے تھے ناشائرا دی کا</p>
<p>۱۱۱۱۱          نکلا مقابلے کو جب کوئی نابکار          چھوٹے نے عرض کی تھی ہے ایکسا          بھیا شریک ہو کے توئی خوب کا زار          رہے جد جدی بھائی بھائی ایکسا</p>	<p>۱۱۱۱۱          نکلا مقابلے کو جب کوئی نابکار          چھوٹے نے عرض کی تھی ہے ایکسا          بھیا شریک ہو کے توئی خوب کا زار          رہے جد جدی بھائی بھائی ایکسا</p>	<p>۱۱۱۱۱          نکلا مقابلے کو جب کوئی نابکار          چھوٹے نے عرض کی تھی ہے ایکسا          بھیا شریک ہو کے توئی خوب کا زار          رہے جد جدی بھائی بھائی ایکسا</p>
<p>۱۱۱۱۱          اب کم ہے زور لشکر ابن زیاد کا          باقی رہے نہ کوئی دقیقہ حب و کا</p>	<p>۱۱۱۱۱          سر کردہ ہاے فوج تباہی میں پڑ گئے          سارے رسالہ داروں کے چہرے بگڑ گئے</p>	<p>۱۱۱۱۱          سب جدا حضور کے لڑنے کا ڈھنگ ہے          دشمن پکارنے تھے کہ چپڑ کی جنگ ہے</p>
<p>۱۱۱۱۱          بولایا تین کو چھوٹا کردہ از جند          مان جانی صلیب تو بیکو بھی کر بند          خیمین نہیں وہ کسی سر کر بند          بیخون کے سر کو بچو بچو کوئی</p>	<p>۱۱۱۱۱          بولایا تین کو چھوٹا کردہ از جند          مان جانی صلیب تو بیکو بھی کر بند          خیمین نہیں وہ کسی سر کر بند          بیخون کے سر کو بچو بچو کوئی</p>	<p>۱۱۱۱۱          بولایا تین کو چھوٹا کردہ از جند          مان جانی صلیب تو بیکو بھی کر بند          خیمین نہیں وہ کسی سر کر بند          بیخون کے سر کو بچو بچو کوئی</p>
<p>۱۱۱۱۱          کہتا تھا وہ کہ سلوت شاہی شریک ہے          کچھ غم نہیں جو فضل اسی شریک ہے</p>	<p>۱۱۱۱۱          برہم جو تھے نہ ملنے سے اس نابکار کے          پلٹے عمر کے خیمے پہ تلوارین مار کے</p>	<p>۱۱۱۱۱          چاروں طرف نظر رہے جب کا زار ہو          جلد آ کے ملیو بھائی سے بھائی تار ہو</p>



<p>۱۱۱ مستحق ہی سہی سب کو چھڑا کر دے میروار اگر کیا صفت طاعتی گھڑا تھا یا راق موایہ تھا جلوہ کر نہراک تھے کہ تھول دیے تھے جانے</p>	<p>۱۱۲ کٹ کٹ گیا کلام سب کو وہ ناچار فقدون کی تیر یون سے کیا کار و نفع نا سہ نہیا سے لی تیغ آب دار سہی سہی جھپکے پلکے</p>	<p>۱۱۳ پہونچے سپاہ شام میں لاشوں کو روکے اک برق تھی کہ چھپ گئی آنکھوں کو نہ پہونچے سپاہ شام میں لاشوں کو روکے اک برق تھی کہ چھپ گئی آنکھوں کو نہ</p>
<p>اب تاب ضبط کی نہیں اس شہنشاہ کام کو اگر بھائی جان پیاس نے مارا غلام کو</p>	<p>پہر اپنی ضرب پہلے نہ کی بد خصال پر وارا سکے روکنے لگے چھوٹی سی ٹھالی پر</p>	<p>پہونچے سپاہ شام میں لاشوں کو روکے اک برق تھی کہ چھپ گئی آنکھوں کو نہ</p>
<p>۱۱۴ کہتا تھا وہی مرا عالم زبانی جان یہاں سے لپٹی جانی ہے سب سے کریم جان صدور سے تیری رو سے جو زبان</p>	<p>۱۱۵ دو چار واروں کے نعرہ کیا کہ بان اب تو بھی سر علی کے نہ ہوں سکا استخان چپکا چپکا موت پھاری کہ الامان</p>	<p>۱۱۶ وان سے بھی بڑھ گیا جان بیکر کا تھا اس کے بھائی کا خون جگر موتوں کو چاہتا ہوا آیا قریب نظر</p>
<p>ہوتی ہیں ماں جان خفا بات بات پر ہم اُنکے ڈر سے جا نہیں سکتے فراق پر</p>	<p>تیر شہاب یہ تو وہ دیو رحیم تھا اک نیچے کے وار میں سرکش دو نیم تھا</p>	<p>مثل علی ادھر سے بھی دیکھا دلیر نے جھپکا دی آنکھ تیغ کو چمکا کے شیر نے</p>
<p>۱۱۷ خواب غریب نے باقی اپنے خطب کہہ دیا میں نے سب سے بہت بے جا فدا دیا میں نے سب سے بہت بے جا</p>	<p>۱۱۸ تکھوڑا ہے عیون دلاور تھی اس آتش سے شام میں اس فدا مارا ہے جسے شامی کو مر جا</p>	<p>۱۱۹ نہ کیا کہ نور نگاہ علی عین مر دعوت مری کر تے تیغ بزم مر تھی عین آرزو کہ بھلے کوئی قدم</p>
<p>جس گھر کا اشتیاق ہو وہ گھر قریب ہے نہر لبین قریب ہے گوثر قریب ہے</p>	<p>چہرے رہینگے شہر تلک اس لڑائی کے لوا کے اگلے سے لپٹ جاو بھائی کے</p>	<p>بعد اسکے برق تیغ جہنمی کو دیکھنا دونوں میں اب برادر عینی کو دیکھنا</p>







۱۳۱  
آواز کے روشن آنے کے بعد  
خستہ پست کے پکار کے بیچار  
میرمنش و مدبر کے راول کو بھیتار  
میرمنش کے چرخ کر او نہ بار بار

۱۳۲  
واقف زمین میں اپنی منزل سے دور  
جو سامنا خدا کا مدد چاہے خود  
جو زمین نہ ہو سو وہ احمد و خود  
کہ دیکھ بھانپا ہوا ہو اگر خود

۱۳۳  
دوری حال کے قطعہ جگہ کار  
عصمت سر میں کے پکاری جان  
پیو پیو سون کو ارم سر کار  
پیشہ پویشی کے کھنڈار

۱۳۴  
بالین پہ کون ہر کسے پھر پھر کہہ سکتے ہو  
کیون تھے نئے ہاتھوں کو دے چکے ہو

۱۳۵  
پیا سون کو شوق گشتِ غبر سرشت ہر  
کتے ہیں مانکے پاتوں کے نیچے بہشت ہے

۱۳۶  
میرمنش گورے گورے ہیں سینے چھنے ہوئے  
میرمنش خورادے آتے ہیں دلہان ہوئے

۱۳۷  
دوڑنے پہ تھک چالی پہ کر بیان کرنا  
فیضت پر کاموں جان چاہے عیان کرنا  
نیکوین نانا جان سے نفقت کر دیکھنا  
وہ دیکھ لگاتے ہیں نفقت کر دیکھنا

۱۳۸  
بائین کر کے کہو دیکھتے قدم پر  
نہج کر پکار کے گئے سلطان جبر پر  
تھار سے تھک کر پڑ کر دیکھنا  
سامون سمجھنی میں آتے وہ دیکھنا

۱۳۹  
اٹھ کر کیا ہے کہہ کر نہ سہنے سر پہ پا  
تاو سے شاہ دورین سے نصفا  
جنگوا کے جانا زار سے نصفا  
سب دیکھ لگاتے تو پکاری یہ کیا کیا

۱۴۰  
کیا عزمین حضور کے صدقہ میں باقی رہن  
نانا فی بہشت سے ہیں لیے کو آئی رہن

۱۴۱  
آنکھیں کھرا دین تھے سے ہاتھ کو جوڑ کے  
دونوں تھام ہو گئے دم توڑ توڑ کے

۱۴۲  
لہذا آسودن سے ابھی منہ نہ دھوئیو  
لوگوں ناز شکر میں پڑھ لوں تو روئیو

۱۴۳  
زبان شہساز کو بھی تھک چکا ہے  
رو کر کہا کہ دل اور تھک چکا ہے  
میرمنش جو کہ والدہ آسمان تھا  
کہا ہے کامر کے وہ باؤ غلام

۱۴۴  
رو کر کہا کہ دل اور تھک چکا ہے  
میرمنش جو کہ والدہ آسمان تھا  
کہا ہے کامر کے وہ باؤ غلام

۱۴۵  
میرمنش جو کہ والدہ آسمان تھا  
کہا ہے کامر کے وہ باؤ غلام

۱۴۶  
میں نے مٹی کی آپ ہیں امداد کیجیے  
رہو جان کو وہ دھو خشک اب شاد کیجیے

۱۴۷  
سب قافلہ دریدہ گریبان روانہ تھا  
تا بوت تھے فرس تو علم شامیانہ تھا

۱۴۸  
عالم کی خیر ہو علی اصغر کی خیر ہو  
ماگھو غلام سب پھیر کی خیر ہو



<p>۱۵۱          با گاہ لائے لاشون کہ سلطان ہو          ہنم کی صف پہ کھولے بیہوش          بیہوش کا لاشون باج جو بیہوش ہو          چھاتی چھاتی منہ سے فریب کیا جگر</p>	<p>۱۵۲          آنسو بابتے بانوئے ناشاد ہو          ہرگز الہ ہے ہوئے یہ دونوں تھا          بی بی جلالت کوئے دیو س کی جا          حجابین جانی نے ہنسی مٹا دیا</p>	<p>۱۵۳          ہنسی چھاتی لاشون کی ہنسی چھاتی          باز و فوی تھی اسے کراہے شہنا          ہرگز تباہ کر کے مٹا دیا          ہنسی چھاتی ہنسی چھاتی</p>
<p>گھر آگے اٹھ کھڑی ہوئی تھرکے گرہین          صد سے باناز پیش کھا کے گرہین</p>	<p>پٹا لے تھے گلے سے تن پاش پاش کو          رنگ وہی تو لائے ہن چھاتی کی لاش کو</p>	<p>لاکھوں گرجوں جبری تشہ لب لڑا          زینب خدا گواہ ہر چھوٹا غضب لڑا</p>
<p>۱۵۴          کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر          کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر          کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر          کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر</p>	<p>۱۵۵          کہنے لگی یہ شاہ سے رو کر وہ کلام          کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر          کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر          کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر</p>	<p>۱۵۶          کہنے لگی یہ شاہ سے رو کر وہ کلام          کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر          کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر          کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر</p>
<p>آنکھوں کی دیکھو وہم ہر اک نورین کے          پیر سا تو دو کہ مر گئے عاشق کے</p>	<p>دنیا میں ادرہن کبھی یہ رن پر نہیں          لڑکے سلف سے آج تک ایسے لڑ نہیں</p>	<p>یہ عجیب بیان شہ والا کے سامنے          پھیلا پانوں سو ہو آقا کے سامنے</p>
<p>۱۵۷          کہنے لگی یہ شاہ سے رو کر وہ کلام          کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر          کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر          کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر</p>	<p>۱۵۸          کہنے لگی یہ شاہ سے رو کر وہ کلام          کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر          کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر          کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر</p>	<p>۱۵۹          کہنے لگی یہ شاہ سے رو کر وہ کلام          کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر          کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر          کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر</p>
<p>بچے میں آنکھوں کیا غم و اندوہ پاس سے          کہہ کر کوئی ہے ہن لاشون کے پاس سے</p>	<p>ہر صف میں ہر پرے میں صدا تھی وہاں کی          ہوتے تو دیتے وہ داد اس لڑائی کی</p>	<p>ون بھر حیدر ہونہ شہ شریفین سے          پھر شب کو سو ہو مر پہلو میں جن سے</p>







<p>۴۱ میر منٹو کی طرح دیکھو کیا ہے اندازِ جنگ میں حیدر و صغدر کیا ہے وقتِ سپاہ کفر کا اثر کیا ہے دو دو صندوق کو خاک پیر کیا ہے</p>	<p>۴۲ فوارے سے تیرے بن ظاہر کیا ہے دیکھو تو جہاں کی جگہ کیا ہے کتنا علم کی ریب پر ہے صغدر کیا ہے لاکھوں میں ایسا فیروزان کیا ہے</p>	<p>۴۳ افق تھی جسے آنکھوں نے کیا ہے معلوم ہو کہ تیرے چہرے کیا ہے یونین سے جسے حضرت کیا ہے سب چپ بونین سے کیا ہے</p>
<p>مشتاق ہر دلیر پر پیا سون کی جنگ کا نقشا دکھا علیؑ کے نواسون کی جنگ کا</p>	<p>فوج خدا تو جسم ہر سب اور یہ جان ہے کیونکر نہ ہو علیؑ ولی کا نشان ہے</p>	<p>جور اسے ہے بجا ہر شبہ نامدار کی بچے ہو قدر کیا تھیں مامون کے پیار کی</p>
<p>۴۴ بے تیغ و شمشیر نے فریاد کیا نہج امیر شام سے غم و غما کیا ارجمند و سرب سپاہ خدا کیا عیاں سے نشان محمد عطا کیا</p>	<p>۴۵ کہ تیرے غرض وہ کہ میر منٹو کیا ہے میتا ہر ایسا جہاں کی کیا ہے غنتار و زونقار و قادار کیا ہے جس سے جان کا بازو کیا ہے</p>	<p>۴۶ خضر نے اپنے بیویں جاہ کیا ہے دم کبھی نہ بھولے جاہ کیا ہے دردوں میں جان دل جاہ کیا ہے سکون کی پوریں یہ کیا ہے</p>
<p>غل تھا علم ملا خلع پو تراب کو حاصل ہوا شرف پہ شرف آفتاب کو</p>	<p>بخشا ہمیشہ زتبہ اعلیٰ حضور نے فرزند کی طرح انھیں پالا حضور نے</p>	<p>کسے لگایا ہر گلے سے جو روئے ہو راتوں کو کسی چاند سی چھاتی ہوئے ہو</p>
<p>۴۷ عباسؑ کی جگہ کے نشان کیا ہے فوتائے شہر نشانی کے بابا جان کی وقتِ یکستان کی کوئی نشان کیا ہے بہرہ چورنی کے نشان کیا ہے</p>	<p>۴۸ گھمنی علیؑ کے نواسے کیا ہے جان پہرے سے کیوں فلک پناہ کیا ہے آفتاب سے بھی سخت دل خنیم کیا ہے سب سے بڑا علم ہونے کا کیا ہے</p>	<p>۴۹ چھوٹے سے میں نے کیا کیا کیا ہے اسکے بھی درتھارے بھی کیا ہے وہب خدا کی ہو جو خوشنودی کیا ہے میدون کو پھر و مری سولامین کیا ہے</p>
<p>ادنیٰ ہو کر تو دم میں وہ عالی خباب ہو جس پر نگاہ مہر کرین آفتاب ہو</p>	<p>انپر تو تھا عیان کہ طالبکار نام میں آقا سے کیا کلام کرین ہم غلام میں</p>	<p>ہلکے عطا سے خالق فیوم چاہیے ہر حال میں اطاعت معصوم چاہیے</p>



۱۰۰  
نور کج علم پندین قدر و اقتدار  
نور کج علم پندین قدر و اقتدار  
صدتے ہوئے پندین قدر و اقتدار  
دو بولویں ہر پندین قدر و اقتدار

۱۰۱  
اللہ ربیب علی پندین قدر و اقتدار  
اللہ ربیب علی پندین قدر و اقتدار  
تقدیر کا تقدیر پندین قدر و اقتدار  
بشرق کو جھین پندین قدر و اقتدار

۱۰۲  
اللہ ربیب علی پندین قدر و اقتدار  
اللہ ربیب علی پندین قدر و اقتدار  
تقدیر کا تقدیر پندین قدر و اقتدار  
بشرق کو جھین پندین قدر و اقتدار

سینے ہوں وقت تیر و تیر ایمین نام ہو  
کٹکر علم ہوں تیر و تیر ایمین نام ہو

کہتے تھے آج چین نہیں بے لڑے ہوئے  
بل کھارے تھے دو تپ گیسو پرے ہوئے

فٹے کھلے اُدھر کے جو رنگین نشانوں کے  
غٹے سے سُرخ ہو گئے چرے جو انوں کے

۱۰۳  
نہیں نہ جالو جاوے شت کا زار  
نہیں نہ جالو جاوے شت کا زار  
سینے پر کج علم پندین قدر و اقتدار  
دو بولویں ہر پندین قدر و اقتدار

۱۰۴  
اللہ ربیب علی پندین قدر و اقتدار  
اللہ ربیب علی پندین قدر و اقتدار  
تقدیر کا تقدیر پندین قدر و اقتدار  
بشرق کو جھین پندین قدر و اقتدار

۱۰۵  
اللہ ربیب علی پندین قدر و اقتدار  
اللہ ربیب علی پندین قدر و اقتدار  
تقدیر کا تقدیر پندین قدر و اقتدار  
بشرق کو جھین پندین قدر و اقتدار

مجمع تھا گرد باد شہ خاص و عام کے  
زینت کے لال ہلوؤں میں تھے امام کے

گرتے ہیں دلچسپ سپہ ناکار کے  
میدان چھین لیتے ہیں تلوار بن مار کے

گر جادہل بڑھی جو سپاہی سپاہ سے  
تلوار رن میں چل گئی انصار شاہ سے

۱۰۶  
تلوار تو لے حضرت عباس عدا مدار  
تلوار تو لے حضرت عباس عدا مدار  
سکویا دس پندین قدر و اقتدار  
دو بولویں ہر پندین قدر و اقتدار

۱۰۷  
اللہ ربیب علی پندین قدر و اقتدار  
اللہ ربیب علی پندین قدر و اقتدار  
تقدیر کا تقدیر پندین قدر و اقتدار  
بشرق کو جھین پندین قدر و اقتدار

۱۰۸  
اللہ ربیب علی پندین قدر و اقتدار  
اللہ ربیب علی پندین قدر و اقتدار  
تقدیر کا تقدیر پندین قدر و اقتدار  
بشرق کو جھین پندین قدر و اقتدار

تو جین سدا بھگانی ہیں تم وہ دلیر ہو  
جو شیر نرے شیر خدا اُسکے شیر ہو

تین تین کھنچیں تو فوج شکر پہ جا پڑیں  
باگین اٹھا کے شام کے لشکر پہ پڑیں

چو تین تین وقت معرکہ نامی جوانوں کے  
پا سے گلے تھے تیغوں پہ سینے سنانوں کے

کھنچیں



۷۷

وہ طبع کے مگر وہ جاننا زور نہیں  
مگر شاہ کے مگر وہ جاننا زور نہیں  
کے لاؤ لون کو ہوا جب خاک جوش  
تھر تھر تھر تھر تھر تھر تھر

پر دین میں پیتی کے صدرے کمال تھے  
چہرہ کے رنگ جوش شجاعت سہ لال تھے

۷۸

نصرت کو ہاتھ جوڑ کے دونوں جب کہا  
با اختیار رونے لگے شاہ کر بلا  
بوسے قریب کے تیرے لب کے لیا  
میں نے کی ہے پہلے میں چہرہ رفا

دونوں یہ بھائی میں ابھی ماتم میں باپ کو  
سر کو صدقہ کرنے دین قدم نہ آپ کو

۷۹

بوسے یار کے شکر مظلوم کے پس  
لازم کہ ہم پر ہم کو وہ فتنہ چنید  
پہلے ان اقربا میں کوئی سر کیا اگر  
چو کاٹا فلق میں یا شاہ جہاں

نزعہ ہر کوئیوں کا نہ کیوں دل ملول ہوں  
خانہ میں سر غلاموں کی تدریں قبول ہوں

۸۰

میں نے کہا مرا تو جگہ اعداد کو  
تقدیر میں حسین کا کیا اختیار  
ہو گا دی جو مرضی ہو گا کار  
جا بختیاری دل چاہی جا گوار

ہر دکھ میں ہرالم میں سنبھالے ہوں کپو  
کیوں سلام شوق مرا اپنے باپ کو

۸۱

حسین ہمارا حال وہ جنت میں جب  
جو چہرہ گداری ہے کہ چہرہ ہے  
اور یہ بھی کہ ہے کہ ہے کہ ہے  
میں نے کی ہے پہلے میں چہرہ رفا

انڈا اٹھا کے خاک پر سوئیے چین سے  
پچھڑے ہیں جو وہ آج ملینگے حسین سے

۸۲

شکیم کے نہ پڑے وہ سہا  
اترے صفوں میں آئے ہیں جلال  
دیکھو جو کوئیوں کے پہ آگیا جلال  
نہ خضبت ہوئے جسار لال

حلیے کیے نکالے تلوار میں بیان سے  
نار دلاوروں نے کئی سو کو جان سے

۸۳

صفوں میں نہ رسا کوئی نہ کیا  
نیزوں میں اور نہ جھپون ڈالوئی  
دم بھر جھپون میں جھپون میں  
نہ چوں میں سر کوئی نہ ڈھالوئی

کہتے تھے لینگے کو نہ میں دم شہر حق کی طرح  
الینگے باپ وار امارہ ورق کی طرح

۸۴

تینوں کے نہ ہوئے وہ لالہ خام  
سپاہ میں سے بھی ہے شہر کا نام  
سہیل میں سے بھی ہے شہر کا نام  
میں نے کی ہے پہلے میں چہرہ رفا

سر کے نہ پانوں کھیتے گو خون بھر گئے  
لڑکے تھے گو یہ لاکھوں سے لڑ بھڑکے مر گئے

۸۵

نہیں مٹھانے دولت کا نہ تھا اوجھ  
مان پاس سے خون جگر جھپٹ  
کی عقل میں رہا میں شہنشاہ جہاں  
نہیں مٹھانے دولت کا نہ تھا اوجھ

کہدے ہر اہلبیت رسالت پناہ سے  
دونوں کی لاشیں آتی ہیں اب قتل گاہ سے







[illegible]



<p>۱۲۶ پوچھو کہ وہ تھا وہ تھا وہ تھا چہرے میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی موتی حسن میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی موتی حسن میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۱۲۷ پوچھو کہ وہ تھا وہ تھا وہ تھا چہرے میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی موتی حسن میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی موتی حسن میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۱۲۸ پوچھو کہ وہ تھا وہ تھا وہ تھا چہرے میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی موتی حسن میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی موتی حسن میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>
<p>دو تہہ تھی چہک کہ نہ ممکن نظر تھا ہر سنگرزہ عزت سنگ ستارہ تھا</p>	<p>نور نگاہ سبط رسالتاب میں یہ ایک قناب کے دو ماہتاب میں</p>	<p>نظر میں بر جھپان ہیں کہ ہر گل گھل گیا جسٹا بگاڑ ہو وہی لکنا وہ ہے</p>
<p>۱۲۹ کھانا کھانا کھانا کھانا چاہا کہ کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا</p>	<p>۱۳۰ کھانا کھانا کھانا کھانا چاہا کہ کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا</p>	<p>۱۳۱ کھانا کھانا کھانا کھانا چاہا کہ کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا کھانا</p>
<p>شہزاد حسن میں کہ میں تہہ جانتے تھے دونوں کے دل کے غم کو چہانتے تھے وہ</p>	<p>ہر جائزہ میں شگافہ کی باتیں بھی سو میں بان ن تو میں گئے ہو تو میں بھی سو میں</p>	<p>وہ بھی میں بان سکوت میں اہل موت میں حشر تبار میں کہ سخنور خوش میں</p>
<p>۱۳۲ سب کو بھلائے دینا دینا دونوں نے باتیں کر کے ہر طرف وان جا کے ہر ایک کو ہر طرف زانے زانے زانے زانے</p>	<p>۱۳۳ سب کو بھلائے دینا دینا دونوں نے باتیں کر کے ہر طرف وان جا کے ہر ایک کو ہر طرف زانے زانے زانے زانے</p>	<p>۱۳۴ سب کو بھلائے دینا دینا دونوں نے باتیں کر کے ہر طرف وان جا کے ہر ایک کو ہر طرف زانے زانے زانے زانے</p>
<p>مڑے کو سمجھیں کیل میں ہنسی کا ہے جس کا ہنسی کا نام وہ ہنسی کا ہے</p>	<p>اترے گھیسے جیتو جگر منہ کو آگیا اگلے گا خون دل وہ جو زخم کو کھیا</p>	<p>عقدے کھلے چہک ہوئی نظم بلند میں ہیرے زبان کے جڑوئے ایک ایک بند میں</p>







<p>۱۰۰ کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر</p>	<p>۱۰۱ کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر</p>	<p>۱۰۲ کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر</p>
<p>پونچا سو سے سو دھیرا دھیرا نہ خود تھانہ ورق نہ جوشن صدر تھا</p>	<p>گازنگ خون غازیون کے پیر میں دم بھر میں اس میں پیرا دن جن میں</p>	<p>غل تھا کہ سراترے میں آفت ہر حال پر بھاگو جڑھے ہوئے میں بجلی کی سان</p>
<p>۱۰۳ کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر</p>	<p>۱۰۴ کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر</p>	<p>۱۰۵ کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر</p>
<p>حیر لونسے کا بقی بقی صحنیں اچھا اک زلزلہ بڑا ہوا تھا روٹم شام میں</p>	<p>اک شور تھا کہ صاحب بعت پچی میں بچے خدا کے نیر کے کیا تیرت میں</p>	<p>ہوئے مقابل نہریہ کیا نہ نہر کا تھا اک آنہ تھا فتح کا اور اک نظر کا تھا</p>
<p>۱۰۶ کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر</p>	<p>۱۰۷ کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر</p>	<p>۱۰۸ کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر کون کون کی دیکھ کر</p>
<p>مل برودہ نہ تہہ جرات جڑا ہوا ہرزنگ سے تھانگ شجاع ہوا</p>	<p>دم بھر نکار بند میں لچھے نہ زمین میں رہ ہوار سے اتر کے در آوی زمین میں</p>	<p>دم بھر کھٹی کے نہ زہ میں دھال میں کھنٹی میں حلیان کہیں لچ کر دھال میں</p>







<p>۱۰۰ ترغیب نہ کرے جو بوجی جاگے اک دلا سا آریا اچھی آریا گھر بار چلتے دھکے عوں پہلے چھوٹے منہ میں گھر گیا بین نگاہ</p>	<p>۱۰۱ جھلک کو جھلک لکھو اور نہ لکھو بڑی بڑی منہ میں دھکے گھر بار چلتے دھکے عوں پہلے چھوٹے منہ میں گھر گیا بین نگاہ</p>	<p>۱۰۲ عجائب سننے جو یاد آجائے بھلا کون سا منہ میں دھکے گھر بار چلتے دھکے عوں پہلے چھوٹے منہ میں گھر گیا بین نگاہ</p>
<p>بران سنائیں سننے تازک میں گر گئیں اک جگہ ن پیکر دھکے عوں پہلے چھوٹے منہ میں گھر گیا بین نگاہ</p>	<p>اب جاہ کیا ضرور ہے اس بے منت کی دیکھو جھلک ہی میں تیرے منت کی چھوٹے منہ میں گھر گیا بین نگاہ</p>	<p>مارا بہ ظلم و جور علی کے نواسوں کو خادم اٹھا کر لے گیا اس کو چھوٹے منہ میں گھر گیا بین نگاہ</p>
<p>۱۰۳ جھلک کو جھلک لکھو اور نہ لکھو بڑی بڑی منہ میں دھکے گھر بار چلتے دھکے عوں پہلے چھوٹے منہ میں گھر گیا بین نگاہ</p>	<p>۱۰۴ جھلک کو جھلک لکھو اور نہ لکھو بڑی بڑی منہ میں دھکے گھر بار چلتے دھکے عوں پہلے چھوٹے منہ میں گھر گیا بین نگاہ</p>	<p>۱۰۵ عجائب سننے جو یاد آجائے بھلا کون سا منہ میں دھکے گھر بار چلتے دھکے عوں پہلے چھوٹے منہ میں گھر گیا بین نگاہ</p>
<p>سرکاتے انکے جو تھے خدائے پھر ہو ہو بچے وہیں جہاں تھے محمد کھڑے ہو چھوٹے منہ میں گھر گیا بین نگاہ</p>	<p>سر پر پری ہو تیج ہر اسے پھر پڑا چھوٹا مڑپ کے خاک گھر پھر گر پڑا چھوٹے منہ میں گھر گیا بین نگاہ</p>	<p>زمین پکار رہا ہے نہ دورن میں کو اکبر ادھر سے نکالے لے آؤ باپ کو چھوٹے منہ میں گھر گیا بین نگاہ</p>
<p>۱۰۶ جھلک کو جھلک لکھو اور نہ لکھو بڑی بڑی منہ میں دھکے گھر بار چلتے دھکے عوں پہلے چھوٹے منہ میں گھر گیا بین نگاہ</p>	<p>۱۰۷ جھلک کو جھلک لکھو اور نہ لکھو بڑی بڑی منہ میں دھکے گھر بار چلتے دھکے عوں پہلے چھوٹے منہ میں گھر گیا بین نگاہ</p>	<p>۱۰۸ عجائب سننے جو یاد آجائے بھلا کون سا منہ میں دھکے گھر بار چلتے دھکے عوں پہلے چھوٹے منہ میں گھر گیا بین نگاہ</p>
<p>پچھلی ہو جیسے آگ پہ یہ دل کا حال ہے اب مجھے ہنسے بن سنبھلنا محال ہے چھوٹے منہ میں گھر گیا بین نگاہ</p>	<p>پانی کہیں سے لاؤ کہ یہ کار میں ہے دور رو کہ چھوٹے بھائی کا حال غم ہے چھوٹے منہ میں گھر گیا بین نگاہ</p>	<p>صدقے ہوئے وہ اپنے نہ ماموں شاہو لاشوں کے گرد پھر لوں تو دلو کو قرار ہو چھوٹے منہ میں گھر گیا بین نگاہ</p>



<p>۷۹۸          جو کہ وہ منہ لگا کر انہی کو دیکھتا          قہقہہ کرتا دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر          جبکہ وہ دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر          امان کے کہتا تھا کہ کھانا جو کھا</p>	<p>۷۹۹          لائی جو عکاسی کر کے اس کی عکاسی          کر کے عکاسی کر کے عکاسی کر کے          اس کے سے سن میں سے جو عکاسی کر کے          ان کے عکاسی کر کے عکاسی کر کے</p>	<p>۸۰۰          جو کہ وہ منہ لگا کر انہی کو دیکھتا          قہقہہ کرتا دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر          جبکہ وہ دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر          امان کے کہتا تھا کہ کھانا جو کھا</p>
<p>جیتے اور مرے پاس مادر گریو          میرے اگر سپر ہو تو اب کے آئو</p>	<p>پاؤنگا اب کہا نہیں نیا سی پاؤنگے          مامو کو وقت دیج بھی تم پاؤنگے</p>	<p>دو دنوں کو تن گھاؤ میں کی رہی ہو          عباس و رہی میں ہائے کھری ہو</p>
<p>۸۰۱          جو کہ وہ منہ لگا کر انہی کو دیکھتا          قہقہہ کرتا دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر          جبکہ وہ دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر          امان کے کہتا تھا کہ کھانا جو کھا</p>	<p>۸۰۲          غریب نہ کہی عین و نہ گار          دونوں ساوان عدم بار بار          روئے بہ زبانی سبب نبی زار زار          عباس و کی عکاسی کر کے عکاسی</p>	<p>۸۰۳          حضرت کو دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر          مولا نامہ میں ہے یہ نام          شہید و شہید و شہید و شہید          آواز دی دونوں شہید و شہید</p>
<p>ہونے تھے جو جو کہ نفس خند ہو گئے          آنکھیں میں کھل رہی ہیں لب ہو گئے</p>	<p>نالوں کی تاب گنبد گردن صد اگئی          آواز فاطمہ کے بھی دیکھی آگئی</p>	<p>ہر تر پست ہو لبوں پر دم آئیں          بول تو منہ سے عون محمد اے میں</p>
<p>۸۰۴          جو کہ وہ منہ لگا کر انہی کو دیکھتا          قہقہہ کرتا دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر          جبکہ وہ دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر          امان کے کہتا تھا کہ کھانا جو کھا</p>	<p>۸۰۵          جو کہ وہ منہ لگا کر انہی کو دیکھتا          قہقہہ کرتا دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر          جبکہ وہ دیکھ کر دیکھ کر دیکھ کر          امان کے کہتا تھا کہ کھانا جو کھا</p>	<p>۸۰۶          دو دنوں کو تن گھاؤ میں کی رہی ہو          عباس و رہی میں ہائے کھری ہو</p>
<p>یہ فقیر علی ابو نہ اس دریا میں          ایذا اٹھائی ہے دو دیکھی پاس میں</p>	<p>سنبھلے بشر سے دل پر وہ رنج و تعب          باہر کل پڑی تو کچھ اسکا عجیب</p>	<p>صدمہ میں جا گئی کے دل پر ذماک پر          آنکھیں میں نے دیکھی نہیں پاک پر</p>



<p>۱۰۴          کجی که در تنگ تنگ          لاشه لاشه در تنگ تنگ          جلا بکنند سرش را          بکنند سرش را</p>	<p>۱۰۵          کجی که در تنگ تنگ          لاشه لاشه در تنگ تنگ          جلا بکنند سرش را          بکنند سرش را</p>	<p>۱۰۶          کجی که در تنگ تنگ          لاشه لاشه در تنگ تنگ          جلا بکنند سرش را          بکنند سرش را</p>
<p>دلو بکنند سرش را          روتی من آبی که میجو غم من</p>	<p>دلو بکنند سرش را          روتی من آبی که میجو غم من</p>	<p>دلو بکنند سرش را          روتی من آبی که میجو غم من</p>
<p>۱۰۷          کجی که در تنگ تنگ          لاشه لاشه در تنگ تنگ          جلا بکنند سرش را          بکنند سرش را</p>	<p>۱۰۸          کجی که در تنگ تنگ          لاشه لاشه در تنگ تنگ          جلا بکنند سرش را          بکنند سرش را</p>	<p>۱۰۹          کجی که در تنگ تنگ          لاشه لاشه در تنگ تنگ          جلا بکنند سرش را          بکنند سرش را</p>
<p>اس کوین جان و نسکی ترسایون          بل بت آرزو می که من می شامون</p>	<p>اس کوین جان و نسکی ترسایون          بل بت آرزو می که من می شامون</p>	<p>اس کوین جان و نسکی ترسایون          بل بت آرزو می که من می شامون</p>
<p>۱۱۰          کجی که در تنگ تنگ          لاشه لاشه در تنگ تنگ          جلا بکنند سرش را          بکنند سرش را</p>	<p>۱۱۱          کجی که در تنگ تنگ          لاشه لاشه در تنگ تنگ          جلا بکنند سرش را          بکنند سرش را</p>	<p>۱۱۲          کجی که در تنگ تنگ          لاشه لاشه در تنگ تنگ          جلا بکنند سرش را          بکنند سرش را</p>
<p>هوگانه اسمی که در حاکم و قضا          هنگام عصری شهادت کا و قضا</p>	<p>هوگانه اسمی که در حاکم و قضا          هنگام عصری شهادت کا و قضا</p>	<p>هوگانه اسمی که در حاکم و قضا          هنگام عصری شهادت کا و قضا</p>



<p>۴۰ نشا طعوس سخن خیزان نزار کی طرح طبع رون جانی غنڈی زبان جگر پینچ سے بد زبان</p>	<p>۴۱ اس ملک میں سب گزشتہ جہیز سے سدا نام نظم و نثر میں سبیل بچا پینچ سے بد زبان</p>	<p>۴۲ سب سے پہلے میں جاسم سب سے پہلے میں جاسم سب سے پہلے میں جاسم سب سے پہلے میں جاسم</p>
<p>۴۳ ایم صغیر کیون کر دین بار بار بیل ہوں باغ مرقضوی کا ہزار شکر</p>	<p>۴۴ جانے سے مرثیہ کے کبھی لہا قہر کسی کے لیے سے دریا گھٹا</p>	<p>۴۵ عالم ہے نذر میں ہی پھر آفتاب دیکھو جواب ہے سخن لاجواب کا</p>
<p>۴۶ فضل کی ہر چیز میں جوہر کی ہر چیز میں ایسا چین بلائی جو باغ مردی کا پتہ چاہی وہ عالی</p>	<p>۴۷ کشتا ہوں صفات جو کشتا ہوں صفات جو کشتا ہوں صفات جو کشتا ہوں صفات جو</p>	<p>۴۸ طالع دوسرے کی ہر طالع دوسرے کی ہر طالع دوسرے کی ہر طالع دوسرے کی ہر</p>
<p>۴۹ جو جا ہے زمر نو کا مری آسمان پر میں طائران قدس کے نغمے زبان پر</p>	<p>۵۰ خون جگر سب غم مضمونین کر گیا خامہ کہیں رکا تو دہیں قلم کیا</p>	<p>۵۱ غافل ہو خواب میں تھوڑے ہتیار ہو گئے طالع ہر ایک چشم کے بیدار ہو گئے</p>
<p>۵۲ کجیہ کی طبیعت میں صفا سخن وہو یا ہوا ہی شہید زور میں گنجلک میں زبان میں خارون کو آیت میں</p>	<p>۵۳ اگر کہ اس سخن کا اسی اگر کہ اس سخن کا اسی اگر کہ اس سخن کا اسی اگر کہ اس سخن کا اسی</p>	<p>۵۴ طالع دوسرے کی ہر طالع دوسرے کی ہر طالع دوسرے کی ہر طالع دوسرے کی ہر</p>
<p>۵۵ نوکر خزان گردن تو دکھالے ہزار گ پیدا ہوں لایک گل گئی میں از رنگ</p>	<p>۵۶ زنگینہ کا ہی یہ سبب تباہی میں خوناب ل ہے پانی کے بدلے دین</p>	<p>۵۷ غل تھا ادا کا مرغ خوش لہان ہیکے شہنم کے اشک دامن گل چپکنے</p>



<p>۱۰ جنگی معج کی وہ آئی وہ بیکار وہ چھوٹا ہوا کا وہ بیکار بیکار کے وہ بیکار کی وہ بیکار سرواز بیکار کی وہ بیکار</p>	<p>۱۱ بیکار کر کے نہ جانے کون بیکار کر کے نہ جانے کون بیکار کر کے نہ جانے کون بیکار کر کے نہ جانے کون</p>	<p>۱۲ بیکار کر کے نہ جانے کون بیکار کر کے نہ جانے کون بیکار کر کے نہ جانے کون بیکار کر کے نہ جانے کون</p>
<p>گرمی میں لطف سردی میں شہم تھا ہر شخص جو قدرت رب کریم تھا</p>	<p>بہر حسین خیمتی تلواریں جان پر کیا بن گئی ہے فخریہا کی جان پر</p>	<p>سادات پر چڑھائی ہے ساری لوگ تدبیر کیا کروں کر کے جان بانی کی</p>
<p>۱۳ وہ نور کا وہ نور کا وہ نور وہ نور کا وہ نور کا وہ نور وہ نور کا وہ نور کا وہ نور وہ نور کا وہ نور کا وہ نور</p>	<p>۱۴ وہ نور کا وہ نور کا وہ نور وہ نور کا وہ نور کا وہ نور وہ نور کا وہ نور کا وہ نور وہ نور کا وہ نور کا وہ نور</p>	<p>۱۵ وہ نور کا وہ نور کا وہ نور وہ نور کا وہ نور کا وہ نور وہ نور کا وہ نور کا وہ نور وہ نور کا وہ نور کا وہ نور</p>
<p>رفت دکھا رہی کھلی میں شہا کی گو یا امار لی کھلی قبا آسمان کی</p>	<p>وان مستعد ہے لشکر اعدا اور باندھین کمراد بھی مجاہد اور</p>	<p>کستا ہر غم فتنہ شہر فتنہ خیر ہے آج اور گلوے حسین ہے</p>
<p>۱۶ وہ نور کا وہ نور کا وہ نور وہ نور کا وہ نور کا وہ نور وہ نور کا وہ نور کا وہ نور وہ نور کا وہ نور کا وہ نور</p>	<p>۱۷ وہ نور کا وہ نور کا وہ نور وہ نور کا وہ نور کا وہ نور وہ نور کا وہ نور کا وہ نور وہ نور کا وہ نور کا وہ نور</p>	<p>۱۸ وہ نور کا وہ نور کا وہ نور وہ نور کا وہ نور کا وہ نور وہ نور کا وہ نور کا وہ نور وہ نور کا وہ نور کا وہ نور</p>
<p>وریا حسن نہرین تھا اک ملا ہوا بانی یہ تھا کلاب کا چیتہ کھلا ہوا</p>	<p>چہرہ ہر زرد دل پر ہجوم ملال ہے مزلے میں کرب ہو تا ہی صبیحہ حال ہے</p>	<p>ظالم بھی میں قتل کو تلوار میں تولی فریاد حق سے کرتی ہوں لوگوں کو کھول</p>



<p>۷۹          شہید کما زبان لانا کما          زینت علی بن ابی طالب          زینت علی بن ابی طالب          زینت علی بن ابی طالب          زینت علی بن ابی طالب</p>	<p>۷۸          بیٹے و سرور خورشید          ناکہ آنے حضرت عباس          کی طرف حکم شریعت          یوں دیا کہ</p>	<p>۷۷          باہمی کھینچتے تھے          خندق کوئی نہ لایا          زمین ناپون بہت سی          زمین ناپون بہت سی</p>
<p>بھائی حسن جھوٹے مانج باج          اکے بلایا میں کے کچھنی تھوں</p>	<p>ہم بھی بھین جو حکم شہید          نزدیک ہے کہ بارش باران تیرو</p>	<p>مارا تھا جسے مرتے غنہ کو جان          اتری کھنی جو علی کے لیے آسمان</p>
<p>۷۶          کھینچتے تھے          زینت علی بن ابی طالب          زینت علی بن ابی طالب          زینت علی بن ابی طالب</p>	<p>۷۵          غلامی میں تھے          بیٹے و سرور خورشید          بیٹے و سرور خورشید          بیٹے و سرور خورشید</p>	<p>۷۴          ختم کما کما          زمین ناپون بہت سی          زمین ناپون بہت سی          زمین ناپون بہت سی</p>
<p>روئے ہی تھو عمر کئی اسمکان میں          ماتم پر ماتم آنکھوں سے دیکھا جان میں</p>	<p>کے تو سرکشوں کما نو کو چھین          نامی ملا دروگ نشان نو کو چھین</p>	<p>وامن میں پھول باغ ظفر کے لیے          ہے رکھن میں کی شب تکیہ کے لیے</p>
<p>۷۳          شہید کما کما          زینت علی بن ابی طالب          زینت علی بن ابی طالب          زینت علی بن ابی طالب</p>	<p>۷۲          غلامی میں تھے          بیٹے و سرور خورشید          بیٹے و سرور خورشید          بیٹے و سرور خورشید</p>	<p>۷۱          ختم کما کما          زمین ناپون بہت سی          زمین ناپون بہت سی          زمین ناپون بہت سی</p>
<p>کیجہ دعا کہ آپ پہلے ہلاک معین          پر وہ ہوا پنا میں کہ نو خدا معین</p>	<p>کرتا الو تراب کا جامہ رسول کا          چمکا حسن کا سبز جامہ رسول کا</p>	<p>بل بردو نہ تیغ کو قبضہ نہ ہاتھ سقہ          سہا لیسٹے بگڑی یہ قاسم بھی ساتھ</p>



<p>۵۴۵ کس نشان دلیلی اس کی ساتھ نہے غم یا علی کی نشان ساتھ گلدستہ نشت تھا سرور ان ساتھ مائی مہر مہر نور ان ساتھ</p>	<p>۵۴۶ دیکھا جو کہ جاتی کو نہ سے باہر گھر کی باگ کی نہ سے بیجا ایسی شیرازی سے محبوب با وفا میں جلوں میں پر کین شہین</p>	<p>۵۴۷ ایا تو یہ جو وہ انتکا پردہ دار پہلے پہلو سے دھلے عباس با تاجار مولا کے خادون کو طردی کی کیا آرندہ پر بادشاہ دو عالم کی تیار</p>
<p>حسرت تھی آفتاب کو ذرہ کی روپ دھوکا تھا چاندنی کا یا با ان کی دیوہ</p>	<p>زین چڑھو کہ زینت اشکر تھیں ہے شان و شکوہ فوج پر تھیں ہے</p>	<p>جھک جاؤں کہ وقت مضوع و شوق مہر مہرین مبین کا طلوع ہے</p>
<p>۵۴۸ کیا کیا فتنہ سرور غار کی شاکے کیا کیا خدایت نازی کے ساتھ بیکہ از شاہ کے نازی کو ساتھ سیر کیا نہ شاہ جاو کی ساتھ</p>	<p>۵۴۹ آفتاب باغ جو کہ بولا تو کیا نام روال ساتھ ساتھ ملاطبت غلام ہر کہو کہ شک جھوٹے کے ساتھ میں کیا کیا بیجا بیجا تو کیا نام</p>	<p>۵۵۰ غلام جاب نور سے زہر آفتاب انصار با وفا جو کہ ہے با باب خاوند مہر و انجیل کو لای میں نے پیچھا پیچھا کی با باب</p>
<p>ذکر ان کی جہت ضرر ہے ہر لب جاری ہیں کیا کیا با شام کو نلواریں ماری ہیں</p>	<p>تکلیف روح دل کو نہ کون با گوار ہو بھیام ہو کی قسم تم سوار ہو</p>	<p>چڑھتے ہی نور تھا کیا ساز و آواز موسیٰ تھی طور پر کہ محمد بران پر</p>
<p>۵۵۱ پوچھا جو زہنگاہ میں کد کا ایک کس طرح سے کھلا عالم کیے با و کار صفت بدھ کر کے جو حضرت کی ہے کرین صفت عفو میں کیانیں ہے</p>	<p>۵۵۲ پہلے پہلے زینت علی سحر مند لاؤ خباب حضرت عباس کی بند را با عجب شکوہ پند زینت پہنچا پر باد جاو علی کی بند</p>	<p>۵۵۳ نہا کر کے علی کہہ ہو سوار فاسم بھی رہی گھوڑے کی تیار بائیکت کیوں ہے عباس کی با کرین خباب حضرت عباس کی با</p>
<p>آئے جو میر صلح کی صورت بدل گئی ملو ارشاد دیں گے ریتھو نہ جل گئی</p>	<p>چمکا علم جو فاتح بدرو حنین کا دونا جلوس ہو گیا فوج حسین کا</p>	<p>اک تیغ رکھ کے دوش اک تیغ ابین پیدل پہلے شہد و دھما کی رکابین</p>







<p>۵۷۹ باتین کے قلب کی بزم غم بے اختیار رونے لگے سہرا جہانی لگا کے بار کیا منہ سے نکلا میر بولش</p>	<p>۵۸۰ اجان عمر کو مان کی بھجی لازم آئے کی تو جو جا بجا نہر جو بھجی جا بجا میر بولش</p>	<p>۵۸۱ کشتہ تنہا لطف نام میں بے بدھن بھجی بھجی کیا جا کے والدہ کی کو درد غلام میر بولش</p>
<p>۵۸۲ باد آگ کی حسین کو تفریح جانی کی آنکھوں کے آگے بھر گئی تصویر جانی کی</p>	<p>۵۸۳ اندھیرے چوہوں پر چلے میں غم ہو روشن کھو یہ گھر کہ حسن کے جرات ہو</p>	<p>۵۸۴ بے سرخرو ہوئے نہ کہیں نہ دکھا جائینگے اتوا کیے کام آکے جائینگے</p>
<p>۵۸۵ وقت کو ضبط کر کے یہ بیک بیک صنکر زور ارادے میں دو حال جس نے سے ہوا بے بار کا احوال میر بولش</p>	<p>۵۸۶ والدہ کو درد جانی کے آواز بہر فضا سے صوبہ بھجی نوبادہ حسن میں بھجی میر بولش</p>	<p>۵۸۷ نہلے اٹھ کے قدی بڑی بھجی بٹھا لیا بھجی سے اپنے بھجی رو کر کہا اسی میں بھجی میر بولش</p>
<p>۵۸۸ موت آئی تیر ہوا گردل پہ جل گیا بھر زندگی کمان جو کل نہ لگ گیا</p>	<p>۵۸۹ یٹھا تمہارے سر سے گزرنے کو دھن راہ میں شباب کی ہیں میر کے دھن</p>	<p>۵۹۰ اچھا اٹھا وہ ہاتھ جوانی میں جان کے صورت دکھا کے مان کے سدا رہا</p>
<p>۵۹۱ موت کی بھجی بھجی بھجی وہ غم غم غم غم غم اب اکو رو دن بھجی بھجی</p>	<p>۵۹۲ بولافتم کر کے وہ بھجی بھجی خاک میں بھجی بھجی بھجی علاقہ بھجی بھجی بھجی</p>	<p>۵۹۳ کھجی بھجی بھجی بھجی خاک میں بھجی بھجی بھجی کھجی بھجی بھجی بھجی</p>
<p>۵۹۴ جانا ہو کر تو مان کے رضا لڑائی کی دولت لٹا چکا نہ حسین اپنے بھجی کی</p>	<p>۵۹۵ جان انکو ہر عزیز نہ بیٹھے غم میں حضرت کا میں غلام ہوں ان کہ میں</p>	<p>۵۹۶ کی عزت بے ملین کے کوئی دم میں اب دل ہونے کو آری میں اپنے</p>



<p>۵۵</p> <p>خوشتر سے رخصت ہو کر اوردے کو تھکا کے کہتا ہے اگر کار بین اوردے کا بن سب سے کہتی ہے بار پہلے سے سب سے خوش ہو کر</p>	<p>۵۶</p> <p>رکھو رکھو رکھو رکھو رکھو رکھو کو اٹھا دو تو ہوں سوچا صاحب بھاری بابے کو سوچا دوسری دن جب کہ غریب</p>	<p>۵۷</p> <p>بیدا دیکھو کہ بیدا دیکھو اب سے تم بیدا دیکھو ان کا حال چاہو کہ ان کا بہتر بیدا دیکھو</p>
<p>گو سخت ہے یہ دن مگر دم نہ مارو گلی اگر تیرے کو چھوٹے کو اصرار نہ پڑو گلی</p>	<p>آتے ہیں تیرے ظلم سے خوشحال پر والد جاوے رحم ہے عمر کے حال پر</p>	<p>جلدی یہ نہ سنا رہے شریفین ہو اب نہ چھپا کر قبر میں مومن صہن ہو</p>
<p>۵۸</p> <p>کے نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو کے نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو کے نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو کے نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو</p>	<p>۵۹</p> <p>جانیں صاحب کوئی نہ ہو نہ ہو نہ ہو دولال نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو لاشیں نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو رکھو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو</p>	<p>۶۰</p> <p>نقد نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو سکھو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو باز نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نقد نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو</p>
<p>تھامی ہوں دل بھی فنا کر دو گلی آئیگی لاش میں جی بھر کر دو گلی</p>	<p>ہم جی گئے کیا کریں کہ خوشی لے کر دو گلی اس رو کا علاج اگر ہو تو موتی</p>	<p>سب سے ری میں شور مہر فراد آہ کا انسانہ تا بکھر رہا ہے ماہ کا</p>
<p>۶۱</p> <p>پہلے منظر میں نہ ہو نہ ہو نہ ہو آباد نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو موتی نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو موتی نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو</p>	<p>۶۲</p> <p>کیا تھے قتل کے نہ ہو نہ ہو نہ ہو موتی نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو موتی نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو موتی نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو</p>	<p>۶۳</p> <p>کے نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو کے نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو کے نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو کے نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو نہ ہو</p>
<p>دل تھام کر سوخا کر لگا ہ کی یہ درد اٹھا کر بیٹھے سندہ آہ کی</p>	<p>دولہا نہ تھے خلق میں کہ کم کیوٹے نشاوی کا غل سوا تھا یہ ماکم کیوٹے</p>	<p>آؤ گی لیکے جب جسد پاش پاش پر متقل من قبا چاہیو لیجو لاش پر</p>



۴۴  
کھنکھتے حجاب کا کھلے جیاج  
آئینے کوئی آن میں نہ کی شاج  
مؤثر نہ آئے خدا سے  
کھنکھتے شاکر بابت چہ بیاں

۴۵  
روشن کیون جان کھنکھتے  
آرام سے دوسرا بے غلبہ  
بالوں سے کھنکھتے کام  
نیکو کسی کی بیاں

۴۶  
بیاں بے گس چپا عازر سے  
بھائی گار کھنکھتے بے  
جلدی بھنکے بے  
مردود بھنکے بے

۴۷  
ہے آرزو کہ آخری دیدار دیکھ لیں  
پھر اکباز صوف خسار دیکھ لیں

۴۸  
ہو یہ شام غم کہیں ایسی سحر نہ کھتی  
غرت میں اندھو کینے اسکی خیرتی

۴۹  
دو کچھ جواب پاؤں نہ کیوں جھکے  
اک ات کی لہر کو کسے سوئے جانے ہو

۵۰  
ابن نے باتوں میں کھنکھتے  
فصل میں جابھتی بولی وہ نو تر  
دو لہانے جبکہ کھنکھتے  
بلیوں میں دل آری کیا بھنکے

۵۱  
لا بادطن سے ہاں کھنکھتے  
بڑی بڑی بولی بولی  
کھنکھتے اب کھنکھتے  
زبان پر کھنکھتے

۵۲  
روکا ہر کسے روتے ہو کھنکھتے  
لاخت ہاں زانکے کھنکھتے  
بویا تکی باری کھنکھتے  
کھنکھتے کھنکھتے

۵۳  
کھنکھتے میں کھنکھتے  
کاپنی بہ نرم سے کہ بدن مٹے ہو گیا

۵۴  
مزیکا لطف تھا تو تھارے حضور تھا  
بن لیتی قبر آنا تامل ضرور تھا

۵۵  
بھیا کی آس میں اتوں نہ باب کی  
کائیٹنگے دکھ زڈاپے کا ترپا اب کی

۵۶  
کھنکھتے کھنکھتے بولی کھنکھتے  
کھنکھتے کھنکھتے کھنکھتے  
کھنکھتے کھنکھتے کھنکھتے  
کھنکھتے کھنکھتے کھنکھتے

۵۷  
کھنکھتے کھنکھتے کھنکھتے  
کھنکھتے کھنکھتے کھنکھتے  
کھنکھتے کھنکھتے کھنکھتے  
کھنکھتے کھنکھتے کھنکھتے

۵۸  
کھنکھتے کھنکھتے کھنکھتے  
کھنکھتے کھنکھتے کھنکھتے  
کھنکھتے کھنکھتے کھنکھتے  
کھنکھتے کھنکھتے کھنکھتے

۵۹  
بستی لٹا کے در کو ادا کیجے  
جواپ کی خوشی میں برباد کیجے

۶۰  
جائے ہلکے سے جدا ہن ہاں نہیں  
تم ہو گے قتل گاہ میں ہم قید فائے میں

۶۱  
در کار ہے لباس نہ زیور نہ زربھر  
کافی ہے اک یہ کھنکھتے عمر بھر بھر







<p>۷۷</p> <p>گرتی تیری مین بیان تمام تھا کہ ہائے حشر چرخ کا لاف تمام غل کر کے جو باد فلک تمام میں لپٹا رہی تیرے چھوٹے کیا آخری سلام تو مومن پر چھوٹے کیا آخری سلام</p>	<p>۷۸</p> <p>شیر و شیر خوار کھلے کھلے شیر و شیر خوار مٹا کیا چاکلی بخت پر چھوٹے خیال تسکین لے کر اس غم جا بجاہ میں حال سرمیکہ آج تیرا ہر شیر کا استعمال</p>	<p>۷۹</p> <p>سجود شکر کا پاؤں ملک سجود شکر کا پاؤں دامن کر کے تیرے فوس پر سیا سوار بازو پکڑے تیرے گم آٹھائی بصدوقار نیکم کر کے گل آٹھائی بصدوقار</p>
<p>۸۰</p> <p>سب پتی رہن وہ دلاور کل گیا بُج شرف سے خسرو خاں کل گیا</p>	<p>۸۱</p> <p>پیش پھرو ہی ہر مصیبت جدائی کی ملتی تھی شکل تم میں بہت سیر بھائی کی</p>	<p>۸۲</p> <p>غازی میں سب سوار ہی حیدر کے طور تھے نیزہ دھوا جو دوش پہ پور ہی اور تھے</p>
<p>۸۳</p> <p>کچھ کھڑے میں سب پیر و سید وقت یہ کر رہی تھی سب انسو وین رقت یہ کر رہی تھی سب انسو وین رقت یہ کر رہی تھی سب انسو وین</p>	<p>۸۴</p> <p>چھپ چھپ کر چھپ کر چھپ چھپ کر چھپ کر چھپ چھپ کر چھپ کر چھپ چھپ کر چھپ کر</p>	<p>۸۵</p> <p>نیل غزال چھپ کر نیل غزال چھپ کر نیل غزال چھپ کر نیل غزال چھپ کر</p>
<p>۸۶</p> <p>روئے کے غل سے تیرا دل پہ چلتے ہیں کچھ سوچ سوچ کر کف افسوس ملتے ہیں</p>	<p>۸۷</p> <p>پڑ جائے کیونکہ داغ دل دردناک میں ملتا ہر آج چو دعویں کا چاند خاک میں</p>	<p>۸۸</p> <p>گرد قدم عقاب کو پانا محال تھا سایہ پری کو بھی نظر آنا محال تھا</p>
<p>۸۹</p> <p>مٹا مٹا کر دشتان اکیلا آپا دھن نابود لہا کا راہوار بولاتے بولتے تیرا ہر خوست جان</p>	<p>۹۰</p> <p>مٹا مٹا کر دشتان اکیلا آپا دھن نابود لہا کا راہوار بولاتے بولتے تیرا ہر خوست جان</p>	<p>۹۱</p> <p>مٹا مٹا کر دشتان اکیلا آپا دھن نابود لہا کا راہوار بولاتے بولتے تیرا ہر خوست جان</p>
<p>۹۲</p> <p>اُمدا ہوا ہر ابرہہ فوج تمام کا آقا بھی دیکھیں دوسرے لڑنا غلام کا</p>	<p>۹۳</p> <p>مضطر تھا دل خواہ حسن کی جدا کی اکبر گریٹ کے رونے لگے چھوٹے بھائی سے</p>	<p>۹۴</p> <p>نسبت ہر کیا کہ ماہ میں ہر نقوش داغ کا عالم ہر آفتاب میں دن کے چراغ کا</p>



<p>۱۹۱ دنیا میں جان کا انسان نہ ہو سکا یہ جو کا بھی چہرہ تابان نہ ہو سکا گر نہ یہ حسین کنگار نہ ہو سکا یہ کب تک یہ چاہہ زرخاں نہ ہو سکا</p>	<p>۱۹۲ اس صوبی جانی شکل کی کیا سنجیدہ جا کا مودہ رات کا دو چاندینا جھپٹی ہوئی وہ چھوٹے بندہ پوچھنا اس میں یہ غم کہ ہو جائے فنا</p>	<p>۱۹۳ نارنگ دین کی چھل سے زیادہ تر خون کی لہر کو سر پر جھنڈا کر زندگانی بیکار سے پاؤں کا جگر ملک بھر کے عقیدے میں باندھے گر</p>
<p>قربان گلرخان علی و متول پر اس حسن کا ہر خاتمہ آل رسول پر</p>	<p>ہر زخم تیغ جسم پر زکین ہو پھول سے باغ ارم سلامی میں کیے متول سے</p>	<p>کیے جو حل سستی اوج کلام ہے وہ بھی شہید عشق لب سرخ فام ہے</p>
<p>۱۹۴ قامت حقیقہ حسنی کا نہال ہے شہناؤ شکیل سبزہ جہان پائمال ہے خوش فاشی کا سر کو جیہ خیال ہے نوری تباہی کی علی بی حال ہے</p>	<p>۱۹۵ ابرو کی وہ کمان ہیکلے شکر گریہ تو بان میں رہتی وہی چو ان پیرہ فردا جو بھی چلے بے نظیر آج بھی وہی ہے تیرا شکر گریہ</p>	<p>۱۹۶ نیک بخت عسکری کا تہ تیغ سید میں سے مردوں کو دینا تو تہ تیغ پولیس میں آئی کہ جب سکا تہ تیغ سرسبز یاس میں خار کھاتے تہ تیغ</p>
<p>یہ کسکے سرو قد کو صنوبر پر فوق ہے گردن میں تیری کسکی غلامی کا طوق ہے</p>	<p>بیابا ہر ارض رعب نظر تو تراب سے آنکھیں اسد چراتا ہر آنکھ عتاب سے</p>	<p>چلتے ہیں نخل بے ثمر آنکھ بیان سے جھڑتے ہیں پھول وقت تکلم زبان سے</p>
<p>۱۹۷ نور صاف صاف آئینہ حیرت و دود صاف صاف میں ہر صبح معاد تہ تیغ خوش آسمان لطافت پر چین حق کہ حق کے نور کی آیت پر چین</p>	<p>۱۹۸ نہج صاف صاف آئینہ حیرت و دود نہج کا ہر نشان اچھی حال کی نمود گلیوں کے تشک بوجہ پیرخان پر چود سوچے یہ بوجہ پیرخان پر چود</p>	<p>۱۹۹ کیونکہ حرف کلک پازرخاں کی تباہ اس چاہ سے کہ چہ خورشید کو حجاب نقطے عرف کے تہ تیغ میں چاہ</p>
<p>واضح ہے اس دلیل میں جابے سخن نہیں لہرین ہیں بحر حسن کی چین شکن نہیں</p>	<p>دیکھی ہے کسے ایسی سواری حکوس کی کو سون مہنگ ہوا میں ہر عطر و وس کی</p>	<p>آب حیات اسی میں خالق گواہ ہے ڈوبا ہے حسین خضر کا دل یہ وہ چاہ ہے</p>



<p>مرثیہ گر دین چلو سے عیان بن جائی تیار ہو سب کوئی نہ جان نہ جمع نہ دوری قدر آسان وہ جمع نہ جان بن جان</p>	<p>مرثیہ سب کی نظر تیری مکھڑا سکی آفتاب جیسا نور حسن کی نظر تیری روشن ہو رہی ہے سارے</p>	<p>مرثیہ بیکار نہ جانے لگا ہے خالی ہو گئے تھے سارے وہ چہرے بیکار نہ جانے لگا ہے آواز دی کہ جو ہے مرا و خاک</p>
<p>اکنتی ہر چشم اسکی صفائی نظر میں ہے تار نظر گلے میں کہ رشتہ گہر میں ہے</p>	<p>سادہ لباس مچھوڑا اس شک ماہ کا خلعت ستارہ ارہ و ولہا کے بیاہ کا</p>	<p>یہ ورتہ دار غنیمت رب حمد کے ہیں آفت بپا کرینگے کہ بچے اسد کے ہیں</p>
<p>مرثیہ نہیں باز رہا ہے صاف نہیں ہے جسے چھوڑا ہے صاف کلہ رشتہ باندھا ہے صاف کشتی کا آئینہ صاف</p>	<p>مرثیہ افراط ناز کی صورت پر خیال ہے پاؤں پر بندھا ہے جو ہے خیال ہے تمت یہ باندھا ہے جو ہے خیال ہے سوجان کا نظر آنا حال ہے</p>	<p>مرثیہ بیکار نہ جانے لگا ہے خالی ہو گئے تھے سارے وہ چہرے بیکار نہ جانے لگا ہے آواز دی کہ جو ہے مرا و خاک</p>
<p>آواز آرہی ہے پستی و ادج سے کھلی ہے مچھلی حسن کے دریا کی موج سے</p>	<p>پائینگے جاگنے میں نہ اسکو نہ خواب میں باریک میں بھی رہتے ہیں باریک میں</p>	<p>مارا براتیوں کو مرے تھے جان سے گرتی ہے دیکھو برق غضب آسمان سے</p>
<p>مرثیہ کشتی خالی و خالی ہے کشتی خالی و خالی ہے کشتی خالی و خالی ہے کشتی خالی و خالی ہے</p>	<p>مرثیہ پہ پائے ناز میں صفا کی ہے پہ پائے ناز میں صفا کی ہے پہ پائے ناز میں صفا کی ہے پہ پائے ناز میں صفا کی ہے</p>	<p>مرثیہ بیکار نہ جانے لگا ہے خالی ہو گئے تھے سارے وہ چہرے بیکار نہ جانے لگا ہے آواز دی کہ جو ہے مرا و خاک</p>
<p>گنگنا ہلاتوشت بھی سارا چمک گیا گویا شفق میں صبح کا تارا چمک گیا</p>	<p>بچے ہیں خاندان شہ کائنات کے پتلے بنے ہو ہیں سراپا ثبات کے</p>	<p>عزت پر عزت انکو سد اکبر پائے دی بیٹی بیٹی نے تیغ دو پیکر خدائے دی</p>



<p>۱۱۱ عبد السلام علی بن عبد المطلب روح الامین حضرت عباس چھوٹے چچا بن حضرت علی خداوند صفی بن علی</p>	<p>۱۱۲ سید الشہداء سید المریدین سید الساجدین سید المہتدین سید المرسلین سید المرسلین</p>	<p>۱۱۳ سید الشہداء سید المریدین سید الساجدین سید المہتدین سید المرسلین سید المرسلین</p>
<p>لعل میں ہوں میں حسن سیر پوش کا یکتا گم ہوں خسرو الماس نوش کا</p>	<p>حرب تھے کشمکش میں ہر اک گوشہ گیر تھا چلے کسی کمان میں چلے میں تیر تھا</p>	<p>مانند تار شمع ہر اک رگ سلگ گئی شعلے کی طرح آگ سراپا میں لگ گئی</p>
<p>۱۱۴ سید الشہداء سید المریدین سید الساجدین سید المہتدین سید المرسلین سید المرسلین</p>	<p>۱۱۵ سید الشہداء سید المریدین سید الساجدین سید المہتدین سید المرسلین سید المرسلین</p>	<p>۱۱۶ سید الشہداء سید المریدین سید الساجدین سید المہتدین سید المرسلین سید المرسلین</p>
<p>کوندی جو برق ہاتھ اور ہتھکنڈے دھالیں گرین میں پتہ تو ڈھالوں پر گری</p>	<p>مارا جسے وہ دشمن دین فوت ہو گیا ہاتھ اس کا شہر ہلکا الموت ہو گیا</p>	<p>کہتے تھے قتل شاہ زمیں کا عوض یہ ہو پھولوں پھلوں کہ خون حسن کا عوض یہ ہو</p>
<p>۱۱۷ سید الشہداء سید المریدین سید الساجدین سید المہتدین سید المرسلین سید المرسلین</p>	<p>۱۱۸ سید الشہداء سید المریدین سید الساجدین سید المہتدین سید المرسلین سید المرسلین</p>	<p>۱۱۹ سید الشہداء سید المریدین سید الساجدین سید المہتدین سید المرسلین سید المرسلین</p>
<p>ملاؤں بیچ قاسمہ سمار ہو گئی جانوں کی لوٹ موت کو بٹوار ہو گئی</p>	<p>تھا جا بجا ہو جو ہر اک نا بجا رکا ہے سب بشت کھیت بگیا تھا لالہ زار کا</p>	<p>لالی لو کی لب پہ جو بختی زہر مگاہ میں پڑا پیر سے پرستی کھائے تھے وہ لہا کو بیاہ میں</p>



۱۱۷  
تھا با دیا بھی نہ کہ نیم جہان نور  
آدمی کی باتھ آنے نہ جسکے قدم کی  
بازار دست خیر غزالان کیا خاص  
صفت میں ہر پیر پی تھانہ

آفت کی توجیان بھین قیامت کی جان بھتی  
رفوف کا دہہ تھا تو دل کی شان بھتی

۱۱۸  
سید بن دیکھ دیکھ کے لشکر کا انتشار  
تھا سخت مضطرب سعادنا بکار  
خبریں پیکر تھے چاہے کیا  
خواب بوج میں پھر کیا بکار

۱۱۹  
اگر تیری صفوں میں پر توئے جا میں  
پیدل تو کیا سواروں کے دل چھو جا میں

۱۲۰  
ازرق سے مگر تیرے سجدہ کیا  
تو تیرے نام و نیک ہر اور تیرے کیا  
گھوڑا کمال صفت سے کھڑا دیکھا  
خان سے کٹ لاسے فرزند مختار

نامی ہے تو سپاہ کے پیرے کو تمام  
جاگیر مجھے تے فرس خوش خرام

۱۲۱  
بولایس غنیمتیں کردہ تیرے  
مذہب نام میں لے دیں یہ تیرے  
بارہی طفل کو توڑ کیا اس میں  
مچھو بولایس جگہ جو

تخیر سمنہ جو اس پر تھا وں میں  
عباس زنگاہ میں آئیں تو جا وں میں

۱۲۲  
ہمان اس کے جو پیرے چاہے  
سادت میں جریں چاہے  
سکہ بھکی ضرب کا وہ نامدار میں  
سودا سیم و سیم

میدان میں ایک تیرے رجن کو مار لین  
ابن حسن تو کیا ہر تہن کو مار لین

۱۲۳  
پیکر چھوٹے سے بولاشی کہ جا  
ہان جلد اس کا تیرے جلا  
مچھو کر کے اس کو وہ بندل چلا  
مچھو کر کے اس کو وہ بندل چلا

مغور اپنے زور پہ یہ ناکار ہے  
ہان میرے شیرے تری زور پر سکار ہے

۱۲۴  
میں نے سوچا دھن و دھن  
میں نے سوچا دھن و دھن  
میں نے سوچا دھن و دھن  
میں نے سوچا دھن و دھن

بیٹا ہوں اس خبری کا جو تم مثال ہے  
اگر خود سال اب ترا پچھا محال ہے

۱۲۵  
یہ بات اس نے اعلان کی  
ابن حسن میں زور و زور  
نعرہ کیا کہ میں زور و زور  
میں جانے ہے سچہ

شیر وں سے بحث او سک بڑیر کیا ضرور  
میدان ہی ہے گو ہی تقریر کیا ضرور

۱۲۶  
میں نے سوچا دھن و دھن  
میں نے سوچا دھن و دھن  
میں نے سوچا دھن و دھن  
میں نے سوچا دھن و دھن

اگر وہ یہ صاعقہ شعلہ ور گرا  
اگر وہ یہ کھڑے کے پٹھے پر گر گرا



<p>۱۲۱ وان سے بجا برادرانی منہ موتوں کو چاہتا ہوں خود بخود آوار دی بول سے تیغ شرہ زہر کرتے ہیں ان میں پوری غم گزیدہ</p>	<p>۱۲۲ باز شفیق تیغ علم کے سر کا تھک مٹھتے ہی ہاتھ چل گیا نرسے کا تھک خالی کبھی گیا ہر جھلک سیر کا تھک دو ہاتھ لگا دھڑکا لو باز وادھڑکا تھک</p>	<p>۱۲۳ کاپنی زمین بدل گیا رنگ آسمان کا سرتیر کا اڑا دیا بازو کمان کا</p>
<p>۱۲۴ بکھری شمشیر تیغ ناب کھینچ کر سیریا خانان خراب کمان پکڑ کر میدان جگ ستاب دل نہ کھلے پھر پھر نیستیاں برباب</p>	<p>۱۲۵ اشفاق قلع ازق بلعون دیند چشم کو بدست تیغ بے زیند بکلا پیسے سے تیرا بیٹا ہے نہ مچھل بل نہ بابا کی مودارانی زیند</p>	<p>۱۲۶ مہلت خدا کے قہر سے ایک دم نپاؤ گے تم چاروں بھائی ساتوین دوزخ میں جاؤ گے</p>
<p>۱۲۷ کس بل ذرا ہمارے بھی تیر و کمان کا دیکھ کس بل ذرا ہمارے بھی تیر و کمان کا دیکھ</p>	<p>۱۲۸ بولی اجل کہ جلد روان سو نار ہو ثالث ہر تیغ بختی سے دو چار ہو</p>	<p>۱۲۹ کشتن مار نہ پھوٹنے والے زور کرب بہر حال کس کی تیغ کی باہن تیغ کرب ہر خیز کر بلا میں دودن سے کرب اولاد شیر حق سے ہر پہ کرب</p>
<p>اس معرکے کے ذکر کتابوں میں ہ گئے ظالم گرا تو پانوں کا بون میں ہ گئے</p>	<p>رہتا تھا اس سے موت کا بھی دل ڈرا ہوا سوفار کے دہن میں ہو تھا بھرا ہوا</p>	<p>لڑکے بھی پانکے جنگ میں جی چھوڑتے نہیں سیف خدا میں حربے منہ مور نہیں</p>



<p>۱۳۹          اس خطے سے اسکو جو بیاں غائب          شد سے ہاتھ سے گئے شاہ غیب          تم کھوئے شک بھر کر کہ غیب          سے بچنے کی پاب</p>	<p>۱۴۰          پہونچنے کے لئے اٹھا دو باغ جا          پاچون واس مارتے ارق سے جیبار          آواز سے رستے ہو بیت کو قرار          باقی رہتا ہوا سلا سیاہ کار</p>	<p>۱۴۱          گھوڑے سے اسکو جو بیاں غائب          جھپکا اڑا لٹ گیا دور الصب غائب          تو اس پر خزان ہوا نصرت غراب          اس سے پہونچو پہونچو لٹا غائب</p>
<p>بچہ ہوا تھکیکی نہ ضرب اس لیم کی          امداد کیجو مرے خالق یتیم کی</p>	<p>حربوں کے سب لبان تھن گدا ہوا          فولاد پشت پر تھا کمی من لدا ہوا</p>	<p>کیف شراب کفر جو تھا دور ہو گیا          چاروں سمنوں کا نہ سر جو ہو گیا</p>
<p>۱۴۲          ہر دو شاہ زور کے فاکرے غیب          پانی ملا نہ سیاہ کاشت ہو غیب          منظر اب خلدین بان مرے غیب          دنیا ہوں مرے واسطہ جو غیب</p>	<p>۱۴۳          لپٹی ہوئی تھی ریت سے دیوے          چار آئینہ بھی تھیں تھکے دیوے          تین کج پستے گر کر ان سے دیوے          گھوڑے کے پاؤں سے تھے لنگر دیوے</p>	<p>۱۴۴          ان زلموں سے کام چکا ہو غیب          جو تھا عین سیاہ سے جھپکا لبان غیب          آواز دی جی نے کہ کو کیا ہو غیب          تیرے تیرے جی جانوں سے غیب</p>
<p>فرزند قاطعہ کی دعا مستجاب کر پا          ارق کوئے شکست اسے فتحیاب کر</p>	<p>کرتے تھے طعن جو ہر شمشیر برق پر          رخ پر جھلم تھی مغفرو فولاد فرق پر</p>	<p>بزدل تھا ڈر گیا جو وہ سروک ٹوک پر          رہوار سے اٹھالیا نیزے کی نوک پر</p>
<p>۱۴۵          چھپنے میں المیہ کو سوچو جو غیب          رخ سے زور سے تھکے غیب          کھوئے خبا غلطہ کی طبع غیب          سمجھو اسے بان بکا پری کہ غیب</p>	<p>۱۴۶          کشمیری کندی          گندے آئینے کیان ریشمی کندی          گندے آئینے کیان ریشمی کندی          گندے آئینے کیان ریشمی کندی</p>	<p>۱۴۷          پیا پسان چورت پانی تباہ غیب          دے تھے تھکان پکان قاتم غیب          پیکار میں جب تو کیجئے نکال غیب          ہر دست کرے میں غیب</p>
<p>ہر شہ لب کی چشم کے ساغر چھلک ٹہر          سہرتے دلہن کے بھی آنسو ٹپک پڑے</p>	<p>اس دم مرا تھے مجھ جنگ جدال کا          دیکھو نہ موجب آنکھوں سے پیر کے لال کا</p>	<p>ارزق سے کند و فکر کرے کارزار کی          قبرین بنائے ایک جگہ آ کے چار کی</p>



۱۲۱  
 با بیکاری که افتاد و کار او کج  
 شب کو بختی بی دریا و دریا  
 تو سپید چرخ که تری ذات بر سر  
 ملجاسی سر سے دو حال کی تیر

۱۲۲  
 گم گم اوجاگر گم نشانی دی  
 گم گم اوجاگر گم نشانی دی  
 تو سپید چرخ که تری ذات بر سر  
 ملجاسی سر سے دو حال کی تیر

۱۲۳  
 کدو کدو کدو کدو کدو کدو  
 کدو کدو کدو کدو کدو کدو  
 کدو کدو کدو کدو کدو کدو  
 کدو کدو کدو کدو کدو کدو

پچین اچھی دہنت شہ مشرقین کا  
 بیوہ اسے یہ کچھ سود و حسین کا

مرحبی کچھ سو انہیں یہ کارزار میں  
 وادادو کیا تھا اسے ایک دیر میں

ایمان نبائیں او ستم آرا کو نشان سے  
 نیزہ علی اہل تے تھے جہاں بان سے

۱۲۴  
 حضرت پیر پیر پیر پیر پیر  
 میدان میں پیر پیر پیر پیر  
 یکجا کھڑے ہیں پیر پیر پیر  
 تیبا بے تیبا بے تیبا بے تیبا

۱۲۵  
 گم گم گم گم گم گم گم  
 گم گم گم گم گم گم گم  
 گم گم گم گم گم گم گم  
 گم گم گم گم گم گم گم

۱۲۶  
 گم گم گم گم گم گم گم  
 گم گم گم گم گم گم گم  
 گم گم گم گم گم گم گم  
 گم گم گم گم گم گم گم

دخیرت حضور آہ و بکا کرین  
 خادم جہاد کرتا ہر حضرت دعا کرین

ہو میگا پست گویہ تگر ملند ہے  
 بھیما فروتنی سے بشر سر ملند ہے

طاری ہوا بس اور بھی طیش اس لعین پر  
 لکڑی سمجھ کے ڈانڈ کو پکار زمین پر

۱۲۷  
 گم گم گم گم گم گم گم  
 گم گم گم گم گم گم گم  
 گم گم گم گم گم گم گم  
 گم گم گم گم گم گم گم

۱۲۸  
 گم گم گم گم گم گم گم  
 گم گم گم گم گم گم گم  
 گم گم گم گم گم گم گم  
 گم گم گم گم گم گم گم

۱۲۹  
 گم گم گم گم گم گم گم  
 گم گم گم گم گم گم گم  
 گم گم گم گم گم گم گم  
 گم گم گم گم گم گم گم

کرلو بلند صاعقہ اشعلہ فام کو  
 بجلی بناؤ شہب دل دل فرام کو

یہ ہوش آتھیں کھنڈ ہیں جو باطوس ہیں  
 رہنے دو بیان ہیں کہ چاشنک پاس میں

قائم کے جسطون کیا اس مقام پر  
 تیر شہاب بنگے گرا فوج شام پر



۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

تلوار دست راست میں خم کے رکھی  
 منقار مرغ تیر قلم ہو کے رہ گئی  
 رزق کو وار تیغ کا دشوار ہو گیا  
 نقطہ بنا حریف یہ پیر کا رہو گیا  
 تیور و غامین یان ہی فضل خدا سے ہیں  
 جرات ہماری دیکھ کہ دوں کے پیاسے ہیں

۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

قربان اس قربش کے تیار عرض اشر کے  
 سر کی شقی کے گرز کو ترچھا ترش کے  
 تاثیر تھی مزاج میں کھوڑے گے لگ کی  
 مثل شریک تھا جنبش سے باگ کی  
 اب چھوڑیو نہ بے اسے کشتہ کے موے  
 گر ماگیا ہر باگ فرس کی لیے ہوے

۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

مٹے تھے اپنے ہاتھ شیا جین مٹے ہوئے  
 تھے سر سر کند کے خلقہ کٹے ہوئے  
 ہر دم یہ چاہتا تھا دھانے کو چاہ کے  
 دشمن کو مار ڈالے یا پونے داب کے  
 رکھتے ہو زور ہاتھ میں شکر لاشی کا  
 جلوہ دکھا دو دست علی کی صفائی کا



۱۶۱  
 چشم ز جلال سے تپتے ہو جان  
 شکر شکر شکر شکر شکر شکر  
 جا آج سے تپتے ہو جان  
 چو چو چو چو چو چو چو چو  
 چو چو چو چو چو چو چو چو

۱۶۲  
 کبریا کی بے پرواہی  
 کبریا کی بے پرواہی  
 کبریا کی بے پرواہی  
 کبریا کی بے پرواہی  
 کبریا کی بے پرواہی

۱۶۳  
 چو چو چو چو چو چو چو چو  
 چو چو چو چو چو چو چو چو  
 چو چو چو چو چو چو چو چو  
 چو چو چو چو چو چو چو چو  
 چو چو چو چو چو چو چو چو

ٹوٹے پہاڑ دیو کے جسم درشت پر  
 گھٹنوں کو ٹوٹ گئے مٹی کی پشت پر

جرات سے کہ فرق نہ آئے حواس میں  
 والہ کیا لڑے ہو تم اس کو پیاس میں

مکھڑیا بات تھی کی ڈیورھی سے ہٹ گئی  
 جلدی بلائیں لیکے دھن سے لپٹ گئی

۱۶۴  
 بالبدہ مور باغیاں سے تپتے ہو جان  
 دیکھ لیاں سی کوئی تپتے ہو جان  
 تپتے ہو جان تپتے ہو جان  
 تپتے ہو جان تپتے ہو جان  
 تپتے ہو جان تپتے ہو جان

۱۶۵  
 ان پانچوں کو کھڑے ہو جان  
 زہرہ کو کھڑے ہو جان  
 زہرہ کو کھڑے ہو جان  
 زہرہ کو کھڑے ہو جان  
 زہرہ کو کھڑے ہو جان

۱۶۶  
 دیکھ لیاں سی کوئی تپتے ہو جان  
 دیکھ لیاں سی کوئی تپتے ہو جان  
 دیکھ لیاں سی کوئی تپتے ہو جان  
 دیکھ لیاں سی کوئی تپتے ہو جان  
 دیکھ لیاں سی کوئی تپتے ہو جان

جنباں میں مٹی غلغلا گئے وادے سے  
 سب بگیا تھا شیشہ گردوں غبار سے

نام و روئے ازرق شامی کی جان کو  
 بھیجے پر سے اور کسی پہلوان کو

تہا وہ تیر مغیوں کے جھک میں چپ گیا  
 شیشہ کا چاند فوج کے باول میں چپ گیا

۱۶۷  
 غصے میں چو چو چو چو چو چو چو چو  
 آج جلال میں وہ تپتے ہو جان  
 آج جلال میں وہ تپتے ہو جان  
 آج جلال میں وہ تپتے ہو جان  
 آج جلال میں وہ تپتے ہو جان

۱۶۸  
 کبریا کی بے پرواہی  
 کبریا کی بے پرواہی  
 کبریا کی بے پرواہی  
 کبریا کی بے پرواہی  
 کبریا کی بے پرواہی

۱۶۹  
 کبریا کی بے پرواہی  
 کبریا کی بے پرواہی  
 کبریا کی بے پرواہی  
 کبریا کی بے پرواہی  
 کبریا کی بے پرواہی

سج در آئی قلب میں شے پہ محل گئی  
 دہنے پر گری کے پہلو پہ پہل گئی

مکان تھا یہ کہ نخل و غابا ورنہ ہو  
 حامی ہوں جب حضور تو کیونکر طوفان ہو

تیروں کے رخت پاک زردہ جامہ نکلیا  
 تبدیل کی طرح تن پر نور چھین گیا

مرثیہ میر موسیٰ  
 مرثیہ میر موسیٰ  
 مرثیہ میر موسیٰ  
 مرثیہ میر موسیٰ  
 مرثیہ میر موسیٰ



<p>۱۷۱۱ء چلتا تھا کہ بادِ صحرانہ تلاش میں تھا کہ کون سی میں کی طرف توجہ دے ان ملکوں میں چھپا ہوا</p>	<p>۱۷۱۱ء پتہ نہیں تھا کہ کون سی میں کی طرف توجہ دے ان ملکوں میں چھپا ہوا</p>	<p>۱۷۱۱ء پتہ نہیں تھا کہ کون سی میں کی طرف توجہ دے ان ملکوں میں چھپا ہوا</p>
<p>طاقت گئی ہو جو کون سے ٹپک گیا گھوڑا بھی ماند ہو گیا بازو بھی ٹپک گیا</p>	<p>تھم جاؤں سے کہے جو خاموش ہو گئے ملنے کو رکھ کے یاں یہ ہو مشن ہو گئے</p>	<p>ہو چکے جو تہ قریب تر بائیں پاس کے ٹکڑے ٹکڑے زمین پر دھاک لاش کے</p>
<p>۱۷۱۱ء کھینچا تھا کہ کون سے میں کی طرف توجہ دے ان ملکوں میں چھپا ہوا</p>	<p>۱۷۱۱ء کھینچا تھا کہ کون سے میں کی طرف توجہ دے ان ملکوں میں چھپا ہوا</p>	<p>۱۷۱۱ء کھینچا تھا کہ کون سے میں کی طرف توجہ دے ان ملکوں میں چھپا ہوا</p>
<p>کٹ کٹا اس کے منہ سے کلہ بکل پڑے گھر سے دھن بنی ہوئی کہ اکھل پڑی</p>	<p>بسل وہ بکس و طن آوارہ ہو گیا سرتین دن کے پیاسے کا صد پارہ ہو گیا</p>	<p>دل جانب خدا سوے گردون نظر ہی مان کا دھیان کچھ نہ دھن کی خبر ہی</p>
<p>۱۷۱۱ء کھینچا تھا کہ کون سے میں کی طرف توجہ دے ان ملکوں میں چھپا ہوا</p>	<p>۱۷۱۱ء کھینچا تھا کہ کون سے میں کی طرف توجہ دے ان ملکوں میں چھپا ہوا</p>	<p>۱۷۱۱ء کھینچا تھا کہ کون سے میں کی طرف توجہ دے ان ملکوں میں چھپا ہوا</p>
<p>جاتے کہ ہر کہہ چھپے دور تھا سرتاقدم سہندھی تیغوں سے چور تھا</p>	<p>دم بند کر دیا تھا سپاہِ مزید کا کچلے ہوئے گھوڑوں کے ترانے شہید کا</p>	<p>شانوں سے خون سیکتا تھا اس رشک ماکہ گردن لٹکتی جاتی تھی ہاتھوں شہید کا</p>



<p>۱۷۱ دو لہا کی جان دے پڑی تھی بھکاری دیکھا کہ لاش نے بین سلطان جو رہا چھاتی پارسے ہاتھ لہو ہوا بھکاری جلدی حرم میں جا کے بھکاری وہ بھکاری</p>	<p>۱۷۲ بل کسے جانے پڑے تھے بھکاری پیشا پڑے غش ہوئی وہ بھکاری میت میں لٹا کے ہے شاہ بامدار مان لاش سے لپکے چلا پڑی بھکاری</p>	<p>۱۷۳ دو لہا سب آج خون کی زونڈ بھکاری دو لہا کے سین ہوئی بھکاری دو لہا تھیں پہاڑ کی منہندی بھکاری دو لہا تھیں مین وون بھکاری</p>
<p>عمر ہوا عقادیرے شاہ زم کے پاس لو بی بیوں تباہ دو لہا دھن کے پاس</p>	<p>برپا پر قل اور آنکھوں کو تم کھو گئے تھیں مان قصہ غش پڑی دھن بولے تھیں</p>	<p>جینے کا اب مراہین نیام زشت میں دو لہا مجھے بھی پاس بلائے زشت میں</p>
<p>۱۷۴ عجب تھیں کہ تو نے ساتھ میں عجب تھیں کہ تو نے ساتھ میں عجب تھیں کہ تو نے ساتھ میں عجب تھیں کہ تو نے ساتھ میں</p>	<p>۱۷۵ روٹی کے سانس کی پٹی پر کیسی پٹ پٹ کر رہی تھی نہ کھانے کا یہ محل نہیں مرٹھو دھن</p>	<p>۱۷۶ کے بیان جو انڈون کے ساتھ پوچھی کہ پڑے غش بھکاری دو بار شکیب سے کہا دھن بھکاری چپے پڑے دو لہا کے بھکاری</p>
<p>اس دم کسی کے مرنے کا منہ سونہ نام میں پھوپھیاں کہ دھرمین ہاتھوں پہر کو تھام</p>	<p>منزل چاکے چین سر شام کھیو ٹھنڈی ہوا میں رات کو آرام کھیو</p>	<p>حسرت بھری گاہ سے رخ پر گاہ کی ماتھو کو رکھ کے پائون پہ اک سر آہ کی</p>
<p>۱۷۷ یہ کہ تھا سا منو لاش کی غنیمت ماتھ کے غلے کا چہرے کا جب دیکھا الٹ پلٹ جو دھن بھکاری سند سے اچھے حال اپنی بھکاری</p>	<p>۱۷۸ وہ جان بیک کی منوں کو طلب منس کی بیک کی منوں کو طلب منس کی بیک کی منوں کو طلب منس کی بیک کی منوں کو طلب</p>	<p>۱۷۹ پوچھی تھی کہ اے زونڈ بھکاری تھیں تھیں سب بھکاری بھلی تھی چاک بھکاری اسی تھی بھکاری</p>
<p>افشان چھڑائی ماتھ کی گردن کو موڑ کے پسکا زمین پہ سہر کی لڑیوں کو توڑ کے</p>	<p>دنیا سے کوچ سو عدم کر کے آئے ہو اماں تو جانتی تھی کہ اب مر آئے ہو</p>	<p>جلتے ہیں غم سے داغ دل پاش پاش کے اب سات بار گرد پھر ونگی مین لاش کے</p>



<p>۱۹۰</p> <p>ما سب میں اس شہید پرست کی جی چاہتا جان نہ مر پھر نہ کریا کیوں رول لاتی ہو میں پرست پرست کی جان</p>	<p>۱۹۱</p> <p>میں نے اپنے دل سے دیکھ کر ہر جان سے صفت نہ سکا اس پر وہاں تباہ و زوال کا</p>	<p>۱۹۲</p> <p>میں نے اپنے دل سے دیکھ کر ہر جان سے صفت نہ سکا اس پر وہاں تباہ و زوال کا</p>
<p>دو لہائی ساس خاک پر قرار گری جس کا تھی رشتہ میں غم کھلے گری</p>	<p>میں نے اپنے دل سے دیکھ کر ہر جان سے صفت نہ سکا اس پر وہاں تباہ و زوال کا</p>	<p>سردم عریب را دینا اکمل روونگی ناشا و نامرا و خاک کے روونگی</p>
<p>۱۹۳</p> <p>میں نے اپنے دل سے دیکھ کر ہر جان سے صفت نہ سکا اس پر وہاں تباہ و زوال کا</p>	<p>۱۹۴</p> <p>میں نے اپنے دل سے دیکھ کر ہر جان سے صفت نہ سکا اس پر وہاں تباہ و زوال کا</p>	<p>۱۹۵</p> <p>میں نے اپنے دل سے دیکھ کر ہر جان سے صفت نہ سکا اس پر وہاں تباہ و زوال کا</p>
<p>کر لو سلام زینت گردن اساس کو تسلیم کرو آخری خدمت کی اساس کو</p>	<p>۱۹۶</p> <p>میں نے اپنے دل سے دیکھ کر ہر جان سے صفت نہ سکا اس پر وہاں تباہ و زوال کا</p>	<p>سیدھی نہ وہ فقر نہ وہ گفت و شنید ہی یہ پیر خن مختاری و فاسے بعید ہی</p>
<p>۱۹۷</p> <p>میں نے اپنے دل سے دیکھ کر ہر جان سے صفت نہ سکا اس پر وہاں تباہ و زوال کا</p>	<p>۱۹۸</p> <p>میں نے اپنے دل سے دیکھ کر ہر جان سے صفت نہ سکا اس پر وہاں تباہ و زوال کا</p>	<p>۱۹۹</p> <p>میں نے اپنے دل سے دیکھ کر ہر جان سے صفت نہ سکا اس پر وہاں تباہ و زوال کا</p>
<p>جلدی سواریاں میں کہ عرصہ سوا ٹوٹی ہوئی پہر و لہن کا محاذ لگا ہوا</p>	<p>۲۰۰</p> <p>میں نے اپنے دل سے دیکھ کر ہر جان سے صفت نہ سکا اس پر وہاں تباہ و زوال کا</p>	<p>۲۰۱</p> <p>میں نے اپنے دل سے دیکھ کر ہر جان سے صفت نہ سکا اس پر وہاں تباہ و زوال کا</p>







۱۰  
بمان پند و نبوت و تقاریر  
چندر کی دلاست بوجہ گریزین

۱۱  
کچھو کچھو اب بانیہ رنگان سے  
دنیا کی سراسر بوجہ گریزین

۱۲  
دانش احمد پیر پیر کے حیدر  
عشق اعلیٰ سے بوجہ گریزین

۱۳  
بیل میں ریاض قاطب کے  
اوج اپنے ہمارے بوجہ گریزین

۱۴  
گم گشتین میں برجان میں  
سہرے غفلت سے بوجہ گریزین

۱۵  
روئے میں فنون پرچم پرچم  
دیرا دیار سے بوجہ گریزین

۱۶  
روئے والوں کے واہ رنج  
رہے شہدائے بوجہ گریزین

۱۷  
قیمت میں آنسوؤں کے قطرے  
موت کی برباد سے بوجہ گریزین

۱۸  
کچھو کچھو فان دیدہ تیرے  
پہلے دیار سے بوجہ گریزین

۱۹  
باداں بھون کے وقت بارش  
ساوون کی گھاس سے بوجہ گریزین

۲۰  
کس کس گھر کے چراغ روشن  
آفت کا ہوا سے بوجہ گریزین

۲۱  
اکھل آنے میں چشم سے قطرے  
سوئے دیار سے بوجہ گریزین

۲۲  
قطعہ نہ یق کے پورے  
میدان دفات سے بوجہ گریزین

۲۳  
قبا سا پر قد و مویشا اوج  
گیا طوبی سے بوجہ گریزین

۲۴  
دنیوں کے سند بادیا میں  
نیرت میں صبا سے بوجہ گریزین

۲۵  
قطعہ آہنی تھی آہ نانی  
سب درود و دعا سے بوجہ گریزین

۲۶  
بابا کی خبر حسین کچھو آئی  
کیا داشت بلات سے بوجہ گریزین

۲۷  
پیر پیر علی گڑھ کو قید میں کون  
لکھ در و در خواست سے بوجہ گریزین

۲۸  
چرخ کیو کیو میں مجاہد  
دل شہر کی دعا سے بوجہ گریزین

۲۹  
نوبین میں ادھر ادھر میں عباس  
انے دیار سے بوجہ گریزین

۳۰  
مثنوی بزرگ و بزرگ تقاریر  
مقامی نانا سے بوجہ گریزین



<p>۴۱ بہ شاہ سے سفر کا زمانہ گزریا ملا بہین علی کا سپہ ملا سے ہوں سے جہاں جنگ نام خلد سے سرنگوں ہی ہوا چھ آبی</p>	<p>۴۲ دشت چیل کی سی تیار بادام ایسا ملال خیر نہ دیکھا کوئی نہیں کیا سے بجاؤں میں یہ حکم سیا نام اس میں کا ہر سورنام</p>	<p>۴۳ پاٹ کھٹے فاف و الون کوڑی گہون کوڑوں کو کہ ہنہین جو جا اسج سے ہنہین ہنہین ارض سجدہ بن یان جھکا کہ ہر</p>
<p>سرکا نہ اس زمین سے قدم خوشرام کا گردن پھرا کے تنکے لگا منہ امام کا</p>	<p>صد نہ ہو کسی پہ بیان یہ وہ جاہنیں حضرت کو علم ہر کہ مری کچھ خطا نہیں</p>	<p>پیاسے شطرات کے ساحل پہ آچکے آگے بڑھے نہ جاؤ کہ منزل پہ آچکے</p>
<p>۴۴ ما تھے پاتھ پتھر کے بونے نام کیون چلے چلے چلے چلے چلے بلا سند خاص نہ سے قدم لاکپڑے ہیں یان سے قدم</p>	<p>۴۵ وہاں نہ تھی تیری سچائی تو تھے تھے تھے تھے تھے روکا ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر نہیں ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر</p>	<p>۴۶ پہنہین ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر اس جاگہ گاہ میں کا نشان ہر ہر کھین کا ہر ہر ہر ہر ہر ہر آگے اسیان سے کہاں ہر ہر</p>
<p>کیا بس چلے کہ موت گلو گیر ہو گئی یا نکلی تو خاک پانوں کی زنجیر ہو گئی</p>	<p>یان کلمہ گوارے تھے شہر قسین سے یہ خاک سُرخ ہو گئی خون حیدرین سے</p>	<p>گوشت وہ ہر یہ گلشن دار السلام ہر اب تابہ شہر اپنا بیان پر مقام ہر</p>
<p>۴۷ سوار ہی فامین خان زاد تقصیر کی بھی نہ تھی نہ تھی جن شہر سے میری شہر سے حیدر سے میری شہر سے</p>	<p>۴۸ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۴۹ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>
<p>اڑتا پھر امین جب قدم آئے رکاب میں نہ آگ میں رکاب بھی دم بھر نہ آب میں</p>	<p>تھرا بیگاہ دشت حرم کی دہائی سے نہ تھی اسی میں یہ چھٹنگی بھائی سے</p>	<p>اترین میں حضور کہ صحرا بھی خوب ہر جہاں بول اٹھے کہ یہ دریا بھی خوب ہر</p>



۷۰  
میرزا فرید الدین گنج شمس سولہ ہجری  
کا پنی زمین میں آئے تھے روزگار  
نہیں دی صدا کہ میں جو جاؤں گی ہمارے  
رست کو نہ سارو الم نام ہو لگا

۷۱  
سنگ کی چھائی کی صدا  
جنگل کی آواز کی صدا  
ہر دم کی گونج کی صدا  
مہیب کی آواز کی صدا  
پتھر کی آواز کی صدا

۷۲  
دیکھو کیا گھوٹا طوطا کی کیا ہوا  
سیا لہو کی سیاہی کی کیا ہوا  
پتھر کی آواز کی کیا ہوا  
پتھر کی آواز کی کیا ہوا  
پتھر کی آواز کی کیا ہوا

لوگو خدا کے واسطے کہ دوام سے  
دو چار کو سن رہے ہیں اس مقام سے

اٹھارہ ہائے کاشور آشور سے  
تیرن کی آواز میں صدائیں کچھار سے

قربان سے زمین سعادت سرشار سے  
گویا کھلے ہوئے ہیں دیکھ کر ہر شے سے

۷۳  
خدا کی آواز میں گونج رہی ہے  
آواز میں گونج رہی ہے  
آواز میں گونج رہی ہے  
آواز میں گونج رہی ہے  
آواز میں گونج رہی ہے

۷۴  
خدا کی آواز میں گونج رہی ہے  
آواز میں گونج رہی ہے  
آواز میں گونج رہی ہے  
آواز میں گونج رہی ہے  
آواز میں گونج رہی ہے

۷۵  
خدا کی آواز میں گونج رہی ہے  
آواز میں گونج رہی ہے  
آواز میں گونج رہی ہے  
آواز میں گونج رہی ہے  
آواز میں گونج رہی ہے

خون ہر جگہ کھنکھاتے دل مقبرہ میں  
ہر آواز زہر کا ہے اس سبزہ زار میں

رنج و ملال دل پہ بیان کی سبب نہیں  
لٹ جائے قافلہ تو کچھ اسکا عجیب نہیں

یہ وہ زمین ہے جہاں ہر شے مستجاب ہے  
ہر مقام حج کا طوف میں اس کے ثواب ہے

۷۶  
سرخ چہرے میں عجیبان بہار ہے  
خفت و غم میں ہر چہرہ ہمار ہے  
نخل خزان میں ہر چہرہ ہمار ہے  
خفت و غم میں ہر چہرہ ہمار ہے  
نخل خزان میں ہر چہرہ ہمار ہے

۷۷  
سرخ چہرے میں عجیبان بہار ہے  
خفت و غم میں ہر چہرہ ہمار ہے  
نخل خزان میں ہر چہرہ ہمار ہے  
خفت و غم میں ہر چہرہ ہمار ہے  
نخل خزان میں ہر چہرہ ہمار ہے

۷۸  
سرخ چہرے میں عجیبان بہار ہے  
خفت و غم میں ہر چہرہ ہمار ہے  
نخل خزان میں ہر چہرہ ہمار ہے  
خفت و غم میں ہر چہرہ ہمار ہے  
نخل خزان میں ہر چہرہ ہمار ہے

وے کو دل سبب نبی کی صلاح میں  
سُن لیں کہ نوحہ خوان کوئی اس نواح میں

روئے نہ کہ پاک و مطہر زمین ہے یہ  
ہم جسکو دھو دھو دھتے تھے ہی زمین ہے یہ

اون شرف حسین کے سائے سے ملک کیا  
پایہ بسا اس عرش کے پائے سے ملک کیا



<p>۱۰۱</p> <p>میر موسیٰ شہد الاچھر نامو  یہی سبکدوش عیاش نامو  یہی سبکدوش کی بختیہ نامو  یہی سبکدوش کی بختیہ نامو</p>	<p>۱۰۲</p> <p>بیات کلمے کا رو با نوسر نشان  یہی سبکدوش کی بختیہ نامو  یہی سبکدوش کی بختیہ نامو  یہی سبکدوش کی بختیہ نامو</p>	<p>۱۰۳</p> <p>یہی سبکدوش کی بختیہ نامو  یہی سبکدوش کی بختیہ نامو  یہی سبکدوش کی بختیہ نامو  یہی سبکدوش کی بختیہ نامو</p>
<p>نازہ کنول ہر پانی سے ہر زحیات کا  ای فخر خضر قریش بہتر فرات کا</p>	<p>جاروب کش کمان پین میں کو صفا کین  فراتش جلد خیمہ اقدس سپا کین</p>	<p>سنتے ہی نام نامی شاہ انام کو  ناتے بٹھاکے ٹھک گئے دونوں سلام کو</p>
<p>۱۰۴</p> <p>سنتے ہی نام نامی شاہ انام کو  ناتے بٹھاکے ٹھک گئے دونوں سلام کو</p>	<p>۱۰۵</p> <p>سنتے ہی نام نامی شاہ انام کو  ناتے بٹھاکے ٹھک گئے دونوں سلام کو</p>	<p>۱۰۶</p> <p>سنتے ہی نام نامی شاہ انام کو  ناتے بٹھاکے ٹھک گئے دونوں سلام کو</p>
<p>آن نرولون کا نہر تک نام حال ہو  پنجے سے اب ترایکا جانا حال ہو</p>	<p>بابتین نقین لطف و مہر کی اک لیر سے  عباس نامدار ٹٹلتے تھے شیر سے</p>	<p>یعنی کدھر خیمہ اقدس امام کا  شکار کمان پڑا ہے شہ خاص عام کا</p>
<p>۱۰۷</p> <p>جاری خدا کا فیض اپنے غلبہ  اس پیکر میں کیسی کیسی تاب</p>	<p>۱۰۸</p> <p>سنتے ہی نام نامی شاہ انام کو  ناتے بٹھاکے ٹھک گئے دونوں سلام کو</p>	<p>۱۰۹</p> <p>سنتے ہی نام نامی شاہ انام کو  ناتے بٹھاکے ٹھک گئے دونوں سلام کو</p>
<p>واللہ اعلم اگر دین عظام کو  سرحد بین کی آنے ندون فوج نام کو</p>	<p>پوچھا یہ لوگ کسکے ہیں سردار کون ہو  تھوڑی سی اس سپاہ کا مختار کون ہو</p>	<p>یہ وہ مجھے بغض ہو سار دہان کو  شکار کشی سے کام ہو کیا سپہان کو</p>



<p>۵۱۷          جوت جوت گھر سے چلا تھا علی          جوت جوت گھر سے چلا تھا علی          جوت جوت گھر سے چلا تھا علی          جوت جوت گھر سے چلا تھا علی</p>	<p>۵۱۸          سیکر سیکر سیف باندہ لگا کوئی          سیکر سیکر سیف باندہ لگا کوئی          سیکر سیکر سیف باندہ لگا کوئی          سیکر سیکر سیف باندہ لگا کوئی</p>	<p>۵۱۹          ستادہ ہو گئے چپے پڑا رہا میں          ستادہ ہو گئے چپے پڑا رہا میں          ستادہ ہو گئے چپے پڑا رہا میں          ستادہ ہو گئے چپے پڑا رہا میں</p>
<p>۵۲۰          لگتے ہیں جس سے کوہ وہ تیغین ہمارے ہیں          لگتے ہیں جس سے کوہ وہ تیغین ہمارے ہیں          لگتے ہیں جس سے کوہ وہ تیغین ہمارے ہیں          لگتے ہیں جس سے کوہ وہ تیغین ہمارے ہیں</p>	<p>۵۲۱          پونچے نہ رنج کچھ شہ گرد و شہ کوہ کو          پونچے نہ رنج کچھ شہ گرد و شہ کوہ کو          پونچے نہ رنج کچھ شہ گرد و شہ کوہ کو          پونچے نہ رنج کچھ شہ گرد و شہ کوہ کو</p>	<p>۵۲۲          اگر ہینگے یان رفقا بادشاہ کے          اگر ہینگے یان رفقا بادشاہ کے          اگر ہینگے یان رفقا بادشاہ کے          اگر ہینگے یان رفقا بادشاہ کے</p>
<p>۵۲۳          کیا نہ سوار کہ غنہ و جہان          کیا نہ سوار کہ غنہ و جہان          کیا نہ سوار کہ غنہ و جہان          کیا نہ سوار کہ غنہ و جہان</p>	<p>۵۲۴          ناگزیر فوج کا انبوہ آگیا          ناگزیر فوج کا انبوہ آگیا          ناگزیر فوج کا انبوہ آگیا          ناگزیر فوج کا انبوہ آگیا</p>	<p>۵۲۵          بین بدوئے رنج و غم سے امیب          بین بدوئے رنج و غم سے امیب          بین بدوئے رنج و غم سے امیب          بین بدوئے رنج و غم سے امیب</p>
<p>۵۲۶          پانی سے دور موسم گرما میں کیوں ہیں          پانی سے دور موسم گرما میں کیوں ہیں          پانی سے دور موسم گرما میں کیوں ہیں          پانی سے دور موسم گرما میں کیوں ہیں</p>	<p>۵۲۷          ہلنے لگا دھمک سے سفینہ زمین کا          ہلنے لگا دھمک سے سفینہ زمین کا          ہلنے لگا دھمک سے سفینہ زمین کا          ہلنے لگا دھمک سے سفینہ زمین کا</p>	<p>۵۲۸          تم کون ہو محق میں وہ لوگ اس مقام کے          تم کون ہو محق میں وہ لوگ اس مقام کے          تم کون ہو محق میں وہ لوگ اس مقام کے          تم کون ہو محق میں وہ لوگ اس مقام کے</p>
<p>۵۲۹          سنتے ہی پلٹ کے وہ خبر دیاں کو          سنتے ہی پلٹ کے وہ خبر دیاں کو          سنتے ہی پلٹ کے وہ خبر دیاں کو          سنتے ہی پلٹ کے وہ خبر دیاں کو</p>	<p>۵۳۰          فوجوں کے داخل کی خبر پہنچا          فوجوں کے داخل کی خبر پہنچا          فوجوں کے داخل کی خبر پہنچا          فوجوں کے داخل کی خبر پہنچا</p>	<p>۵۳۱          جاننے کے پہلے سننے سے پہلے          جاننے کے پہلے سننے سے پہلے          جاننے کے پہلے سننے سے پہلے          جاننے کے پہلے سننے سے پہلے</p>
<p>۵۳۲          سب شیریں شیر اسد ذوالجلال کے          سب شیریں شیر اسد ذوالجلال کے          سب شیریں شیر اسد ذوالجلال کے          سب شیریں شیر اسد ذوالجلال کے</p>	<p>۵۳۳          ظاہر بھی فرج ہوئے جو ٹھہرے فرات پر          ظاہر بھی فرج ہوئے جو ٹھہرے فرات پر          ظاہر بھی فرج ہوئے جو ٹھہرے فرات پر          ظاہر بھی فرج ہوئے جو ٹھہرے فرات پر</p>	<p>۵۳۴          مانینگے وہ نبیؐ کو نہ شیراز کو          مانینگے وہ نبیؐ کو نہ شیراز کو          مانینگے وہ نبیؐ کو نہ شیراز کو          مانینگے وہ نبیؐ کو نہ شیراز کو</p>











<p>۵۵۵ وہاں آج اس قدر نور و شہرت ہوئی خوشی دین تھا کہ زمین و آسمان شہر کے زرق و برق کی طرح سب کو دیکھ کر حیرت ہوئی</p>	<p>۵۵۶ خوشی ہوئی کہ ہر طرف سے خوشی ہوئی کہ ہر طرف سے خوشی ہوئی کہ ہر طرف سے خوشی ہوئی کہ ہر طرف سے</p>	<p>۵۵۷ خوشی ہوئی کہ ہر طرف سے خوشی ہوئی کہ ہر طرف سے خوشی ہوئی کہ ہر طرف سے خوشی ہوئی کہ ہر طرف سے</p>
<p>حیران ہو کیوں نہ چشم ہر آنہ عین کی کھینچی تھی ہر آنہ آسمان کو طنائیں زمین کی</p>	<p>مل کر خباب زمین کا مقام سے حضرت محمدؐ سوار پر سے دھوم دھام سے</p>	<p>پائے تھے کیا سعید جوان اس خباب نے غل تھا ستارے جن پر ہیں آفتاب نے</p>
<p>۵۵۸ تھا خانہ نجات نہیں تھی اس کو وہ نہ تھی نہیں تھی اس کو وہ نہ تھی نہیں تھی اس کو وہ نہ تھی</p>	<p>۵۵۹ مطلع ہوا نہیں تھی اس کو وہ نہ تھی نہیں تھی اس کو وہ نہ تھی نہیں تھی اس کو وہ نہ تھی</p>	<p>۵۶۰ نہیں تھی اس کو وہ نہ تھی نہیں تھی اس کو وہ نہ تھی نہیں تھی اس کو وہ نہ تھی نہیں تھی اس کو وہ نہ تھی</p>
<p>غل تھا یہ فوق تخت میں دیکھو آسمان بنا تابان ہوا آفتاب بنا آسمان بنا</p>	<p>سب شیر ذوالجلال کے پیار ہو جلو میں تھے شہزاد پر تھے تھا ستارے جلو میں تھے</p>	<p>مہر پر دیکھو شان ارتفاع کی چلن لیے تھے رخ پہ خطوط شعاع کی</p>
<p>۵۶۱ نہیں تھی اس کو وہ نہ تھی نہیں تھی اس کو وہ نہ تھی نہیں تھی اس کو وہ نہ تھی نہیں تھی اس کو وہ نہ تھی</p>	<p>۵۶۲ نہیں تھی اس کو وہ نہ تھی نہیں تھی اس کو وہ نہ تھی نہیں تھی اس کو وہ نہ تھی نہیں تھی اس کو وہ نہ تھی</p>	<p>۵۶۳ نہیں تھی اس کو وہ نہ تھی نہیں تھی اس کو وہ نہ تھی نہیں تھی اس کو وہ نہ تھی نہیں تھی اس کو وہ نہ تھی</p>
<p>ہم قسم کو آفت آئی ریاض بتول پر پانی بھی بند ہو گیا آل رسول پر</p>	<p>کر کا یہ تھا آتش و ہوا نو برہے چلو اکتا تھا پیک مرگ جو نو برہے چلو</p>	<p>پیاسے کلیے پین گئے سینے ہر ہوتے شہ کے کئی رفیق تڑپ کر تلف ہوئے</p>

۵۶۴  
نہیں تھی اس کو وہ نہ تھی  
نہیں تھی اس کو وہ نہ تھی  
نہیں تھی اس کو وہ نہ تھی  
نہیں تھی اس کو وہ نہ تھی



۵۶۵  
کے ایک حکم جنگ نہ نامدار سے  
اک اک جوبی نے جگمگ جوبی کی تار سے  
پھر اپنے کھنکھ سے نہ صاف کارزار سے  
سب نہ خود سے چین درکار سے

باقی فقط امام کے دل بند رہ گئے  
بھائی بھتیجے بھانجے فرزند رہ گئے

۵۶۶  
قاہل تم کے تھے برکتی بھائی و بھتیجے  
کو دیا کھنکھ خلد سے وہ بھی کھنکھ  
عباس سے تھے خدوین یاد کیر  
دو بھائی اور اک سپر سرورین

اپنے کھنکھ نظر کھنکھ اپنے نگاہ مٹی پر  
جاری تھا خون آنکھوں کا اولیٰ آپ مٹی

۵۶۷  
کے ایک حکم جنگ نہ نامدار سے  
اک اک جوبی نے جگمگ جوبی کی تار سے  
پھر اپنے کھنکھ سے نہ صاف کارزار سے  
سب نہ خود سے چین درکار سے

کیے سنگری اسے یہ صفدر می نہیں  
ہم بھی نہ لین جو اس کا عوض تھی نہیں

۵۶۸  
کے ایک حکم جنگ نہ نامدار سے  
اک اک جوبی نے جگمگ جوبی کی تار سے  
پھر اپنے کھنکھ سے نہ صاف کارزار سے  
سب نہ خود سے چین درکار سے

لکوارین کھائیں چروں پتھر خون میں گئے  
گھوڑوں سے قلب فوج میں گر کر گئے

۵۶۹  
ایا نہ تھا اچھی گل خورشید پیراں  
تین چوچ جو کھنکھ پیراں  
سینے کو کھول دیے بی بیوں نے  
دو بھائی اور اک سپر سرورین

ماقم میں ایک رات کی سپاہی ہلاک تھی  
رند سالہ برین تھا سر عریان خاک تھی

۵۷۰  
کے ایک حکم جنگ نہ نامدار سے  
اک اک جوبی نے جگمگ جوبی کی تار سے  
پھر اپنے کھنکھ سے نہ صاف کارزار سے  
سب نہ خود سے چین درکار سے

مکڑے ہیں استخوان بھی جدا بند بند بھی  
دوڑیگا انکے لاشوں اپنا سمند بھی

۵۷۱  
کے ایک حکم جنگ نہ نامدار سے  
اک اک جوبی نے جگمگ جوبی کی تار سے  
پھر اپنے کھنکھ سے نہ صاف کارزار سے  
سب نہ خود سے چین درکار سے

عالم میں ذکر حمله شیرازہ رک گیا  
جان باز مر گئے مگر امن نہ رہ گیا

۵۷۲  
کے ایک حکم جنگ نہ نامدار سے  
اک اک جوبی نے جگمگ جوبی کی تار سے  
پھر اپنے کھنکھ سے نہ صاف کارزار سے  
سب نہ خود سے چین درکار سے

اکبر بھی سر جھکائے ہوئے شکبار تھے  
عباس عن نامدار بہت بیقرار تھے

۵۷۳  
کے ایک حکم جنگ نہ نامدار سے  
اک اک جوبی نے جگمگ جوبی کی تار سے  
پھر اپنے کھنکھ سے نہ صاف کارزار سے  
سب نہ خود سے چین درکار سے

جو صبر کوئی زخم جگر کی دوا نہیں  
قہر و عتاب راہ خدا میں روا نہیں



<p>۱۰۰ انصاف کو چاہئے کہ ہر شے پر اجاب خون میں نہ پھینکے دو جہاں گزرتے ہیں ہر لمحہ پتھر پتھر پر ہر لمحہ</p>	<p>۱۰۱ پتھر پتھر کا رخ سے غصہ جلا کر پتھر پتھر اک ایسے بھلی جان مار پتھر پتھر سے عیاں نامدار چلائی ہے پتھر کی مین آپ سے تیار</p>	<p>۱۰۲ پتھر پتھر کے رونے کے شاہ راز گردن ملا ہمارے کہا دا مصیبت صدر سے مل سیرا دل عیاں پتھر پتھر سے شک پتھر پتھر</p>
<p>۱۰۳ اس راہ میں گلہ گوی لب پر نہ آئیگا دیکھیں گے جو کچھ اور مت درکھا بیگا</p>	<p>۱۰۴ یون و مبدوم طش سے فہمچی تڑپتی ہے بن پانی جیسے خاک پر مچھلی تڑپتی ہے</p>	<p>۱۰۵ اٹا کلیچ چپٹم کے ساغر چھلک پڑے بے اختیار آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے</p>
<p>۱۰۶ ہر پتھر پتھر کا رخ سے غصہ جلا کر پتھر پتھر اک ایسے بھلی جان مار پتھر پتھر سے عیاں نامدار چلائی ہے پتھر کی مین آپ سے تیار</p>	<p>۱۰۷ پتھر پتھر کا رخ سے غصہ جلا کر پتھر پتھر اک ایسے بھلی جان مار پتھر پتھر سے عیاں نامدار چلائی ہے پتھر کی مین آپ سے تیار</p>	<p>۱۰۸ پتھر پتھر کے رونے کے شاہ راز گردن ملا ہمارے کہا دا مصیبت صدر سے مل سیرا دل عیاں پتھر پتھر سے شک پتھر پتھر</p>
<p>۱۰۹ یقین کھینچیں ہن بکسوں بے پروا سطر خیر علم ہن سیکڑوں اک سر کپوا سطر</p>	<p>۱۱۰ عیسے ہن میرے آپ جلا دیجئے مجھے پانی جہان سے جانے لادیں مجھے</p>	<p>۱۱۱ ساحل پر دخل فوج سے تھکا ہو گیا مرضی سے ہن حضور کی ناچار ہو گیا</p>
<p>۱۱۲ پتھر پتھر کا رخ سے غصہ جلا کر پتھر پتھر اک ایسے بھلی جان مار پتھر پتھر سے عیاں نامدار چلائی ہے پتھر کی مین آپ سے تیار</p>	<p>۱۱۳ پتھر پتھر کا رخ سے غصہ جلا کر پتھر پتھر اک ایسے بھلی جان مار پتھر پتھر سے عیاں نامدار چلائی ہے پتھر کی مین آپ سے تیار</p>	<p>۱۱۴ پتھر پتھر کے رونے کے شاہ راز گردن ملا ہمارے کہا دا مصیبت صدر سے مل سیرا دل عیاں پتھر پتھر سے شک پتھر پتھر</p>
<p>۱۱۵ میت پر ہوئے گریہ زاری تو خوب ہے اب گھر میں لاش جاوے ہماری تو خوب ہے</p>	<p>۱۱۶ انصاف میں سر و جان ہر کچے کی آب میں انسا ہر دم کہ جیسے ہوا ہوا ب میں</p>	<p>۱۱۷ وریا کا گھاٹ کھینچے تلو اور چھین لوں سوار نہر چھوڑ دوں سوار چھین لوں</p>



<p>۵۸۳</p> <p>خط مومن نے دل سے کھینچ کر لیا میر کی تیرے حبیب کے جھوٹے دل سے لیا میر کی تیرے حبیب کے جھوٹے دل سے لیا میر کی تیرے حبیب کے جھوٹے دل سے لیا</p>	<p>۵۸۴</p> <p>میر کی تیرے حبیب کے جھوٹے دل سے لیا میر کی تیرے حبیب کے جھوٹے دل سے لیا میر کی تیرے حبیب کے جھوٹے دل سے لیا میر کی تیرے حبیب کے جھوٹے دل سے لیا</p>	<p>۵۸۵</p> <p>میر کی تیرے حبیب کے جھوٹے دل سے لیا میر کی تیرے حبیب کے جھوٹے دل سے لیا میر کی تیرے حبیب کے جھوٹے دل سے لیا میر کی تیرے حبیب کے جھوٹے دل سے لیا</p>
<p>کام آئے ہیں وہ اہل و فاجو غلام ہیں پر کیا کریں کہ تاج سکھ امام ہیں</p>	<p>دیر کے سب بہانے ہیں بچاتے ہیں ہم کو ترکہ لہر آپ کو ہر جاتے ہیں ہم</p>	<p>پر لگ گئے فرس میں پھر کرک جہانوں کے تھکرا دیا سہاٹ سلیمان کو پانوں کے</p>
<p>۵۸۶</p> <p>میر کی تیرے حبیب کے جھوٹے دل سے لیا میر کی تیرے حبیب کے جھوٹے دل سے لیا میر کی تیرے حبیب کے جھوٹے دل سے لیا میر کی تیرے حبیب کے جھوٹے دل سے لیا</p>	<p>۵۸۷</p> <p>میر کی تیرے حبیب کے جھوٹے دل سے لیا میر کی تیرے حبیب کے جھوٹے دل سے لیا میر کی تیرے حبیب کے جھوٹے دل سے لیا میر کی تیرے حبیب کے جھوٹے دل سے لیا</p>	<p>۵۸۸</p> <p>میر کی تیرے حبیب کے جھوٹے دل سے لیا میر کی تیرے حبیب کے جھوٹے دل سے لیا میر کی تیرے حبیب کے جھوٹے دل سے لیا میر کی تیرے حبیب کے جھوٹے دل سے لیا</p>
<p>خالق کر گیارم تہ آہ و بکا کرو رہ جائے آبرو مری یہ تم دعا کرو</p>	<p>ہر بار داغ تازہ ہیں رنج و ملال کے کسکو دکھاؤں اپنا کلینچ نکال کے</p>	<p>دل میں جو عزم تھا لبہ ریا تراکی کا رستہ لیا ہر سرنے سیدھا تراکی کا</p>
<p>۵۸۹</p> <p>میر کی تیرے حبیب کے جھوٹے دل سے لیا میر کی تیرے حبیب کے جھوٹے دل سے لیا میر کی تیرے حبیب کے جھوٹے دل سے لیا میر کی تیرے حبیب کے جھوٹے دل سے لیا</p>	<p>۵۹۰</p> <p>میر کی تیرے حبیب کے جھوٹے دل سے لیا میر کی تیرے حبیب کے جھوٹے دل سے لیا میر کی تیرے حبیب کے جھوٹے دل سے لیا میر کی تیرے حبیب کے جھوٹے دل سے لیا</p>	<p>۵۹۱</p> <p>میر کی تیرے حبیب کے جھوٹے دل سے لیا میر کی تیرے حبیب کے جھوٹے دل سے لیا میر کی تیرے حبیب کے جھوٹے دل سے لیا میر کی تیرے حبیب کے جھوٹے دل سے لیا</p>
<p>رکھ لے سنگ صبر دل پر ملاں پر اب رحم کیجے پیاسی سکینے کے حال پر</p>	<p>خادم قریب لائے جو اس ہوار کو کس پیار سے بلانے لگا شہسوار کو</p>	<p>پنجرہ چمکتا آتا تھا فرق جناب پر تھا آفتاب سایگن آفتاب پر</p>



<p>۹۹۰ یون خط زانی جانے تھے آں خاک سطح کرے کو دریا پیر کوئی جانے افواج روم شام کو کیا دھیان پیر حرکت علی شے پیر سے صحن جانے</p>	<p>۹۹۱ خاری بین آں دین آں دین صغیر بین آں دین آں دین دینے نہیں سبھی آں دین آں دین مرد آں دین آں دین آں دین</p>	<p>۹۹۲ میلے وہ آں دین آں دین جلبی کن دین آں دین آں دین گھٹا رہا تھا جہل آں دین سریا پر خیر جانہ تھا کل سیاہ</p>
<p>تن تن کے ہاتھ چاند سے چہرہ پاتے تھے لشکر کے نال کو تکتے تھے اور سکر تے تھے</p>	<p>نعرے زمین پہ گر صفت شیر حق کرین مریخ آسمان کے کلیجے کو شش کرین</p>	<p>سر تھے قلم حساب بھی گو بنانہ تھا تھا کون جسکا تیغ سے چہرہ کٹا نہ تھا</p>
<p>۹۹۳ وریا پیر تھا کہ خبر از غارت منع اسطفا در سیاہ غارت نیز ہم آں دین آں دین غارت ملواری سے ملی رہا</p>	<p>۹۹۴ بھین بھین کو کہ گھر کو توڑ دین جلیب کی طرح سیاہ کو توڑ دین حلوں سے قلب صبح سیاہ کو توڑ دین نوبین کیا بین سیاہ کو توڑ دین</p>	<p>۹۹۵ جسے جاکا جین تھی گردن تھی سیاہ تھی جاسے پناہ دین سیاہ تھی نیشیدہ جو ہر دین سیاہ تھی</p>
<p>آنے نہ پائے وانچ یہ جہاں گھاٹ پر اٹھ جائے جلد لوہے کی دیوار گھاٹ پر</p>	<p>گر ہر آب تیغ دو دستی سنبھال لیں طبقے زمین کے کاٹ کے پانی بحال لیں</p>	<p>نظر و بین بھین جھین جو بین ویا بھین منہ آس بلا کا ایک تھا آگھین نہرا بھین</p>
<p>۹۹۶ گو جادو سے شیر جادو گھاٹ کھیتی تیغ مور سے سر جادو گھاٹ نیشازی سر کی تیغ جادو گھاٹ نیشکل آں دین جادو گھاٹ</p>	<p>۹۹۷ نشتے ہی تیغ سے لال سیاہ کھیتی علی آں دین سیاہ جسکا لبان پہ تیغ سیاہ نیشکل آں دین سیاہ</p>	<p>۹۹۸ جسکی تیغ سے لال سیاہ نوشکل آں دین سیاہ نیشکل آں دین سیاہ نیشکل آں دین سیاہ</p>
<p>لاشہ بھر گیا خون میں ہر اک و سیاہ دم بھر میں ڈوب جائیگا پیر اسپاہ</p>	<p>گر زو سنان و تیغ و تبر کاٹنے لگی لوہے میں پیر پیر کے سر کاٹنے لگی</p>	<p>سوزان تھے جسم گرم تھا میدان تیغ کا پانی جلائے دیتا تھا ہر آن تیغ کا</p>



۱۰۱  
 دل برباد ہوئے ہیں غم و غنا  
 ترش تہ تیغ ہیں سر پہ تیرے  
 چاکے کے تیرے تیرے تیرے

۱۰۲  
 کس کی چاکے بنیں چلی چلی  
 کس کی آواز سے رن میں چلی چلی  
 بے پائون میں جھٹک میں چلی چلی  
 سر پہ تیرے تیرے تیرے

۱۰۳  
 صرف کیے تھے کھائی کھائی  
 تصویر میں صفائی کھائی  
 تصویر میں صفائی کھائی  
 کھائی کھائی کھائی کھائی

۱۰۴  
 تار نفس جو اہل ستم توڑے گے  
 جھنڈ دیکھتے ہی تیغ کا دم توڑ نیلے

۱۰۵  
 مارا کسی نے دم توڑ ہو چائے لگی  
 منہ جسے دیکھا اسکا کلا کاٹنے لگی

۱۰۶  
 رخت بدن تھا سرخ سجاوٹ غضب کی تھی  
 ملتی تھی خود گلے سے لگاؤ غضب کی تھی

۱۰۷  
 کھانے کھانے کھانے کھانے  
 کھانے کھانے کھانے کھانے  
 کھانے کھانے کھانے کھانے  
 کھانے کھانے کھانے کھانے

۱۰۸  
 کھانے کھانے کھانے کھانے  
 کھانے کھانے کھانے کھانے  
 کھانے کھانے کھانے کھانے  
 کھانے کھانے کھانے کھانے

۱۰۹  
 کھانے کھانے کھانے کھانے  
 کھانے کھانے کھانے کھانے  
 کھانے کھانے کھانے کھانے  
 کھانے کھانے کھانے کھانے

۱۱۰  
 ہر صفت میں آتی جاتی ہر لچا پتی ہوئی  
 بجلی ترپتی پھرتی ہر سر کاٹتی ہوئی

۱۱۱  
 ہر لاش کا یہ رنگ تھا زوید گھاٹ کو  
 پھیلی کوٹھڑے کرتے ہیں جسطرح کاٹ کے

۱۱۲  
 دھالین بھی خون سرخ تھیں نرنگاں  
 ڈوبے ہوئے تھے ابر کے لگے شہاب میں

۱۱۳  
 کھانے کھانے کھانے کھانے  
 کھانے کھانے کھانے کھانے  
 کھانے کھانے کھانے کھانے  
 کھانے کھانے کھانے کھانے

۱۱۴  
 کھانے کھانے کھانے کھانے  
 کھانے کھانے کھانے کھانے  
 کھانے کھانے کھانے کھانے  
 کھانے کھانے کھانے کھانے

۱۱۵  
 کھانے کھانے کھانے کھانے  
 کھانے کھانے کھانے کھانے  
 کھانے کھانے کھانے کھانے  
 کھانے کھانے کھانے کھانے

۱۱۶  
 رختی جو کھایاں تھیں تو دل توڑ جاتے تھے  
 ہر ہاتھ میں پھلتے تھیں دل چھوٹے جاتے تھے

۱۱۷  
 کھڑے تھے دل برتن تھی اس میں تباہین  
 گریلا تھا سودا الماس اب میں

۱۱۸  
 وی موت نے صدمہ غضب یار جیم کا  
 جاو کہ یان سے راست ہر جیم کا

دفعہ

۱۱۹



<p>۱۱۱ خداوند پرست بیکاری کی سی حالت کاشی پر موت بیکاری کی سی حالت خداوند پرست بیکاری کی سی حالت خداوند پرست بیکاری کی سی حالت خداوند پرست بیکاری کی سی حالت</p>	<p>۱۱۲ چرخِ زخمی پر زخمی کی سی حالت ابینہ زخمی کی سی حالت سستی زخمی کی سی حالت خداوند پرست بیکاری کی سی حالت خداوند پرست بیکاری کی سی حالت</p>	<p>۱۱۳ خداوند پرست بیکاری کی سی حالت خداوند پرست بیکاری کی سی حالت خداوند پرست بیکاری کی سی حالت خداوند پرست بیکاری کی سی حالت خداوند پرست بیکاری کی سی حالت</p>
<p>تو تھواری زبان تری شعلہ زبیر دو کر سمند کو بھی تو جانوں کہ تیرے</p>	<p>سکندر وارج پائے امام سعید کا عباس چلے تخت اٹوے یزید کا</p>	<p>آتش میں دھو خاک میں خون تجس گیا تن و سیہ کا گھوڑوں کی پاؤں پر گیا</p>
<p>۱۱۴ خداوند پرست بیکاری کی سی حالت خداوند پرست بیکاری کی سی حالت خداوند پرست بیکاری کی سی حالت خداوند پرست بیکاری کی سی حالت خداوند پرست بیکاری کی سی حالت</p>	<p>۱۱۵ خداوند پرست بیکاری کی سی حالت خداوند پرست بیکاری کی سی حالت خداوند پرست بیکاری کی سی حالت خداوند پرست بیکاری کی سی حالت خداوند پرست بیکاری کی سی حالت</p>	<p>۱۱۶ خداوند پرست بیکاری کی سی حالت خداوند پرست بیکاری کی سی حالت خداوند پرست بیکاری کی سی حالت خداوند پرست بیکاری کی سی حالت خداوند پرست بیکاری کی سی حالت</p>
<p>اس برق نے جو پھونک دیا تھاز مانیکو جھل بڑے پھرتے تھو جانیں بچانے کو</p>	<p>چمک یہ تھی کہ سامنے تھمتا نہیں کوئی یکتاے دہر ہوں مرا ہمتا نہیں کوئی</p>	<p>لڑنے پہ کیا ہوں لیس لہو تھے گھٹے ہوئے تھے ترکشوں میں تیرے آدھے کٹے ہوئے</p>
<p>۱۱۷ خداوند پرست بیکاری کی سی حالت خداوند پرست بیکاری کی سی حالت خداوند پرست بیکاری کی سی حالت خداوند پرست بیکاری کی سی حالت خداوند پرست بیکاری کی سی حالت</p>	<p>۱۱۸ خداوند پرست بیکاری کی سی حالت خداوند پرست بیکاری کی سی حالت خداوند پرست بیکاری کی سی حالت خداوند پرست بیکاری کی سی حالت خداوند پرست بیکاری کی سی حالت</p>	<p>۱۱۹ خداوند پرست بیکاری کی سی حالت خداوند پرست بیکاری کی سی حالت خداوند پرست بیکاری کی سی حالت خداوند پرست بیکاری کی سی حالت خداوند پرست بیکاری کی سی حالت</p>
<p>چپکے گئے تھے طبل یہ خون و گزند تھا دخست سے دل یزید کے باجوں کا بید تھا</p>	<p>طوفان ہر سرد بحر میں آج اسکے کاٹ سے اتر و گئے مر کے تیغ مجازی کے گھاٹ سے</p>	<p>تھیں یہ خرابیاں جو سپاہ یزید کی حربے بھی چال کھولے تھے قطع برید کی</p>



<p>۱۱۱ نہ تھے</p>	<p>۱۱۲ نہ تھے</p>	<p>۱۱۳ نہ تھے</p>
<p>سر کو نگاہ اہل شام کے چہرے بگاڑ کر دم لو گادریہ کو نے کئے چھ کو گار کر</p>	<p>ایسا سوار ہو تو وہ نہ صرف دے زانو سے کسے یوں دو گایہ فرس دے</p>	<p>پایا جدھر کا رخ ہی جہان پر وہ لڑا راکب کے دل کا غم اُسے تازیانہ تھا</p>
<p>۱۱۴ نہ تھے</p>	<p>۱۱۵ نہ تھے</p>	<p>۱۱۶ نہ تھے</p>
<p>دونوں طرف تھے وار جو حیدر کے چاند کو جانا تھا دہنے بائیں فرس چاند چاند کو</p>	<p>حسن مصوری دم تحریر دیکھو عباس کے سمند کی تصویر دیکھو</p>	<p>گو تین دن سے بے غلو آب و آفاق ہاں کا الف بھی اُسکے تازیانہ تھا</p>
<p>۱۱۷ نہ تھے</p>	<p>۱۱۸ نہ تھے</p>	<p>۱۱۹ نہ تھے</p>
<p>غل تھا ہٹو زمین پہ تو سن چڑھا ہوا فارس پہ کیا فرس بھی ہرن چڑھا ہوا</p>	<p>بیشل کیون نہ فرس اس طہ طراق کا دل کے ہاتھ پانوں تھے چہرہ براق کا</p>	<p>پیدا شکست فاش تھی فوج شریر گھائل تھی تیغ تیغ سے اور تیریر</p>



<p>۱۱۲</p> <p>نہ علم طائر و شکستیاں نہ سحر سمون رقی ایک سو زلال نہ وار سحر شیت سے پانی چال نہ حال بھی کھر تھی تھاپو چال مڑاڑ کے جانی تھی تھاپو چال</p>	<p>۱۱۳</p> <p>نہ علم طائر و شکستیاں نہ سحر سمون رقی ایک سو زلال نہ وار سحر شیت سے پانی چال نہ حال بھی کھر تھی تھاپو چال مڑاڑ کے جانی تھی تھاپو چال</p>	<p>۱۱۴</p> <p>نہ علم طائر و شکستیاں نہ سحر سمون رقی ایک سو زلال نہ وار سحر شیت سے پانی چال نہ حال بھی کھر تھی تھاپو چال مڑاڑ کے جانی تھی تھاپو چال</p>
<p>تو آنسے مل گئی جو موکل ہن گھاٹ ک ہو چکی حسین تک نہ کنارے کو کاٹ ک</p>	<p>دریا ہر برس قی کو تر کومل گیا تیغون میں آب خضر سکندر کومل گیا</p>	<p>رایت کا خم نشان شکست سپاہ تھا پرچم رخ علم پہ نہ تھا دو آہ تھا</p>
<p>۱۱۵</p> <p>نہ علم طائر و شکستیاں نہ سحر سمون رقی ایک سو زلال نہ وار سحر شیت سے پانی چال نہ حال بھی کھر تھی تھاپو چال مڑاڑ کے جانی تھی تھاپو چال</p>	<p>۱۱۶</p> <p>نہ علم طائر و شکستیاں نہ سحر سمون رقی ایک سو زلال نہ وار سحر شیت سے پانی چال نہ حال بھی کھر تھی تھاپو چال مڑاڑ کے جانی تھی تھاپو چال</p>	<p>۱۱۷</p> <p>نہ علم طائر و شکستیاں نہ سحر سمون رقی ایک سو زلال نہ وار سحر شیت سے پانی چال نہ حال بھی کھر تھی تھاپو چال مڑاڑ کے جانی تھی تھاپو چال</p>
<p>مٹ جاو گھاوہ نام جو کچھ عمر بھر کیا دریادلی سے دور ہو کر خلق تر کیا</p>	<p>تھا بقیار دل کی حرارت بھجانے کو اک آگ ہو گیا تھا وہ پانی میں جانے کو</p>	<p>غل تھا ظفر موی خلف بوترا ب کی گردون پہ بند ہو گئی آنکھ آفتاب کی</p>
<p>۱۱۸</p> <p>نہ علم طائر و شکستیاں نہ سحر سمون رقی ایک سو زلال نہ وار سحر شیت سے پانی چال نہ حال بھی کھر تھی تھاپو چال مڑاڑ کے جانی تھی تھاپو چال</p>	<p>۱۱۹</p> <p>نہ علم طائر و شکستیاں نہ سحر سمون رقی ایک سو زلال نہ وار سحر شیت سے پانی چال نہ حال بھی کھر تھی تھاپو چال مڑاڑ کے جانی تھی تھاپو چال</p>	<p>۱۲۰</p> <p>نہ علم طائر و شکستیاں نہ سحر سمون رقی ایک سو زلال نہ وار سحر شیت سے پانی چال نہ حال بھی کھر تھی تھاپو چال مڑاڑ کے جانی تھی تھاپو چال</p>
<p>وان انتظار ہو گا شہ شہ فتن کو پانی سینگی ہم تو پلا کر حسین کو</p>	<p>خون تھی شعاع مہر کی ہر اک جاب میں سنو کی مچلیاں نظر آتی تھیں آب میں</p>	<p>دیکھو دہونہ ابن شہ کائنات سے چھاتی پہ نیزے رکھے ہٹا دو مرا سے</p>



۱۳۶  
 بولانیہ اٹھا کے وہ شہزادہ خاتم  
 مین پ کا سندھون کرانام  
 آقاؤ بوندن پاپن جھاکو فاکام  
 چون جکا خانہ زادہ سید

۱۳۷  
 بولانیہ اٹھا کے وہ شہزادہ خاتم  
 مین پ کا سندھون کرانام  
 آقاؤ بوندن پاپن جھاکو فاکام  
 چون جکا خانہ زادہ سید

۱۳۸  
 بولانیہ اٹھا کے وہ شہزادہ خاتم  
 مین پ کا سندھون کرانام  
 آقاؤ بوندن پاپن جھاکو فاکام  
 چون جکا خانہ زادہ سید

ناموس خسرو ملک انس پیاسے ہیں  
 اور اسکے ماسوا مہجس پیاسے ہیں

مکڑے ہو شک نشاد سپاہ نیرید ہو  
 چو رنگ اس ہرن کا جو کاٹو تو عید ہو

تینین علم تعین چار طرف اس لڑائی میں  
 قولاد کا حصار بندھا تھا ترانی میں

۱۳۹  
 بولانیہ اٹھا کے وہ شہزادہ خاتم  
 مین پ کا سندھون کرانام  
 آقاؤ بوندن پاپن جھاکو فاکام  
 چون جکا خانہ زادہ سید

۱۴۰  
 بولانیہ اٹھا کے وہ شہزادہ خاتم  
 مین پ کا سندھون کرانام  
 آقاؤ بوندن پاپن جھاکو فاکام  
 چون جکا خانہ زادہ سید

۱۴۱  
 بولانیہ اٹھا کے وہ شہزادہ خاتم  
 مین پ کا سندھون کرانام  
 آقاؤ بوندن پاپن جھاکو فاکام  
 چون جکا خانہ زادہ سید

ڈگتے ہیں کب قطع ہو چھکی رضا کہیں  
 کنتی تھی خود وفا کہ یہ معنی وفا کہیں

ساحل پہ فوج عہد شکن ڈوبنے لگی  
 خون میں ہر ایک کشتی تن ڈوبنے لگی

اس پر بھی فرق قنارہ شجاعت شیریں کی  
 ہر سمت چل رہی تھی سرو ہی لیر کی

۱۴۲  
 بولانیہ اٹھا کے وہ شہزادہ خاتم  
 مین پ کا سندھون کرانام  
 آقاؤ بوندن پاپن جھاکو فاکام  
 چون جکا خانہ زادہ سید

۱۴۳  
 بولانیہ اٹھا کے وہ شہزادہ خاتم  
 مین پ کا سندھون کرانام  
 آقاؤ بوندن پاپن جھاکو فاکام  
 چون جکا خانہ زادہ سید

۱۴۴  
 بولانیہ اٹھا کے وہ شہزادہ خاتم  
 مین پ کا سندھون کرانام  
 آقاؤ بوندن پاپن جھاکو فاکام  
 چون جکا خانہ زادہ سید

ہل چل میں سکے کام ہمارا اکڑ نہ جائے  
 میرے پتہ کا مول کے کچھ بچ پڑ جائے

ڈر تھا کہ پھر نہ ضربت تیغ قضا کے  
 ہم پر کے سزا دھر کے کناہے چاگے

فرع میں لاکھ طرح کے ڈکھیکہاں تھے  
 یا شیر کردگار کے نعرے زبان پہ تھے

نور و جلال و شکرت و عبادت



<p>۱۱۷۱          زخمون و زویر ہو گیا تھا جسم کبریا          سینہ سپر تھا شک سکنیہ بھی نظر          مانند گل قبا تھی کمر کب ہو میں نہ          کیا بدل تھا اس لیر کا اندر کیا کلمہ</p>	<p>۱۱۷۲          سر پرین عاشقان علی لڑنا کو          ہی عز میں پہنچا نہ تیار و توتوین          ریت بجی اس لم سے نیکتا و نیا          اس تیغ و زہا تھی کچھ نہیں</p>	<p>۱۱۷۳          بے جا بجا کے کجاری و این          لے کر نہیں فوج مبارک کچھ          بار گیا علی کے نیکان کا تیر          نصیر سپاہ کو میر و زکرم</p>
<p>زخون کا غم نہ جان کے جانیکا          سے زیادہ شک بجا زکامیاں</p>	<p>پاس آگیا و شمر جو جسبو جان          سنبھلے ہین بائیں ہاتھ میں کونہ کو</p>	<p>قوت تھی سب سی سوشہ خوشیاں کو          بے تیغ مار ڈالا ہے ڈنہرا کی لاں کو</p>
<p>۱۱۷۴          اپنے تھے بے جا چھپا پڑی تھیں          چل جانے او بی ہوئی تھوڑی سا          تر اندر لگے کہ جیکانہ تھا شیار          و زون طوفان تو تھیں پسلیاں</p>	<p>۱۱۷۵          گھوڑے کو جب بچا تو بچ جان          تکی ہوئی غان و غبار          لادنیان کو جانب قافل جو کیا          پہنچا نہ پہنچا تیغ و زکرم</p>	<p>۱۱۷۶          کہہ دے کوئی کہ جہانی کلاشتہ          دم توڑتا ہے شہر جوان دیکھ جا          تیرے شک جھپٹا آنسو بہا          تیغ کے ریت پر خون اچھا</p>
<p>سینے کو جھک کر رکھتے تھے جبکہ          نیردن کی ڈانڈ پڑتی تھی پشت خاکی</p>	<p>ضرب لگی اک اور کہ دو ٹکڑے سرو          آئی صدا فلک سے کہ شق التسمو</p>	<p>کھینچے رفو کہ زخم بدن ہین پڑے          شانوں سے پھر لائے بازو کٹے ہو</p>
<p>۱۱۷۷          لکھتا ہوا ایک وی معنوں و نظار          شامی تھا کوئی مزور و بجا          تیغ بین لے ہوئی تیرا و بار          دوش بین یہی تیرا جگر و بار</p>	<p>۱۱۷۸          خون کے شفق میں تیرا بیاہ          برائے تیرے کھدیا حالت ہوں تیر          بننے پہ اور شک پہ اور کشتی تیر          نعرہ کیا کہ کام تیرا ہوا اخیر</p>	<p>۱۱۷۹          جلاؤ کمر کو آکر تیرا کیا          علی غصہ و سر شاہ فاک و بار          بھلی ہوئی تیرے سبھی تیرا          کھانچا کھنچا تیرا تیرا</p>
<p>تڑپا جگر مزار میں شیراکہ کا          شانیہ ہاتھ کٹ گیا ہر شاہ کا</p>	<p>یہ کیلے پشت دین سے صبر گر          رینی پہ مشک مشاق عباس پر</p>	<p>عباس کو پکار کے خاموش ہو گئے          چھاتی پہ ہاتھ مار کے بیوش ہو گئے</p>



<p>۱۵۱</p> <p>میر ہولنس کی زینت و جلال میر ہولنس کی عین و عین گویا کہ آج حضرت کی رضا جہاں کے پادشاہی کا مکر و پادشاہ</p>	<p>۱۵۲</p> <p>فرمانے تھے سپہ سالار نبی اکبرؐ کی عین و عین دل پر ضعیف اور غم جاکہ ہی غم لاشے کو دیکھ کر جو کچھ جان و جان</p>	<p>۱۵۳</p> <p>کھجور جب بوجھتے تھے مرثیہ دیکھا جو ہم فوج تھیں مرثیہ مرادہ دنا ہوئی اکبرؐ کی مرثیہ کہنچہ کی مرثیہ دیکھ کر مرثیہ</p>
<p>نرغہ ہر قاتلون کا تن پاش پاش جاتا ہوں اپنی عاشق صادق کی لاش</p>	<p>قبرین نہ فرق سے مرید لبر نایو تربت مرید اور انکی برابر نایو</p>	<p>جھپٹے صفوں پر دونوں جہی اس سے جلاد سب سرک گویا لاش کے پاس</p>
<p>۱۵۴</p> <p>جسم سناہ نوٹہ سپرد جاگندہ نام سے بی بیوں کے ملاشت کر بلا حضرت علیہ قرات کرتے ہوئے باز و پر کا نعلے تھے پہن</p>	<p>۱۵۵</p> <p>چلتے تھے کبھی کہ یاد کرد مرثیہ ای تیر کی فوجوں کو کھند کرد مرثیہ ای کی بیویں ہم و یاد کرد مرثیہ ای نو شہر ساتی کو یاد کرد مرثیہ</p>	<p>۱۵۶</p> <p>ہنسکھن منطفایہ بیکار و بیستہ بابا حیا وہ لوٹ رہے ہیں زمین کھیلانے کے ہاتھ نہ لے عداوت کو بانی جلاش بیٹ لیا کر کرنا</p>
<p>الحق تعادل میں در فہم لڑ کھڑا تھا ہر بار آہ کرتے تھے اور بیٹھ جاتی تھی</p>	<p>آیا ہی یہ ضعیف بھی خست کو آپ کی بھائی سے ملے جائیو خدمت میں آپ کی</p>	<p>چلا لودم لبون پر ہی در و جدالی کر ای بھائی جان اٹھکے لٹ جاؤ بھائی</p>
<p>۱۵۷</p> <p>بہن جوان بھائی کو غم کا جو تھا زور نہا چشم ہو چکان میں اندھیر جا زور ہر بار بے اختیار کرتے تھے آج بے اختیار کرتے تھے</p>	<p>۱۵۸</p> <p>ای شیر کی طرح تجھ کو ڈھونڈنا میں اندھیر آج ہو گیا ساری خدائی میں منا ہے بن فاطمہ تیری جدائی میں ت سے بعد ہر ہو بھائی بھائی میں</p>	<p>۱۵۹</p> <p>تعباس ہم نے بے ہوشی میں آج بھین سمجھ لے ہو کر کھڑی ہیں دریا پر آئے آپ ہو میں نہا میں اندھیر ہی جان غیب نہ کھڑی ہیں</p>
<p>نانشہ دکھائی دیکھا اب اس غم شصتا ولادہ سامنے ہے کنار فرات کا</p>	<p>لوٹی کر جگر تر و ماتم میں بھٹ گیا بس آج زور سب پر پیر کا ٹٹ گیا</p>	<p>تیغوں سے ٹکڑی ٹکڑی تن پاک گیا شانوں سے ماتم کٹ گویا سر کا گیا</p>



<p>عکاس ان کو ہوتی ہاتھوں میں بہ ہاتھ وہ بین جبر نہ ہو جگر و باہ بیدست ہو گیا خلف شیر کہ دھار بہ ہاتھ تھے سیر ساری منہ کا</p>	<p>کسی کو کسی پر با شاہ کیان زباں سے نہ من نہ تھار نہ بجان بکلی کھڑی نہ رہی اور کھڑی ملانی ہر چارے کو کو کھڑی</p>	<p>حضرت کو چلنا سیر کر دیکھانی کسی عرضی اپنے جانی نہیں بجان بہ ہاتھ نہ من نہ دوانی ہر چارے وہ پیا جی کہنی ہوگی کہ لبت کی</p>
<p>ہیہات تفرقہ ہوا بچن کر ساتھ میں یہ ہاتھ دی گئے تھے علی میر ہاتھ میں</p>	<p>عاشق مرا چھڑ گیا گھر میں نہ آؤنگی سرننگے بیٹتی ہوئی دریا پہ جاؤنگی</p>	<p>کہیو کہ اسکے حال پہ رونا ضرور ہے سقہ ترا خدا کی قسم بے قصور ہے</p>
<p>نکصدی گر یہ سلطان جبر بنیاب نہ عین کو عکاس گردن کو خاک سپردی خنجر حضرت بکارت لگے زانو پہ لکھے</p>	<p>دیکھا تھا اسے تب مجھ سے بچو ادھر دانشے بکار کر یہ کہا تھا کہ ای یہ کہ عجبیہ میں جو چاہا جان نہ کر مجد آورہ دیکھ رہا ہوں میں</p>	<p>جانی چاہنے کی تھی پیش کش خون بک کر نہ ہاتھ نہ منج اکبر بہ ہاتھ نہ منج اکبر یون با پی بکارت لکھے</p>
<p>آزردہ کیوں ہو فاطمہ کے دوسرے صدقہ حسین بات کہہ دیکھ حسین</p>	<p>ضایع نہ اپنی جان ابی ہر خدا کرو پانی منگا لے والی کو پہلے خدا کرو</p>	<p>یہ داغ دل کے ساتھ زما سوجا گیا کوثر پہ اب چا تمھیں پانی پلا گیا</p>
<p>پہنکے آنکھوں میں عکاس دیکھا درد و پرہیز کے تلبہ بوسے کہ آہ کو دھپن کیوں کہیم ای افسانہ خاک کے ذرہ پیہیم</p>	<p>روز بیکے حضرت عکاس جون دین جو در دھادہ ہوا اور جی جون صدورے زرد ہو گئے زخا یوں جون محبوب سر شیک کی کہا آہ کیا جون</p>	<p>بیکے کا نہیں لگے عکاس دوبارہ سر جہاں کے نظر کی ادھر بولے اٹھا اپنے جیسے با شاہ جون بہ ہاتھ نہ منج اکبر</p>
<p>مازان ہوں کیوں نہ دیکھو انہر دیا آقائے سرفراز کیا جان نہ شاکر</p>	<p>پانی جہان میں گو ہر نایاب ہو گیا ای جان اب نکل کہ مگر آب ہو گیا</p>	<p>مازان ہر آسمان پر نہیں لگا گیا لیجئے سواری آئی رسالت نباد کی</p>



<p>مرثیہ کہنے کو نہ پوچھوئی کب تک چھائی آنکھ چھپ گئی کمان چھپ گئی کنا فخر مغالطہ کے کرا بادہ و بھول</p>	<p>مرثیہ پسینے پٹی ہوئی دودھ دھوئے نہ ہوں آئی قریب لاشہ عباس بن کینام جلانی کس طرف میں چپا یا نہ انام پھیلانے ہاتھ کو دین بغیر کو رام</p>	<p>مرثیہ نوس انتشار حواس اور عقل بیکرد و ستون کی یہ احباب کا خیال چھپ چھپ کر کی ہوئی اول کی کج حال چھپ چھپ کر کی ہوئی اول کی کج حال</p>
<p>بھر بھر کے دم و لالہ شہ مشرق کی بس مر گئے تریب کے قدم پر حسین کے</p>	<p>کی اسنے جب نگاہ تن پاش پاش اک آہ کر کے گر پڑی عمو کی لاش</p>	<p>کرا ب دعا کہ سبط پمیر مدد کریں عباس نادر اس آفت کو زکریا کریں</p>
<p>مرثیہ سب کو حسین تو کہتے تھے کربلا اگر نہ آئے کہ کربلا نہ تھے کربلا جا کہ صلیبی آئی کہ بے رحم چھاپ پیشاب نہ سب کو چھاپ</p>	<p>مرثیہ سینہ پہنچ کر رکھ کے جو پٹی کوٹ کڑا بدن کا ہو گیا سارا خون جلانی کیوں چپا یا نہ لاش جلانی لاش حضرت عباس بن</p>	<p>مرثیہ نفس فہم و سخن سنج خندان نہ رہا زی رتبہ و زنی شوکت و زنیان نہ رہا</p>
<p>نام دم ہوں کیوں کہا تھیں یا یہ چھاپ آئی ہر لڑائی اپنی خطا بخوانے کو</p>	<p>اس پر بھی وہ ہٹی جو لاشہ کو چھاپ رتی میں منہ چھپا لیا گردن کو موڑ کے</p>	<p>مرثیہ نفس فہم و سخن سنج خندان نہ رہا زی رتبہ و زنی شوکت و زنیان نہ رہا</p>
<p>مرثیہ چلانے اٹھنے خاک کو حضرت کجاں تیار کیوں نکالیں بان کو چھپ گئے بلبا تیار بجیو دین جان میں شہید کو تیار رکھو کی سکوڑ گئے عباس بن تیار</p>	<p>مرثیہ ملوئے فاطمہ کی مدائی اکیلا پسینہ اب نہالے سکینہ کو بن تیار بہ باد قلعہ اپنی جھنجھی سے تیار اب بن ہوں اور لاشہ عباس بن تیار</p>	<p>مرثیہ ہو جاتی تھی جس سے نرم شہ مطلع نہ ہیبت وہ آفتاب تابان نہ رہا</p>
<p>سفا علیہا لبت پہ آفت گذر گئی تینہ جو شک دی تھی وہ رخ نہیں گئی</p>	<p>فرزند مر گیا ہے نہ تربت میں سو ڈنگی ہر جوان پسارے کہ کہ کسے ڈنگی</p>	<p>مرثیہ نفس فہم و سخن سنج خندان نہ رہا زی رتبہ و زنی شوکت و زنیان نہ رہا</p>



<p>۴۴</p> <p>زبان کی طرح طبع گویا ہر کسی کی رہنمائی جو تار و نوہ ستھار ہر کسی کی بہشت کی نذر و نگرانی بازار ہر کسی کی کرب و درد جو بد و بدو ہر کسی کی</p>	<p>۴۵</p> <p>از فیضان دامن تخیل کو چھوڑ بھڑکی تخیل جالے وہ بالوں تار نہ تاج عطا کر نہ زور عدل تگر بہشت کے احوال میں داخل تھر تھر</p>	<p>۴۶</p> <p>تعباس کے اقبال میں سیف بانی ہر بہشت میں مضامین میں علم کی نشان دہی رکنا نہیں نہ رات وہ دریا کی دھاری ہر رنگ میں جادو و نور عجاز بانی</p>
<p>بنیا پہ ہویدا ہے مہر پہ عیاں جو ہرین پہ جسکے وہ مری تیغ زبان</p>	<p>دنیا کے کسی خواب پریشان کو نہ کیوں مہر جو ملے تحت سلیماں کو نہ کیوں</p>	<p>یون نقش نگین کو کوئی نامی نہیں کرتا تھر برین خامہ کبھی خامی نہیں کرتا</p>
<p>۴۷</p> <p>جن کی شکیبائی وہ فقر ہر کسی کی جس کی شکیبائی وہ فقر ہر کسی کی جس کی شکیبائی وہ فقر ہر کسی کی جس کی شکیبائی وہ فقر ہر کسی کی</p>	<p>۴۸</p> <p>قافان ہو تو قدرتی کی شکیبائی نہ کہیں جی کہ زور و زور شکیبائی خود بندہ خیر نو سیر شکیبائی سر کوہ عطا ہو تو خود نہ شکیبائی</p>	<p>۴۹</p> <p>وہ نیرہ ستر تیرے ملک سخن را اعدا کو بھی طعن کا جی نہیں باریا ہر بندہ عالم نہ دیالہ سارا جب بکھڑے نیرہ یہ کیا سارا</p>
<p>جدد صحف ناطق ہے نصیح ازلی ہر دعویٰ بکھے زیبا ہے کہ فرزند علی ہر</p>	<p>سونا ہر جہر کہ و قدم چھار کے پھینکوں اکیر کے نسخے جو طین چھار کے پھینکوں</p>	<p>قرطاس کی غنومر کے پر تو میں نہیں ہر حقایہ سواد اور قلم دین نہیں ہر</p>
<p>۵۰</p> <p>جو کہ ہم ہر مطلب عطا کر نہ کہیں کو مریاں نہ کہیں عطا کر وہ نیرہ زبان دین عطا کر سین میں پوچھو عطا کر</p>	<p>۵۱</p> <p>جو بھٹکے زمین ہو فصاحت عطا کر جو در کا مضمون ہو فصاحت عطا کر جو بندہ پوچھے عبارت عطا کر نفس کے فصاحت عطا کر</p>	<p>۵۲</p> <p>از بیجا حال شجاعتان کا چھوڑتا بین لڑکے عالم کا کلام اس کی صداقتیوں سیف و زبانی نیرہ وہ ہی جو نہیں تخیل کمان</p>
<p>جب فکر کروں گو ہر مطلب نظر آؤ سینہ در مضمون سے لبالب نظر آؤ</p>	<p>ہر بحر میں دریا کی روانی نظر آؤ پھر کا بھی مضمون ہو تو پانی نظر آؤ</p>	<p>یون معرکہ میں رستم دستان نہیں جاتا سر کٹنے پہ بھی ہاتھ سے میدان نہیں جاتا</p>

لے خیر و خیر  
دعائے شکیبائی  
کوہ عطا کر  
بہشت کی  
کتابت کی  
طریقہ







<p>۱۱۱          پہلے گزرتیہ ایمان و زلفانیہ          آشوب جہان آفت دوران بویہ          مان نفرت اندازتن و جان بویہ          رخ نرنا بار وہ بران ووریہ</p>	<p>۱۱۲          شہ کنوین سنیہ مرو سنیہ و ملاو          تیار ببول بیار کین ہم تھلج          تھام و سکی قسم آنسو نہ ہاؤ          روز مار کیا نہیں جاتا تو بجاؤ</p>	<p>۱۱۵          سن سکے یہ ملاو علیہ اسکا تھو          ٹھٹھہ میں جہ سببیں کے حال تھو          مانی ببول زوقہ عباس جہ تھو          تھپ تھپ تھو تھو تھو تھو</p>
<p>کجانی ہے شب خوف میں گروہ تھو          خورشید سپرے کے نکلتا ہے سحر کو</p>	<p>مانع ہے محبت جو رضا ہم نہیں تھو          کرتے ہیں جسے پیار سے غم نہیں تھو</p>	<p>آفت میں زندا لپے کی ہر تھو رنہ رونا          اکھا ہا اشارہ کہ خبر دار نہ رونا</p>
<p>۱۱۳          دوسرے ناشر نہ جو لگانا          وہ باب کا قصہ یہ ہے کاف          غیب پر اکیلا اس کا کاف          شکر دے لئے نہ تھو عباس</p>	<p>۱۱۴          تھو نہ مارا کبھی تھو بول          کیا ہو گیا وہ عشق نہ تھو بول          بچوں کی تھو وہ تھو تھو تھو          برباد عا و تھو تھو تھو تھو</p>	<p>۱۱۶          تھو تھو تھو تھو تھو تھو          تھو تھو تھو تھو تھو تھو          تھو تھو تھو تھو تھو تھو          تھو تھو تھو تھو تھو تھو</p>
<p>اس قلعہ کا در حیدر کرار نہ توڑا          دیواروں کو لوہی کی عمارت توڑا</p>	<p>ساتھ اسکا مناسب جو پانیہ تھو          چھوڑو نہ اس آفت میں کہ تم اہل تھو</p>	<p>مظلومی کو اب اردین تھو تھو تھو          قسمت میں لکھا ہے کہ میں بھائی کو تھو</p>
<p>۱۱۷          تھو تھو تھو تھو تھو تھو          تھو تھو تھو تھو تھو تھو          تھو تھو تھو تھو تھو تھو          تھو تھو تھو تھو تھو تھو</p>	<p>۱۱۸          تھو تھو تھو تھو تھو تھو          تھو تھو تھو تھو تھو تھو          تھو تھو تھو تھو تھو تھو          تھو تھو تھو تھو تھو تھو</p>	<p>۱۱۹          تھو تھو تھو تھو تھو تھو          تھو تھو تھو تھو تھو تھو          تھو تھو تھو تھو تھو تھو          تھو تھو تھو تھو تھو تھو</p>
<p>صد ہر ادھر انپہ او دھر شاہ ام پر          پھیلاتے ہیں وہ ہاتھ یہ گروہ میں</p>	<p>مدت سے جو دین چوہ اربان نکلا          سر آپ کے قدموں پہ لو جاں نکلا</p>	<p>مرنے کا مسدود تازہ نہ اٹھایا          عباس نے بھائی کا جنازہ نہ اٹھایا</p>







<p>۱۲۴          ہر آنکہ میں غم نہ منظرِ بخت          نہ کہ چہرہ پر غم نہ ہر آنکہ          نہ کہ چہرہ پر غم نہ ہر آنکہ          نہ کہ چہرہ پر غم نہ ہر آنکہ</p>	<p>۱۲۵          کہ چہرہ پر غم نہ ہر آنکہ          نہ کہ چہرہ پر غم نہ ہر آنکہ          نہ کہ چہرہ پر غم نہ ہر آنکہ          نہ کہ چہرہ پر غم نہ ہر آنکہ</p>	<p>۱۲۶          کہ چہرہ پر غم نہ ہر آنکہ          نہ کہ چہرہ پر غم نہ ہر آنکہ          نہ کہ چہرہ پر غم نہ ہر آنکہ          نہ کہ چہرہ پر غم نہ ہر آنکہ</p>
<p>کوئی تو رس میں کوئی زنجیر میں ہوگا          ہوگا وہی جو راز و کی تقدیر میں ہوگا</p>	<p>نہ قبر ہے نہ دوست ہے نہ خاکہ خوان ہے          کیا جانے مرگ کا ہی کہاں لاش کہاں ہے</p>	<p>مرغے میں لعینوں کے لوگہ جاؤ تو کیا ہو          پانی نہ ملے تو نہ ملے تم نہ جدا ہو</p>
<p>۱۲۷          کہ درویش سب کا ہی غنا ہے          جو خانقاہ کی رضا ہے سب کا          سب کا ہے جو خانقاہ کی رضا ہے</p>	<p>۱۲۸          ان درویش کی باتوں پر علماء درویش          سب کا ہے جو خانقاہ کی رضا ہے</p>	<p>۱۲۹          حضرت نے کہا وقت ہی غنا ہے          جو خانقاہ کی رضا ہے</p>
<p>رونا ہے فقط اپنی غریب لوٹنی کا          جب گئے پھر غم نہیں کچھ بے کفنی کا</p>	<p>منہ مکتی تھی حضرت کا لہجہ پارس گئیہ          تھامے ہوئے تھی امن عباس گئیہ</p>	<p>ہن اہل وفا شک کے دریا بھر گئے          ستانی کی کوشش میں کمی نہ کر گئے</p>
<p>۱۳۰          کہ غم نہ منظرِ بخت          نہ کہ چہرہ پر غم نہ ہر آنکہ          نہ کہ چہرہ پر غم نہ ہر آنکہ          نہ کہ چہرہ پر غم نہ ہر آنکہ</p>	<p>۱۳۱          کہ چہرہ پر غم نہ ہر آنکہ          نہ کہ چہرہ پر غم نہ ہر آنکہ          نہ کہ چہرہ پر غم نہ ہر آنکہ          نہ کہ چہرہ پر غم نہ ہر آنکہ</p>	<p>۱۳۲          کہ چہرہ پر غم نہ ہر آنکہ          نہ کہ چہرہ پر غم نہ ہر آنکہ          نہ کہ چہرہ پر غم نہ ہر آنکہ          نہ کہ چہرہ پر غم نہ ہر آنکہ</p>
<p>تکلیف جیسے اسپر بنیں بے صبری ہی ہے          جس خاک پہ ہو خاک بشر قبر ہی ہے</p>	<p>اس گرمی میں توڑی نہ خدا اس تمہاری          اٹھنا ہو کلیجہ جو بکھے پیاس تمہاری</p>	<p>سرمیک کیا صولت کو جو اہل دل دیکھا          مگر کیا شوکت کو جو اقبال نے دیکھا</p>



<p>۱۰۱ میں نے جیسے شب بیدار ہو کر آیا ازنا ہوا طاعون کا بھڑکے غزال کا باجو کر دیا کہ دیو پڑھ کر دے</p>	<p>۱۰۲ کس طرح کے گھوڑے گھما رہے ہیں ساتھ ایک جو دوڑیں تو کل نہیں لہنا تھا کون کا کہ لڑائی نہیں</p>	<p>۱۰۳ نہیں ہو کر کسی کی جیب سے نکال بانی سے نہ گھول کر نہ منہ نکال مر رہا ہے بھی حال کو کس کی سزا</p>
<p>غل تھا کہ یہ پہل نہیں سوچ کی کشتی اندھیا رہی اسے دیکھ کر گھونگٹ میں</p>	<p>غل تھا پر پرواز نہیں یاں ہوا سکی کشتی ہی ہوا بھی کہ نئی چال ہوا سکی</p>	<p>تھا شور کہ ساحل سے بہا رہی تھی ہم کیا ہیں ہماری تو گھلے آپ کہہ رہی</p>
<p>۱۰۴ کیا وصف کھڑی غائبہ نہیں کر باز دین میں دیکھ کر دیکھ کر پر دھڑکی وہ بوجھ بوجھ</p>	<p>۱۰۵ شکاریاں دھڑکی یہ لکیر نہ لیا نہا کر خجک سے ادھر شیر نہ لیا نہت کا صاحب سیف دور نہ لیا</p>	<p>۱۰۶ جان کج بین خان تھا اور دھڑکی تیرا نہیں چل نہ رہا شکر شکر چھوڑی تھی چھوڑی ہوئی زلزلہ</p>
<p>سائیں تو کیا پیک صبا ساتھ پہنچے یہ پاؤں وہی ہیں کہ جنھیں پاتھ پہنچے</p>	<p>شمشیر ہلائی وہ ترشک گھوڑے دریا سے خبر دار رہو مشک لہو سے</p>	<p>شیران کو بھی اس سے اتنے نہیں کیا یوں فوج کو گھونگٹ بھی ڈنڈا</p>
<p>۱۰۷ اندھیا رہی اور میری فادہ اتاری پھر تیری چرخہ خوش ہو فادہ اتاری گھوڑی کی وہ چیل بن کر رہی</p>	<p>۱۰۸ مگر اٹھ گیا گنگا کی تپ تپ جیتنے پہ جوج وہ چوڑا نہ لیا بہا پہو اک شور قیامت ہوئی</p>	<p>۱۰۹ دین ہوئی ناگاہ دین نہ لیا دیکھ کر تیرے جنت سے پوچھی وہ شان چھوڑی کی وہ نہ لیا</p>
<p>جب اڑتا تھا مانند ہمارا راہ میں ل جاتا تھا اس کا پھر سر علم</p>	<p>کیا ذکر صفوں کا کہ جھٹکے لگین دھاروں کے قریب کے پٹنے لگین</p>	<p>ان دونوں سے جلوہ تھا میاں قدر وہ آہِ رحمت کا نشان تھا بغضب کا</p>

۱۰۱  
کیا میں جی روئے  
بغیر غل و غزال  
دھڑکی کا دوا  
جمع میں باہ  
یہ لکیر نہ لیا  
نہی کے ادرا  
میں معونہ  
فائل کی تعریف  
کراہی تو لکھ  
کنڈہ ۱۱۲  
کیا نہ لکھ  
خیر نہ لکھ







<p>۵۶۵</p> <p>آسمان بوزیر آسمان سے نو جا بانی ہو جلی عجب بانداز عجب شان و تلواری زندگسوار کا ہوا بھانسان و تلواری سرنی تھا نا مو پوئی ان تو تلواری</p>	<p>۵۶۶</p> <p>شیر غصب قلم آری نے دکھائی صوت صفا اعدا کو تباہی دکھائی شب قبل کی دھانڈو کی سیابھی دکھائی نصیبہ نظر رایت قبا جلتے دکھائی</p>	<p>۵۶۷</p> <p>بونہ پیر طایغ نے سنن تو آری بیون کا جو تھا بوجھ وہ گردن تو آری دور کر کے زرہ پیش کو تو بیک آری سنی کہ عجب قلزم آہن سے آری</p>
<p>مفتوح علمدار امام مدنی ہوں گھونگھٹ مرا آج اٹھا ہر جہنمی ہوں</p>	<p>چہرہ سپہ قلم کا تب اعمال نے کھینچا سپہ رخ پہ تلوار کے اقبال نے کھینچا</p>	<p>بہر و کوئی یون منزل فانی کو نکالے پیر اک بھیا سن سی پانی کو نکالے</p>
<p>۵۶۸</p> <p>افت تھی کرشمے تھے سے اذیت تو خاک نہ گھر کر دیے برباد تو بیل پون اشار میں پوئی باری تو ماست میں بھی جاں میں بیکار تو</p>	<p>۵۶۹</p> <p>جلی جا پوئی گری جا ج تو تلواری کھنکھنے لگی فتنہ تو تلواری صفت میں اندر کی فریاد تو تلواری اچھریا ہی عجب کیلے تو تلواری</p>	<p>۵۷۰</p> <p>سادھا خاکسار دل آری آری جان کو بیوی ہو تو اکدم میں لٹ کر دیو جان کو صانع نے بنایا عجب پیر زبان کو بوجھ پوئے کے ظلم کر کے بھی زبان کو</p>
<p>دیکھے جو اسے نور سبیلی کو نہ کیجے زنگت وہ کہ محنون کہی لیلی کو نہ کیجے</p>	<p>تڑپاں جو ذرا کھل گئے عقدی کہ وہ بچند دھتے کندون کے نہ حلقہ تھوڑے کے</p>	<p>طاری ہی یہ دشت کہ قدم ہٹا نہیں سکتا گلگیر سے یون شمع کا سرکٹ نہیں سکتا</p>
<p>۵۷۱</p> <p>لو کہ وہ شاعر کی ناک جھونک موتی جیہ عیار سر نہ میں تھوکان بوجھ توں کی اکدم میں نہ خفت جیہ دیو کر و پیش پوئے بون</p>	<p>۵۷۲</p> <p>وہ لکھاٹ وہ بار بار وہ تیر تو جان سکھائی آری توئی قطع سے آری بان دوپ سکتی خاک میں نہ بھائی فحاطہ توں صفت آری بھائی</p>	<p>۵۷۳</p> <p>کسی ان پیر تھی آری آری تلواری بونہ پیر بھی اسکے وہ عاری تلواری جو ہر کے عیا میں سنواری تلواری بھوہی جیہ جیہ آری بھائی تلواری</p>
<p>لو برقی گری انہی جو سرکش تھو ہوں لو حضرت جعفر ہوئے طیار و غا ہوں</p>	<p>انہوہ نزار دھتو پرانہ زور بر تھا رستہ کہین لاٹوئی ادھر تھا نہ ادھر تھا</p>	<p>کرتے تھے کبھی وہ کبھی جھوم رہے تھے قبضے کو علمدار جبری جھوم رہے تھے</p>



کسی غفلت کو دہرین نہ دیکھا  
کسی غفلت سے غین کا غلا نہ لکھا  
کسی غفلت کی سیاحت میں اجالا نہ لکھا  
کسی غفلت کی سیاحت میں غین کا غلا نہ لکھا

نولاد ہے یا موم یہ جانا نہیں  
لوہے کو کسی تیغ کے مانا نہیں

اشتر سے عباس عمار کے حلقہ  
باوانے لکھتے تھے اس کے حلقہ  
خونہ کا دغا صفت کیا ہے حلقہ  
منہ پر کا چھینٹا تھا کہ حلقہ

آتے تھے جہر غیل میں گھوڑے کو  
گر پڑتے تھے رہوار پر دیوار کے

کسی غفلت کو دہرین نہ دیکھا  
کسی غفلت سے غین کا غلا نہ لکھا  
کسی غفلت کی سیاحت میں اجالا نہ لکھا  
کسی غفلت کی سیاحت میں غین کا غلا نہ لکھا

فوج سہری جانب رخ سفری تھا  
ملواری کے پانی میں عجب گگ بھری تھا

کھانا دہن سرین سے تھیں جیبا  
دو ماہ لڑی غیب سے قابو جیبا  
نیز کو چھپ گئی گھٹاں جیبا  
دم میں سے غصہ آ گیا جیبا

اکتے تھی اہل کبیر یہ سیما میں گری  
بھردی ہر قیامت کی تر و تاب میں گری

جس تیغ عمار دلا در ز آغلی  
لوہے سے ایک ایک بڑا کھان  
انبوہ میں سرین کی کھان  
نیلست نہ سرین کی کھان

تیغوں نے فقط شرم سے سرخ نہ کونھے  
دہن و نشانوں کو بھی نہ ٹھکانے تھے

کسی غفلت کو دہرین نہ دیکھا  
کسی غفلت سے غین کا غلا نہ لکھا  
کسی غفلت کی سیاحت میں اجالا نہ لکھا  
کسی غفلت کی سیاحت میں غین کا غلا نہ لکھا

غل تھا کہ جسے مثل جو ہمت کوئی نہ ہو  
ایسا نہ ہو سر صاحب فقر کا قلم ہو

اپنی ایش از سر باں سے بے بار  
پان چکی تو جی سے بے بار  
گر بے سبب نہ تھی بے سبب  
سہل سی نظر تو تھی بے سبب

کرتے ہوئے مرتے ہوئے کیسے ہو دیکھا  
دیکھا جسے قتل میں تڑپتے ہو دیکھا

کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ  
فون میں بال بال فون میں  
فون میں بال بال فون میں  
فون میں بال بال فون میں

وہ بانوں کے نیچے تھوڑا نشانہ نشان  
سیرق یہ پیرق تھی نشانہ نشان

کسی غفلت کو دہرین نہ دیکھا  
کسی غفلت سے غین کا غلا نہ لکھا  
کسی غفلت کی سیاحت میں اجالا نہ لکھا  
کسی غفلت کی سیاحت میں غین کا غلا نہ لکھا

تیغین میں دیکھی ہیں کہ بھانہ میں  
تہہ تو دن ایسے کہیں کا لے نہیں دیکھی

مرثیہ میر موسیٰ  
کسی غفلت کو دہرین نہ دیکھا  
کسی غفلت سے غین کا غلا نہ لکھا  
کسی غفلت کی سیاحت میں اجالا نہ لکھا  
کسی غفلت کی سیاحت میں غین کا غلا نہ لکھا  
نولاد ہے یا موم یہ جانا نہیں  
لوہے کو کسی تیغ کے مانا نہیں  
کھانا دہن سرین سے تھیں جیبا  
دو ماہ لڑی غیب سے قابو جیبا  
نیز کو چھپ گئی گھٹاں جیبا  
دم میں سے غصہ آ گیا جیبا  
اکتے تھی اہل کبیر یہ سیما میں گری  
بھردی ہر قیامت کی تر و تاب میں گری  
اپنی ایش از سر باں سے بے بار  
پان چکی تو جی سے بے بار  
گر بے سبب نہ تھی بے سبب  
سہل سی نظر تو تھی بے سبب  
کرتے ہوئے مرتے ہوئے کیسے ہو دیکھا  
دیکھا جسے قتل میں تڑپتے ہو دیکھا  
وہ بانوں کے نیچے تھوڑا نشانہ نشان  
سیرق یہ پیرق تھی نشانہ نشان  
تیغین میں دیکھی ہیں کہ بھانہ میں  
تہہ تو دن ایسے کہیں کا لے نہیں دیکھی



<p>۱۲۵ کیش جو کمر زانی ہر صفت میں ملے پیکانوں کے اور بازو سے ہر پھوسوٹا کوتھی جی جان گوش کماندین ہار جیت میں ہوں یہ جو پیکار کیسار</p>	<p>۱۲۶ اب جو کوئی غنیمت کی جو غنیمت غنیمت لڑنے میں سے ہے جو بازو سے ہر باجم کی دیکھتے کہ غنیمت غنیمت بہشت میں ملے غنیمت غنیمت</p>	<p>۱۲۷ فولاد کے دیو کے دیو کے دیو کے دیو اک شور مو شاہ کے دیو کے دیو کے دیو تلوار کے دیو کے دیو کے دیو کے دیو</p>
<p>بھاگڑ میں سپر سپر یہ لاتا نہیں کوئی سرکھٹے ہیں اور کان ہلاتا نہیں کوئی</p>	<p>تلوار کی موجوں پہ چرم جاؤ گھر عبا ہر ہاتھ میں عبا سے بڑھ کر ہاتھ عبا</p>	<p>پیا سا ہر مگر قلعہ کشانی نہیں جاتی اب قبضہ قدرت سے ترانی نہیں جاتی</p>
<p>۱۲۸ دلکے کے علم جگ گت غناز عبا بہم وہ جاعت تھی غناز عبا جرات تھی ہر شہر غناز عبا اک ازہ قیامت ہوئی غناز عبا</p>	<p>۱۲۹ بہم وہ جاعت تھی غناز عبا جرات تھی ہر شہر غناز عبا اک ازہ قیامت ہوئی غناز عبا</p>	<p>۱۳۰ دیکھا سر سامل جو سور و کھٹ روپوش تھا دیکھا نظر آئے کن تلوار کھلا دوش پہ اور تھکے کھلا ہیں تیغ کو روکے یہ کیا غنیمت</p>
<p>پہا ل سواروں کے پر کو دڑا سنے جو زین سے گرا سنے یہ ہم طر دڑا سنے</p>	<p>طوفان میں دم آ رہا کوش لب جو کی پڑ جاتی تھیں چھپیں جی جی جی جی</p>	<p>سہم ہوا دریا نہ سما لگا سب میں ہٹ جاؤ تو بہتر نہیں ڈوبو گے لو میں</p>
<p>۱۳۱ گھوڑے کو قید کے سواروں اور کے مالہ سا نظر آئے لگا دھڑکے قربان بد اندر دلاور کے لگا دھڑکے لوٹنے کو فقط ہاتھ بڑھا پلوں کے</p>	<p>۱۳۲ اس قدر کہ کوئی نہ پتہ نہیں لگا تیغوں کے بندھی پانی میں کیا ہاتھ لگا خاکہ خاوری سے بے نور لگا وہ طے کیا منجھو لگا ہو جوں وہ</p>	<p>۱۳۳ اس قدر کہ کوئی نہ پتہ نہیں لگا تیغوں کے بندھی پانی میں کیا ہاتھ لگا خاکہ خاوری سے بے نور لگا وہ طے کیا منجھو لگا ہو جوں وہ</p>
<p>گردش تھی کلائی کی بڑھو تھے نگہ تھر مٹنے کو جو دیکھا تو لگا سب کے کئے تھے</p>	<p>یوں سب ہزارہ کو کوئی شہر نہ پیر اس شان سندی کو کوئی شہر نہ پیر</p>	<p>تلوار سے حم کے سر اکبار اتر جائیں ہم چاہیں تو اس پا کر اس پا کر</p>



ایم  
 بگاہ قیامت ہوئی برباکیا  
 لڑنے کے لئے چلے اعلیٰ و دیا  
 قتال پر نودل چھپے بہ چالیا  
 لڑنے لگا تیغوں کا دریا

ایم  
 گریہ کیا وہ منہ پر کہ ہر آن میں خبر  
 چلے گئے فرس نہ سنا جانی خبر  
 چھوٹ کر اب نہ ملے میں خبر  
 کہتی ہیں کہ کھانے میں خبر

ایم  
 گریہ گئے گئے گئے گئے گئے گئے گئے  
 گریہ گئے گئے گئے گئے گئے گئے گئے  
 کون انکو تباہے جنہیں اللہ بھاری  
 کھاتے ہیں کھاتے کھاتے کھاتے

جو نوک تھی نیر کی ہستی کی طرف تھی  
 فولاد کی دیوار زرہ پوش کی صف تھی

وان عمر کو مارا متھیں قینک کنگ  
 خندق کی طرح نہر کو لاشوں بھرینگے

دنیا ہو گور وک کے شمشیر نہ تھیں  
 اب یہ وہ ترائی ہے جہاں شیر تھیں

ایم  
 وہ تیر ہیں چوہ بن کہ عیار تیر ہیں  
 شہ زور وہ رہے کہ چوہ چوہ ہیں  
 تیغین وہ کہ ثابت کی تیغ ہیں  
 خور وہ کہ لے لے لے لے لے لے لے

ایم  
 کمان دیکھے اس بنا کہ عیار تیر ہیں  
 مگر کا وہ دن تھا تیرائی کی طرائی  
 نصرت کی تو نصرت ہی طرائی کی طرائی  
 نہ تو نہ ہی ہو جو صفائی کی طرائی

ایم  
 وہ اس صدمہ کے تیر ہیں تیر ہیں  
 شہ زور تھا ابھی ہوئی اس صدمہ کی طرائی  
 زینت وہ دیا ہوئی تھی باغ کی طرائی  
 باندھ تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے

بھر کے ہیں وہ شعلے بھی جو گل ہیں  
 پھل بر چھوٹ کے زہر لائل میں کھجور ہیں

ہر مرکب غل قاف سے قاف ہوا  
 لڑ آئے ہیں وان ہاتھ تو صاف ہوا

دریا تھا کنارہ فلک نیلوفر کا  
 کھولے ہوئے تھی سری ہوا چتر زر کا

ایم  
 ہر غور کہ دریا کی طرف آؤ تو جانیں  
 لڑنے کے سلاست جو کھلے آؤ تو جانیں  
 شکنہ کو اس نہر سے کھلاؤ تو جانیں  
 گل سے کھجور کے گل سے کھجور کے

ایم  
 کون سے ملی تیغ دودھ شیش کی چھلکی  
 انبوہ کو الٹا کہ بیادوں کو اکھلکی  
 دریا کو لگا تیغ کے پانی کا پھیلا  
 عوفان جہاں عاف و عاف کا پھیلا

ایم  
 تیغ کی کو سیل کیا وہ پھوٹا  
 تیغ کی جو چھلکی کواد و سر کا  
 گھوڑی سے گرا یا اسے مارا ہی کھلکی  
 تیغ کی جھپٹ تھی اسی کیلے ہی کھلکی

اسکو اسحق کی لڑائی نہ سمجھنا  
 دبا ہے یہ خندق کی لڑائی نہ سمجھنا

تلوار کی بجلی جو چمکتی نظر آئی  
 صفت کیا تھی کہ رتی تھی سری نظر آئی

کس قدر کی ندی کو جری جھیل ہاتھ  
 ہر دن سے تیرا پھینک کر پھیل ہاتھ

ایم  
 کوئی تیرا کر گیا  
 دیادہ جباب  
 محنت آئے  
 لے لے لے لے  
 نیرا لے  
 لے لے لے لے  
 عبدود



<p>۱۰۱          اقبال تیری دریا کے کنارے          نہایت سیر کیا کرتی تھی          وہاں تھیں کہ تیرے چرخان میں          جی چھوٹ کر آئے جو دست خورن</p>	<p>۱۰۲          کرتے ہوئے شہنشاہی کے          تختے میں تیرے کھٹک لگایا          دریا کو جو دکھانے رہا ضبط کا بار          کس در سے روایا لے کر کا بار</p>	<p>۱۰۳          وہ پہل سے ہو تو اور صبر سے          شفقت کہ ہم اس قدر کی          اس کو کہانی جو نہ ہو دین          رہی ہے کہیں جو پر چور جاہل</p>
<p>غصے میں جو ہر شیر تو لو کا نہیں جاتا          تلوار کا لگاٹ ایک سر رو کا نہیں جاتا</p>	<p>تازہ ہوا غم ساقی کو نر کے سپر کا          خون کر دیا پیاسوں کی صیبت جگر کا</p>	<p>کوڑی نہ جانب ہو نہ دریا کی نظر میں          دم نکلے تو آنکھیں شیش والا کی طرح ہوں</p>
<p>۱۰۴          دریا کے تیرے تھیں گلیاں          جھپکی سے تیری میں تیرے چرخوں          سب سے لگاٹ یہاں پہنچا          آفت کا ایک کد نہ ہو چکا</p>	<p>۱۰۵          رہا ہے تیرا شہر گلی آہ          فرانس کے کانچ عیب اس عہد          لے با د صبا میں ادھر آئو زنا          اک نیر یا ہوتا ہے جیسے دریا</p>	<p>۱۰۶          کہتے ہو شہر سے دریا میں          علیہ علم میں سب سے بھلے تیرے          کہو کہ کوئی نہیں جانتا          پنخرا غلے سے بعد کر دھرتی</p>
<p>چورنگ ہوئے ہوئے کلب جو کے          کٹ کٹ گئی ریتی بھی ڈریر نہ ہو کے</p>	<p>دم بند ہر گرمی سے ولی بن کی          وہ دھوپ میں خمیہ ہر حسین بن کی</p>	<p>نور صدی بھر کے گرداب میں دکھا          خورشید نے منہ آئینہ آب میں دکھا</p>
<p>۱۰۷          نکل نکلا کہ کینہ شہر کی مانی          تو تیری نہ تیرے بے پول کی مانی          صفد نہ کہ کیوں نہ تیری مانی          تیری جیسے کہتے تھے خندان کی مانی</p>	<p>۱۰۸          ایام ضاعت میں تیری کی مانی          دریا کی ہوسا بے ہوش کام مانی          شہر سے صفد قہر میں دعا کی مانی          کوئی نہ مانتا ہو جلدی شہر کی مانی</p>	<p>۱۰۹          کہیں تیرے جان سے تیرے کام مانی          بوسے چاہا کہ تیرے قدم مانی          نور نیا جیسے دریا اب مانی          کہ نہ صفد میں تیرے چرخ مانی</p>
<p>دکھلا دیا دم بھر میں کہا تھا جو بان          لور دک کی تلوار پہلو در بہان</p>	<p>سب لاش پہ دین صفت ابر بہاری          دریا کی ترائی میں بنے قبر بہاری</p>	<p>اُس نور کا ہریدہ گردن میں بھی گھا          قطرے جوتاری تھے تو گرداب قحط</p>

بے جا و بے جا



<p>فصل ۱۱۱</p> <p>ہوئی کی طبعیت ریت سے تھیں جیو جیو تھا ملک کا ہر کہ جو بانی میں جیو جیو ساحل کے کنارے تھیں جیو جیو جیو اور تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>فصل ۱۱۲</p> <p>روئے ہوئے کی لاکھ سپاہی نظر تھی سپاہیوں کی تھیں تھیں تھیں ملا کر کی وہ بڑی دہ دھانوں کی تھیں اور جیو جیو تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>فصل ۱۱۳</p> <p>ابو غنیمت کی وفات کی تھیں</p>
<p>اشد کی قدرت کا تماشا نظر آیا الاس و مرد کا وہ دریا نظر آیا</p>	<p>بیدار تھی بھائی پہ نہ نشہ گلو کے اُن لوگوں کا نرغہ تھا جو کیا تھیں</p>	<p>حلقہ تھو کہ گر کوہ گران ہو تو وہ ہر جا پر کیا کرین سپاہیوں کی جو تھیں</p>
<p>فصل ۱۱۴</p> <p>ریا دل سے تھیں تھیں تھیں بانی پہ تھیں تھیں تھیں تھیں وہ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>فصل ۱۱۵</p> <p>تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں بانی نہ تھیں تھیں تھیں تھیں کا تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>فصل ۱۱۶</p> <p>بازو و تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>ادین تھیں یہ تھیں کہ نہ تھیں نظر آیا پھر شور وہی پھر وہی طوفان نظر آیا</p>	<p>پائے نہ امان سرزد بجاہ کا بازو ہاں توڑ دو و فرزند بد اللہ کا بازو</p>	<p>بیدست علمدار تھیں بے پیر ہزارو اب شک تو دانتو تھیں ہزارو تھیں</p>
<p>فصل ۱۱۷</p> <p>بعضا تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>فصل ۱۱۸</p> <p>تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>فصل ۱۱۹</p> <p>تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>اک دل ہوو سبقت پہ سفاہ مریم کے چیدائی تیر و تھیں پھر کو علم کے</p>	<p>کچھ گرد سے گھوڑو کی ہو بھائی تھیں خیمہ شہر والا کا دکھائی تھیں</p>	<p>انجام کی ہے فکر سا فر کو عدم کے منظور ہی ہے کہ گروں کا تھیں علم کے</p>



<p>۱۳۱</p> <p>مرد باو ای غنیمت بنی تو چوین طفوی نظر آئے سچے دشمن تو چوین پیکانوں کے ہیں سیکڑوں میں تو چوین پیکار کے ہیں عدا کے چوین تو چوین</p>	<p>۱۳۲</p> <p>مہربان کے ہاں تو چوین تو چوین نکاح علی اکبر کر گیا زور ہمارا اس شیر جہان کو نبوت مال جہین ایسا درخشاں کوئی خدیفی کا سہارا</p>	<p>۱۳۳</p> <p>اگر شہد دا کو تیرائی میں جو کا دریا کی طرح انک فہرین تو چوین جب عاں سے عباس دلا د نظر آئے بجائی کوئی اس شکل کی بجائی کو کیا</p>
<p>عاقبت اسراشر کی دیکھا میں عباں عشق آتا ہو جب مجھ کے ہم جا میں عباں</p>	<p>کس طرح باہن راہرو غلو برین سے تم ہاتھ پکڑ لو تو بڑھیں لوں میں سے</p>	<p>دم سینے میں حسرت کی نظر سرورین پر مشکیزہ تو چھاتی یہ کٹے ہاتھ زمین پر</p>
<p>۱۳۴</p> <p>ہاتھ چھوئی شک لگا کر جب یہ مارے ہاں عشق حیدر حیدر بیکر مبارک پیر گزر لگا کا سے گر نہ تھے عدا کی لکھی بیچ کو</p>	<p>۱۳۵</p> <p>مہربان کی عشق حیدر عاقبت ہر کمان آپ میں ہی قلیہ عالم صد سے ترن زار میں غنیمت کو ختم نہ سچا سہراں راہ میں کو ختم</p>	<p>۱۳۶</p> <p>اگر شہد دا لائے کہا باو بار آزردہ ہو کر میں ہم تھے بار حال بنا حسین اب سے لکھا بار نہ کوئی کہ وادہ نہ مر جائی بار</p>
<p>بالا سے زمین خون میں نہا ہو کر مشکیزہ کو چھاتی لگائے ہو کر</p>	<p>تکلیف بہت ہو گی تہنشاہ احمد کو لے آتا ہوں میں لاشہ سقاء حرم کو</p>	<p>دولت اسراشر کی کھو کر کو چھو کر پیری میں جہان بھائی کر کو چھو کر</p>
<p>۱۳۷</p> <p>اگر نہ لکھا دور کے حضرت عباں جلد آئے گھوڑی سے کر و غنیمت عباں بیدار ہو کر سچے غنیمت عباں سین کو نہ کھائی عباں</p>	<p>۱۳۸</p> <p>حضرت لکھا آہ یہ کیا کوئی ہو اکبر غم بجائی کا عباں کے نام سے بے پھر باب جو پیدا ہو تو پھر بار بالا عباں کے دل کو تو آئے کیا عباں</p>	<p>۱۳۹</p> <p>اس عالم عشق میں جو بنی شہد دا راہی عباس کی آنکھوں میں آنسو پھو جباری بولانہ کیا کہ نہ بان خشک تھاری نہ کوئی کہ وادہ نہ مر جائی بار</p>
<p>لاشہ کی طرف باہر بیداد بر حرم میں کھینچے ہوئے خیمہ کئی جلا د بر حرم میں</p>	<p>باہن نہ کروں شکل علمدار نہ دیکھوں مرے ہو میں بھائی کا دیدار نہ دیکھوں</p>	<p>صد سے نہ اٹھا روح نے رخت کیا تن کو حسرت میں گئے چھوڑ کے ہستی کو چھوڑ کو</p>



<p>۱۲۷ بہشت کی تہا پہنچنے والے تھے ان کے قبیلہ کو زمین علیہ السلام اطفال بہن پورے کا اور ان کے دور پر حرم کے لئے تھے</p>	<p>۱۲۸ بہشت کی تہا پہنچنے والے تھے ان کے قبیلہ کو زمین علیہ السلام اطفال بہن پورے کا اور ان کے دور پر حرم کے لئے تھے</p>	<p>۱۲۹ بہشت کی تہا پہنچنے والے تھے ان کے قبیلہ کو زمین علیہ السلام اطفال بہن پورے کا اور ان کے دور پر حرم کے لئے تھے</p>
<p>پر خون علم و شک کو ساتھ لے کر میں لاش اٹھا لیا ہوں ہاتھ آپٹھائیں</p>	<p>تھے تو کہ اگر کبر بھی امام اذلی بھی سر پیٹے جاتے تھے محمد بھی علی بھی</p>	<p>یہ بھی ہے مری چھوٹے برادر کی نشانی سب دیکھ لیں عباس لاور کی نشانی</p>
<p>۱۳۰ میں نے کہا بھائی کو چھوڑ دو میں نے کہا بھائی کو چھوڑ دو میں نے کہا بھائی کو چھوڑ دو</p>	<p>۱۳۱ میں نے کہا بھائی کو چھوڑ دو میں نے کہا بھائی کو چھوڑ دو میں نے کہا بھائی کو چھوڑ دو</p>	<p>۱۳۲ میں نے کہا بھائی کو چھوڑ دو میں نے کہا بھائی کو چھوڑ دو میں نے کہا بھائی کو چھوڑ دو</p>
<p>کچھ شکل فرار دل شبیر تبادو کس طرح کروں پڑو تدبیر تبادو</p>	<p>کوئل فرس تیز قدم آتا ہوں لوگو ماتم کو سب اٹھو کہ علم آتا ہوں لوگو</p>	<p>عباس کی شمشیر و سپر خونین بھی تینوں سوکھی ہرنے پر سنار مصری بھی</p>
<p>۱۳۳ بہشت کی تہا پہنچنے والے تھے ان کے قبیلہ کو زمین علیہ السلام اطفال بہن پورے کا اور ان کے دور پر حرم کے لئے تھے</p>	<p>۱۳۴ بہشت کی تہا پہنچنے والے تھے ان کے قبیلہ کو زمین علیہ السلام اطفال بہن پورے کا اور ان کے دور پر حرم کے لئے تھے</p>	<p>۱۳۵ بہشت کی تہا پہنچنے والے تھے ان کے قبیلہ کو زمین علیہ السلام اطفال بہن پورے کا اور ان کے دور پر حرم کے لئے تھے</p>
<p>اکدم کے لیے خیمے میں ہم تھے بھائی زمین کو علم دیکھے ابھی آتے ہیں بھائی</p>	<p>جلائے کہ اب بن کسے باب کے علم کو روائے میں نہر پر سفارے حرم کو</p>	<p>منہ ملتی تھی رورو کو کوئی نہیں پر انہی تھی کوئی اور کوئی گرنی تھی میں</p>



<p>۱۳۵ چلانی تھی منہ میں کونین شمع مندانہ زور سے کھرچا جان نہ ہو من بابی سلکینہ ہون غریب مکار نہا مجھے کیا ہو گئے عباس علی</p>	<p>۱۳۶ پیرین پختہ ہیں غنیمت کو ماہر و مہر و مہر کی روزگار بازو بھی تو دین سے علم نہ ہو کچھ کچھ شک پہ بھی تر عود کے</p>	<p>۱۳۷ صاحب مجھ پر بکھیر دیا غم نہ ہو بے گریہ نہ گذری جوانی نہ بچا اب ہو گیا اس منہ پر صدف خاں بچا صاحبین کہاں بھی کر کا نکلیا</p>
<p>کیا وہ جو اسوار سے منہ موڑ کے آیا ہے ہرے مرے عمو کو کہاں چھوڑ آیا</p>	<p>منہ نکو نہ بابائے دکھایا اسی غم میں یہ خونیں بھری مشک لٹکتی علم میں</p>	<p>صورت یہ کسی کو نہیں دکھائی قابل یاں رہنے کے قابل وطن جانیکے قابل</p>
<p>۱۳۸ پیکر مجھ پر علی گئی اس منہ پر حضرت پیر کی سب سے علم پر منہ غم و فام کب تک سلکینہ قدم پر روئے گا منہ کے سلکینہ قدم پر</p>	<p>۱۳۹ پہون وہ علم میں خبر کے ہو عباس کی زوہر کو گریہ کیا ہو چلانی کہ نقشہ مری جسے کاجا پیرین میں دانی ملے تر آجا</p>	<p>۱۴۰ آج کے صبا مری غم میں زینا ہاں خچون اب جو زینا کی ہے جب گور و زبان میں نہ کی ہے نیت پہ عجا بہ ہون بکھیرا</p>
<p>کنا تھا یہ صدمہ نہیں تھوڑا بھری بی پیا سے مری اسوار ز تھوڑا بھری بی</p>	<p>یون ترک و فاداری کا شیوہ کیا صاحب بچوں کو یتیم اور بہن بیوہ کیا صاحب</p>	<p>سوت آئے نہ جیتک میں دیکھو بھری بی جارد بکشی آپکا تربت پہ کروں میں</p>
<p>۱۴۱ جانکا تھی عباس فرزند کزاری غش ہو گیا اور ہوش میں آیا کنا تھا سلکینہ سے کہ او شاہ کا پیا کیا پوچھتی ہو امیلیا بکھی پیا</p>	<p>۱۴۲ اس بچ کو دوڑ پھرتا کون کا ہوئے تھے بوائے سب سے بھاری جیتک میں تھیں غم میں بکھی پیا سکری صاحب کی بکھی پیا</p>	<p>۱۴۳ جان بھری نہ ہو کچھ بکھی پیا غش ہو گیا اس دور دور کا منہ زری تھی بکھی پیا اب اندوہ میں بکھی پیا</p>
<p>نویا میں یتیم آج بہن کر گئے بابا تکو نہیں معلوم بہن مر گئے بابا</p>	<p>جل تھل اب ان شجرے میں غمناک بھری اب بلنگ میں مندل کی عوف خاں بھری</p>	<p>اک خسر پہ فرزند کی تخت طہلی سے نیر ہوا ہوتے ہیں شکل بکھی</p>



[illegible]



۱۰  
 اگر کسی بی شاد کو قتل کرے اور آقا  
 ابیہم آنکھوں میں روئیہ کرے و کھانا آقا  
 خاک و دنیا علم کے اٹھاؤ آقا  
 یہ کہنے ہاتھ سے نہ کیجئے جو جادو آقا

یاں اجل مجھ سے بغلیں ہو چاہتی ہیں  
تن سے مر گئے کی تدبیر ہو چاہتی ہے

فہار کے کانوین فلانڈیہ پونچھیم  
معاذ نذر کیا کہ صدقہ سے پہلے عابد و م  
پولس آج سے یہ سرک ہے یاد دہن  
استغفر زندوین

فوج اندروہ دالم کشور لٹو گئی  
کھائی کے ہاتھ کٹے میری کمر لٹو گئی

درج  
 اس کو کہ میں نے جو یہی اور نور  
 فرجہ لکھ کر علیہ جہانی کا لاشہ کر  
 لکھ کر یہ لکھا ہے دریکے علیہ جہانی  
 ارتقا و جاتا تھا اس پر لکھ کر

روئے اکبر تو کبھی باوجود چاکر و سحر  
ہلے بجائی کبھی شاہِ خمد اکبر

۷۴  
کہ چھپی لائے تھے بھائی کو بلاؤ بھائی  
بھائی فریاد کیا پھر پڑا سناؤ بھائی  
زم نہ نکلتا ہے مرا شکل دکھاؤ بھائی  
تجھے آیا نہیں جاتا تمہیں بھائی

اگر کھڑا تے ہیں قدم تھو کرین بھٹاتے ہیں ہم  
آپکے پاس عجب حال سے آتے ہیں ہم

۱۲۷  
 بیان کہ تہذیب و تمدن کی ترقی  
 کیلئے علم و فن کی ترقی ضروری ہے  
 کہ جس سے انسان اپنے حقوق و فرائض  
 کو سمجھ سکے اور ان کو ادا کر سکے  
 اور اس کے لئے تعلیم و تربیت  
 کی ضرورت ہے۔

آکسین بھائی کی صلوٰۃ بھی بھائی کو کیجیے  
بھائی بھائی کے سترن میں ہڈائی کیجیے

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

پان فیہ دار خیر دار کہ ہم آہو نیچے  
تم زخمی کو نہ عباس کے ایڑا آہو نیچے

سورہ  
آل عمران  
بجائی کر لئے کہ آئے ہیں خباہت پر  
کہ کچھ نہیں بھری اس ششہ میں کی تصویر  
بجائی بجائی میں آئے ج ملاقات

اور تقدیر یہ ہر اک رنج و بلا دکھلائے  
لاش بھائی کی نہ بھائی کو خدا دکھلائے

حال  
 میں گئی خون کی ٹھوڑی کو بھیجا کہ آ کر  
 ناگمان آیا نظر میں کہ بے غم  
 دیکھا حضرت نور کہ مبرج ہی ہے  
 لشت زبین ہے وصال زبا کیون

کبھی منہ پھیر کے اعدا پہ نظر کرتا ہے  
اور کبھی پیاس سے دریا پہ نظر کرتا ہے

[illegible]

نہ مجروح میں جان اکھائی نہ مانی کہ  
آؤ بابا کہ حجامین ابھی ممانی کہ



<p>۱۳۸          دلچسپ کتاب کی لاشے و حین بکلی          دور و چلنے لگے بس اس کی بانی          دیکھ کر آنکھوں سے ہوا تڑپ جانی          لمحہ بہ لمحہ ریشہ بڑھ رہی تھی بانی</p>	<p>۱۳۷          پوچھ جانی سے سنا کر دی لو شکاریوں          ارکے فرمایا کہ کیوں کرتے ہو جانی          جس شخص میری فاقہ میں آئے ہیں          جس شخصیت میں تو جو ہو نہایت</p>	<p>۱۳۶          ارکے فرمایا کہ کیوں کرتے ہو جانی          جس شخص میری فاقہ میں آئے ہیں          جس شخصیت میں تو جو ہو نہایت</p>
<p>و اس اس غم سے ہوا دل میں ہمار کھانی          کھول دو آنکھیں میں قربان تھار کھانی</p>	<p>خاک و را و نیلے بصر رخ دالم روٹنگ          جھٹک جتنے ہیں بھائی تمہیں ہم روٹنگ</p>	<p>لیکے سر زانو نہ سلطان ام بٹو لگے          اپرا شکو لئے عہدار کا منہ دھو لگے</p>
<p>۱۳۵          خوش آمدن میں شہر پہنچ کر          باقی نام بھی پہنچے تو سب بار سہا          ہر کہیں پھر کھول چکا کوٹھار          سچا ہنسہ غلام آپ کی الفت یہ خدا</p>	<p>۱۳۴          شہر کی ان باتوں پہ کتاب سے کتب تک          کہتے ہیں کہ اس کی طرف سے کتب تک          کس قدر پارسوئے شہر سے ہوتی ہے          کس قدر شہر و قلعہ ہوتی ہے</p>	<p>۱۳۳          شہر پہنچ کر کھلے کھار دیو دھرم          چکے کیوں تو ہو جانی کو کیا دھرم          انسو ہری ہو چکے تو کھلے دھرم          کس قدر شہر و قلعہ ہوتی ہے</p>
<p>سر پر ہنہ ہے گریبان کھنابے قاتا          میں تو جتیا ہوں یہ کیا حال کہا کرتا</p>	<p>مری ناکامی کا مذکور رہ گیا بھائی          شہر تک دل میں یہ ناسور رہ گیا بھائی</p>	<p>بھائی اب موت کے آثار نظر آ رہے ہیں          تنگ سر حیدر گرا ز نظر آتے ہیں</p>
<p>۱۳۲          فخر ہے کہ لکھتے ہو اس کا نام          میں تو اس شہر کے لائق نہیں ہوں          کہ جو اس شہر کے لائق نہیں ہوں          کہ جو اس شہر کے لائق نہیں ہوں</p>	<p>۱۳۱          شہر پہنچ کر کھلے کھار دیو دھرم          چکے کیوں تو ہو جانی کو کیا دھرم          انسو ہری ہو چکے تو کھلے دھرم          کس قدر شہر و قلعہ ہوتی ہے</p>	<p>۱۳۰          شہر پہنچ کر کھلے کھار دیو دھرم          چکے کیوں تو ہو جانی کو کیا دھرم          انسو ہری ہو چکے تو کھلے دھرم          کس قدر شہر و قلعہ ہوتی ہے</p>
<p>آپکے صدمہ سے فردوس کی آبیہ ہو کر          اپنی قربانی کی دالہ مجھے عید ہو کر</p>	<p>غش سے موسیٰ کا ہر سکویہ چلاتی ہے          آؤ عمو کہ مری جان جلی جاتی ہے</p>	<p>پانی ضائع ہوا خیمے میں اب جاؤنگا          شکل اپنی میں سکینہ کو نہ دکھلاؤنگا</p>



<p>۱۳۸</p> <p>بلبل لڑائی میں عرض ہوئے سب کی مٹھکے پہ چڑھ کر سوئے سب کی حالت ناشتائی میں سنے زبانی کھلے ہاتھ چھوئے مشتاقانہ</p>	<p>۱۳۹</p> <p>کچھ کچھ</p>	<p>۱۴۰</p> <p>کچھ کچھ</p>
<p>ہو کے سیرست بھو منہ بھی کھانا گیا ہم تو آتے مگر اس شرم سے یا گیا</p>	<p>تو نے خیر مری کر دنیہ نہ چلتے دیکھا ہا میں نے ترا دم تنے نکلتے دیکھا</p>	<p>اُس کے فرزند کو چھاتی سو لگا دیکھا کچھ فرزند سارے کو بھائی کو بھائی</p>
<p>۱۴۱</p> <p>بی بیان کرنے میں جو مروت چھاتی جسم نظر نہ لگا سوتا کی چھاتی دیکھ کر شاہ کا منہ خشک باجانی دیکھ کر شاہ کا منہ خشک باجانی</p>	<p>۱۴۲</p> <p>کچھ کچھ</p>	<p>۱۴۳</p> <p>کچھ کچھ</p>
<p>ساتھ بچپن سے بھائی مجھ کو چھوڑا ہاں تم تشنہ دہن خالیم توڑتی ہو</p>	<p>نہ برادر نہ بھتیجا نہ پس منہ لگا کیسی تنہائی میں نیا سفر ہو گیا</p>	<p>دیکھ کر مشک و علم چھاتی چھاتی ہو آپ کے خون کی ہو عری مجھے بواتی ہو</p>
<p>۱۴۴</p> <p>کچھ کچھ</p>	<p>۱۴۵</p> <p>کچھ کچھ</p>	<p>۱۴۶</p> <p>کچھ کچھ</p>
<p>ہو جاکا اسکی غریبی پہ جو ہم رنج و مین ایسے مظلوم بھی آفاق میں کم ہونے میں</p>	<p>جا کے دریا کے کنارے اُسے دانا دیم لوہین ہاتھوں سے بھائی کو بھی کھو دیم</p>	<p>ہر سے آپ کے مرنے کی خبر آئی ہو شک بانی کی عوض خونیں آئی ہو</p>



میت  
 کہلے پیچیدہ اسد و جگر غشی تو  
 قہام کہ با تھو جو توبت نیک کی کہ  
 سنبھلو بجائی کہ تیر تپا و تھارا بیا  
 جگر اس پر کہ دین با کجا یہ ہے بچا

میت  
 گدگیا طلق سی حیدر کا وہ جانی ہو  
 اب یہی ہر ترے وارث کی نشانی ہو

میت  
 کہ نہ توبت نہ توبت نہ توبت نہ توبت  
 کہ نہ توبت نہ توبت نہ توبت نہ توبت  
 کہ نہ توبت نہ توبت نہ توبت نہ توبت  
 کہ نہ توبت نہ توبت نہ توبت نہ توبت

میت  
 قہام اب تو سن خامہ کی عنان مونس  
 آگے ہے رخصت کر بیان اک مونس

میت  
 کہ جا گیا قلب قابو ہے میر  
 کہ شعلے اب اٹھنے ہیں ایک ایک  
 کہ نہ توبت نہ توبت نہ توبت نہ توبت  
 کہ نہ توبت نہ توبت نہ توبت نہ توبت

میت  
 غیاں آگیا کسکے زخم کسکے  
 کہ نہ توبت نہ توبت نہ توبت نہ توبت  
 کہ نہ توبت نہ توبت نہ توبت نہ توبت  
 کہ نہ توبت نہ توبت نہ توبت نہ توبت

میت  
 کہ نہ توبت نہ توبت نہ توبت نہ توبت  
 کہ نہ توبت نہ توبت نہ توبت نہ توبت  
 کہ نہ توبت نہ توبت نہ توبت نہ توبت  
 کہ نہ توبت نہ توبت نہ توبت نہ توبت

میت  
 کہ نہ توبت نہ توبت نہ توبت نہ توبت  
 کہ نہ توبت نہ توبت نہ توبت نہ توبت  
 کہ نہ توبت نہ توبت نہ توبت نہ توبت  
 کہ نہ توبت نہ توبت نہ توبت نہ توبت

میت  
 کہ نہ توبت نہ توبت نہ توبت نہ توبت  
 کہ نہ توبت نہ توبت نہ توبت نہ توبت  
 کہ نہ توبت نہ توبت نہ توبت نہ توبت  
 کہ نہ توبت نہ توبت نہ توبت نہ توبت

میت  
 کہ نہ توبت نہ توبت نہ توبت نہ توبت  
 کہ نہ توبت نہ توبت نہ توبت نہ توبت  
 کہ نہ توبت نہ توبت نہ توبت نہ توبت  
 کہ نہ توبت نہ توبت نہ توبت نہ توبت

میت  
 کہ نہ توبت نہ توبت نہ توبت نہ توبت  
 کہ نہ توبت نہ توبت نہ توبت نہ توبت  
 کہ نہ توبت نہ توبت نہ توبت نہ توبت  
 کہ نہ توبت نہ توبت نہ توبت نہ توبت

میت  
 کہ نہ توبت نہ توبت نہ توبت نہ توبت  
 کہ نہ توبت نہ توبت نہ توبت نہ توبت  
 کہ نہ توبت نہ توبت نہ توبت نہ توبت  
 کہ نہ توبت نہ توبت نہ توبت نہ توبت



مرثیہ  
کمانش نے اصغر کو دودھ پڑھایا  
کہ رو باغیو نشہ مگر دوسے کو  
مرثیہ  
اسد ہون میں کتنے تھے عباس غازی  
قدم کیا شینگلی لب جو ہے میرا  
مرثیہ  
روز نکا بہین اور بہین فن ہو ہنگا  
کمان جانیکی سر قابو میرا  
مرثیہ  
مٹی کی مین پٹی ہون کتنی تھی زینت  
میں کھولے کوئی بازو میرا  
مرثیہ  
اشارہ یہ تھا شہ کی جبین کا  
کہ خنجر جو کس کندا بر دے میرا  
مرثیہ  
ادھر شہ پر خرم کی تھی تھپک  
ہر بن گئے شہر کا بدو میرا  
مرثیہ  
کمانش نے اعلیٰ ہے صاف ظاہر  
تھکی کی جو جرم زینت میرا

مرثیہ  
ملا کر دہن شہم دابو دے میرا  
مرثیہ  
مینا وہ ہون کہ نہ ہر ہون کی دل  
جو ٹوٹا کبھی بال کیو ہے میرا  
مرثیہ  
کمان اب بہین مادر پر اب کمان بہین  
نکا لہین جو تیر دن کو بازو میرا  
مرثیہ  
کمان اب بہین نانا کہ آنکھوں کی کھین  
گذرنا ستاروں کا پہلو میرا  
مرثیہ  
بوسے میں شہ کے زین اشارہ  
طارس و بال بہین آہوے میرا  
مرثیہ  
اڑدن اگر تو یک صبا بھی ہو پوچھو میرا  
ابھی پہن آئین پہلو میرا  
مرثیہ  
وہایت تھے مگر کہ بدو تھے  
وہایت شاہ تھے اب بدو میرا

مرثیہ  
مٹی آنکھیں تھیں شہ کی ہر  
پوچھو تھیں شہم میں جو ہے میرا  
مرثیہ  
نہ بانڈے کوئی اسکا پوچھو میرا  
مرثیہ  
کئی دل بہین زاب تھیں میرا  
مرثیہ  
کمان میں اکثر نے مین نور تھی ہون  
شہم پوچھو پوچھو شاہ جو تھو میرا  
مرثیہ  
پکار سے پش اہل کنگان کمان بہین  
ملائین تو پوچھو کو تھو میرا  
مرثیہ  
جو ہر شہم تھیں پوچھو میرا  
بھلا اب بھلے تو قابو میرا  
مرثیہ  
کمانش نے دے بھی مین اتنی ملت  
کرامان سر کی جائیں پہلو میرا  
مرثیہ  
کمانش نے دے دے رشتے تھے میرا  
مرثیہ  
کمانش نے ایک آنسو میرا



اس مقام میں ان کے ہاں  
 کہ کیا دوسرا نادران  
 کو دوزخ کے لئے بھیج دیا  
 حوالہ قلعہ ازندان  
 میں قید کیا تھا سرخ  
 جبکہ یہ وہی شخص ہے  
 روایت خزان سے  
 رسالت روز کی راہ  
 تھا واسطے خلاصی  
 کیا دوسرے گھوڑے  
 پیر اور پیر کی  
 یہ راہ مسدود تھی  
 اس کے کہ ہر منزل میں  
 باسے قیاس کا مسئلہ  
 تھا پہلی منزل میں  
 غریب و غفار تھا اس  
 ہاں کہ کیا قلعہ اس  
 سونا تھا کھوری نے اس کو  
 مارا دوسرے میں اڑا دیا  
 بڑا کو کہ وہ مرنے لگا  
 پیر میں جان جو کو مارا  
 پیر میں لڑا دوا کیا  
 پیر میں آج کو  
 اولاد و بچاں کی

<p>۴۰</p> <p>دربار پہ پہنچ کر آنا ہوا          سبکا پیر سر سلیف خدا غنی ہم          وہ کہ نہ سار سول تھا جسکی نہ نہ          لاکھوں میں جسکی ضرب کی ہوئی</p>	<p>۴۱</p> <p>کھل جائیں سب پہنچ کر پہنچے          بجلی گری صفو نہ پہنچا سی طرح          سجا گین لہر لہر کے لہا و را سی طرح          ہر ضرب میں ہنوں سی آڑ میں سی طرح</p>	<p>۴۲</p> <p>بہشت کی دولت و عطا شاہ          شان و شکوہ رایت نہ نہ شاہ          صفت نہ پہنچا نہ نہ شاہ          شمشیر پہنچا نہ نہ شاہ</p>
<p>دیکھے وہ معجز جو ہو یا ہو نہ تھے          مشکلا شتا تو اور بھی پیدا ہو نہ تھے</p>	<p>ہر یکہ تازہ نور و ہمت کریم ہو          جو ہر بلوان ہو عتوت مرہب نیم ہو</p>	<p>یتغ علی کی تحب کو قسم دم نہ لہجیو          جب تک نہ لاکھ سر ہوں قلم نہ لہجیو</p>
<p>۴۳</p> <p>وہ ہوشیار سے جہان کی جگہ          وہ دیو قار و مہر کے قلم          وہ نامدار عمو کو کہنے کیا ہاں          وہ شہر جسے جگہ از در کیا ہاں</p>	<p>۴۴</p> <p>کھینچتے جلال و تلال کی          لعل و پیر و کھار کے جاہ و علال کی          موت و کھار کے جاہ و علال کی          کھار کے جاہ و علال کی</p>	<p>۴۵</p> <p>اولاد و بچوں کی اورانی پہنچا          جوئے کے کھار کے جاہ و علال کی          افسانہ ہوئے کے کھار کے جاہ و علال کی          کھار کے جاہ و علال کی</p>
<p>دست خدا خطاب ملا جہنم کو          مغرب سے کھینچ لایا ہے جو آفتاب کو</p>	<p>مصرع ہر اک بند ہو اس طرح زمین          تنہا کھینچی ہوئی نظر آ جائیں زمین</p>	<p>عالم کے حاسدوں کا جگر غم سے خون          فردوسی بلند سخن سرنگوں سے</p>
<p>۴۶</p> <p>خاف و غیب و غیب و غیب          سر نہ پانہ ایک شے قہر          سر نہ پانہ ایک شے قہر          سر نہ پانہ ایک شے قہر</p>	<p>۴۷</p> <p>لے لے وارح جو ہر غیب دم دکھا          لے لے وارح جو ہر غیب دم دکھا          لے لے وارح جو ہر غیب دم دکھا          لے لے وارح جو ہر غیب دم دکھا</p>	<p>۴۸</p> <p>چلے شاہ نامہ از گنجین          جنہ خلیفے سر نہ پانہ ایک شے قہر          دھلاؤن نہ وہ شے قہر          جہوری ہر ایک شخص</p>
<p>افول روم و شام کی دم میں کی ہر          وہ خبا و رقی یہ علی کی لڑائی</p>	<p>سب پر عیان ہوں شیر کے حملے لڑائیں          پھر خبا نہ روان نظر آئے ترائی میں</p>	<p>دست خدا کی ضرب کا سب قہر          خیرین جو ہوئی قہر ہی خبا کیتھ</p>



<p>۱۰۰</p> <p>بیتاب پست در سپید و سیاہ بدرینا نے شب زندین کی غلیظ سیاہ کنت بر گزیدہ ہو نہیں بخنے کی سیاہ بہنچ سکی بتنا قمر ہے اند کی سیاہ</p>	<p>۱۰۱</p> <p>گم کردہ ہوش شمع خون کی آلودہ پلے پلے وہ ہے جو قند از دازے آلودہ ہر رخ نیز باس بر دازے آلودہ ہر اک کمان جہاں گویں آلودہ</p>	<p>۱۰۲</p> <p>سہمی ہوئی ہے فوج و دھڑ کی گناہ اور سطر فوج عداوت کی گناہ متھسار کجے آئے ہیں کجے کی گناہ ہوئی ہے جہانمیں بن عیس کی گناہ</p>
<p>بجلی گریگی جنگ میں ہر ذریعات پر پل زخمیوں کے آج بندھینگے فرشتے</p>	<p>دھڑ کا لگا ہے خیر کا جنگی سپاہ کو سب دیکھتے ہیں گھوڑوں کی ٹانگوں کو</p>	<p>صد مڑے سننے والوں کے دل کو گزرتے ہیں عباس بھی سین بھی اکبر بھی تو ہیں</p>
<p>۱۰۳</p> <p>اگر ہو ہے فوج کا غلہ نہ کھانے بیاپ ہے نہ خون میں نہ کھانے کے جو اس خوف میں کھانے نہیں دیر ہے جمع مزم کھانے</p>	<p>۱۰۴</p> <p>اگر ہو ہے فوج کا غلہ نہ کھانے بیاپ ہے نہ خون میں نہ کھانے کے جو اس خوف میں کھانے نہیں دیر ہے جمع مزم کھانے</p>	<p>۱۰۵</p> <p>اگر ہو ہے فوج کا غلہ نہ کھانے بیاپ ہے نہ خون میں نہ کھانے کے جو اس خوف میں کھانے نہیں دیر ہے جمع مزم کھانے</p>
<p>جاتی ہے یوں بٹ کر فوج اور جہ آہ مہی میں موج کرتی ہے جسطح موج پر</p>	<p>خائف ہے چار آئینہ اپنی حصار سے رہا لین پناہ مانگتی ہیں کردگار سے</p>	<p>لاکھوں ہیں غم انھیں انھیں و ہزار ہیں سینوں میں ل لہو میں کلیجے دگا ہیں</p>
<p>۱۰۶</p> <p>جمع جو جا کی بارہ کا فوج گھات سب کمان گھبرے بھی اب ہیں گھات نہیں اتھری تلامح کہ اخذ ہو عین زہر ہے ہوئی ہیں اوپر</p>	<p>۱۰۷</p> <p>بہا بے کس نے شعلے کی کڑک مولا قدم پر کھینچا کھینچا کڑک رفت میں کھینچا کھینچا کڑک کھینچا کھینچا کھینچا کڑک</p>	<p>۱۰۸</p> <p>راہ سے فافلہ جسطح موج بونا ل اٹھ کر کھینچا کھینچا کڑک کھینچا کھینچا کھینچا کڑک کھینچا کھینچا کھینچا کڑک</p>
<p>دریا فریب تر ہے جو میدان جنگ ہے ماہی ہر ایک پھٹی ہے کشت ہنگ ہے</p>	<p>بیتاب نہر تھی کہ نکل جاوے فوج سے پر سر ٹپک کے رگھو زنجیر موج سے</p>	<p>بھائی جو چھٹ گوتھے تو جینا محال اضاف شرط ہی کہو کیا دل کا مال تھا</p>



<p>۱۴۰          آخر شہر ہون مجاہد بھی غم گاہین          تنہائی میں خفا مارم ہو گا باہین          بکج لہو غصہ بھی میں کم ہو گا باہین          منہ سے کا اس نشانے الم ہو گا باہین</p>	<p>۱۴۱          کھٹنا ہے غم کا تھک بے کسل          پھر موت ہی جو کھوے غم کو کھوے          کفار بے رحم تھے ہیں تیغین الم تھے          چار ہندین حضور کو بلے بے ضلیع</p>	<p>۱۴۲          عباس بولے غم غبار کی جان ہم          حبیب اپنے آپ کو میرے پیار میں          اسانو کو دن سے نکل جائے کیم          قہر کو رو دیکھے ہیں حالت پریم</p>
<p>۱۴۳          راضی ہوں کس طرح کہ یہ رنج عظیم ہو          بھاوج جوان راند ہوں بچے یتیم ہو</p>	<p>۱۴۴          کس طرح اُسے صبر ہو جو سر گزار ہیں          اکبر ہو یا غلام ہو سب بشار ہیں</p>	<p>۱۴۵          جان اپنی پہلے عبد و فادار کھو گیا          مطلب جو آپ کا ہے یہ ہر گز ہنو گیا</p>
<p>۱۴۶          بلا دگر دین نہ دین لای ہندین          محبت میں میری ہوشیں نہ بھلائی ہندین          الفت تمھاری کب دے بالائی ہندین          کوئی تمھارا چاہنے والا ہی ہندین</p>	<p>۱۴۷          در در حسین تھی ہیں چھاپی ہو جان          اکبر تمھاری سانسے نیر و کبیر ہندین          جرات کھائیں تو نہیں نہائیں ہندین          غربت میں سب کو دیکھے لگا بھی ہندین</p>	<p>۱۴۸          کیا دقت پائے اپنے چھوڑا یہ سلسلہ          غلام ہوں نہاں اور کیا کتو کر دین          ہو گیا سیان غلہ شومیں کا قافلہ          پتھر پر ہی ہم لئے کہ تھی حوصلہ</p>
<p>۱۴۹          بچپن کی خدمتوں کو بھی کچھ یاد کرتی ہو          بکس کے کیوں ریاض کو برباد کرتی ہو</p>	<p>۱۵۰          جب یہ شار راہ خداے مجید ہوں          پھر ہم اور آپ ساتھ ہی ملکر شہید ہوں</p>	<p>۱۵۱          سرنذر کر کے سوئے نہ تیغوں کی چھاؤ نہیں          گردنیں طوق ہو دیگا زنجیر پاؤ نہیں</p>
<p>۱۵۲          عباس کی ہر عرض کا وقتیہ انام          دانتہ قدم نہ بھی چھوڑنا غلام          پر کیا کردن کہ بائی سکھیں ہر نام          بچا ہے اب وہ کہ تبتی ہی نام</p>	<p>۱۵۳          بولے عجا کو دیکھ کے یہ کب غم          منظور ہے کہ تمھو نہ بھائی نہیں دور          سزاخہ اسے جو کہتے ہیں حضور          زانو ہر طرح تر عجب ہی کیا فر</p>	<p>۱۵۴          رخصت ہیں مصر ہوں تو بکائی ہوں          دیکھ لے کسی کا داغ نہ اس پر غم خیال          راجا بھری کا کام ہر اس شخص خیال          مولا بھی ہیں رو دیکھ لے اس خیال</p>
<p>۱۵۵          پیاسوں کی فکر اب تو بہر حال چاہو          یہ فوج کیا ہے آپ کا اقبال چاہو</p>	<p>۱۵۶          کسکی امید پھر جو برادر سربایں ہو          آفت میں کوئی چاہئے دالا تو پائیں ہو</p>	<p>۱۵۷          نازا پسہ ہو کہ فدیہ شاہ انام ہیں          بیٹے اگر ہیں آپ تو ہم بھی غلام ہیں</p>



<p>۲۱ پیشکے شکر کے شہ سمان خبا برساتھ انبساط کو آنکھیں بھینک فرمایا میں فدا تر وایا بن بویا دیر کی مفارقت کی نہیں دکھایا</p>	<p>۲۲ اچھا سدا نکاح قرار تھانے اس منہ بھر کے دوسرے سارے کھینکے بھی جانے کی بار تھانے لاٹھے بھی یہ زار و زار تھانے</p>	<p>۲۳ گھوڑے کا چوبندنا مو آنا کوئی کیا آنا چاہا جیسا کہ دیا نا کوئی کیا منہ غلام و ناز دکھانا کوئی کیا سینچے تھو کھنکی کا لانا کوئی کیا</p>
<p>یہ دو ہاون ہاتھ حیدر مقرر ہاتھ میں میں جانتا ہوں شیر خا میری لکھ میں</p>	<p>کرتے ہو کوچ تم کہ خبان میں مقام ہو پر واپس کیا جیے کہ یہ بھائی تمام ہو</p>	<p>اک اک قدم میں کے چپ لبرگی تھا آہ فرس کی تھی کہ جھکا پر ہی کا تھا</p>
<p>۲۴ بچیا الم دیا بہن جب پاگلے نشان آنکھوں کے جیسے کی شہ لافانی نشان جب تک دکھائی گئی جانی کوئی نشان کہہ میں جا بویا بول ہو گیا جوا</p>	<p>۲۵ پیشکے کہ پا قدم شہ پودہ دیکھ نہر کھلے منہ پر تھانے کہا کیا میری ہاں بھائی اب جہاد میں کیا جیے میں دونوں باپ جیے ہیں کی جیے</p>	<p>۲۶ بچ کر کہ میں اپنے دہن اصر کا چشم رکاب میں قدم جلوہ گر کا بیت چہ چہ نہ پانچ پانچ کر کا سرتیس نہیں پانچ کر کا</p>
<p>راحت ملی کہ مونس تنہائی آگیا دیکھا پرد کو سامنے جب بھائی آگیا</p>	<p>در پا پہ ہو کے آپ تو کوثر پہ جان چلے ہم اور اکبر مہر و بھی آئے ہیں</p>	<p>گھوڑا اڑا جو وہ دم مونس تھانے اک غل ہوا کہ جاتو ہیں جعفر تھانے</p>
<p>۲۷ جب تم نہ ہو گے اپنی کنوینٹ جیے تینوں آسوں سنہ سپر ہو کر جیے تم کیا چلے کہ ٹوٹ رہے ہو جیے بازو کا زور کھٹ گیا آیا جیے</p>	<p>۲۸ تعباس و تو جیے کے کو جیے دیا کئے ادھر سے نظام کے جیے شکستہ لیکے خیمے سے نکلا وہ جیے فرمایا لاؤ اسب بالائی جیے</p>	<p>۲۹ سراج سے سوار شہ جیے سکھن جیے آسمان پھیلا جیے اک نور کی ہوا سو جیے نور نور سے جلا کر جیے</p>
<p>اسد سے غم کہ صفت تصویر ہو گویا اس وقت تک جوان تھو اب پر ہو گویا</p>	<p>نرغہ مر و امام پہ ہے بیت ارہون پیدل قریب آگئے جلدی سوار ہون</p>	<p>غل تھا پایا وہ ہون جو پای سوار ہیں دلہل پہ آج شیر آہی سوار ہیں</p>

لکھنوی  
نیشا نادر ابو جی  
درخان جبر  
قاعدہ ۱۱



۴۴۴  
داناں علم کی تہذیب کا دھڑکا  
پیر چمکے کہ کھلے ہو تو نور  
اقبال کا ہمارے کھیلے ہو تو نور

شاہی ملی ملا جو سلم بو تراب کا  
کیا سیف ہے خدیو سلیمان خباب کا

۴۴۵  
فلج نظر اس چکر چکر کا  
میر قاتل آئینہ سحر کا  
جہنم میں وہ بدترین صلیب کا  
سکھ کر ہے اس کا لکڑ کا جلال

زہرے ہیں کئے آب ایسے لیرہین  
پکوں میں پتلیاں کہ نیشان ہیں

۴۴۶  
اس صفت میں عابد سحر کا  
نور نور میں نور نور کا  
شک نور میں نور نور کا  
ساں کھلے ہیں جہنم میں

مڑگان کی برہمی ہو غضب کر دگا  
کس بل ہو دونوں برہمن و الفقار

۴۴۷  
انداز نفع بازی اور نفع  
زنی کر کے کھیلے ہو تو نور  
جہنم میں نور نور کا  
نور نور میں نور نور کا

ضرب اسکی کھا کر توبہ بدن خمار ہو  
اس پر نظر کرے تو کلیہ دگا رہو

۴۴۸  
چمک چمک نور نور کا  
نور نور میں نور نور کا  
نور نور میں نور نور کا  
نور نور میں نور نور کا

نسبت ہو کیا صفایں لا جواب سے  
ہر خشک آب آئینہ اس آفتاب سے

۴۴۹  
نور نور میں نور نور کا  
نور نور میں نور نور کا  
نور نور میں نور نور کا  
نور نور میں نور نور کا

وہ کیا پری بھی سا تو تک تی نہیں کھی  
پچھلی سمون کی گرد بھی پانی نہیں کھی

۴۴۹  
نور نور میں نور نور کا  
نور نور میں نور نور کا  
نور نور میں نور نور کا  
نور نور میں نور نور کا

اڑنا برابر اس کے اسے بھی محال ہے  
جادو ہے مرغ و نغمہ ہو یک خیال ہے

۴۵۰  
نور نور میں نور نور کا  
نور نور میں نور نور کا  
نور نور میں نور نور کا  
نور نور میں نور نور کا

فرق آگیا ادب سے نسا تو کراچ میں  
ڈنکا ہوا درود کا خود انکی فوج میں

۴۵۱  
نور نور میں نور نور کا  
نور نور میں نور نور کا  
نور نور میں نور نور کا  
نور نور میں نور نور کا

حیدر پہ کیا بہ سب اسد گرد گاہ میں  
ہاتھ انکے وقت غیظ و غضب الفقار

۴۵۲  
اور عوامی اور غریب  
کی جمع ہے



از یہ شعر آباد جواہر نگار میں

<p>۵۶۶</p> <p>گو جانے نہ بیخبرم زندان کو کیار تھوڑی غل کا پ کیا دشت کا زار بولاد دل کے ایک یہ دو اسوار کے کا جا بے یہ کہ تھوڑے ت گویا</p>	<p>۵۶۷</p> <p>میں وہ جبری نہیں اس کو بکھار اتنے ہی دیر میں نہ نہیں بار دین غالی کروں پیدوں کو صفین بھیج سکھڑ لوں میں تیغ تڑپے قیام</p>	<p>۵۶۸</p> <p>نہیں جبر آباد کا رہین لفظ میں یہی گندھوی کو بکھار خجیر زبان تیرے لب و الفقار فخر نہ خبر کے میں کہ دیر کا رہین</p>
<p>لہرہ ہے درے گنبد نیلی رواق کو نعرے ہلا رہی ہیں زمین عراق کو</p>	<p>یہ تیغ وہ نہیں جو تھمے یا کہیں کے وان کیا ہوا جہان پر روح الامیں کے</p>	<p>چکے نہ کیوں وہ جسکو خدا آب تاب کیا منہ کسی کا ہے کہ جوڑ کر جواب</p>
<p>۵۶۹</p> <p>دیا نخل تھا جگر کا تھا چھین افصح جو تھے آڑے تھے چھین جاں تھوڑے وہ جہنم بن گویا دینا تھا آسمان صمد و سبب مر</p>	<p>۵۷۰</p> <p>اس تاج ایک ایک چھین چھین کہ ہو گیا اسطرح کی بھی دیکھی دیا کی از عم میں رو کی جو پو رکتے بھی ہیں کہین پسندیم مر</p>	<p>۵۷۱</p> <p>نہیں یہ بھی کوئی فوج اسطرح نہیں ادھر سے فوج اسطرح کھینچی جو تیغ تھوڑے صوبہ چاند سے سا بھی چھین مر</p>
<p>سب طور ہیں علی ولی کے جلال کے سن لو کلام مصحف ناطق کے لال کے</p>	<p>جب میں بڑھا تو کوئی کو الٹو لگا حلے کرو تو قبلہ دین کے غلام پر</p>	<p>یارانہ عند لب کو بھی چھپے کا تھا لہرین سیاہ ساپ کی دم اڑدہ تھا</p>
<p>۵۷۲</p> <p>نعرے دیویدیم تھے کہ شہار کرار کا پھر ہوں میں جبار راہل کے مورچوں کے خبر زنت کی سیل ہر مری نامور مر</p>	<p>۵۷۳</p> <p>نہیں کوئی بلو بھی تڑپے گار نہیں کوئی نہ کوئی کے تلے جار نہیں کوئی نہ کوئی کے تلے جار نہیں کوئی نہ کوئی کے تلے جار</p>	<p>۵۷۴</p> <p>کاٹھی کے کیا بلو ہوئی وہ تیغ نہیں کوئی نہ کوئی کے تلے جار نہیں کوئی نہ کوئی کے تلے جار نہیں کوئی نہ کوئی کے تلے جار</p>
<p>جبتک بھرن میں مشک الی کو چھوڑ شیر الیا قریب ترالی کو چھوڑ دو</p>	<p>مرحب فقط سمند سی گر کہ نہ اٹھ سکا گا و زمین سے تیغ کا لنگر نہ اٹھ سکا</p>	<p>تیرین محلہ سے تڑپ کر نکل پڑی لیلا سے فوج خیمے سے باہر نکل پڑی</p>



۵۵ سب سے پہلے سب سے پہلے اس غل میں ہوا اس میں دریا تو حق ملے فوج ملا کر کیا بھی کر شان	۵۴ سب سے پہلے سب سے پہلے اس غل میں ہوا اس میں دریا تو حق ملے فوج ملا کر کیا بھی کر شان	۵۳ سب سے پہلے سب سے پہلے اس غل میں ہوا اس میں دریا تو حق ملے فوج ملا کر کیا بھی کر شان
آئی شکست فوج اس دست میں گھوڑا صفوں کو بچا نگاہ ایک تہ میں	بر بیان زمین کہ تازہ بلا آئی جا پڑا الٹی زمین پر شور ہوا آسمان پر	رستم تھا مگر کہ میں کہ اس قدر بار تھا اکدم بھی تھم گیا تو یہ دو تھاوہ چار تھا
۵۲ اس شہر تھانے کے سر پہ نعل کی لال تار پہ سرمہ در فہم جا رہا کس شہر کی کو آئے	۵۱ گر تھی تھی تھی تھی سب سے پہلے سب سے پہلے اس غل میں ہوا اس میں دریا تو حق ملے فوج	۵۰ سب سے پہلے سب سے پہلے اس غل میں ہوا اس میں دریا تو حق ملے فوج
یکساں جس میں شوکت نشان ہو تغ ایسی بسا خوش ہو اسبا جوان ہو	پہل تھا خون گرفتہ کوئی باسور تھا جو اس جھپٹ میں سامنے آبا شکار تھا	چھوڑ بھی گرتو خون رگ کا بلوکا ٹکے بٹا پر سر کو بھنگی گوند سر کا ٹکے
۴۹ سب سے پہلے سب سے پہلے اس غل میں ہوا اس میں دریا تو حق ملے فوج	۴۸ سب سے پہلے سب سے پہلے اس غل میں ہوا اس میں دریا تو حق ملے فوج	۴۷ سب سے پہلے سب سے پہلے اس غل میں ہوا اس میں دریا تو حق ملے فوج
شکر کی عقل کہ ہو فی ام اک ارگی جس کا صفین جمی یقین و فک ارگی	خیاں تھا عیب سے طبع اس میں کا بھٹا اعلیٰ کو لالے کا راتھا دین کا	بھاگا اگر نہ جنگ کہ قابل ہو کوئی ود ہو کے رہ گیا جو مقابل ہو کوئی



<p>۱۵۱ جسٹ حکمران و شیر خاں غفری غل سلطان ہو کر یہی سلطان غفری جہاں کوئی قطار نہ خود ہو غفری نیکو کار ہو کر یہی اصفیٰ غفری</p>	<p>۱۵۲ نہایت طاقت و فضل لال صاحب بابا بن کا فضل و فضل صاحب دیکھو جب تو بن ہو کر لال صاحب بران اسیل نند و خالص صاحب</p>	<p>۱۵۳ چو چاند لالی بن تو کو خاں غفری کیون ہلو او تو بنی باز کیون غفری نوبین جو بیخ و بن تو بنی غفری پہو جاو و سر بنی غفری</p>
<p>اک سیرنی سوار جو کرتے تھے زمین خالی سمند و درتے پھر تھے کھیتیں</p>	<p>صانع جنین یہ جو ہر ذی عطا کرے کلاک زبان بریدہ نسا اسکی کیا کرے</p>	<p>کوئی وہ برف نہ تو لکڑی جیل ہون برسویہ خون کہ نہ کیا لڑکھال ہون</p>
<p>۱۵۴ نہایت طاقت و فضل لال صاحب بابا بن کا فضل و فضل صاحب دیکھو جب تو بن ہو کر لال صاحب بران اسیل نند و خالص صاحب</p>	<p>۱۵۵ نہایت طاقت و فضل لال صاحب بابا بن کا فضل و فضل صاحب دیکھو جب تو بن ہو کر لال صاحب بران اسیل نند و خالص صاحب</p>	<p>۱۵۶ نہایت طاقت و فضل لال صاحب بابا بن کا فضل و فضل صاحب دیکھو جب تو بن ہو کر لال صاحب بران اسیل نند و خالص صاحب</p>
<p>مردہ تھا وہ جو زورین ہرام گور تھا چار و لطف سرور کو برسو کا شور تھا</p>	<p>ظلمت میں جو اس نور شامی حال تھا لامع نہوی تیغ توڑنا محال تھا</p>	<p>منہ میں وہ آگ ہو کہ کھینچے کیا بھین زہر موی کو زہر شیر ذکے آب بھین</p>
<p>۱۵۷ نہایت طاقت و فضل لال صاحب بابا بن کا فضل و فضل صاحب دیکھو جب تو بن ہو کر لال صاحب بران اسیل نند و خالص صاحب</p>	<p>۱۵۸ نہایت طاقت و فضل لال صاحب بابا بن کا فضل و فضل صاحب دیکھو جب تو بن ہو کر لال صاحب بران اسیل نند و خالص صاحب</p>	<p>۱۵۹ نہایت طاقت و فضل لال صاحب بابا بن کا فضل و فضل صاحب دیکھو جب تو بن ہو کر لال صاحب بران اسیل نند و خالص صاحب</p>
<p>وہ نو سو دار کیا کہ اس بن کا وہ موج آب کی یہ پھول جاب کا</p>	<p>آتا نہ تھا جو بڑھکر سرگیا سپر کھڑ ڈر تھا کہ وہ نہ کہیں شوق لقمہ کھڑ</p>	<p>خولی اسی نے بڑھایا نشان کو حیرت کا جوش کیا اک ہلو ان کو</p>



<p>۱۵۰          اگرچہ بیاہر ہو وہ بل غنیمت          نہ لے نہ چھو نہ دے نہ بے          گمانی ہو کر نہ ستر ستر کا          لا لہ لہ لہ لہ لہ لہ لہ لہ</p>	<p>۱۵۱          غنیمت ہو فضا میں جن سہول          اس گزشتہ کی بات غنیمت          غنیمت اس ستر ستر کا          ہو گا وار لہ لہ لہ لہ لہ</p>	<p>۱۵۲          غنیمت ہو فضا میں جن سہول          اس گزشتہ کی بات غنیمت          غنیمت اس ستر ستر کا          ہو گا وار لہ لہ لہ لہ لہ</p>
<p>دب و بجے یا شک نہ یا اس لیر کو          دیکھو میں روک لیتا ہوں بڑی شیر کو</p>	<p>دہشت سے منہ پھڑپھڑ نہ کا تیغ تیز کی          نو بج گیا ہی جھانک کر کو بچے گزیر کی</p>	<p>کیا نیرہ و کشتہ وہ شاح اور بیل          شیر و کے سامنے وہ تاشابہ کھیل</p>
<p>۱۵۳          آیا کہ کونانے سے نہ بے          انبان تاباں کو صدا دے جا بے          نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ</p>	<p>۱۵۴          اگرچہ بیاہر ہو وہ بل غنیمت          نہ لے نہ چھو نہ دے نہ بے          گمانی ہو کر نہ ستر ستر کا          لا لہ لہ لہ لہ لہ لہ لہ لہ</p>	<p>۱۵۵          غنیمت ہو فضا میں جن سہول          اس گزشتہ کی بات غنیمت          غنیمت اس ستر ستر کا          ہو گا وار لہ لہ لہ لہ لہ</p>
<p>مارا ہی سیکر و فکو بہادر بڑا ہونہن          صفین میں علی سے اکیلا لڑا ہونہن</p>	<p>ہر دم جھکے چلن ہی یہ تیغ اصیل کا          تعریف اپنی خود یہ ہی شیوہ لیل کا</p>	<p>خفت سے اور گھٹکی طاقت گھٹتی ہوئی          دیکھی نہیں پیر کی بوڑھی کھی ہوئی</p>
<p>۱۵۶          زبا بصدق سے چہ منکر کلام          کا ذوق نہ بان جن سے علی کلام          نہ کیا ہو اور کیا ہو نہ نہ نہ نہ</p>	<p>۱۵۷          کیا منہ ظن نہ تیغ کو نہ بیاہر          نہ لے نہ چھو نہ دے نہ بے          گمانی ہو کر نہ ستر ستر کا          لا لہ لہ لہ لہ لہ لہ لہ لہ</p>	<p>۱۵۸          غنیمت ہو فضا میں جن سہول          اس گزشتہ کی بات غنیمت          غنیمت اس ستر ستر کا          ہو گا وار لہ لہ لہ لہ لہ</p>
<p>نوجو نہن الا مانکا کمان غل ٹھانیز          حیدر جو لڑا ہے کبھی ہوجا نہن</p>	<p>اداب کا محل ہے زبان اپنی تمام لے          سوکھیاں گلاب سے کرے تو نام لے</p>	<p>پھر تو نہ وہ شان کھی نہ وہ کو کو کھی          سب مسکئی سپاہ گری کی جو نوک کھی</p>



<p>۱۵۱ خانہ نوری صدقہ نوری سین لکھنوی نوری سین لکھنوی نوری سین لکھنوی نوری سین لکھنوی نوری</p>	<p>۱۵۰ کبوتر بجا کر عین کجاہ کبوتر بجا کر عین کجاہ کبوتر بجا کر عین کجاہ کبوتر بجا کر عین کجاہ کبوتر بجا کر عین کجاہ</p>	<p>۱۴۹ جنگی درہ بنی نوری جنگی درہ بنی نوری جنگی درہ بنی نوری جنگی درہ بنی نوری جنگی درہ بنی نوری</p>
<p>بیچ بات کی ضرور ہر لڑاں باج وہ ہاتھ سود کھا جو کھا تھار باج</p>	<p>حربہ اب اور تمام کسان کھدی زین جن نے یہ بڑی بڑی ہین ہین پر</p>	<p>انسانی کیا بسا کہ مور صنف ہی یہ گرز خود قتل تھا تو کیوں صنف ہی</p>
<p>۱۵۲ خانہ صفت اسے سیکھ آکیان کو خانہ صفت اسے سیکھ آکیان کو خانہ صفت اسے سیکھ آکیان کو خانہ صفت اسے سیکھ آکیان کو خانہ صفت اسے سیکھ آکیان کو</p>	<p>۱۵۳ جلدی کما کو چنکے سین مان جلدی کما کو چنکے سین مان جلدی کما کو چنکے سین مان جلدی کما کو چنکے سین مان جلدی کما کو چنکے سین مان</p>	<p>۱۵۴ بان سچ ہی بآوارہ سی بان سچ ہی بآوارہ سی بان سچ ہی بآوارہ سی بان سچ ہی بآوارہ سی بان سچ ہی بآوارہ سی</p>
<p>برعت پر لیس کھکا اس خانہ جنگ کو آغوشین لیا بہ کرامت خدنگ کو</p>	<p>بھاری ہر گرز جھوک سنبھالی نجائیگی گر پڑ گئی یہ ضرب تو خالی نجائیگی</p>	<p>دعوی غلط نہ تھا وہ بہادر بڑا ہی تو اب ہمہ کھل گیا کہ علی سے لڑا ہی تو</p>
<p>۱۵۵ جو نہ کھلا نہ مارا جا گیا جو نہ کھلا نہ مارا جا گیا جو نہ کھلا نہ مارا جا گیا جو نہ کھلا نہ مارا جا گیا جو نہ کھلا نہ مارا جا گیا</p>	<p>۱۵۶ شبی بکری بکری بکری شبی بکری بکری بکری شبی بکری بکری بکری شبی بکری بکری بکری شبی بکری بکری بکری</p>	<p>۱۵۷ کھنکھنی کو ننگ ننگ کھنکھنی کو ننگ ننگ کھنکھنی کو ننگ ننگ کھنکھنی کو ننگ ننگ کھنکھنی کو ننگ ننگ</p>
<p>سرکش کر بہت اہل خطا میں تم ہو کچھ نیر غلام عالی گئے کچھ تلم ہو</p>	<p>تلمواریا چمک گئی بجلی عمود پر دوہو کے نصف گرز گرا اسکی خود پر</p>	<p>خاک ارڈ کر آسمانہ جاتی تھی دشت سے برگشتہ بخت ہے یہ نمایان تھا گشت سے</p>



<p>۱۵۱ مطلع دہم از برق طبع زمین کی چلبلیں دکھا جو انداز جنگ بنیاد اول دکھا جو نبرد ننگی سرخیاں جنگیں دکھا جو سچ سچ سچ سچ سچ سچ سچ سچ</p>	<p>۱۵۲ تھا اس قدر شب بیدار تھا بیابان تھا کہ کوئی سچ کوئی سچ وہ شکر تھا اور یہ خودی تھا رہا تھا بڑا آگہا کی بجائے</p>	<p>۱۵۳ جانا تھا اڑنے اس کی اور وہ کڑا تھا صورت صورت اور وہ صوت نفس بڑا ہی زور اور وہ تکھو کھو کھو کھو کھو کھو</p>
<p>۱۵۴ ہلجائیں ایک فہرست ہستی زمین کے دریا بہا دین خون کی ترانی کو چھین کے</p>	<p>۱۵۵ جھپکی تھیں زمین وہ پلکان عرش لیر جیسے ہرن و گیتھن نکل بن تیر</p>	<p>۱۵۶ دب و گیتھو وہ بھی جو ضیق شکار تھے گو یا ہوا پہ صاحب لیل سوار تھے</p>
<p>۱۵۷ شوق ضرب تیغ جہاں گیتھن بہشتی سب سب سب سب سب سب فرغ نام کر کے کی تصویر گیتھن نفاقتیں زور بازو کی تصویر گیتھن</p>	<p>۱۵۸ کے لیے عالی جان تھا اس کے نظم نظم کو اس نے عجب اسرار جلی تھا باد بکھا جھلاوا تھا اسرار اک آن صورت دل عاشق تھا اسرار</p>	<p>۱۵۹ نایاب گیتھن وہ تیغ و دم کی گیتھن ماہی کا وہ کا پتھر تھی آب گیتھن کے تھے بڑے ناہلی تھے گیتھن نہ سنا کو تھا مگر او صاحب گیتھن</p>
<p>۱۶۰ سلیخیں بند سونکی صفائی سنی نہیں غل ہو کہ آج تک یہ لڑائی سنی نہیں</p>	<p>۱۶۱ پھر تھا فہرست زمیں شنگین تھا سم کا نشان زمین کہیں تھا کہیں تھا</p>	<p>۱۶۲ گیتی الٹ نجاو کیوں سن خیال میں اس دم ہے تیرے شیر کا بیجا جلال میں</p>
<p>۱۶۳ وہ سب بڑا اور وہ سب سب وہ سب سب سب سب سب سب وہ سب سب سب سب سب سب وہ سب سب سب سب سب سب</p>	<p>۱۶۴ وہ اس کی جادو وہ چلبلیں وہ سب یہ وہ سب سب سب سب سب سب جانا تھا بون عدو چلبلیں وہ سب کے سب سب سب سب سب سب</p>	<p>۱۶۵ یکبار وہ سب سب سب سب سب جانے وہ سب سب سب سب سب گو یا شکر اگر کیا ہے میں سب ماہی کا تھا شکل علی سب</p>
<p>۱۶۶ وان تیرگی کا دور پر سب دھور تھا لیکن ادھر پر کی بھی ظلمت میں نہ تھا</p>	<p>۱۶۷ عصے میں ابلی پڑھی تھیں گیتھن کی صیوہ سوا سب کو آتی تھی آواز تیر کی</p>	<p>۱۶۸ اک غل ہو اگر اٹھ گئی آج جان سے بھاگو زمین پر برق گری آسمان سے</p>



<p>منزلہ روبو کو وہ زون برکت بار بان بلبو کو کہی تیغ مشعل وہ ہاتھ نصف سینہ مع تھا کپڑ رونون قدم کا بونین</p>	<p>منزلہ اکبر دی صدک چا جان وہ بضرب باؤ کا جہان ہو غدا نصف کرہ میں ہنسنا وہ دنیا اب ستر سینہ م</p>	<p>منزلہ مانندہ داخل رہا ہو غدا آیا کمال خیر ہو غدا الحدود عس و قوس ہو غدا عن جگہ جاب ہو غدا</p>
<p>فرق آگیا سلامین بیتین ادنی تو تھا فرا زمین اعلیٰ نشیبین</p>	<p>توڑا در حصار ستم کے کو اڑ کو اس دیو کو جو دو کیا کا باہار کو</p>	<p>موجود ستر حسن و عجب قوت مچھلی ہر ایک نور کی دریا میں قوت</p>
<p>منزلہ یکم کی صدی اس کے کندھ احسن کا ساسی ہو غدا بہار و روئے گئے ہو غدا بہی بھج جیج ہو غدا</p>	<p>منزلہ بیکے چھوڑ دیو غدا زیر و غدا اب بھجی ہو غدا جگہ کے ستم کے ہو غدا پوچھا قوی نہ ہو غدا</p>	<p>منزلہ کیا جو تھا کہی نہ ہو غدا گھوڑا کو چھوڑے ہو غدا وہا میں زور کا ہو غدا یاد رکھی ہو غدا</p>
<p>ہر یہ شگون فتح و ظفر اس کے ساتھ کینہ مکر نہ حسین کو باز و کا ہاتھ</p>	<p>آئینہ ہی مجھم ہوا رخ و یاس کا وہیاں آگیا حسین کے بھونکی یاس کا</p>	<p>کچھ کہ سکا نہ رہا اکب گرد و غدا گردن ہلا کے پھر لیا منہ کو آئے</p>
<p>منزلہ اس طرح سر کر غدا تکھوڑی ہو غدا بہار و روئے گئے ہو غدا بہی بھج جیج ہو غدا</p>	<p>منزلہ بیکے چھوڑ دیو غدا زیر و غدا اب بھجی ہو غدا جگہ کے ستم کے ہو غدا پوچھا قوی نہ ہو غدا</p>	<p>منزلہ کیا جو تھا کہی نہ ہو غدا گھوڑا کو چھوڑے ہو غدا وہا میں زور کا ہو غدا یاد رکھی ہو غدا</p>
<p>کرنے تھے جھوٹ موٹ جو بائیں زمین دیکھا سمجھون لے ضرب علی کے بطورین</p>	<p>کس کا یہ منہ تھا پھر جو تھے گھاٹ کوئی وہ کر شہر تو کیا نہ رہا جانور کوئی</p>	<p>دریا ستم کا یوں اندھا باغیاں پر آجامر جیسے بریدہ آفتاب پر</p>



<p>عقل حکیم کا ہر شے علم ہے نور اصفیٰ کو اس شب و دن ہے اٹھائے کو مہربانیاں گناہ سے بکریں جلائے</p>	<p>عقل منزل تھی ہر شے عقل کا جسے دیکھ کر ہر شے عالم منہ پر ہر شے عالم نہی ہے شے عالم</p>	<p>عقل بانی ہر شے عالم فطری ہر شے عالم سجائے ہر شے عالم نہی ہے شے عالم</p>
<p>بچل ہوئی تھی سپہ بر صفات میں گر کر کے تیرے لگے مرد فرات میں</p>	<p>عمد رسول میں بھی ان ایسے پر نہیں حیدر بھی اس طرح کہیں مایوس نہیں</p>	<p>غل تھا کہ بازو درختہ دجاہ کے تینوں دست ابیہ اسد کے</p>
<p>عقل نہ روز و شب نہ رات و دن جسم و دہ اور اسکی رانی وہ بارہ کھان کسی بھی شے کو نہیں سیا پانی نہ کوئی</p>	<p>عقل بڑا کما ہر شے عالم غیاں ہر شے عالم نہی ہے شے عالم</p>	<p>عقل غنی میں کہ شے عالم کمدی کہ شے عالم نہی ہے شے عالم</p>
<p>تن چاک چاک کرتی تھی ہر خصال کا قہر بھی چھوڑتی نہ تھی خون جلال کا</p>	<p>سر سبز ہون نہال تماہر ہر یہ جام خون مشک میں پانی بھر ہر</p>	<p>کیا دیکھئے شہید کو لاش کا حال ہو حکم میں ہر کہ بدن پاشمال ہو</p>
<p>عقل گرتی تھی جلیان نہ بال ہر شے عالم جوتی تھی جلیان نہ بال ہر شے عالم نہی ہے شے عالم</p>	<p>عقل جاننا زبان دکھا کر ہر شے عالم جوتی تھی جلیان نہ بال ہر شے عالم نہی ہے شے عالم</p>	<p>عقل بہنو تھا کہ شے عالم نہی ہے شے عالم</p>
<p>رختی ادھر جہاں گھر اس کا زار میں لا کے کھیت پہولی ہوئی تھی جہاں میں</p>	<p>دانتوں پر پکڑی مشک جوں ضلہ امیر ناوک در آئی مچھلیوں کی طرح آب میں</p>	<p>سر لوٹتے پھر نیلے صف نابھار کے مرجا یگا حسین ہزار و کو مار کے</p>



<p>۱۲۴ جاس کچھ کلام کر دینا دریا کی پانی میں بہاؤ پانی کے پانی میں بہاؤ پانی کے پانی میں بہاؤ</p>	<p>۱۲۵ جلد بیرونی عزا کر دینا ایک پانی میں بہاؤ ایک پانی میں بہاؤ ایک پانی میں بہاؤ</p>	<p>۱۲۶ جلد بیرونی عزا کر دینا ایک پانی میں بہاؤ ایک پانی میں بہاؤ ایک پانی میں بہاؤ</p>
<p>تھامے قدم خیمہ رسول نام لے گردن سنبھالی ہاتھوں میں کیل نام لے</p>	<p>آئی تباہی گھر علی و مقل کے بچے تباہ ہو گئے سبط رسول کے</p>	<p>صدر سرگرم میری بھی حالت عجیب ہے مضطربوں حضور کہ لاش قہر ہے</p>
<p>۱۲۷ دیا گیا کیونکر پانی میں بہاؤ اک آہ سو بھرے پولا وہ باؤ کیا کیا کر کے جان غلام آج کا ایک کر کے پانی میں بہاؤ</p>	<p>۱۲۸ دیا گیا کیونکر پانی میں بہاؤ اک آہ سو بھرے پولا وہ باؤ کیا کیا کر کے جان غلام آج کا ایک کر کے پانی میں بہاؤ</p>	<p>۱۲۹ دیا گیا کیونکر پانی میں بہاؤ اک آہ سو بھرے پولا وہ باؤ کیا کیا کر کے جان غلام آج کا ایک کر کے پانی میں بہاؤ</p>
<p>روکی اجل نے راہ جب ارگرس علی شافوئی ہاتھ قطع ہوئی کچھ نہ بس علی</p>	<p>اندری عشق گرد بھر اس دہر کے بوسے بے اٹھاکے کئے ہاتھ خیر کے</p>	<p>بایا جری کو خلق سے منہ موڑے ہوئی بھائی کو دیکھا بھائی لے دم توڑ ہوئی</p>
<p>۱۳۰ دیا گیا کیونکر پانی میں بہاؤ اک آہ سو بھرے پولا وہ باؤ کیا کیا کر کے جان غلام آج کا ایک کر کے پانی میں بہاؤ</p>	<p>۱۳۱ دیا گیا کیونکر پانی میں بہاؤ اک آہ سو بھرے پولا وہ باؤ کیا کیا کر کے جان غلام آج کا ایک کر کے پانی میں بہاؤ</p>	<p>۱۳۲ دیا گیا کیونکر پانی میں بہاؤ اک آہ سو بھرے پولا وہ باؤ کیا کیا کر کے جان غلام آج کا ایک کر کے پانی میں بہاؤ</p>
<p>سن لچھو پر سر جو صدمہ گزر گئے شریت بہ نذر دیو جو کہ ہم پاس مر گئے</p>	<p>یہاں اب چلے مری باز د کو توڑ کر اتنے تھے سارے انھیں ہاتھوں کو جوڑ کر</p>	<p>انکھوئی زعمیں پئی ان جوئی انکھ ہے وہ خون علم ہے خاکہ چھاتی پر شک ہے</p>



<p>۱۲۱ بہشتیوں کی خوشبو عجب عطر کتنی خوشبو عجب عطر بہشتیوں کی خوشبو عطر بہشتیوں کی خوشبو عطر</p>	<p>۱۲۲ دو دو نظر سے دیکھو دیکھو دو دو نظر سے دیکھو دیکھو دو دو نظر سے دیکھو دیکھو دو دو نظر سے دیکھو دیکھو</p>	<p>۱۲۳ بہشتیوں کی خوشبو عطر بہشتیوں کی خوشبو عطر بہشتیوں کی خوشبو عطر بہشتیوں کی خوشبو عطر</p>
<p>ما تم کیا علی نے تن پاش پاش پر آمین خباب فاطمہ دیکھو لاش پر</p>	<p>مطلب یہ کہ جاوید تن پاش پاش پر ہی ہو کوئی نہیں مری آقا کی لاش پر</p>	<p>کیونکہ نہ روئے جس پر یونچ عظیم ہو منہ پر لگاؤ خاک کہ اب تم تہیم ہو</p>
<p>۱۲۴ بہشتیوں کی خوشبو عطر بہشتیوں کی خوشبو عطر بہشتیوں کی خوشبو عطر بہشتیوں کی خوشبو عطر</p>	<p>۱۲۵ بہشتیوں کی خوشبو عطر بہشتیوں کی خوشبو عطر بہشتیوں کی خوشبو عطر بہشتیوں کی خوشبو عطر</p>	<p>۱۲۶ بہشتیوں کی خوشبو عطر بہشتیوں کی خوشبو عطر بہشتیوں کی خوشبو عطر بہشتیوں کی خوشبو عطر</p>
<p>معلوم ہیں یہ دافے ساری خدائی کو مرنے پہ بھی نہ نہیں چھوڑا ترائی کو</p>	<p>ہی فرق تشکی کے سبب شش شکین ہم کو بھی دیکھو آیا ہو پانی جو مشکین</p>	<p>حضرت ہیں تگر سر فرخ شہد شہد آتی ہی خالی شک تمھاری علم کو سہ</p>
<p>۱۲۷ بہشتیوں کی خوشبو عطر بہشتیوں کی خوشبو عطر بہشتیوں کی خوشبو عطر بہشتیوں کی خوشبو عطر</p>	<p>۱۲۸ بہشتیوں کی خوشبو عطر بہشتیوں کی خوشبو عطر بہشتیوں کی خوشبو عطر بہشتیوں کی خوشبو عطر</p>	<p>۱۲۹ بہشتیوں کی خوشبو عطر بہشتیوں کی خوشبو عطر بہشتیوں کی خوشبو عطر بہشتیوں کی خوشبو عطر</p>
<p>وہ لگا ہوا مریں بھی خود بھی ہاں ہے بیرا سدر لگے ہیں کہ چلنا محال ہے</p>	<p>کب سے بن بھی رونی میں ہم بھی میں حضرتی دی صدا کہ وہ دیا پھر سوہی</p>	<p>پیشا جو سب سے سب سے جہانی پشگمی زمین بگل سے جہانی کے اگر پشگمی</p>







<p>صاحب سحر و شکر سحر و شکر و شکر سحر و شکر و شکر سحر و شکر و شکر سحر و شکر و شکر</p>	<p>صاحب سحر و شکر سحر و شکر و شکر سحر و شکر و شکر سحر و شکر و شکر سحر و شکر و شکر</p>	<p>صاحب سحر و شکر سحر و شکر و شکر سحر و شکر و شکر سحر و شکر و شکر سحر و شکر و شکر</p>
<p>و اگر اس علم کا سارے رمانیں ہو سکا ما تم تمھارا تو ترخانے میں ہو سکا</p>	<p>جو اٹھ گیا وہ کسکو ملے جہان میں رونا ہمارے لاشق اگلی آن میں</p>	<p>و اگر اس علم کا سارے رمانیں ہو سکا ما تم تمھارا تو ترخانے میں ہو سکا</p>
<p>صاحب سحر و شکر سحر و شکر و شکر سحر و شکر و شکر سحر و شکر و شکر سحر و شکر و شکر</p>	<p>صاحب سحر و شکر سحر و شکر و شکر سحر و شکر و شکر سحر و شکر و شکر سحر و شکر و شکر</p>	<p>صاحب سحر و شکر سحر و شکر و شکر سحر و شکر و شکر سحر و شکر و شکر سحر و شکر و شکر</p>
<p>غرت پر اکس میں الی کے ہاتھ ہو ہوئے زہرا و زہرا کا ساتھ ہو</p>	<p>احوال سیراری سرور کا نظم کر اب مرثیہ شہادت اکبر کا نظم کر</p>	<p>غرت پر اکس میں الی کے ہاتھ ہو ہوئے زہرا و زہرا کا ساتھ ہو</p>
<p>صاحب سحر و شکر سحر و شکر و شکر سحر و شکر و شکر سحر و شکر و شکر سحر و شکر و شکر</p>	<p>صاحب سحر و شکر سحر و شکر و شکر سحر و شکر و شکر سحر و شکر و شکر سحر و شکر و شکر</p>	<p>صاحب سحر و شکر سحر و شکر و شکر سحر و شکر و شکر سحر و شکر و شکر سحر و شکر و شکر</p>
<p>تیرے ہونے اور نہ ہونے کی باتیں ہو میری بھی تیرے کی باتیں ہو</p>	<p>تیرے ہونے اور نہ ہونے کی باتیں ہو میری بھی تیرے کی باتیں ہو</p>	<p>تیرے ہونے اور نہ ہونے کی باتیں ہو میری بھی تیرے کی باتیں ہو</p>



دین میں عجب کافروں کو گمراہ کیا  
 دی حدود لئے کرانے کے کہ باہر  
 کیوں نہ نہ سزا احسان علی ہوں  
 جاہ سے کہو جی لے آؤ تھو حیدر باہر  
 وقت پر گیا جب کی جیب علی  
 آئی رضوان کی آواز کہ باہر باہر  
 قتل سرور کا یہ صد سہرہ کہ ہر باہر  
 سخت دل خیم ہے اتنے میں باہر  
 کیا صفائی ہو کر آ جا جو کبھی  
 دی صدا آئینہ دل لے کر باہر  
 ہے زبان نہ سب تک بھڑکے شہرین کلام  
 اپنی شمشیر تو فقیہین کی جو ہر باہر  
 اور صبا بوی گل فاطمہ بان بھی لانا  
 اس میں ہے چلی جا بوی باہر باہر

دیکھو شمس الدوان ملاکار حسین  
 مکر کے پہنچا ہے باہر باہر  
 شاعر و فاضل اکبر سے دنیا نشین  
 مہمان کو نہ دیا صوبہ باہر  
 کہتی تھی غلامی کے آفاق ہر کو  
 خلیفہ و حیر کے پہلو میں مضطرب  
 شاہ فقیر بن دینوری علیار حسین  
 نہ سچے شرف میں مہوار باہر  
 غلامی اتنی حسین کو کھڑی ہوا ہے  
 دن کو بوسہ نکلتی ہیں خیر باہر  
 حسین بن علی اللہ کے جو الٹی مہربان  
 سب سے جانا کہ ہوا اس کی خیر باہر  
 شہر سے نکلے جو کیا کاؤ میں اس کی  
 نکلے جنگل سے اس کی آواز باہر

سب بھابھا کے سینے میں آئی وہ جب  
 اسکا خون پی کر کسی بیخ و بیاں  
 بانو کی تھی بڑھاپہ دعا میں لگو  
 گھر کی بان بیل میں صدف  
 جڑوں میں صدف بان بیل میں  
 اس کا طوکر بھلا جاوے صدف  
 ہر مونس کی تمنا کہ وہ باز ہیں  
 درویش کو نہوے مرا بھلا جاوے  
 رباعی  
 فروغ روح مصطفائی ہو  
 بھوکہ سینہ جی بھوکہ صبا آئی ہو  
 ترکہ زمین نہ کر سچ غزا دارین  
 بان کاشن شب کی بھوکہ آئی ہو



<p>منہ پر ہوش اس طرح اوج میں سے سر میں منہ پر ہوش نصیب با زور شاہ میں بازاری کی غور و خیر</p>	<p>منہ پر ہوش اس طرح اوج میں سے سر میں منہ پر ہوش نصیب با زور شاہ میں بازاری کی غور و خیر</p>	<p>منہ پر ہوش اس طرح اوج میں سے سر میں منہ پر ہوش نصیب با زور شاہ میں بازاری کی غور و خیر</p>
<p>نقشہ کھینچے ہر برد و لاورگی حرب کا کو فہ میں روم و شام میں سکہ ہو ضرب کا</p>	<p>اک شور ہی کہ ہاتھ اٹھاؤ لڑائی سے دریا پر شیر آتا ہی جھاگو تڑائی سے</p>	<p>کنتا ہر دل بہ قدرت ربی و دہی پہلوے آفتاب میں ظلمت ہو دہی</p>
<p>جانا ہی بازو و شہین زنگار سے کا اشتیاق و خالق کی راہ میں عزیز و غائب نہ ہو کہ خجنگار نہج سہمی سہمی سہمی</p>	<p>نقشہ کھینچے ہر برد و لاورگی حرب کا کو فہ میں روم و شام میں سکہ ہو ضرب کا</p>	<p>اک شور ہی کہ ہاتھ اٹھاؤ لڑائی سے دریا پر شیر آتا ہی جھاگو تڑائی سے</p>
<p>یرجان شہر آپکا جھوٹ جا پڑا دیکھینگے پھر حضور کہ کیا سو کہ پڑا</p>	<p>اس دن سے حسین حسین محال ہو دشمن بھی ورہی ہیں خضر کا حال ہو</p>	<p>شیران دل سے طبع کو بھی پہنچاؤ ہے اکجا ہیں وزو شب بہ نیا انقلاب ہے</p>
<p>منہ پر ہوش اس طرح اوج میں سے سر میں منہ پر ہوش نصیب با زور شاہ میں بازاری کی غور و خیر</p>	<p>منہ پر ہوش اس طرح اوج میں سے سر میں منہ پر ہوش نصیب با زور شاہ میں بازاری کی غور و خیر</p>	<p>منہ پر ہوش اس طرح اوج میں سے سر میں منہ پر ہوش نصیب با زور شاہ میں بازاری کی غور و خیر</p>
<p>اس بوج سے نو چہ چہ ولی چلے برپا ہو کیون غل کہ اعد پر علی چلے</p>	<p>غل تھا کہ وزہ دار حق کو ولی کہ ہیں کنو بکر نمون دیر کہ بیٹے علی کہ ہیں</p>	<p>تنبیہ یف ہن میں اتی ہے نور کی پر تو دکھا ہی ہو چمکے ق طور کی</p>



<p>۱۰ ندانمیدم کج بیک بیک کچھ تو کس حد میں کیا ہو بیک بیک نہ ہو نہ ہو وہ بیک بیک نہ ہو نہ ہو</p>	<p>۱۱ پہلے دیکھو جو وہ لہندہ تھا نظر اٹھانے پر کیا نہ تھا کالو غصہ نہ ہو نہ ہو بیک بیک نہ ہو نہ ہو</p>	<p>۱۲ وہ تو نہ جانیں کیا ہو اگرے ہمارے اچھے ہیں کون ہے نہ ہو نہ ہو کس سے نہ ہو نہ ہو</p>
<p>جو ہر فرغ صبر سے سارے جاگئے جب کراہتا سارے جاگئے</p>	<p>وہ کہے جو ان بھی خیر فرماؤ گئے جس سے تیغ تو لے ہو رہے جاگئے</p>	<p>ہیں تا جہر گلشن ہر شمع کے مالک ہیں ہر باغ میں ہر شمع کے</p>
<p>۱۳ فرمان سیاہ آگے آگے بیک بیک نہ ہو نہ ہو بیک بیک نہ ہو نہ ہو بیک بیک نہ ہو نہ ہو</p>	<p>۱۴ نورِ شمع نہ ہو نہ ہو بیک بیک نہ ہو نہ ہو بیک بیک نہ ہو نہ ہو بیک بیک نہ ہو نہ ہو</p>	<p>۱۵ ال کج نہ ہو نہ ہو بیک بیک نہ ہو نہ ہو بیک بیک نہ ہو نہ ہو بیک بیک نہ ہو نہ ہو</p>
<p>کرتی ہے خون کیجوں کو جیون لیر کی آہو تو گیا ہوا کچھ پکاتی ہر شیر کی</p>	<p>آؤ ابھی جو غیظِ اعلیٰ کے نشان کو دریا تو کیا چھین لے سارے جہان کو</p>	<p>بگڑیں نور و دم و شام کو چھوڑیں جہن کو ہم میں ورق کی طرح الٹا دیں زمین کو</p>
<p>۱۶ بیک بیک نہ ہو نہ ہو بیک بیک نہ ہو نہ ہو بیک بیک نہ ہو نہ ہو بیک بیک نہ ہو نہ ہو</p>	<p>۱۷ بیک بیک نہ ہو نہ ہو بیک بیک نہ ہو نہ ہو بیک بیک نہ ہو نہ ہو بیک بیک نہ ہو نہ ہو</p>	<p>۱۸ بیک بیک نہ ہو نہ ہو بیک بیک نہ ہو نہ ہو بیک بیک نہ ہو نہ ہو بیک بیک نہ ہو نہ ہو</p>
<p>ثابت قدم وہ ہیں کہ نیولن یکدم نہیں جب فتح پائی تو جہاں اسدم قدم نہیں</p>	<p>خسرو مجبور دور کیا ہننے دین سے شک جھکو ہو وہ پوچھ لے روح لایم سے</p>	<p>توڑا وہ در تو ہو گئی جنبش ہار کو خندق کا بل نہادیا اسکے کوار کو</p>







[illegible]







<p>۴۴۰</p> <p>بہارِ ناز و خجستہ از تکیہ بخت سویں سببِ کبریا حاکمیت بہارِ ناز و خجستہ از تکیہ بخت سویں سببِ کبریا حاکمیت</p>	<p>۴۴۱</p> <p>کامل کا سنا کر دیکھو جہان نامور و سرور و سلطان کامل کا سنا کر دیکھو جہان نامور و سرور و سلطان</p>	<p>۴۴۲</p> <p>آیا غضبِ بین سوو علما و بار دور کا ایو دلیر و دار آیا غضبِ بین سوو علما و بار دور کا ایو دلیر و دار</p>
<p>آگے مگر اسد کا جگر جاک چاک ہے رستم کی طرح میری بھی شہر میں چاک ہے</p>	<p>جو زندہ تو ہر کفر کا میں حق پر وہ ہوں مور و صیغف تو میں سلیمان شکوہ ہوں</p>	<p>عالم کے سرکشوں سے یہ گردن جھکی نہیں تو کیا ہی دیو سے مری ضرب کی نہیں</p>
<p>۴۴۳</p> <p>بہارِ ناز و خجستہ از تکیہ بخت سویں سببِ کبریا حاکمیت بہارِ ناز و خجستہ از تکیہ بخت سویں سببِ کبریا حاکمیت</p>	<p>۴۴۴</p> <p>بہارِ ناز و خجستہ از تکیہ بخت سویں سببِ کبریا حاکمیت بہارِ ناز و خجستہ از تکیہ بخت سویں سببِ کبریا حاکمیت</p>	<p>۴۴۵</p> <p>بہارِ ناز و خجستہ از تکیہ بخت سویں سببِ کبریا حاکمیت بہارِ ناز و خجستہ از تکیہ بخت سویں سببِ کبریا حاکمیت</p>
<p>دعویٰ بہادر کی جو کرتے تھے کیا ہو اک ضربہ الفقار سے دم میں قتل ہو</p>	<p>لازم ہے خوفِ قہر خدا سے کریم سے وہ کام کر کہ امن ہونا برجم سے</p>	<p>کشتا تھا تو ابھی کہ قوی تن ہوں کیوں کیوں ضرب بھتی بھی نہ رکتی تھی بوج</p>
<p>۴۴۶</p> <p>بہارِ ناز و خجستہ از تکیہ بخت سویں سببِ کبریا حاکمیت بہارِ ناز و خجستہ از تکیہ بخت سویں سببِ کبریا حاکمیت</p>	<p>۴۴۷</p> <p>بہارِ ناز و خجستہ از تکیہ بخت سویں سببِ کبریا حاکمیت بہارِ ناز و خجستہ از تکیہ بخت سویں سببِ کبریا حاکمیت</p>	<p>۴۴۸</p> <p>بہارِ ناز و خجستہ از تکیہ بخت سویں سببِ کبریا حاکمیت بہارِ ناز و خجستہ از تکیہ بخت سویں سببِ کبریا حاکمیت</p>
<p>آری جو تیغِ جبرستہ وہ کس کی گئی شہرہ شہرست میں وہ ضرب علی کی</p>	<p>کھینچا بکڑ کر ڈانڈ تو جھکا بڑا بڑا منہ گردن فرسِ شکر کا جا بڑا</p>	<p>لکھو اچھی کس اسکا اوہر کو جو پھر بڑا مارا بس ایک سانچہ کہ وہ ہو کے گڑا</p>



۵۵۵ من ان را در شب و روز دعا بخوان که سحر و جادو از تو دور بماند زاد و روز تو را در هر روز بخوان تا که در روز قیامت تو را نصیب شود	۵۵۶ درد و غم را که در دل تو افتاد درد و غم را که در دل تو افتاد درد و غم را که در دل تو افتاد درد و غم را که در دل تو افتاد	۵۵۷ لاکھوں گریہ کر گیا تھا وہ مرثیہ کا تین تین گریہ کر چھین بازو حسین کا
۵۵۸ کچھ تو کہہ دے کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو	۵۵۹ بے در بخت و بے در بخت و بے در بخت بے در بخت و بے در بخت و بے در بخت بے در بخت و بے در بخت و بے در بخت بے در بخت و بے در بخت و بے در بخت	۵۶۰ حالی تم شعار و دست مصافحہ دوڑے ہو کر ہو کر ہو کر ہو کر ہو کر
۵۶۱ کچھ تو کہہ دے کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو	۵۶۲ جس کا نام ہے کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو	۵۶۳ جس کا نام ہے کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو
۵۶۴ کچھ تو کہہ دے کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو	۵۶۵ جس کا نام ہے کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو	۵۶۶ جس کا نام ہے کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو
۵۶۷ کچھ تو کہہ دے کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو	۵۶۸ جس کا نام ہے کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو	۵۶۹ جس کا نام ہے کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو
۵۷۰ کچھ تو کہہ دے کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو	۵۷۱ جس کا نام ہے کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو	۵۷۲ جس کا نام ہے کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو تا کہ تو کو کچھ ہو کہ تو کو کچھ ہو



<p>۷۷ کلیں خاک تیرے لبتوں سب کو بھڑکایا ہے کیا نہ دینے غلام کو اب غلام کا سفر جی جانتا ہو دیکھو ان اقا کو</p>	<p>۷۸ کلیں تیرے پیرے پیرے تھامے ہو تھامے کی دیکھی دیا پاشا کی دیکھی</p>	<p>۷۹ کلیں تیرے پیرے پیرے کلیں تیرے پیرے پیرے کلیں تیرے پیرے پیرے</p>
<p>حیدر کے آفتاب کو دیکھو موت کے گھر کے آگے تو دیکھو</p>	<p>ٹوٹا پہاڑ غم کا دل دما کر اک آہ کر کے گریں شیر خاک پر</p>	<p>یہ لطف ایک بندہ رب غفور پر جی جانتا ہو تھامے کی دیکھی</p>
<p>۸۰ کلیں تیرے پیرے پیرے کلیں تیرے پیرے پیرے کلیں تیرے پیرے پیرے</p>	<p>۸۱ کلیں تیرے پیرے پیرے کلیں تیرے پیرے پیرے کلیں تیرے پیرے پیرے</p>	<p>۸۲ کلیں تیرے پیرے پیرے کلیں تیرے پیرے پیرے کلیں تیرے پیرے پیرے</p>
<p>یہ تفرقہ صغیفی میں افسوس پر گیا گو یا حسین آج علی سر پہ گیا</p>	<p>کچھ بات ہو چھپے بہن انش کا مکی توڑی کر صغیفی میں سبیل نام کی</p>	<p>یہ وقت مرگ نشہ لپی کا وفور ہے تلوارین یہ پری میں کہ تن جو چور ہے</p>
<p>۸۳ کلیں تیرے پیرے پیرے کلیں تیرے پیرے پیرے کلیں تیرے پیرے پیرے</p>	<p>۸۴ کلیں تیرے پیرے پیرے کلیں تیرے پیرے پیرے کلیں تیرے پیرے پیرے</p>	<p>۸۵ کلیں تیرے پیرے پیرے کلیں تیرے پیرے پیرے کلیں تیرے پیرے پیرے</p>
<p>اندھیرے گاہ میں تہ پہاڑ ہے مرنے سے پیار بھائی کی دنا جا رہے</p>	<p>مشکیز بھر کے وہ پانہ لائیکے کیوں لوگوں نے مرے کو گت لائیکے</p>	<p>یا یا وہ میں نے جو مجھے مطلوب کیا بر مرے دم سکینہ سے محبوب کیا</p>



<p>۱۰۰          یہ کہیں نہ چھپا کر دیکھنا ہے          اور دل سے اس کو نہ جاننا ہے          جی بکری سے آئے اور جی جاننا ہے          دوا بھی نہ دانی چلنا ہے</p>	<p>۱۰۱          کہیں نہ چھپا کر دیکھنا ہے          اور دل سے اس کو نہ جاننا ہے          جی بکری سے آئے اور جی جاننا ہے          دوا بھی نہ دانی چلنا ہے</p>	<p>۱۰۲          کہیں نہ چھپا کر دیکھنا ہے          اور دل سے اس کو نہ جاننا ہے          جی بکری سے آئے اور جی جاننا ہے          دوا بھی نہ دانی چلنا ہے</p>
<p>خاموش ہو کے وارفتا سے گزر گئے          پشیم روتے رہ گئے عباس گئے</p>	<p>عاشق ہے وہ جہاں سو گز جانیکی بھی          دیکھی چاکی لاش تو مر جائیگی بھی</p>	<p>صدید بڑا ہی فاطمہ کے نور عین کو          یہ کیا ہوا ہو آئے چھوڑا حسین کو</p>
<p>۱۰۳          کہیں نہ چھپا کر دیکھنا ہے          اور دل سے اس کو نہ جاننا ہے          جی بکری سے آئے اور جی جاننا ہے          دوا بھی نہ دانی چلنا ہے</p>	<p>۱۰۴          کہیں نہ چھپا کر دیکھنا ہے          اور دل سے اس کو نہ جاننا ہے          جی بکری سے آئے اور جی جاننا ہے          دوا بھی نہ دانی چلنا ہے</p>	<p>۱۰۵          کہیں نہ چھپا کر دیکھنا ہے          اور دل سے اس کو نہ جاننا ہے          جی بکری سے آئے اور جی جاننا ہے          دوا بھی نہ دانی چلنا ہے</p>
<p>بچنے کے حق میں بھی نہ کہا کچھ بان سو          قدر نہ کو منہ کو رکھ سکے سدا جہاں سو</p>	<p>راکب بغیر مضرب و اسکیار تھا          بد خون علم سے غم کا نشان آٹھا تھا</p>	<p>بنسویں سپین جا لے گزر گئے          شکل میں آپ چھوڑ کر لوٹدی کو گئے</p>
<p>۱۰۶          کہیں نہ چھپا کر دیکھنا ہے          اور دل سے اس کو نہ جاننا ہے          جی بکری سے آئے اور جی جاننا ہے          دوا بھی نہ دانی چلنا ہے</p>	<p>۱۰۷          کہیں نہ چھپا کر دیکھنا ہے          اور دل سے اس کو نہ جاننا ہے          جی بکری سے آئے اور جی جاننا ہے          دوا بھی نہ دانی چلنا ہے</p>	<p>۱۰۸          کہیں نہ چھپا کر دیکھنا ہے          اور دل سے اس کو نہ جاننا ہے          جی بکری سے آئے اور جی جاننا ہے          دوا بھی نہ دانی چلنا ہے</p>
<p>ہم رو رہی ہیں تم بھی تم کو رو رہی ہیں          کیسی تیزی کی کہ اب بولے نہیں</p>	<p>کون مجھے اپنی چاندی چھوڑ چھپا          ہر کسی خون بھری مشکلی کو</p>	<p>کتے ہیں وہ کر جان ہم انی گواہی          کیا رن سوا با جان ہمارے آئینے</p>



<p>۱۶۱</p> <p>میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے تو اپنے آپ کو دیکھا ہے میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے تو اپنے آپ کو دیکھا ہے</p>	<p>۱۶۲</p> <p>دیکھا جو شاہ نے اپنے مالان بیکار میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے تو اپنے آپ کو دیکھا ہے میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے</p>	<p>۱۶۳</p> <p>میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے تو اپنے آپ کو دیکھا ہے میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے تو اپنے آپ کو دیکھا ہے</p>
<p>کچھ سوچنا نہیں ہی حالت تیار ہے سارا جہان آنکھوں میں سدھ سہا ہے</p>	<p>میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے تو اپنے آپ کو دیکھا ہے میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے تو اپنے آپ کو دیکھا ہے</p>	<p>میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے تو اپنے آپ کو دیکھا ہے میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے تو اپنے آپ کو دیکھا ہے</p>
<p>۱۶۴</p> <p>میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے تو اپنے آپ کو دیکھا ہے میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے تو اپنے آپ کو دیکھا ہے</p>	<p>۱۶۵</p> <p>میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے تو اپنے آپ کو دیکھا ہے میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے تو اپنے آپ کو دیکھا ہے</p>	<p>۱۶۶</p> <p>میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے تو اپنے آپ کو دیکھا ہے میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے تو اپنے آپ کو دیکھا ہے</p>
<p>اب کرنا میں نے چاہی ہے میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے</p>	<p>میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے تو اپنے آپ کو دیکھا ہے میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے تو اپنے آپ کو دیکھا ہے</p>	<p>میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے تو اپنے آپ کو دیکھا ہے میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے تو اپنے آپ کو دیکھا ہے</p>



<p>۱۰          لعل ساس نور از خیال          دلش بند جلوه حسن حال          بنیل قلم نورق بنیل          تبارک آن که در حال</p>	<p>۱۱          بخشا تھائی صاحب کرم          تھامہ مصرین بکامی          منور تھاجہ مغل عالم          بنیل قلم نورق بنیل</p>	<p>۱۲          بخشا تھائی صاحب کرم          تھامہ مصرین بکامی          منور تھاجہ مغل عالم          بنیل قلم نورق بنیل</p>
<p>کسی طرح شکل رسول مان کھنچے          تھامہ یہ چاہتا ہے کہ تصویر جان کھنچے</p>	<p>جلوہ یہ ہے نور رسالت بابکا          دزہ ہو نہیں بھی اسی آفتاب کا</p>	<p>بحرم کو سعی چاہیے عضو متورین          حال نیا جا کے عرض کر اس کے حضورین</p>
<p>۱۳          جان کون کہ جان بکامی          بنیل قلم نورق بنیل          والا تھامہ نورق بنیل          نورق بنیل قلم نورق بنیل</p>	<p>۱۴          بخشا تھائی صاحب کرم          تھامہ مصرین بکامی          منور تھاجہ مغل عالم          بنیل قلم نورق بنیل</p>	<p>۱۵          بخشا تھائی صاحب کرم          تھامہ مصرین بکامی          منور تھاجہ مغل عالم          بنیل قلم نورق بنیل</p>
<p>نہج ہے کہ شمع شاہ کو دولت ہے اکی ہے          تصویر نور جوانی خیر الورا کی ہے</p>	<p>وہ نور سردی جو گزرتا نگاہ سے          یوسف نور عمر بھی نکلتے نہ چاہ سے</p>	<p>صورت رفاہ کی ہے خوب کے حالین          ابرار کم بر شاہ اس فحش سالین</p>
<p>۱۶          نور الورا صاحب کرم          بنیل قلم نورق بنیل          جیسا کہ حسن کو خدا سے عطا کیا          بنیل قلم نورق بنیل</p>	<p>۱۷          نور الورا صاحب کرم          بنیل قلم نورق بنیل          جیسا کہ حسن کو خدا سے عطا کیا          بنیل قلم نورق بنیل</p>	<p>۱۸          نور الورا صاحب کرم          بنیل قلم نورق بنیل          جیسا کہ حسن کو خدا سے عطا کیا          بنیل قلم نورق بنیل</p>
<p>یہ بات نعم و عقل سے قریب          افضل وہی ہے سب کے جو کجا بیہ</p>	<p>اسباب صرف ہو گیا وہی نور          خالی ہو یہ بات کہ سال کف ہوئی</p>	<p>دیکھی جو شوکت و شامی دیہ کیا          دربار سزاؤں خاں سے طلب کیا</p>







<p>۹۱          جگر پیکر کی جو تھانہ چین          اجڑی ہوئی ہے کہ چین چین          منظور ہو کر شہر چین          خجاستہ شہر شہر چین          سو جان سے شہر چین</p>	<p>۹۲          خجاستہ خانے دیا صاحبان          جگر پیکر کی جو تھانہ چین          بان باپ کی جو تھانہ چین          خوش ہو کر کہ چین چین          اولاد اور دولت چین</p>	<p>۹۳          جگر پیکر کی جو تھانہ چین          جگر پیکر کی جو تھانہ چین          جگر پیکر کی جو تھانہ چین          جگر پیکر کی جو تھانہ چین          جگر پیکر کی جو تھانہ چین</p>
<p>جلوے سے مہر و ماہ بھی شرمندہ ہو گئے          گویا جناب ختم رسل زندہ ہو گئے</p>	<p>پیارا ہو جو اجل کا اُسے اشتیاق ہو          اکبر سے نوجوان حسین کا فراق ہو</p>	<p>حسرت ہو وقت قتل بھی گردن میں ہاتھ نہ ہوں          لاشے بھی ساتھ سر بھی سناؤں ساتھ ہوں</p>
<p>۹۴          اقبال میں پر کاٹے جگر پیکر          چین چین چین چین چین          چین چین چین چین چین          چین چین چین چین چین          چین چین چین چین چین</p>	<p>۹۵          جگر پیکر کی جو تھانہ چین          جگر پیکر کی جو تھانہ چین          جگر پیکر کی جو تھانہ چین          جگر پیکر کی جو تھانہ چین          جگر پیکر کی جو تھانہ چین</p>	<p>۹۶          جگر پیکر کی جو تھانہ چین          جگر پیکر کی جو تھانہ چین          جگر پیکر کی جو تھانہ چین          جگر پیکر کی جو تھانہ چین          جگر پیکر کی جو تھانہ چین</p>
<p>دل پر اٹھائے داغ کوئی نور عین کا          دنیا میں ہو تو یہ کلیجہ حسین کا</p>	<p>جانکاہ غم ہو سب رسا کتاب کو          رتے ہیں دیکھ دیکھ کے اُس کتاب کو</p>	<p>ایسی ہوئی کسی پر مصیبت نو نیکی          تم کیا تمام خلق خدا ہمارے رو نیکی</p>
<p>۹۷          جگر پیکر کی جو تھانہ چین          جگر پیکر کی جو تھانہ چین          جگر پیکر کی جو تھانہ چین          جگر پیکر کی جو تھانہ چین          جگر پیکر کی جو تھانہ چین</p>	<p>۹۸          جگر پیکر کی جو تھانہ چین          جگر پیکر کی جو تھانہ چین          جگر پیکر کی جو تھانہ چین          جگر پیکر کی جو تھانہ چین          جگر پیکر کی جو تھانہ چین</p>	<p>۹۹          جگر پیکر کی جو تھانہ چین          جگر پیکر کی جو تھانہ چین          جگر پیکر کی جو تھانہ چین          جگر پیکر کی جو تھانہ چین          جگر پیکر کی جو تھانہ چین</p>
<p>کتے ہیں فرق ہو گا نہ شکر اکہ میں          اکبر شہر خالق اکبر کی راہ میں ہو</p>	<p>تہا کسی طرف کی نہ غرت میں راہ لو          جانا عدم کو ہو تو ہمیں بھی نباہ لو</p>	<p>ان فتون میں چھوڑ کے جانا قبول ہو          بابا کا ٹکو ٹھوکرین کھانا قبول ہے</p>



<p>۵۳۵  یہاں تین تین کا میلن اور حسین  اب تین تین کا باران اور حسین  اب تین تین کا باران اور حسین  اب تین تین کا باران اور حسین</p>	<p>۵۳۶  سین کا امین تین تین کہاں  سین کا امین تین تین کہاں  سین کا امین تین تین کہاں  سین کا امین تین تین کہاں</p>	<p>۵۳۷  سین کا امین تین تین کہاں  سین کا امین تین تین کہاں  سین کا امین تین تین کہاں  سین کا امین تین تین کہاں</p>
<p>پھر جائینگے فرس سدا پاش پاش پر  تم دیکھنا روا بھی نہو نیکی لاش پر</p>	<p>کھا کر سان جھوٹین دادا کے جائینگے  ہم اپنی لاش آپ اٹھو کے جائینگے</p>	<p>مردہ ام جس غریب کے پیارے شہیدین  جی چاہتا ہوں ساتھ تمھارے شہیدین</p>
<p>۵۳۸  تجانی پاتاھ مار کے بلاوہ تیر  ہم دین اور ظلم خون حضرت پر  غٹ اسی میں کہ رضادین نام  مجاہدین جلد پہنچے غافل سے ہم</p>	<p>۵۳۹  خفت خیم ہائے اگر وقت کا زار  تینوں کے سینہ سپر کا جان  گزرم کھائی کوئی آفتاب نہ  مجاہدین کے قتل سے دل بکھار</p>	<p>۵۴۰  مناجم تین تین تین تین  یادوں دو کہ پہلے کے کلا بد  یادوں دو کہ پہلے کے کلا بد  یادوں دو کہ پہلے کے کلا بد</p>
<p>بہر خدا قبول ہو گشت غلام کا  مجھے نہ دیکھا جائیگا لاشہ امام کا</p>	<p>مجرور جسم آپ کا دیکھا نہ جائیگا  بیٹے سے خون باپ کا دیکھا نہ جائیگا</p>	<p>خاک اس سپر دیکھے جو تیغون میں پاپ کو  خادم کے بعد کوئی نہ رو کے گا آپ کو</p>
<p>۵۴۱  مناجر کا دھڑکے گیا بہر کارزار  لڑکوں نے کی فغاہین یا شاہ نامہ  ساتھ لڑ گیا جوں میں جان  یاد رہی کہ پہلے دیکھ ان سے گزار</p>	<p>۵۴۲  مناجم تین تین تین تین  یادوں دو کہ پہلے کے کلا بد  یادوں دو کہ پہلے کے کلا بد  یادوں دو کہ پہلے کے کلا بد</p>	<p>۵۴۳  مناجم تین تین تین تین  یادوں دو کہ پہلے کے کلا بد  یادوں دو کہ پہلے کے کلا بد  یادوں دو کہ پہلے کے کلا بد</p>
<p>اتھ کے سپر کو تھی نہ غرض ننگ و نام سے  لیکر پد کو ساتھ لڑا فوج شام سے</p>	<p>جیتے رہینگے دیکھ کے مرنا ہم آپ کا  ہر لال سنگ سمجھو نہ دل ہے یہ باپ کا</p>	<p>چھوڑینگے مرنے والے بہر حال آپ کو  زندہ رکھے خدا صدہی سال آپ کو</p>



<p>۴۳۴          ہوا یا نہیں کہ مرین کا مریا          چاہا جو خورق تو چھوٹا مریا          منہ نہ پوچھا کہ کاش کا مریا          سب سے بڑا کہ کاش کا مریا</p>	<p>۴۳۵          چنانچہ کہ جلد جان کر دینا          ہوئی دیکھ کر اب بھی روکا کر          قدیون تیرے چھکے یا پیر          تے تے تے تے تے تے تے</p>	<p>۴۳۶          کشادہ دینا تو نہیں دینا          کہیوں کہ نہ دینا نہ دینا          پیارے کو نہ دینا نہ دینا          پیارے کو نہ دینا نہ دینا</p>
<p>سبکس میں قافلے کو گریا ہی جائیگا          منزل پر گرتے پڑتے ہوئے ہی جائیگا</p>	<p>شمشیر رنج مان کے کلیے چل گئی          مریب کی جان جسم سے گویا نکل گئی</p>	<p>شکوہ نہ بھائی کا نہ سپر کا گلہ کرو          بیٹی ہو تم علی کی تمہیں فیصلہ کرو</p>
<p>۴۳۷          گوشتن جاوایان کو چھوٹی کو چھوٹی          ارمان چھوٹے ہوئے چھوٹے          رو کر بار بار چھوٹے چھوٹے          بار بار چھوٹے چھوٹے</p>	<p>۴۳۸          جا کر تو سب بھائی کے بوجھ گوار          اب کیا خبر جو اس سے باہر          فوٹا یا جب اس کے ہونے کا          سب سے پہلے چھوٹے چھوٹے</p>	<p>۴۳۹          جی جاؤں میں جو میرا تھیں          بابا کو کسی میں روئے کیا حاصل          بولی بلائیں لیکن سپر کے          صدی کے سنو جو ہے دھڑلے</p>
<p>خصت تھیں پدے تو دی رزمگاہ کی          اُسے تو پوچھو جنہیں حسرت ہی پیاہ کی</p>	<p>نوکین ادھر میں سیف سنان خندنگ کی          سن لو کہ آہی ہر صد اہل جنگ کی</p>	<p>مرنے میں پہلے شہرے طفر و فلاح ہر          باندھو سلاح تم یہ پھوپھی کی صلاح ہر</p>
<p>۴۴۰          بولایا ہاتھ جوڑ کے شہر سے دو قلام          بسا بی بی نو طہ بانی عوایا م          سبکیف گر حضور ہی فرما میں خیر کام          نجائیں میں عدم کے مسافر کے کام</p>	<p>۴۴۱          کوس جیل سب سے بڑا حد          چارہ کوئی زمین میں اس کے سوا          فقط تمام ہو جو یہ میں مصطفیٰ          سب سے بڑا حد میں مصطفیٰ</p>	<p>۴۴۲          کہیوں کہ شہر کے سپر کے          ہاتھ نہ پڑا نہ پڑا نہ پڑا          مان کے کیا پڑا نہ پڑا نہ پڑا          صاحب کیا پڑا نہ پڑا نہ پڑا</p>
<p>خصت میں کچھ بھی عذر نہ اہل حرم میں          شب کلین ہوں میں جو مولا کر م میں</p>	<p>بڑھتا ہوں جب تو گرو دیکھتے ہیں پائے          پھیلا کے ہاتھ پاؤں گرتے ہیں پائے</p>	<p>جاننا زہن غیور میں طاہر و آپ پر          یہ کھو میں محضین فوج کا نغمہ ہو باپ پر</p>



<p>۱۶۶</p> <p>واری محل سر اینچ پھر اب یکیم جاو غارو کہ ہے شکستہ بہتھیں نہ کہیں کہیں نہ رہیں بہتھیں نہ کہیں کہیں نہ رہیں</p>	<p>۱۶۷</p> <p>نخشا جان دو دو چوٹی سر کا سر خوش ہو جب سے علی گڑھ کیا یہ کہیں کہیں نہ رہیں کیا یہ کہیں کہیں نہ رہیں</p>	<p>۱۶۸</p> <p>روئے بہت پہلے آسان خیاب پوچھا کہ تباہی بلی باب تہیا سچ کے سائے کے لہجہ رویا چھوٹی کا دیکھا</p>
<p>معلوم ہے کہ جان فدا کر کے آدے اُس وقت اب میں آؤنگی جس کے آدے</p>	<p>فرمایا ضبط کر کے یہ اس سو گوارنے نخشا یہ جان و دل تمہیں خدمت گزارنے</p>	<p>چلائی مان کہ داغ کلیجہ میں گر گیا باہر سدھار ساپ بھر اگھر اُجر گیا</p>
<p>۱۶۹</p> <p>دور سے بغیر رامت رہے تو کیا بے آبرو چو تباہ رامت رہے تو کیا دنیا میں مبتلا نہ رامت رہے تو کیا ایسے پھر رامت رہے تو کیا</p>	<p>۱۷۰</p> <p>جانی تیرے جان کے کیا تیرے تیرے جان کے کیا تیرے بے بار و بار تیرے جان کے بے بار و بار تیرے جان کے</p>	<p>۱۷۱</p> <p>ہر ایک عتاب باد پہ پھونکا ہر ایک عتاب باد پہ پھونکا ہر ایک عتاب باد پہ پھونکا ہر ایک عتاب باد پہ پھونکا</p>
<p>غم سے ہر مخلصی نہ ستم سے نجات ہے گر آج مر گئے تو ابد تک جیات ہے</p>	<p>دکھ دور و ایکیم پہ میں ساری جہان کے لاے میں اب تو دلبر سہرا کی جان کے</p>	<p>تن کر چلا سمند کہ تخت ہوا چلا فوج چشم جلو میں لیے بادشا چلا</p>
<p>۱۷۲</p> <p>پیشہ بھر کے پو لاوہ غلام آمان تار آپ کی دانائی کے غلام بہت بے وفائی کے پو لاوہ غلام بہت بے وفائی کے پو لاوہ غلام</p>	<p>۱۷۳</p> <p>شہ نے کہا اور آئی سدھائی شہ نے کہا اور آئی سدھائی شہ نے کہا اور آئی سدھائی شہ نے کہا اور آئی سدھائی</p>	<p>۱۷۴</p> <p>شہ سو کر کا وہ تہ تیغ شہ سو کر کا وہ تہ تیغ شہ سو کر کا وہ تہ تیغ شہ سو کر کا وہ تہ تیغ</p>
<p>یا بابہ میرے ظلم میں میں بقیار ہوں اب دودھ بخش دینے کا امیدوار ہوں</p>	<p>ڈیوڑھی پہ چھوڑیے میں آنسو بہانے کو جیتے رہے تو آئینے لاشہ اٹھانے کو</p>	<p>برہم تھا کہ جو وسعت دشت تیر تھی چال اُسکی سرسری کہیں سرسری تھی</p>







۵۶۵  
 رشک فروغ صبح از پیشانی خجالب  
 بزم از آفتاب جلی جلی آب  
 نور اسکا دور نظر آئے جو جلاب  
 میر پر شرم سے چہرے پہ تھاب

انداز اس کے حسن میں سارا سحر کا ہے  
 سحر سے کا یہ نشان نہیں تارا سحر کا ہے

۵۶۶  
 کیا تیرے پیش سے پوچھ کر کہ الامان  
 کیا تیرے پیش سے پوچھ کر کہ الامان  
 کیا تیرے پیش سے پوچھ کر کہ الامان  
 کیا تیرے پیش سے پوچھ کر کہ الامان

ہوتے ہیں مہم میں قتل جو سرکش جہان میں ہیں  
 قدرت خدا کی تیغ کے جو سہکان میں ہیں

۵۶۷  
 شہسوار تیرے عینہ پیراں  
 شہسوار تیرے عینہ پیراں  
 شہسوار تیرے عینہ پیراں  
 شہسوار تیرے عینہ پیراں

اگر چشم سرمہ سا نظر ایک دم کرے  
 آہو چرا کے آنکھوں کو مہوئل دم کرے

۵۶۸  
 کھینچے عصا بگڑا کر تلم  
 کھینچے عصا بگڑا کر تلم  
 کھینچے عصا بگڑا کر تلم  
 کھینچے عصا بگڑا کر تلم

دیکھو چشم غوریہ شان اکہ ہے  
 پتلی سیاہ خانہ یلی نگاہ ہے

۵۶۹  
 چہرے کو آفتاب بنوین کیا کھون  
 چہرے کو آفتاب بنوین کیا کھون  
 چہرے کو آفتاب بنوین کیا کھون  
 چہرے کو آفتاب بنوین کیا کھون

صورت میں شان سن نبی کا ظہور ہے  
 قرآن میں ہے جو نور میں یہ وہ نور ہے

۵۷۰  
 نبین مصطفیٰ پیراں پیراں  
 نبین مصطفیٰ پیراں پیراں  
 نبین مصطفیٰ پیراں پیراں  
 نبین مصطفیٰ پیراں پیراں

ہاں قرب اس دہن کا قریب لقیاس ہے  
 سر نہر کیوں نہو کہ یہ کوثر کے پاس ہے

۵۷۱  
 کیا بات ان لبوں کی کہ خشن میں چپ  
 کیا بات ان لبوں کی کہ خشن میں چپ  
 کیا بات ان لبوں کی کہ خشن میں چپ  
 کیا بات ان لبوں کی کہ خشن میں چپ

جان بخشیوں کی انکے بھلا کیا بیان ہے  
 یہ لب اسی کے ہیں جو خدا کی زبان ہے

۵۷۲  
 چہرے کو آفتاب بنوین کیا کھون  
 چہرے کو آفتاب بنوین کیا کھون  
 چہرے کو آفتاب بنوین کیا کھون  
 چہرے کو آفتاب بنوین کیا کھون

خالی تہا میں آب گہرے دہن نہیں  
 موتی بھرے ہیں نہو میں مجال سخن نہیں

۵۷۳  
 زبان بوسن زخاں نصیب  
 زبان بوسن زخاں نصیب  
 زبان بوسن زخاں نصیب  
 زبان بوسن زخاں نصیب

پا تہ میں رنگ نثرن اس کے نظر سے  
 میرا چہرہ یہ بانوسے عالم کے ثمر سے

ایکمال  
 عین  
 چشم  
 غریب  
 غریب  
 غریب



<p>۷۷ گور کا گلا تو شمع چراور دہن آئینہ پتھر سے کراہی کے دم و دھڑکن آئینہ بار کو صاف صاف تم جوشن آئینہ سینے کا دکھ کیا کر آئینہ</p>	<p>۷۸ سکھائی ساعی سچا سچا سکھائی ساعی سچا سچا ابن حسین کے سید انیسویں باب حسین سپاہ سید انیسویں سکھائی نشان درت ہوئی سچا</p>	<p>۷۹ ہر پانچویں مرتبہ سید انیسویں باب حسین در دہن سچا سچا باب حسین در دہن سچا سچا باب حسین در دہن سچا سچا باب حسین در دہن سچا سچا</p>
<p>خالی نہیں بھرے ہو ساعد صفائی سے روشن کلائی پنچے سے پنچے کلائی سے</p>	<p>اُٹھی گھٹا سپاہ پھر ہرون کی امچ میں لہرائیں مچھلیاں بھی سمندر موج میں</p>	<p>حجت کے بھی زبان پہن بکتوا دیکھ بھی رحمت کے بھی پہن صاکنائے غضب کے بھی</p>
<p>۸۰ سید صفائیں صبح ارم صدر کرم آگے بیان ہو گا جو اس پہچان کرم برکات و عدم کے میں رہو و عدم پاؤں کا سبب ہے چاندی کے قلم</p>	<p>۸۱ کو کا گلا تو شمع چراور دہن آئینہ پتھر سے کراہی کے دم و دھڑکن آئینہ بار کو صاف صاف تم جوشن آئینہ سینے کا دکھ کیا کر آئینہ</p>	<p>۸۲ یون کی بیان شجاعت خفا کرم پتھر سے کراہی کے دم و دھڑکن آئینہ بار کو صاف صاف تم جوشن آئینہ سینے کا دکھ کیا کر آئینہ</p>
<p>منظور ہے کہ جلد جہان سے سفر کریں جنت کی راہ سر کو قدم کر کے سر کریں</p>	<p>باجے بھم عرب و ترک و روم کے جنگی جوان صفوں بڑھے جھوم جھوم کے</p>	<p>سینوں میں دل نہیں بیتاب ہو گئے جو خیمہ تھے اُنکے جگر آب ہو گئے</p>
<p>۸۳ شام تک نہیں دور گیا پونج کی راہ بھی وہ گیا گہر گہر کی طرف بھی گیا چھوٹا چھوٹا چھوٹا گیا</p>	<p>۸۴ گو خاادھر سے نشتان شیب پنچے کے دل پہ جو ہے افصح العیب خام کیا جی نے جو ہے افصح العیب خام کیا جی نے جو ہے افصح العیب</p>	<p>۸۵ کی شمس کی شمس کی شمس پنچے کے دل پہ جو ہے افصح العیب خام کیا جی نے جو ہے افصح العیب خام کیا جی نے جو ہے افصح العیب</p>
<p>حیرت ہوئی صفوں میں ہر اک بہنا کو اک غل ہوا کہ آئے محمد جہاد کو</p>	<p>حسن بیان پہ جتنے جوان تھے اچھل پڑے جو جو سن تھے اُنکے تو آنسو کل پڑے</p>	<p>عشق اپنے تھا پیر والا صفات کو اگودمی میں نکو تھے چھاتی پرات کو</p>

۱۷۹  
جمع شباب یعنی  
جوانان شیر خاں  
یعنی سردار  
جوانان ہشت

۱۷۹  
ان جہاز نے اچھل پڑا شمشیر



<p>۴۷۲          از نور دل صد بارہ حسین          محبوب حق تھے عاشق نگارہ حسین          جانی تھی بکشت گل خسارہ حسین          شبہ پاس تھا گوارہ حسین</p>	<p>۴۷۳          جب کہ ایک چرخ کی چوٹی          باز دین مصطفیٰ کی چوٹی          یوں کہ دواس کی کوئی اس چوٹی          سبک پیغیب کوئے عزت کا چوٹی</p>	<p>۴۷۴          شمع حق نے دیا کہ دھو چور          منیا میں کس کیون چور          اللہ کو نیند نہیں کسی کی ساندو          یہ سلطنت رہی کسی کی ساندو</p>
<p>۴۷۵          جسم کن کی جان دل ہوش مصطفیٰ          طفلی میں حکام تھا آغوش مصطفیٰ</p>	<p>۴۷۶          باطل کا ساتھ دیتے ہونہ حق مٹے          پیرو ہوے یزید کے سید کو چھوڑے</p>	<p>۴۷۷          آج غدر بھی ہے مخالف ہوا بھی ہے          کل روز باز پرس بھی ہے اور خدا بھی ہے</p>
<p>۴۷۸          فیض میں جو کج تشناب          چوٹی مصطفیٰ کی زبان صوت طلب          میکان جبریل نے آکا کیا ادب          مہولہ جہاں بادوں کی طرح رو رہا</p>	<p>۴۷۹          جان آئے حسین پاپ حسین نے          پایا نہ اک رخت کا سایہ حسین نے          اندام میں بیچ چھایا حسین نے          اس کی سی کا دل نہ دکھایا حسین نے</p>	<p>۴۸۰          چھینکے جب پیر نے سے کیا کیا          اولاد سے مرے حق کیا کیا          کہہ دیتے کہ دھمیں میں کیا کیا          امداد کی گئی نہ کسی سیرین سے</p>
<p>۴۸۱          دان پر بچھائے نیند نہ آئی جہاں نہیں          دین سبے دایوں کی طرح لوریان نہیں</p>	<p>۴۸۲          مولا ضعیف دوست ہیں با احتیاط ہیں          چوٹی کا پاس ہے وہ سلیمان بساط ہیں</p>	<p>۴۸۳          امداد کی گئی نہ کسی سیرین سے          کاٹا گلے کو تیرے فاتحین تیغ سے</p>
<p>۴۸۴          سید کہ جس کی سیرین دار پار          موزن علوم ہر اس کو ہم ہا سگار          ہوتا تھا شوق خلدو موجب سیرین          جہانی پیچہ کور کے یہ سیرین</p>	<p>۴۸۵          حسین سادی شوق سیرین          دنیا میں کہ یہ درجست اور کون          گر نہیں پوچھو درخت اور کون          اس عہد میں کہ خطبہ الطاعت اور کون</p>	<p>۴۸۶          حیاں تیغ سے کم          لاکھ سے سو اور کون          چوٹی سے چھین پتھر سے علم          رکھوں چھین پتھر سے علم</p>
<p>۴۸۷          سو گئے یہ صدر بکشت گل جس کو بھاتی ہے          فاطمہ بہشت کی بوسے آتی ہے</p>	<p>۴۸۸          چاہیں جسے یہ اسکو خطا ہے بری کرین          کافر ہو دین پرست گر رہی کرین</p>	<p>۴۸۹          بہت نے چھوڑا ساتھ نہ ہوش و حواس          کیا کرتے قتل تم میں مارا ہی پیاس</p>



<p>۹۹۱ دیکھتی غارت خانے غارت خانے غازی کی تیغ سے نیلی کی کوٹیا دھالین اٹھانے بھارت سے بھارت جھٹیا جو بھارت سے بھارت</p>	<p>۹۹۲ کھنچ کر یوسف جلال نے کھنچ کر یوسف جلال نے کھنچ کر یوسف جلال نے کھنچ کر یوسف جلال نے</p>	<p>۹۹۳ کھنچ کر یوسف جلال نے کھنچ کر یوسف جلال نے کھنچ کر یوسف جلال نے کھنچ کر یوسف جلال نے</p>
<p>ساحل پہ پاؤں دھو کے آتے تھے جان سے دریا دلی دکھا کے سدھار جہان سے</p>	<p>بجلی کہیں بنا کہیں کبک درمی بست اگر کر ہوا یہ آپ ہمایون پری بنا</p>	<p>سنتا ہوں ناتور میں ہاؤں میں شیرین دیکھوں تو کیسے کیسے عرب کے دلیرین</p>
<p>۹۹۴ پایا سا وہ شیر جو نہوتا تو نہوتا غمر سے جو کب جو نہوتا تو نہوتا بان موت کا گدڑ جو نہوتا تو نہوتا شکیرہ دوش میں جو نہوتا تو نہوتا</p>	<p>۹۹۵ وہ تھننی ملی ہوئی سینے سے چل ابلی ہوئی وہ تھننی سینے سے چل غبار نشان کا گدڑ جو نہوتا تو نہوتا پایا سا وہ شیر جو نہوتا تو نہوتا</p>	<p>۹۹۶ وہ تھننی ملی ہوئی سینے سے چل ابلی ہوئی وہ تھننی سینے سے چل غبار نشان کا گدڑ جو نہوتا تو نہوتا پایا سا وہ شیر جو نہوتا تو نہوتا</p>
<p>پڑھتے اگر تو تیغ چمکتی دمشق میں غازی جان دی سیکھتے کے عشق میں</p>	<p>راکب کا رخ سمجھ گیا کیا تیز ہوش تھا اترا اسی پر سے میں جو فولاد پوش تھا</p>	<p>باغی تھے جو تم کے ترانہ مول گئے زخموں کے پھول ہر شہر تن پہ کھل گئے</p>
<p>۹۹۷ پایا سا وہ شیر جو نہوتا تو نہوتا غمر سے جو کب جو نہوتا تو نہوتا بان موت کا گدڑ جو نہوتا تو نہوتا شکیرہ دوش میں جو نہوتا تو نہوتا</p>	<p>۹۹۸ پایا سا وہ شیر جو نہوتا تو نہوتا غمر سے جو کب جو نہوتا تو نہوتا بان موت کا گدڑ جو نہوتا تو نہوتا شکیرہ دوش میں جو نہوتا تو نہوتا</p>	<p>۹۹۹ پایا سا وہ شیر جو نہوتا تو نہوتا غمر سے جو کب جو نہوتا تو نہوتا بان موت کا گدڑ جو نہوتا تو نہوتا شکیرہ دوش میں جو نہوتا تو نہوتا</p>
<p>آئے ہیں لوفرس کے طرار بھی دیکھ لو دوچار ہاتھ خیر ہمارے بھی دیکھ لو</p>	<p>آئے ہیں نہیں جب تو جوان کے جاتے ہیں کیسے جبری ہو تم کہ قدم سر کے جاتے ہیں</p>	<p>اک چوٹ کھا کے ہٹ گیا جو کینہ جولا دولا کھین نہ ایک شقی دو بدولٹا</p>

۱۰۰  
کھنچ کر یوسف جلال نے  
کھنچ کر یوسف جلال نے  
کھنچ کر یوسف جلال نے  
کھنچ کر یوسف جلال نے



<p>۱۰۱ بس سر چرخ تا بکشتن تو افشان افشان کج صورت کج خلق اتر بسالدار دن کا نظم در چرخ زمین بزمین کا طبق ہوا</p>	<p>۱۰۲ مغیر کرا کا قلب چل گیا سنان سے کیا نہ زبان نہ اوپر پیر سرشار کشتا و بخت نواز چرخ زمین بزمین کا طبق ہوا</p>	<p>۱۰۳ الما سن چل چل چل چل چل چل چل رکھی چل صاف دل چل چل چل چل نا آستانہ چل چل چل چل چل چل تو دربار چل چل چل چل چل چل</p>
<p>سینہ بھی چاک ہو گیا چہرہ بھی کٹ گیا اک دم میں بس حیات کا دفتر اٹ گیا</p>	<p>منہ رکھ دے جسکے منہ پہ لہجہ پائے لگے دیکھے تو خود مرین گلا کاٹنے لگے</p>	<p>تھر تھریش فتح سرا سراسی میں تھے پھر دیکھے تو فرید جوہر اسی میں تھے</p>
<p>۱۰۴ غل تھا کہ پیچ سے باز نہ کی سختی تباہ آج کج جو کج نصیب چرخ زمین بزمین کا طبق ہوا</p>	<p>۱۰۵ باندھ دینا چرخ زمین بزمین کا طبق جسکے منہ پہ لہجہ پائے لگے سختی تباہ آج کج جو کج</p>	<p>۱۰۶ یون سرور چرخ زمین بزمین کا طبق سختی تباہ آج کج جو کج نصیب چرخ زمین بزمین کا طبق ہوا</p>
<p>پہونچا ہر جوش تا بہ فلک اسکی آب کا چشمہ اہل پڑے نہ کمین آفتاب کا</p>	<p>کیسا گر کہ نظم کمین دم بھر قرار لے منہ کاٹ ڈالے فوج گروہ سرتار لے</p>	<p>غل تھا کہ پھک رہا ہے وہ جو دی حیات ہے بھاگو کہ اسے موت کی گرمی بھی ملے ہے</p>
<p>۱۰۷ آئی ہر دم کے کھانے کھانے خون گرا ہر دم کے کھانے کھانے خون چلتی چلتی چلتی چلتی چلتی</p>	<p>۱۰۸ وہ رنگ تہہ پیچ وہ چپ ہا آب دھار کو جسکی عمارت ہر دم بھلا چلتی چلتی چلتی چلتی چلتی</p>	<p>۱۰۹ مرحہ اگلے شلن چرخ زمین بزمین کا طبق سختی تباہ آج کج جو کج نصیب چرخ زمین بزمین کا طبق ہوا</p>
<p>کیے جو موت موت میں یہ لبریں نہیں اتش لباس کیونکہ اگر یہ پیری نہیں</p>	<p>جوہر وہ دم پھر تھے ہیں چکی مثال پر افشان چنی ہوئی ہو حسین ہلال پر</p>	<p>مشتاق تھے جو قعر جہنم کی لبر کے سر پہ اترے آگ کے دریا کو پیر کے</p>



<p>۱۱۱۱ جنگی سے فلک سے جو ہر سی جگہ سیر بھی شہر میں اسی جگہ پہاڑے پہنچے شہر میں اسی جگہ سرخ جامے تھیں سے تھیں</p>	<p>۱۱۱۲ بھلا تھا چھوڑ کر جو صفحہ شام غصے میں سوچا تھا کچھ دھام روکا پہنچ گیا ہے تھام سہمہا</p>	<p>۱۱۱۳ بہن غضب کی جان کی کیا ہے آمد اجل کی ظلم کی کیا ہے جینا کی موعجہ جان کی کیا ہے آفت کی سیل خانہ جان کی کیا ہے</p>
<p>کس بل دکھائیں گرتو جہل کو نہ کل پیے والین زمین پر زور تو پانی بھل پیے</p>	<p>روباہ سے پلک بھی نہ چھپکی دلیر کی روز سید کھاویا پتلی نے شیر کی</p>	<p>جو صف جہ وہ خاک پہنٹ کے گریٹے سد سکندری ہو تو کٹ کٹ کے گریٹے</p>
<p>۱۱۱۴ کبھی سے اس کا اندھین کا کبھی سے اس کی ندھین منظور میں اس کی ندھین منو کا چھوڑا گئی اس کی ندھین</p>	<p>۱۱۱۵ جنگ و تیر کو بھلا چھوڑا آواز دی اجل سے زور جلال مونا مار چھوڑا تیر میں جلال اس</p>	<p>۱۱۱۶ بہن چھوڑی اپنی چھوڑی فروغ و نور چھوڑی بہن چھوڑی اپنی چھوڑی فروغ و نور چھوڑی</p>
<p>جرات کا تنگ سمجھو اگر کچھ شعور ہے دیکھو ہیں کہ دھوپ میں سایہ بھی دور ہے</p>	<p>میلہ کریگی گرد نہ دامن سحاب کا آندھی سے گل نہوگا چراغ آفتاب کا</p>	<p>شعلے لپک لپک کے ڈالے آگ کے دکے تری میں شیر تیار بھاگ کے</p>
<p>۱۱۱۷ کھڑک تو بھینچا ہے زمین وینا پوڑا ہے زمین کھڑک تو بھینچا ہے زمین وینا پوڑا ہے زمین</p>	<p>۱۱۱۸ گزر کر ان اٹھ کر الوداع بہن چھوڑی اپنی چھوڑی بہن چھوڑی اپنی چھوڑی بہن چھوڑی اپنی چھوڑی</p>	<p>۱۱۱۹ اک پتہ سا پورا نہایت خصال کا نکلا نہ زور دیکھنے کے لال کا پیشہ شیر و اسد و احوال کا فرمایا جو غم و حزن جلال کا</p>
<p>جانے نہ پائے زور و گیر ہاتھ سے چھوٹے زمر کے قبضہ شمشیر ہاتھ سے</p>	<p>میلان سے شیر دل کھی مٹھ مورتے ہیں فرزند تو تارک زمین چھوڑتے نہیں</p>	<p>بولی ظفر کہ فتح تری آشکار ہے سے شہا ہباز تیغ یہ پہلا آشکار ہے</p>

۱۱  
نیتان



کرشن  
عمر  
بہن  
مراد  
علیہ السلام  
خیر  
میں  
کتنے

۱۸۱  
کھا کھا کے بل تھادہ مقابلہ  
غیر جھپٹ کے لئے لگا لگا رہا  
تہ نہ تھل تھل دور پہنچا تھا عقاب سے  
نہ تھی پیم جلد پہنچ خوش آواز

وارانہ چل نہ سکتا تھا اُس خود پند کا  
سر آپ زخمی کرتا تھا اپنی سمسند کا

۱۸۲  
خائف ہو تیج اکبر دے تھا کمال  
دل تھل تھل تھا کھٹے تھے بکال  
تلاوار تھے تھے یہ دم تھا چل  
دور و سیاہ فرق یہ تھے تھا چل

غل تھا سپرین سر دیو مرید پر پ  
امبر آگیا ہر قلہ کوہ حید پر

۱۸۳  
جو ضرب کی عمود کی آواز بجارنے  
رو کی جاب اکبر عالی وقارنے  
نیر کے نیر ہو لے یہ سوار  
اس پہنچ سہرا کیا بد بھارنے

بہیم تھے وار اکبر گردون اس سچ  
پر سکراتے جاتے تھے اُس جو اس پر

۱۸۴  
تین تے تین جوت مبارک تھیں  
گو یا تھا تھل تھل تھل تھل  
حیرت سے ابل شام تھیں تھل تھل  
پہلے پاؤں سر پہ تھل تھل تھل

کیونکر مقابلہ کرے حسن جناب کا  
اس رنج آگے زرد ہر رنگ قباب کا

۱۸۵  
آئے جلال میں جو ہر تھل تھل  
جھپٹا سٹ کے تھل تھل تھل  
تین تے تین کی طرف روڑ تھل تھل  
تین تے تین تھل تھل تھل تھل

کوندی جو برق تھل تھل طم عیان ہوا  
زنجیر موت توڑ کے دریا روان ہوا

۱۸۶  
تھل تھل تھل تھل تھل تھل  
تھل تھل تھل تھل تھل تھل  
تھل تھل تھل تھل تھل تھل  
تھل تھل تھل تھل تھل تھل

یان ہاتھ اٹھ گیا جو سپر کو سبھا ل کے  
توڑا پھل سکی تیغ کا پھولوں ڈھال کے

۱۸۷  
تھل تھل تھل تھل تھل تھل  
تھل تھل تھل تھل تھل تھل  
تھل تھل تھل تھل تھل تھل  
تھل تھل تھل تھل تھل تھل

دیتا ہر شیر صید کو اپر مفر کمین پا  
دو ٹکڑے خود سر تو کمین تھا کمین پا

۱۸۸  
تھل تھل تھل تھل تھل تھل  
تھل تھل تھل تھل تھل تھل  
تھل تھل تھل تھل تھل تھل  
تھل تھل تھل تھل تھل تھل

مڑنا تھا ہاتھ کا کہ وہ سب تھل تھل  
چالیش گام کا سر و گردن میں فرق تھا

۱۸۹  
تھل تھل تھل تھل تھل تھل  
تھل تھل تھل تھل تھل تھل  
تھل تھل تھل تھل تھل تھل  
تھل تھل تھل تھل تھل تھل

لشکر میں ایک نے یہ نہ مانا کہ دو ہوا  
ٹکڑے گرے زمین پہ تو جانا کہ دو ہوا

۱۸۹



<p>۱۸۱ جلائے جن کہ جان جاننا ہوا بہر اس گس سے بشتہ نامان پائے ہم ساتون جلتی زینچ لڑنے کے ہم نٹھرائی گویا ہوا بہر</p>	<p>۱۸۲ بولا یہ پاتھ جو کہ تیر خیرہ نٹھرائی وہ نہ بدل نام و نہ پا ہماں پیر کے اس جگ کی اب نام پیر کے اس جگ کی</p>	<p>۱۸۳ دو تین تین تین تین تین تین نٹھرائی وہ نہ بدل نام و نہ گروہ اب و نہ بدل نام و نہ نٹھرائی وہ نہ بدل نام و نہ</p>
<p>فرق آیا طائران ہوا کے عروج میں ہیبت سے زلزلہ ہوا ذات البروج میں</p>	<p>سراسکا لایے کہ و غلے فروغ ہو ہاں جلد اب حسین کا گھر بے چراغ ہو</p>	<p>منغریہ تیر ظلم کا پیکان جڑا ہوا تنبھے میں سیف ڈا اب میں تیغ پڑا ہوا</p>
<p>۱۸۴ نٹھرائی وہ نہ بدل نام و نہ نٹھرائی وہ نہ بدل نام و نہ نٹھرائی وہ نہ بدل نام و نہ نٹھرائی وہ نہ بدل نام و نہ</p>	<p>۱۸۵ نٹھرائی وہ نہ بدل نام و نہ نٹھرائی وہ نہ بدل نام و نہ نٹھرائی وہ نہ بدل نام و نہ نٹھرائی وہ نہ بدل نام و نہ</p>	<p>۱۸۶ نٹھرائی وہ نہ بدل نام و نہ نٹھرائی وہ نہ بدل نام و نہ نٹھرائی وہ نہ بدل نام و نہ نٹھرائی وہ نہ بدل نام و نہ</p>
<p>نکھیں غصے سرخ ہو میں رو سیاہ کی بل کھا کے غیظ سے سوا گھر نگاہ کی</p>	<p>پیری میں اسی کا سہارا حسین کو مارا جو اس جوان کو مارا حسین کو</p>	<p>دبے ہوں تجھے جو انھیں یہ کر و رکھا میدان کا مردہ تو کچھ اپنا ہنر دکھا</p>
<p>۱۸۷ بالا بلند تھے رسالوں میں تھے سلا اوٹا تھا ان سجدوں وہ اور اسکا رنوا چکھڑے لگا خنوت خفا بشار کون پہلوان تھا جو پہلے ہوا</p>	<p>۱۸۸ پیشے وہ چپے بڑھا داب آئین سٹیشن میں ان پاپ انداز خانہ جنگ چارہ نہ تھا چست رہ بھی تین تنگ مانند تلب میں سیل سیاہ رنگ</p>	<p>۱۸۹ کیا جہانم نہ کہ وہ کا سر پہ بائیہ میں تھے تین تین تین تین معلوم ہے کہ وہ کا سر پہ خالی میں تین تین تین تین</p>
<p>مکلا تھا کیوں جو قبول کیا نام ہنگ کو نام دے نہ سک کیا شیران جنگ کو</p>	<p>اثر در چرائے دم جو غضب کی نظر کے دیو سفید سائے سے جسک حذر کے</p>	<p>آخر تیری عمر کی مدت جہان میں لمحہ نفیس سے ہوا تو کوئی آن میں</p>

۱۸۰  
نٹھرائی وہ نہ بدل نام و نہ  
نٹھرائی وہ نہ بدل نام و نہ  
نٹھرائی وہ نہ بدل نام و نہ  
نٹھرائی وہ نہ بدل نام و نہ



لہذا بی صاحبان  
بازو ۱۲  
یعنی سید و میر  
سے ایک شاعر کا  
نام ہے  
علی کو غلام باغیا  
اور نظم زبانی ہے

۱۳۶  
کیا ہم رخصت ہو کر شادی ہو گئے  
کرتے نہیں رہیں تعلق ہے سب کا  
موقع ہو کر تو بیچ کا ہمیں کیا ہوا  
کھینچ رہی ہے غریبوں کی پانچواں

ذکر اسکا کیا خدا کو جو پچاس تہ نہیں  
وینا میں کون ہو جو ہمیں جاننا نہیں

۱۳۷  
کس سے کہو کہ تو میرا ہی تو ہیں  
میں سے کہو کہ تو میرا ہی تو ہیں  
میں سے کہو کہ تو میرا ہی تو ہیں  
میں سے کہو کہ تو میرا ہی تو ہیں

گردون گواہ ہو کہ ہلاکے حصال میں  
ہر سنگ سے صدا کہ یہ میرا کمال میں

۱۳۸  
میں نے اپنے تعلق کو راست باز  
اعلیٰ وہ در بند کر کے جو پہاڑ  
کس نے کیا پشت سے جو پہاڑ  
تو میرا میرا میرا میرا میرا

جو آپ چھاتی ہیں چھلے پھولے باغ کی  
کیا احتیاج صبح کو شمع و چراغ کی

۱۳۹  
جنتی میں طائران کی گونج رہی ہے  
ان کے بازووں پر طہر ہے  
کھول رہی ہے ہر پہاڑ  
میں سے کہو کہ تو میرا ہی تو ہیں

افضل علی ہیں حضرت خیر الوار کے بعد  
ہم سے بزرگ کوئی نہیں ہر خدا کے بعد

۱۴۰  
شکل میں سب کی عقیدہ کہتا ہوں  
مجھ سے کہو کہ تو میرا ہی تو ہیں  
مجھ سے کہو کہ تو میرا ہی تو ہیں  
مجھ سے کہو کہ تو میرا ہی تو ہیں

ظاہر میں ہیں فقیر مگر بادشاہ میں  
گو وہ چوپ میں کھڑے ہیں پتھر آلم میں

۱۴۱  
میں نے اپنے تعلق کو راست باز  
اعلیٰ وہ در بند کر کے جو پہاڑ  
کس نے کیا پشت سے جو پہاڑ  
تو میرا میرا میرا میرا میرا

خوف درجہ سے غلق کبھی مطمئن ہوں  
حکم ثبات رات کو ہم دین تو دن ہوں

۱۴۲  
کیا ہم رخصت ہو کر شادی ہو گئے  
کرتے نہیں رہیں تعلق ہے سب کا  
موقع ہو کر تو بیچ کا ہمیں کیا ہوا  
کھینچ رہی ہے غریبوں کی پانچواں

اپنے کرم سے اچھ ہر آفتاب کا  
ہم نے دیا سپہر کو تلج آفتاب کا

۱۴۳  
کس سے کہو کہ تو میرا ہی تو ہیں  
میں سے کہو کہ تو میرا ہی تو ہیں  
میں سے کہو کہ تو میرا ہی تو ہیں  
میں سے کہو کہ تو میرا ہی تو ہیں

میں نے اپنے تعلق کو راست باز  
اعلیٰ وہ در بند کر کے جو پہاڑ  
کس نے کیا پشت سے جو پہاڑ  
تو میرا میرا میرا میرا میرا

۱۴۴  
میں نے اپنے تعلق کو راست باز  
اعلیٰ وہ در بند کر کے جو پہاڑ  
کس نے کیا پشت سے جو پہاڑ  
تو میرا میرا میرا میرا میرا

دیکھی جو طبع اقدس عالی بگاڑ پر  
دیکھی کھلی پہاڑ کی چوٹی پہاڑ پر

زیر سائے اور غلطی میں آیا وہ میر غور



<p>۱۸۱          ماکہ دار چنے کے جانین سے          جن کا تھا بڑا جان چین          عمر پانے فاتح و بد چین          یہ صہب بلالین فاطمہ کے نو چین</p>	<p>۱۸۲          چھوٹی دیکھ کر کارزار          سبک دیکھ کر کسے کی چار          لیکن صفوں کے سے نیچے آ بار          کھانچ سپر چوہ کے سب سپان</p>	<p>۱۸۳          کھانچ سپر چوہ کے سب سپان          لیکن صفوں کے سے نیچے آ بار          سبک دیکھ کر کسے کی چار          چھوٹی دیکھ کر کارزار</p>
<p>کیا ہوئے جو عین غامین خلل پڑے          دیکھا جو آفتاب تو آنسو نکل پڑے</p>	<p>تائید گردگار سپر کی سپر ہوئی          پھولوں کو بھی نہ تیغ کے پھل کی خبر ہوئی</p>	<p>مگر بھی اوج ہمت عالی نہ جائیگا          جب ہم کرینگے وار تو خالی نہ جائیگا</p>
<p>۱۸۴          آسمان میں بھی جو چھوٹے ہیں          زمین میں بھی جو چھوٹے ہیں          نہ پانے کو بھی نہ چھوٹے ہیں          نہ چھوٹے ہیں نہ چھوٹے ہیں</p>	<p>۱۸۵          چاندنیوں کے سب سے بڑے ہیں          نیچوں کی دیکھ کر ہی آندے ہیں          رت بار بار وہ سوسے قدر ہیں          دونوں طرف غلامین کی گاہیں</p>	<p>۱۸۶          آسمان میں بھی جو چھوٹے ہیں          زمین میں بھی جو چھوٹے ہیں          نہ پانے کو بھی نہ چھوٹے ہیں          نہ چھوٹے ہیں نہ چھوٹے ہیں</p>
<p>تو کیا ہوتا تھا کیا جو نظراہ و غش کرین          موسیٰ ہمارے نور کو دیکھیں تو غش کرین</p>	<p>گرمی میں ابرنگے تھے وہ جو برق تھے          اسوار بھی فرس بھی پسے غش تھے</p>	<p>ہشیار ہو قریب اجل کا پیام ہے          نخوت کو ترک کر تری ترکی تمام ہے</p>
<p>۱۸۷          ہم میں شہر کی نور و فلک تاب          ہم میں شہر کی نور و فلک تاب          ہم میں شہر کی نور و فلک تاب          ہم میں شہر کی نور و فلک تاب</p>	<p>۱۸۸          چھوٹا تھا اسکا سر کی جھوٹا          تازی وین تھا اسکا بھی جانچا          ترکھین بھی تھی چھوٹا          ہم میں شہر کی نور و فلک تاب</p>	<p>۱۸۹          ہم میں شہر کی نور و فلک تاب          ہم میں شہر کی نور و فلک تاب          ہم میں شہر کی نور و فلک تاب          ہم میں شہر کی نور و فلک تاب</p>
<p>ساتھی سے طریق و غا دیکھ بالین          تو کہ تو ہم نقاب کو ہرے پالین</p>	<p>ضمین وہ مروت کی ایہ میرب کی تھین          روہل تھی قمر کی چوٹیں غضب کی تھین</p>	<p>گھوڑا ملا کے گھوڑے سے یوں کارزار کر          ملو اکا دھنی ہو تو بڑھ بڑھ کے وار کر</p>



<p>۱۵۳ آئی تیری اوہو بیچلی سرئی چکی بھئی نظر میں بستی کو جھانکتی ہوئی بالاسرئی سے جبکہ زین فرس آسری</p>	<p>۱۵۴ ابند سے جہاد گنبد شاہ دین راکھو بے لڑائی و دلائی گھیرے ہو کر کینہ کو فوج کین صلح و ہنر میں بہ صفت سپر</p>	<p>۱۵۵ جسوت الہامی ہوئی طرف بکار دینے کی دہائی ستم چلپے بڑھ کے خندہ مشاہد سب لشکر کی علی گڑ پناہ</p>
<p>سب ضرب شیر حق کے چلن آشکار تھے مر کر گرے جو راکب و مرکب تو چار تھے</p>	<p>نہ دھوپ پر نظر و غامین نہ چھاؤں پر سر گر رہے ہن تیغ سے کٹ کٹ کر پاؤں پر</p>	<p>اس پیاس میں خدا سے شہا طلت کرو یکسکانام لیتے ہن پیاس ادب کرو</p>
<p>۱۵۶ اس طرح بپا وہ شکار گرد و بند سارے دلاوردن سے پناہ پائون کھوئی اسطوت نہ نکلا نیب مردی تمام فوج مٹھی پر چل گئے</p>	<p>۱۵۷ زخم میں شمع رد کی ہر چارو نظر پروانہ وار چپٹی ہر تارو موت تار شش صورت شاہین تیر انے سے وہاں نوادھ کے</p>	<p>۱۵۸ دن کم کر اور جنگ میں یہ کھیل بہن جہاد و اخلاص میں یہ اصول سرنی ہر اپین بھی سعادت بھی نیشاں و جہاد یہ ہے دلیل</p>
<p>پنہاں نظر سے دشت میں ہر شیر ہو گیا آندھی ستم کی آئی کہ اندھیر ہو گیا</p>	<p>جو جو لپٹ پڑے تھے وہ سب ڈوڑر تھے ٹاپوں کے زخمیوں کے بدن چوچر تھے</p>	<p>پرہ لو نماز عصر جو باہم تو خوب ہے اب آفتاب کوئی گھڑی میں غروب ہے</p>
<p>۱۵۹ بیت نشہ سے چھٹی تھیں سب کیا کندی لال پناہ سے کتنے تھے شاہ فوج کے سر پہ گھر میں بی بی حاجی تھے جگہ جگہ</p>	<p>۱۶۰ وہ تھکا وہ تھکی شکر لہین اندھیر تھا صفین چرخ کین گھوڑے بکار سے تھر تھر جگہ کین مڑی تھی خاک سپت ہوئی جانی کین</p>	<p>۱۶۱ نہا ہر اس میں پہاڑ سلطنت کا تخت سیا جانی چھپا ہر کمان شہر کا تخت خجکا اور کھلے کا بہت محلہ کا تخت عمر نہ جانیں غم سے کھجکا تخت</p>
<p>راندنوں سے کہتی تھی کہ نہ آہ و بکا کرو اکبر سلامت آئین بیق سے دعا کرو</p>	<p>چادر تھی اک غبار کی رو سجاب پر سر پوش گرد تھا طبق آفتاب پر</p>	<p>سینے میں اب بھرکتی ہر آگ شتیاق کی خالق نہ شب کھائے تمہارے فراق کی</p>



<p>۱۶۳          اگر بجز حال تا بہر کجی در جا          معلوم نہ ہوں کہ یہ فائدہ کجی          کہنے میں اپنے دل سے تباہی ہو گیا          منزل کر دی ہے یہ سب جان و فائدہ</p>	<p>۱۶۴          شکستہ غلہ اگر گلی شیر کوستان          لوتن خون جہان سے چلے کہ جوان          باز کھجور کٹ گیا اب زردگی کسان          ہرے پیر ہو یا تھکے پیر پون جان</p>	<p>۱۶۵          اگر کہہ سکا ہے شاہ کہ عہد تری عین          نہ ہو کہ عین چھوٹے چھوٹے عین          بلا سنہل کے نہ ہو کہ عین چھوٹے          ہرے پیر ہو یا تھکے پیر پون جان</p>
<p>پرساں کوئی بجز دم تیغ و تبر نہیں          سالار کاروان کی کجی خبر نہیں</p>	<p>پھر دیکھ جائیں ایک نظر نور عین کو          لے آئے کوئی تھام کے بازو عین کو</p>	<p>کم و جو اس کرم کے عوض جہان و دن          پاس آئے کہ آپ کے قدموں جان و دن</p>
<p>۱۶۶          تمہارا شباب ہو          ہم چاہیں ہیں ہم باہر آفتاب ہو          دیکھو وہ سب سب ہمیں اپنے اضطراب ہو          مٹاؤ گے اگر تیرے ہیں یہ سب آفتاب ہو          لال حال</p>	<p>۱۶۷          در آئی شان عین          شکستہ غلہ اگر گلی شیر کوستان          باز کھجور کٹ گیا اب زردگی کسان          ہرے پیر ہو یا تھکے پیر پون جان</p>	<p>۱۶۸          تمہارا وہاں سے چلے کہ عین          نہ ہو کہ عین چھوٹے چھوٹے عین          بلا سنہل کے نہ ہو کہ عین چھوٹے          ہرے پیر ہو یا تھکے پیر پون جان</p>
<p>آؤ غریب راہ عدم کو سنبھال لو          باہن گلے میں ڈال کے ہکو سنبھالو</p>	<p>بازو کو تھامو گھر کو سنبھالو بول کے          بر بھی لگی جگر پر شبیر رسول کے</p>	<p>نیرہ سنان نے سینہ پار غضب کیا          اس گھاؤ نے حضور مجھ جان بلب کیا</p>
<p>۱۶۹          اگر بجز کجی طرف جان موڑے          چاہا کہ عرض حال کرین باہر جوارے          چھری جو جان سب سب سب سب سب          چھری کا چھری کا چھری کا چھری کا</p>	<p>۱۷۰          جان لو ہو یا شیر کوستان          باز کھجور کٹ گیا اب زردگی کسان          ہرے پیر ہو یا تھکے پیر پون جان          ہرے پیر ہو یا تھکے پیر پون جان</p>	<p>۱۷۱          اگر کہہ سکا ہے شاہ کہ عہد تری عین          نہ ہو کہ عین چھوٹے چھوٹے عین          بلا سنہل کے نہ ہو کہ عین چھوٹے          ہرے پیر ہو یا تھکے پیر پون جان</p>
<p>دونوں قدم کھل کے رکا ہوں رک گئے          گھوڑے پہ یا امیر عرب کیلے جھک گئے</p>	<p>انکی تھی جان کھنکھنیں اس نور عین کی          تھی ساتھ چھکیوں کے صدایا حسین کی</p>	<p>تھرائے ہاتھ پاؤں موتن کا گھٹ گیا          صدمہ ہوا کہ شہ کا کلیجہ الٹ گیا</p>







<p>۱۸۷۵ کریا پہ سال فقیر کا آیا مرگے کریا پہ گھاؤ سینے پہ چھایا کرتے</p> <p>سبزہ نمود ہونے نہ پایا کہ مرگے سہرہ بھی بہا کا نہ دکھایا کہ مرگے</p>	<p>۱۸۷۶ پہلے سر پہ چھوڑا عبدال نیت پہلے سر پہ چھوڑا عبدال</p> <p>غش ۲ پایا تھا پوتوں کو سو رہا تھا کچھ گایا تھا تھانہ سے بیٹے کا حال</p>	<p>۱۸۷۷ سینے پہ چھوڑا عبدال سینے پہ چھوڑا عبدال</p> <p>میں نے پوچھا تھا کہ حسین کچھ پوچھا تھا کہ حسین</p>
<p>مقتل سے موت خاک پہ مڑیا کے لگی ہر دو تھیں عروس اجل آگے لے گئی</p>	<p>یوسف کو اپنے قتل کے میدان میں لگے لاش اٹھا کے گتے شہیدان میں لگے</p>	<p>اٹھارہ سال کی ہر دو تھیں عروس ایک ہڑے سپرد امانت حسین ع کی</p>
<p>۱۸۷۸ ان کے چہرے پہ علی اکبر جوان ان کے چہرے پہ علی اکبر جوان</p> <p>غنی بنائے با علی اکبر جوان فقر میں بنائے با علی اکبر جوان</p>	<p>۱۸۷۹ جب خاک پہ چھوڑا شہسپا تا دیر کے اور یہ زمین سے کیا کلام</p> <p>میں بن تو رہا بیہوش مظلوم تیرے کام اور وہ آئین کا تخت جگہ بیہوش کام</p>	<p>۱۸۸۰ میں نے چھوڑا عبدال میں نے چھوڑا عبدال</p> <p>رفت وہ وہ وہ وہ وہ وہ وہ وہ چھوڑا کسی جگہ نہ گھڑنے کا چھوڑا</p>
<p>مشت گئی یہ حال ہم جنگ ہو گیا سبزہ بھی گورے گال کا گھڑنگ ہو گیا</p>	<p>ایذا نہ دیکھو کہ مر گلفزار ہو بر بھی کے پھل سے اسکا کٹہر ہو</p>	<p>مقبول تیری نذر شہ کر بلا کرین اسکا صلہ تجھے علی اکبر عطا کرین</p>



سلام کربلا کی گاہ پیر  
 ۱۰ سلام کی جگہ پہنچ کر  
 نشان کشتی رسول فلک نیاہ پیر  
 کیا پرچم چہا پرچم تاج کربلا  
 ۱۱ سر بلبل کی آنری ہوئی گلاہ پیر  
 قطعہ علی اکبر نور سے پیدا  
 ۱۲ وہ ہے بین جو رشیدین تو اہ پیر  
 وہ پیر عرش بین بین یکتا دین  
 ۱۳ فلک نیاہ وہ پیر اوہ جہان نیاہ پیر  
 قطعہ ۱۴ اوہ سے جو نوشہ کربلا  
 چلا چلا کل آج رو براہ پیر  
 ۱۵ ہلکتا ہے تھر تھر آج رو براہ پیر  
 ۱۶ یہ تو باب اس کے بھی چوسے  
 کہ خاندان رسالت کا خیر خواہ پیر  
 قطعہ ۱۷ حسین ان کی جگہ پر تو شاہیوں کے  
 فریغ و غوغا کو وہ ماہ پیر

۱۸ کندھ کا کل جان پہنچو کربلا  
 ۱۹ چوں کہ غم غم کربلا کی نسبت  
 ۲۰ اس آئینہ سے گل بادام کو پیر  
 ۲۱ یا خلیفہ علی کی یہ کربلا پیر  
 ۲۲ لبوں کو ہم لب نہ لین کربلا پیر  
 ۲۳ جناب ساقی کو شکر کی بوسہ گاہ پیر  
 ۲۴ گواہی دیتی ہے خال دین کی ہیکر  
 ۲۵ کہ مہر حسن کا دیف ہو ماہ پیر  
 ۲۶ قطعہ ۲۷ اک دن جو کربلا میں گزرا  
 ہوا کلیم کا کہ آنکھوں پر وہ رو پیر  
 ۲۸ صدائے آنکی کہ آنکھوں پر وہ رو پیر  
 ۲۹ اوہ کی جا ہمارا پیر پیر پیر  
 ۳۰ زمین مقفل سردار دین نیاہ پیر  
 ۳۱ بیگلا اسپر ہو طوطہ کے پیاروں کا  
 ۳۲ مقام حسرت اندوہ انگ آہ پیر

۳۳ قطعہ ۳۴ کیا نیرنگی آج جو سانس پیر شاہ  
 ۳۵ تباہ غرق خون کربلا کی گاہ پیر  
 ۳۶ بلبل نری فوج فتح کربلا  
 ۳۷ بکرا کربلا شہر کربلا پیر  
 ۳۸ غور کربلا کربلا کربلا پیر  
 ۳۹ شہا کے کانٹوں کو قتل کربلا پیر  
 ۴۰ صفار کربلا کربلا کربلا پیر  
 ۴۱ قطعہ ۴۲ گریہ گریہ کربلا پیر  
 ۴۳ صدائے آنکی کہ آنکھوں پر وہ رو پیر  
 ۴۴ زنج کربلا کربلا کربلا پیر  
 ۴۵ جہان یونان کربلا کربلا پیر  
 ۴۶ ہٹا چھوڑی کربلا کربلا پیر  
 ۴۷ ہٹا کربلا کربلا کربلا پیر  
 ۴۸ کربلا کربلا کربلا کربلا پیر  
 ۴۹ کربلا کربلا کربلا کربلا پیر  
 ۵۰ جہان کربلا کربلا کربلا پیر  
 ۵۱ ہٹا کربلا کربلا کربلا پیر



۴۱  
 و غایتی که در کتب  
 پیدا و نه نوین  
 خست جگر و کمر  
 رستمی در

آتشین بی شور و میداگردن مین  
 غل صاع کا هر فرشتون کے پروں مین

۴۲  
 میدان اچھی دور و دور  
 پورے پورے  
 زمین و آسمان

ہمیت یہ میرج کا منور ہو  
 خوشید فلک گرد بھی بان گرو ہو

۴۳  
 کیا آفرینش  
 جگہ میں جو وہ پیر  
 ایک

ہیں قاف میں جات پوشش پری  
 بیرون کو پرستان میں جانوں کی پری

۴۴  
 اندر سے جلال  
 کشت مین  
 ترما

ہاتی زمین گھوڑے کو ڈالا جو زمین  
 اک حسن کی فوج آتی ہر صدر جلین

۴۵  
 پیکر کا چہرہ  
 جگہ میں  
 نور

جلوہ جو ہوا عرش ملک نور خدا کا  
 روحانیون میں شور اٹھا حاصل علی کا

۴۶  
 کیا آفرینش  
 جگہ میں جو وہ پیر  
 ایک

بے نام و نشان فوج کے نامی نظر آئے  
 رایت جو علم تھے وہ سلامی نظر آئے

۴۷  
 وصف  
 غلب

چلتی ہر دم جنگ یہ کس کس چم چم سے  
 نے لوح سے رکتی ہر آفت ز قلم سے

۴۸  
 شہد  
 نور

ہم تھی ظفر قبضہ شمشیر دو دم سے  
 نصرت کا یہ عالم تھا کہ پٹی تھی قدم سے

۴۹  
 جگہ میں جو وہ پیر  
 ایک

جنگاہ کو جب تکتے ہیں غصے کی نعرے  
 انوار ترپ کر کل آتی ہے کمر سے

مثنوی میر موسیٰ  
 لاسیف الہ  
 ذوالفقار



<p>۱۱۰ اشیاء نازنی جو کھجور کی پتیوں پر رسم از نور ہوا رہی گلیاں سب پہنچ چکی ہیں گلبرگے سلیمان کو بکرا کوچہ محبوب خدا ہے نظر زبا</p>	<p>۱۱۱ مگر یہ دیکھو اسے اس کے بعد جا غشس غشس غشس غشس غشس غشس گر دین پہ دم میں صفت سبک نظر مصرعی جو دوزخ و دم کا دوزخ</p>	<p>۱۱۲ خفا کی سی سحر میں نہیں دریا نہ خفت کا یہ شہر نہیں ہر شکل کی دولت باوے خراج سر پہ پہنچا ہوا وہی باہر نہیں</p>
<p>۱۱۱ آنکھوں میں دیدارِ رسولِ عربی ہے گھوڑا نہ سمجھنا یہ براقِ نبوی ہے</p>	<p>۱۱۲ یہ گرم عنانی شہِ خا و رہنیں رکھتا اڑ جانے میں طاؤس پر گوہر نہیں رکھتا</p>	<p>۱۱۳ دیکھو تو دل باد شہ جن و شہر کو تیغوں کے تلے کوئی بھی رکھتا ہر جگر کو</p>
<p>۱۱۲ اچھے جو صبا کی مہر و زار نہیں پیدا رہی اس سوچت تار نہیں ایسا کوئی آدمی بھی قلم با نہیں یونین بھی مرنے کا یہ انداز نہیں</p>	<p>۱۱۳ مڑتے تھے ہوا کے کب جو نہیں پھیلی ہوئی تھی دشت میں بورلف کا حلقہ تھا وہ تھا ناہ آدم مڑ رہی تھی گلیاں گدی دے سے</p>	<p>۱۱۴ خند اس کی ترغیب میں مٹو تھا شک بکلا جو یہ سے عموں سے نہیں یونین گناہ کی غباری سے نہیں سکھو غصہ کی خادم کی جون سے نہیں</p>
<p>۱۱۳ سرعت میں چکارا یہ قریب نہیں رکھتا ایسا تو کوئی شیر بھی سینہ نہیں رکھتا</p>	<p>۱۱۴ کوسوں ہی بھرا غبر سارا سے جو تھا میدان بلا خیز نہ تھا دشتِ سخن تھا</p>	<p>۱۱۵ باتیں ہیں نہ شرکی نہ عداوت کے سخن ہیں تقریر ہے سب غیر کی الفت کے سخن ہیں</p>
<p>۱۱۴ خوش فلک سے دور کا پار نہیں رکھتا کاوسے کا دھنی کی طرار نہیں رکھتا دانتوں جو صوفی وہ شہر نہیں رکھتا نونی جو کراہیں وہ چکار نہیں رکھتا</p>	<p>۱۱۵ تھا تھا کوئی وا عجیب نہ تھا عشش کے میں سے اتنی تازہ جوان دل کا طبلہ کا مشتاق خزان پہنچ نہیں کھلا ہوا مشتاق خزان</p>	<p>۱۱۶ اگر کہے کہا بچوں کی یاد نہ رکھتا بولادہ جین شہ کی نفاقت میں نہیں پانچ وارم سے وان کا خطر پکھلیاں پہنچا دے اور جان کا درد</p>
<p>۱۱۵ کچھ طرزِ خرام اسکا تصور ہی ہے خاہر میں تو گھوڑا ہے پہ باطن میں پری ہے</p>	<p>۱۱۶ گلزار ہی کا گل بے خاری ہے اکتوں نے کہا احمد مختاری ہے</p>	<p>۱۱۷ پھٹتا ہر جگر شہد و ہانی پہ تھا آتا ہے مجھے رسم جوانی پہ تھا</p>



<p>۱۹۱ کیونکہ ایک نیکو شخص سے پیارے دوستوں سے ملنا جہان کی پادشاهی سے بہتر ہے</p>	<p>۱۹۲ عالم پر غلبہ کرنے والا دشمن کا ہاتھ بندھنے والا پیارے دوستوں کے لئے بے پرواہی والا</p>	<p>۱۹۳ بیکاروں کی شہادت پیارے دوستوں کی شہادت پیارے دوستوں کی شہادت پیارے دوستوں کی شہادت</p>
<p>یہ خلق نہیں خبر فکاد کے قابل سینہ یہ نہیں نیزہ بیدار کے قابل</p>	<p>یہ نہر جو قبضے میں ہے اب فوج شقی کے بے مہر یہ سب مہرین درختی کے</p>	<p>برگشتہ ہر ناری تو عبث نور خدا سے کچھ خیر ہو قبلہ کا گلہ قبلہ نما سے</p>
<p>۱۹۴ صبر سے اپنے دشمن کی روانی کیا نصرت میں کام لے کر مارے گئے عیاں صبر سے</p>	<p>۱۹۵ شکلی و بی شکلی کی دشمنی کی دیکھ کر چھوڑ دینا چاہیے</p>	<p>۱۹۶ دشمن کا ہاتھ بندھنے والا دشمن کا ہاتھ بندھنے والا دشمن کا ہاتھ بندھنے والا</p>
<p>تم قتل ہوئے آج اگر تیغ و سنان سے مٹ جائیگی تصویر محمد کی جہان سے</p>	<p>دین چھلیاں آواز کہ منہ تاب ہر شہر چلائے صدف گوہر نایاب ہر شہر</p>	<p>جنت کا سراوار ہر عقار کا بندہ وہ نارین ہر جو کہ ہو دینار کا بندہ</p>
<p>۱۹۷ کامیابی سے اپنے دشمن کو بلنے کی بات سے دل فرمایا زبان روک سب اس ظالم کو</p>	<p>۱۹۸ گو کہ کون کیا سچا تو بتا کہ کون کون سے پیارے دوستوں کے لئے</p>	<p>۱۹۹ پیارے دوستوں کے لئے پیارے دوستوں کے لئے پیارے دوستوں کے لئے</p>
<p>مرنے سے دلیروں کو ڈرتا ہر شہر روبا ہوں سے شیروں کو ڈرتا ہر شہر</p>	<p>شہر کا شکوہ دل شیر کے آگے قرآن کی بادی کرتا ہر تفسیر کے آگے</p>	<p>تو کہتا ہر محبوب میں ناچار میں شہر ہم کہتے ہیں کونین کے مختار میں شہر</p>

۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹







<p>۱۳۷          خوش گویا گردون چلے تیرے چہرے پر          در وطن صدمہ جو ہے تیرے چہرے پر          بابتین پر دم نزع جو ہے تیرے چہرے پر          مومن کو جو وقت سے پہلے تیرے چہرے پر</p>	<p>۱۳۸          انہی میں جنہوں نے نشانوں کو دیا ہے          شریعت میں جو ہے تیرے چہرے پر          مٹنے والے جو ہے تیرے چہرے پر          گنہگاروں کو جو ہے تیرے چہرے پر</p>	<p>۱۳۹          وہ تھا جو کہ تیرے چہرے پر          زہر سدا تھا تیرے چہرے پر          بوجھن تیری کو جلانے میں تیرے چہرے پر          بجلی صدف رنگ تیرے چہرے پر</p>
<p>یہ اوج و شرف عرش معلّا نہیں کہتا          ناری ہر وہ جو ہم سے تو لا نہیں کہتا</p>	<p>گھوڑوں کی وہ ٹاپوں جو یکدست چھٹی تھی          گویا کہ زمین رن کی زرہ پوش بنی تھی</p>	<p>رو کے ٹوکوں کی تیغ شرر بار ہماری          بجلی کو جلا دیتی ہر تلوار ہماری</p>
<p>۱۴۰          ہم کو چاہتے تو سلیمان بھی تیرے          قطرے کو ہرگز نہ دیکھتا بھی تیرے          نیکو جو خوشید و نشان بھی تیرے          دیکھ کر بھی نہیں کہ سلطان بھی تیرے</p>	<p>۱۴۱          ان غلط شعور تھا تو تیرے جو ہم          ارباب جو چاہتے تھے تیرے جو ہم          اتفاق ہو چلا تھا تیرے جو ہم          آتش کی آبی تھی صدا تیرے جو ہم</p>	<p>۱۴۲          تیرے چہرے پر تیرے چہرے پر          جلانے میں تیرے چہرے پر          دیکھ کر بھی نہیں کہ سلطان بھی تیرے          دیکھ کر بھی نہیں کہ سلطان بھی تیرے</p>
<p>نیکو میں دیکھے کوئی اگر ام ہمارا پڑ          یا نام ہو اللہ کا یا نام ہمارا</p>	<p>گھولے جو علم ہمارے سیکھ کر گینے          غل تھا وہ کالے پر پرواز زمین نے</p>	<p>ڈرتا تھا کہیں ہو جائیں دو تیغ کی زد سے          سائے بھی جدا ہو گئے اعدا کے جس سے</p>
<p>۱۴۳          شکستہ جو تیغ تیرے چہرے پر          آتش کا تیرے چہرے پر          بجلی کی آدھری تیرے چہرے پر          شہید فلک تیرے چہرے پر</p>	<p>۱۴۴          ابر نے کیا فوج گراں کا جو نظار          گھوڑے سے کہا بان سے تیرے چہرے پر          پان پیر کی پانی تیرے چہرے پر          جھجلا سے جھرا سپہ جام تیرے چہرے پر</p>	<p>۱۴۵          جب عداوت کی تیرے چہرے پر          عیشہ جو اندام دیکھ تیرے چہرے پر          مٹانے والے تیرے چہرے پر          مٹانے والے تیرے چہرے پر</p>
<p>طاؤس کی تھی چال تو پر یوں کا چلن تھا          مٹنے میں جو بجلی تھا تو اڑنے میں ہرن تھا</p>	<p>دیکھی جو یہ پھرتی فرس تیز قدم کی          آنکھیں نہوئیں چار غزالانِ حرم کی</p>	<p>ڈرتا تھا کہیں ہو جائیں نہ دو تیغ کی زد سے          سائے بھی جدا ہو گئے اعدا کے جس سے</p>



<p>۵۴ جگر جی کی جی بالاسے سہی جگر جی کی جی بالاسے سہی جگر جی کی جی بالاسے سہی جگر جی کی جی بالاسے سہی</p>	<p>۵۵ جگر جی کی جی بالاسے سہی جگر جی کی جی بالاسے سہی جگر جی کی جی بالاسے سہی جگر جی کی جی بالاسے سہی</p>	<p>۵۶ جگر جی کی جی بالاسے سہی جگر جی کی جی بالاسے سہی جگر جی کی جی بالاسے سہی جگر جی کی جی بالاسے سہی</p>
<p>خیرہ تھی نظر تیغ و لاد کی چمک سے اک ق غصہ گرتی تھی ہر بافلک سے</p>	<p>تھا ہاتھ میں لکڑی جو پھل تیغ علی کا موتاب کو دھوکا ہوا انگشت نبی کا</p>	<p>چہرے جو عکس دارون کی یکساں تھے شعاع علمون کی بھی تغیری کے پھٹے تھے</p>
<p>۵۷ جگر جی کی جی بالاسے سہی جگر جی کی جی بالاسے سہی جگر جی کی جی بالاسے سہی جگر جی کی جی بالاسے سہی</p>	<p>۵۸ جگر جی کی جی بالاسے سہی جگر جی کی جی بالاسے سہی جگر جی کی جی بالاسے سہی جگر جی کی جی بالاسے سہی</p>	<p>۵۹ جگر جی کی جی بالاسے سہی جگر جی کی جی بالاسے سہی جگر جی کی جی بالاسے سہی جگر جی کی جی بالاسے سہی</p>
<p>جلاد فلک تیغ و سپر چھوڑ کے بھاگا آیا کوئی رستم بھی تو ٹھنڈے موڑ کے بھاگا</p>	<p>یستی تھی وہ شمشیر خراج اہل طفرے مہر جسم سے پھل تیغ سے اوچھل پھرتے</p>	<p>جینے کی جو حسرت تھی دل پیر جوان میں چلے تھے بندھے نذر کے عمار کمان میں</p>
<p>۶۰ جگر جی کی جی بالاسے سہی جگر جی کی جی بالاسے سہی جگر جی کی جی بالاسے سہی جگر جی کی جی بالاسے سہی</p>	<p>۶۱ جگر جی کی جی بالاسے سہی جگر جی کی جی بالاسے سہی جگر جی کی جی بالاسے سہی جگر جی کی جی بالاسے سہی</p>	<p>۶۲ جگر جی کی جی بالاسے سہی جگر جی کی جی بالاسے سہی جگر جی کی جی بالاسے سہی جگر جی کی جی بالاسے سہی</p>
<p>اچھی ہوئی جس وقت وہ شمشیر چمک کر جہیل لگے دیکھنے شہر کو جھمک کر</p>	<p>روکین کے اکہ برقی چمک جاتی ہر پر تلاوت نہیں ہوتا کہ یکب تھی ہر سر پر</p>	<p>پانی تھا نیا بارش تھی گھاٹ نیا تھا تیمون کے بھی مہر تھی گھاٹ نیا تھا</p>

پانی



<p>۱۵۵</p> <p>ملاوڑے پانی میں عجب عجب جورنگ دم سر پہ عجب عجب تھا دور کہ کتا پتا تھاجو شکر ہر وار میں فریاد تھی عدا کی رہیں</p>	<p>۱۵۶</p> <p>نیشا پور شہادت کی حالت نظارا فاقا مست کی حالت منہ کا سخن کہ قیامت کی حالت باز منہ و دیوانا مست کی حالت</p>	<p>۱۵۷</p> <p>کلیجہ سیاہ و رخسار کھنکھار وہ دولت و عظمت کی حالت منہ سے بخار دیتی ہے کی بات سیر کی عجب حالت</p>
<p>۱۵۸</p> <p>حاصل ہوا حکایت کبریا یونی کی طرح چہرہ دیدار دیکھا جو دوبار وہ رخ نہیں آتا میر فلک آرا کو یہ جگہ ہر تارا</p>	<p>۱۵۹</p> <p>ماہرین گریہ کیا تو خطا کیا شب بھر کی بات پیشانی پر نور کی یاد دہا ہر وہ مصطفیٰ بنیاد دہا</p>	<p>۱۶۰</p> <p>رخ کے قرین وہ جو رخ زریا نظر آئے خورشید کے پہلو میں سیا نظر آئے</p>
<p>۱۶۱</p> <p>موزوں ہیں گرسرو فرماں کیے رکن میں کعبہ ایمان کیے</p>	<p>۱۶۲</p> <p>بہنی کو تو دیکھو کہ عجب شان خدا ہے دو مردم بیمار میں اور ایک عشا ہے</p>	<p>۱۶۳</p> <p>میر کیب میں اکجا جو چاروں کو کیا ہو پیدا کہ بسم اللہ خدا ہو</p>



<p>۵۶۳</p> <p>کھانے میں کر تھوڑا نو خدا میں دو ہاتھ دو کمرے کا بننا میں دو پھلیاں بازو میں جو پھولنا میں جو بندہ ماستیت دریا سے صف میں</p>	<p>۵۶۴</p> <p>خوشی میں جو دیکھو تو خوشی میں جو دیکھو تو خوشی میں جو دیکھو تو خوشی میں جو دیکھو تو</p>	<p>۵۶۵</p> <p>خوشی میں جو دیکھو تو خوشی میں جو دیکھو تو خوشی میں جو دیکھو تو خوشی میں جو دیکھو تو</p>
<p>صیاد اجل کے جو دنبال پڑا ہے رگمائے تن صاف کا اک حال پڑا ہے</p>	<p>منظور جو دیدار رسول صمدی ہے حلقے سے زرہ بھی ہمہ تن چشم بنی ہے</p>	<p>دم فرق عدو پر نہ سر مولیا اُسے بس صید اجل تھا وہ جسے چھو لیا اُسے</p>
<p>۵۶۶</p> <p>سایمان دل روشن سایمان دل روشن سایمان دل روشن سایمان دل روشن</p>	<p>۵۶۷</p> <p>سایمان دل روشن سایمان دل روشن سایمان دل روشن سایمان دل روشن</p>	<p>۵۶۸</p> <p>سایمان دل روشن سایمان دل روشن سایمان دل روشن سایمان دل روشن</p>
<p>فانوس میں شمع سحری بند ہوئی ہے اس شیشے میں گویا کہ پری بند ہوئی ہے</p>	<p>رکتی ہے نہ آہن پہ نہ جوشن پہ نہ زین پر دم لیتی ہے جا کر تو سر گار زمین پر</p>	<p>جو منہ پہ چڑھا اُسکا موچاٹ کے اٹھی ناگن کی طرح سپہ گری کاٹ کے اٹھی</p>
<p>۵۶۹</p> <p>سایمان دل روشن سایمان دل روشن سایمان دل روشن سایمان دل روشن</p>	<p>۵۷۰</p> <p>سایمان دل روشن سایمان دل روشن سایمان دل روشن سایمان دل روشن</p>	<p>۵۷۱</p> <p>سایمان دل روشن سایمان دل روشن سایمان دل روشن سایمان دل روشن</p>
<p>برچی دل اکبر سے جو ہا ہر کل آئی مان بیٹتی خیمے سے کھلے سر نکل آئی</p>	<p>رکھتی نہ یہ باقی عربستان کو نہ چین کو جبریل پروں میں نہ چھپاتے جو زمین کو</p>	<p>دیکھو غم فرزند جوان میں نہ نکل آئی لو پر دے سے مان آپ کی باہر نکل آئی</p>



<p>۱۷۷ پشتی کی اکبر نے بچہ کی لکڑی تھکڑے گلے کو بچے کی لکڑی نہیں کھلے پناہ میں نہ آئے کیا وہ نہیں کھلے پناہ میں نہ آئے کیا وہ</p>	<p>۱۷۸ اگر اس نے تجھے کا تپا جلتا دو بچپن میں کو بچے کی لکڑی سہو کر بچے کی لکڑی قربان ہی آخری دیدار دکھا دو</p>	<p>۱۷۹ پشتی کی لکڑی کو نہ رہا خلیج کا پار دل خاتم کے دو لاکھ لکڑی کا پار اگر کی طرف سے بچے کی لکڑی تسلیم نہ ہو تپا کر دکھا دو</p>
<p>برچھی جو لگی توڑ کے باہر کل آئی وان قاطعہ جنت سے کھلے سرکل آئی</p>	<p>دل جینی سے پیرا ہر اور دھج ہے برچھی مجھے مارے تم ایجا دکھ رہا</p>	<p>مجھ باپ کو فرزند پہ قربان نہیں کرتے اکبر کو تو مارا مجھے بچان نہیں کرتے</p>
<p>۱۸۰ مخبر جو کاک خاک پیر کا جاہ گھوڑا سے لیکر صف میں سے کل جاہ اگر اعدائے اوپر شور مچا جاہ بے نشان احمد خانی کا ٹھکانا</p>	<p>۱۸۱ اگر بارہ دل کو بچے کی لکڑی اگر بارہ دل کو بچے کی لکڑی تبدل دے ناشاد ہے کسے سہا ہے اگر لال تری لاش کو بچے کی لکڑی</p>	<p>۱۸۲ مخبر جو کاک خاک پیر کا جاہ گھوڑا سے لیکر صف میں سے کل جاہ اگر اعدائے اوپر شور مچا جاہ بے نشان احمد خانی کا ٹھکانا</p>
<p>واللہ کہ مارا ہر عجب ماہ حسین کو گل کر دیا نیز دن سے چراغ شہدین کو</p>	<p>وان اپنی جوانی کا نہ دیتے ہوئے جاؤ جاتے ہو تو دانی کو بھی لیتے ہوئے جاؤ</p>	<p>فرماتے تھے کیوں چھوڑ دیا ساتھ ہمارا اگر نور نظر تھام لو تم ہاتھ ہمارا</p>
<p>۱۸۳ پوچھتی صید کا نہیں پوچھتی خباہ پوچھتی صید کا نہیں پوچھتی خباہ پوچھتی صید کا نہیں پوچھتی خباہ پوچھتی صید کا نہیں پوچھتی خباہ</p>	<p>۱۸۴ پوچھتی صید کا نہیں پوچھتی خباہ پوچھتی صید کا نہیں پوچھتی خباہ پوچھتی صید کا نہیں پوچھتی خباہ پوچھتی صید کا نہیں پوچھتی خباہ</p>	<p>۱۸۵ پوچھتی صید کا نہیں پوچھتی خباہ پوچھتی صید کا نہیں پوچھتی خباہ پوچھتی صید کا نہیں پوچھتی خباہ پوچھتی صید کا نہیں پوچھتی خباہ</p>
<p>کس جہم پر ہر مرے ذیشان کو مارا کسے مرے بن بیاباں پر مارا</p>	<p>وہ بولی کروں کیا کہ نہیں باب جگر کو مارا اتم آرا نے مرے رشک فخر کو</p>	<p>دردا کہ مری گود کا پالا نہیں ملتا عباس مر اکیس سو دن والا نہیں ملتا</p>



[illegible]



<p>۱۹۰          لڑائی کی سب سے بڑی بات          لڑائی میں جیت کر مرنے کا ہے          اب جو نہیں یا انتہا کچھ بلانے          بدستہ سے اس کا شہر چھوڑ دینا</p>	<p>۱۹۱          لڑائی میں جیت کر مرنے کا ہے          لڑائی میں جیت کر مرنے کا ہے          اب جو نہیں یا انتہا کچھ بلانے          بدستہ سے اس کا شہر چھوڑ دینا</p>	<p>۱۹۲          لڑائی میں جیت کر مرنے کا ہے          لڑائی میں جیت کر مرنے کا ہے          اب جو نہیں یا انتہا کچھ بلانے          بدستہ سے اس کا شہر چھوڑ دینا</p>
<p>کسی وقت میں بابا سے جدا ہو گئے بیٹا          پانی جو نہ پایا تو خفا ہو گئے بیٹا</p>	<p>جب تک کہ نہ فردوس میں پاؤ گے بیٹا          ہر شکل میں پیر کو نہ تم پاؤ گے بیٹا</p>	<p>تکلیف نہ کسی شاہ پر ہر اور نہ گدا پر          آقا سے توکل ہر توکل خدا پر</p>
<p>۱۹۳          جو داغ کہ سننے سے خون ہر دم سے چھوٹے          عباس علی کو تیرے دیا کے کناستے          زسوس کہ تیرے ہی ہر دم سے چھوٹے</p>	<p>۱۹۴          لڑائی میں جیت کر مرنے کا ہے          لڑائی میں جیت کر مرنے کا ہے          اب جو نہیں یا انتہا کچھ بلانے          بدستہ سے اس کا شہر چھوڑ دینا</p>	<p>۱۹۵          لڑائی میں جیت کر مرنے کا ہے          لڑائی میں جیت کر مرنے کا ہے          اب جو نہیں یا انتہا کچھ بلانے          بدستہ سے اس کا شہر چھوڑ دینا</p>
<p>فرزند بھی بھی کوئی دم میں غری ہو          اہم موت ہر اب اک تیری نظری ہو</p>	<p>کیا ظلم قسمت مجھ دکھلاتی ہو لوگو          دیکھو تو یہ کس شیر کی لاش آتی ہو لوگو</p>	<p>۱۹۶          لڑائی میں جیت کر مرنے کا ہے          لڑائی میں جیت کر مرنے کا ہے          اب جو نہیں یا انتہا کچھ بلانے          بدستہ سے اس کا شہر چھوڑ دینا</p>



۱۰ زینت عین جبین چون آفتاب چرخ  
 زوہر سلیم کا دل سنیو میں لالہ ہو گیا  
 ۱۱ کھانکھان کے رن پنا اکبر جس میں  
 جب عجب پورے وہاں کن خون کا نالہ ہو گیا  
 ۱۲ جب گیا منبر پر اکبر بزرگ شاہ دین  
 عرش سے بھی مرتبہ اسکا دو بالہ ہو گیا  
 ۱۳ پہلے رن میں ملے سکا سپاہ فوج شام  
 دیکو دشت باریہ کا رنگ کالا ہو گیا  
 ۱۴ رخ چپ باندھی علم بردار سے سخت  
 گرد ماہ چاروہ اک اور بالہ ہو گیا  
 ۱۵ رن پنا جس کی طرح لاشے کی پامالی ہوئی  
 پتھر پھینکی پتھر کی نرالا ہو گیا  
 ۱۶ شاہ تریبے صورت سبک پہ چلا ہو گیا  
 پار سلیم سنیو اکبر سے جلالہ ہو گیا

۱۷ پتھر پتھر شاہ اللہ ری حرارت نہ کی  
 روز روشن دھوپ کی شدت کا لالہ ہو گیا  
 ۱۸ سر نے پایا تیرے معراج بکا سنان  
 رشتہ ایک نیزہ اور بالہ ہو گیا  
 ۱۹ کس طرح تھا کہ دم پایا نہ تخت سیا  
 یک بیک کیا و فضل حق تعالیٰ ہو گیا  
 ۲۰ جب گری رن چپ کر برق تیغ حیدری  
 دھم دھم سواروں کا رسالا ہو گیا  
 ۲۱ ہاتھ میں جب پایا چرخ دو دیان فاطمہ  
 چہرہ روشن سے کیوں سیر کا لالہ ہو گیا  
 ۲۲ شام سے شے میں یون سچا کاٹھن پوٹے  
 خیمہ پھونکے پھونکے کا لالہ ہو گیا  
 ۲۳ جب پھر حاورن نیزہ سے پتھر پتھر  
 غلغلہ پھانسی کا بول بالہ ہو گیا

۲۴ پتھر پتھر شاہ دین چکر چکر شمشین  
 دن کو تاریکی رہی سب کو جلالہ ہو گیا  
 ۲۵ کلمہ تلوے گل ہر جو آدمی باغ میں  
 زمرہ منتقا میں بلبل سے نالا ہو گیا  
 ۲۶ رونی خیمہ چنگ صدیوں چو کا جگر  
 گل غم داغ شہر والے لالا ہو گیا  
 ۲۷ عقد شہر کی عریں مر سے جلت ہوئی  
 بیچہ شہر کا بھی دنیا میں نرالا ہو گیا  
 ۲۸ صبح شادی شام کی جانب چلا ہو گیا  
 روز چوٹی کا نہ آیا تھا کہ چالا ہو گیا  
 ۲۹ روتے چلائی تھی عمر اکبر کا لالہ ہو گیا  
 زنجیر سے مری گوی کا پالا ہو گیا  
 ۳۰ دو درگاہان امروہو شمس مرزا شاہ دین  
 جابی پو پو چنگ و فضل حق تعالیٰ ہو گیا



<p>مرثیہ میر موسیٰ          بے اہل سرور دلیگر کو مارا تو نے          جنگ آخر ہوئی شیر کو مارا تو نے</p>	<p>مرثیہ میر موسیٰ          اور ابو منیب کے کبر کے لہذا تھا او          بگ کو چھوڑ کے باغوں میں تھا او</p>	<p>مرثیہ میر موسیٰ          نہون ہوا جانا تھا اعضا کو جانا تھا          خون ہوا جانا تھا اعضا کو جانا تھا</p>
<p>مرثیہ میر موسیٰ          بے اہل سرور دلیگر کو مارا تو نے          جنگ آخر ہوئی شیر کو مارا تو نے</p>	<p>مرثیہ میر موسیٰ          زخمی تلواروں سے لشکر کے جاتا تھا          خون میں ڈوبا ہوا گھوڑا لیسے جاتا تھا</p>	<p>مرثیہ میر موسیٰ          کہتے تھے گھوڑا لیسے کو فوج بھی سر پر پہنچے          قدم آہستہ کہ صدمہ نہ جگر پر پہنچے</p>
<p>مرثیہ میر موسیٰ          کام نہ ملتا تھا جو اس کا کیا کام          اچا زرد کو جان انجا چھتے تھو کام</p>	<p>مرثیہ میر موسیٰ          جاتا تھا کوئی نیک کو بے جا          روکتا تھا کوئی تلوار سے آئے</p>	<p>مرثیہ میر موسیٰ          جاتا تھا کوئی نیک کو بے جا          روکتا تھا کوئی تلوار سے آئے</p>
<p>مرثیہ میر موسیٰ          گل باغ شاہ ابراہم یا تو نے          بارک اندر بڑا خار شایا تو نے</p>	<p>مرثیہ میر موسیٰ          تیر ٹھون پہ جو پڑتے تھو تو مر جاتا تھا          لاش آگے کوئی ملتی تھی تو اٹھ جاتا تھا</p>	<p>مرثیہ میر موسیٰ          اس قدر کھیت پڑا تو نے زمین مال ہوئی          دیکھیے لاش بھی ملتی ہو کہ باہاں ہوئی</p>
<p>مرثیہ میر موسیٰ          گریختی ہو چکی تھی          نہ نہ اس شاخ کو تو اور بھولتی تھی</p>	<p>مرثیہ میر موسیٰ          دیکھتا تھا کبھی آنے تو نہیں آتا          نظر آتی جو نہ تھی راہ غلام نہ</p>	<p>مرثیہ میر موسیٰ          فوج مخالف تھی          بہتہ میں تھی ویرانہ عالم تھی</p>
<p>مرثیہ میر موسیٰ          دست شہ سینیہ زینب دل زہر توڑا          اک ترے والے کس کس کا کلیہ توڑا</p>	<p>مرثیہ میر موسیٰ          کبھی تو کا کل سوار کی بوسو نکلتا تھا          کبھی ٹپکا ہوا اکبر کا لہو سونگھتا تھا</p>	<p>مرثیہ میر موسیٰ          وان بھی ہنسی کل ہمیر نظر آئے نہ کہین          دیکھا ایک ایک کو اکبر نظر آئے نہ کہین</p>



۱۰  
 کبھی کبھی باتیں گئے گھڑے گئے  
 کبھی عداوت کو مہاکر کھپے  
 لاشیں غور سے دیکھیں کہیں شرم سے  
 گر کر پکڑی کہ پھر سے جالتے ہیں ہم کیسے

۱۱  
 جو جھبا جھبا نہیں نہ تو کہہ جاؤں  
 ان پر یوسف کا کسی نیل پاؤں میں  
 دل چاہتا نہیں کہ یوسف سے بچاؤں  
 جیسا پاؤں تو خبر پاؤں کہ یوسف چاہوں

۱۲  
 دل کے راحت جان نال نال نہ گناہ  
 دم نکلتا ہے اب آواز سناؤں  
 اسے مرے چاند مری آنکھوں کا عالم سیاہ  
 جیٹن تم ہوا دھڑکی مجھے ملتی نہیں

نہیں ملتا کہیں احمد کی نشانی کا پتا  
 کوئی بتلاؤ مرے دوست ثانی کا پتا

ہاے فرزند کی ہر دم جو ہلاتی ہے  
 کو کہہ کو ہاتھوں سے پکڑ کر چلائی ہے

کیا کر دتم کہ ہے برگشتہ زمانہ اکبر  
 میری تقدیر میں ہی ٹھوکر کھانا اکبر

۱۳  
 ایسے یوں علی اکبر مر گیا  
 غم غور شد کا وہ تار اہی گنا  
 نہیں جیسا تو بناؤ اسے مار کی گنا  
 دشنہ لب باپ کی پیری سہاوی

۱۴  
 بہنیں شہر کی زنی ہی یاد رکھیے  
 موت ہی جاتی غم غم سے پر ہے  
 گھر میں بہا ہے قیامت علی اکبر کی  
 لاش فرزند کی بتلاؤ پیر کی

۱۵  
 جیسا کہنا ہوں کہ کب کا پتا بتاؤ  
 جیسا کہنا ہے کہ وہ قفس ہوا چھوڑاؤ  
 جان بابا معین بابا بک اسکا  
 تم سے ہیں لاشیں مجھے جانی تو گیا

مضطرب ہوں مرد لہند کو ڈھونڈھو  
 اپنے مہمان کے فرزند کو ڈھونڈھو

رحم لازم ہے کہ غم سے ہی برا حال  
 میرے ہاتھوں سے ہیں کھو گیا ہلال

پھر نہ تڑپو نگاہ غنم کے گرد گاہ بیا  
 ٹھوکر بھلاؤ نگاہ میں گرد و چروں گاہ بیا

۱۶  
 ابھی اس فتح میں شہا تھا بلکہ نہ  
 جنگ کرنا تھا ابھی گھوڑے کو چکا چکا  
 ابھی انی تھا مرے کا نہیں اکبر کی صدا  
 ابھی جگہ نظر ابھی لٹکا

۱۷  
 کوئی بولا نہ تو فرزند کو پتہ چلا  
 پاپٹت حال انبا کے دکھلا  
 طرف شام کے لشکر کے پانچ چلا  
 فرزند یہ بابا بک کی خبر پتہ چلا

۱۸  
 ایک لشکر اعدا سے علیا ہی  
 ٹھک کر ہووے تکیہ خانہ زنی ہو چکی  
 ہاتھ دھوئے ہوا ابون دیو کی گلیا  
 منہ سے نکلتے تھے چراؤں کی چلیا

رخ کیا تھا جد ہر اسے وہ طرف کو نہ تھی  
 ہر چھپوں والوں کی اس فوج میں نہ تھی

ترے کے وقت بھی اعدا میں گھری ہو گیا  
 کونے غول میں گھوڑے گری ہو گیا

ٹھوکر بند قبا چادر ساسینہ پوچھوں  
 انی دامن سے میں چرکا پسینہ پوچھوں



<p>۱۰۰          مین علی اکبر نے چوڑا دین          گھر کے لئے بے پناہ دین          بغیر ہی مین بیکاری بیکاری          لے چوڑے کے لیے عقد کشا کو دین</p>	<p>۱۰۱          منہ پر منہ کھلے پکار کر دین          باب پتیا بے پناہ دین          ہر کھن کیون نہ دین بے پناہ دین          صدقہ ان ہونے کو دین</p>	<p>۱۰۲          انہیں آئی یہ فصد کا صدا بکابہ          علی اکبر مین کہ آپ کہ مین بکابہ          آنے طلب کہ اب بانو کی حالت بکابہ          بال کھڑی پتیا بکابہ</p>
<p>۱۰۳          دم بے چھاتی پر رکا کوچ کی نیاری          آئے جلد کہ ہنگام مدد گاری</p>	<p>۱۰۴          دم بدم کیا ہے جو منہ کھول کر بکابہ          کانٹے اس خشک نہ بان کو کھلا ہو</p>	<p>۱۰۵          آج سے آتہ کی اب وہ جلی جاتی ہو          رن مین سر پٹی زہر کی ہو کوئی ہو</p>
<p>۱۰۶          شکر آواز دین سر کی لادور          نغمہ کیلین سر کے سر کا دور          کھجی کھجی بے غور غور غور          کھجی کھجی بے غور غور غور</p>	<p>۱۰۷          کھجی کھجی بے غور غور غور          کھجی کھجی بے غور غور غور          کھجی کھجی بے غور غور غور          کھجی کھجی بے غور غور غور</p>	<p>۱۰۸          کھجی کھجی بے غور غور غور          کھجی کھجی بے غور غور غور          کھجی کھجی بے غور غور غور          کھجی کھجی بے غور غور غور</p>
<p>۱۰۹          جان لب ہو گئے صدمہ یہ جگر پر کھجی          ٹھوکرین کھاتے ہو لاش پھر کھجی</p>	<p>۱۱۰          دیکھ کر پانی کو دل غم سے چھپا جاتا تھا          آپ کی پیاس کا صدمہ مجھ یاد آتا تھا</p>	<p>۱۱۱          صدمہ نزع تو پہلے ورتب ہو گیا          نکلی آئینگی جو امان تو غضب ہو گیا</p>
<p>۱۱۲          بربان خاکہ پیر پیر پیر پیر          نقشہ رستمی فرزند لکھنوی          بیکریان لکھنوی لکھنوی لکھنوی          انیا لکھنوی لکھنوی لکھنوی</p>	<p>۱۱۳          دادی کنی خدین بن پیر پیر پیر          جو کہ لکھنوی لکھنوی لکھنوی          کشتی آل بنی خدین لکھنوی          کیا پیر پیر پیر پیر پیر</p>	<p>۱۱۴          شاہ علی علی لکھنوی لکھنوی          کا خیمہ لکھنوی لکھنوی لکھنوی          منکھ لکھنوی لکھنوی لکھنوی          در پیر پیر پیر پیر پیر</p>
<p>۱۱۵          مہر کی شاہ کے ہاتھ لکھنوی عنان چھو          لاش پر گر کے کہا ہاں کر لوٹ گئی</p>	<p>۱۱۶          آپ کی پیاس کو حور و خدین بان پھر          فاطمہ پٹی خدین شیر خدار و تے پھر</p>	<p>۱۱۷          یا علی کہہ کے کبھی لاش اٹھا لیتے تھے          بچکی آتی تھی تو گھر کے لٹا دیتے تھے</p>



<p>۱۲۷</p> <p>کبھی چلنے سے نہیں لانا دیا اور سے شیرازی کے اب جگر آؤ ہم گزرتا مصیبت میں بلور آؤ آؤ نہیں سکتی پہلاش علی آؤ</p>	<p>۱۲۸</p> <p>آں چہرہ پوسے اکبر سے نہ آکر کلا لے غڈ کے لیے شاہ غریب الغریبا نتیجہ اکبر کے نقدی توری اکبر کفدا مان بھی خدمت کو جو جو دینا چاہیا</p>	<p>۱۲۹</p> <p>لوٹوں میں آنے کو بھوپا اکبر آمان صاحب کے زخموں پہ رکھ دیا آؤ دوسرے ہا کہ قذو نہ ملوں جی اور ذرا دھانپ دو دامن از غم</p>
<p>ابن زہرا سے برابر کا پس چھوٹ گیا پہلے ٹوٹی تھی کمراب مراد لٹ گیا</p>	<p>لاش محسن کی جو چھاتی سے لگا لوگی دوسرے ہاتھ سے اکبر کو سنبھالوگی</p>	<p>مجھ سے لپٹنگی تو سب خونیں ہر جانگی زخم چھاتی کا جو دیکھینگی تو مر جائیگی</p>
<p>۱۳۰</p> <p>زینب اسوف در خیمہ سے یہ قلابی مدتے اس کی بی بی کی کو مان جانی کس طرح لاش جو ان شے کی اٹھو جانی نہروں سے نہ معلوم یہ بھیا آئی</p>	<p>۱۳۱</p> <p>شکے یہ شام نے کا دھوپ اٹھایا دل کے مانند جیسے لگا یا لاش لائے خیمہ میں تو سند یہ لایا غل پر ابو کے فرزند کا آیا</p>	<p>۱۳۲</p> <p>اٹنے میں اپنی فرزند یہ ابو کی گاہ ہاتھ پھیلا کے بچاری کہ مری غریبا تکھو دیکھا جو نہ تھا اکھو میں نابھیا نیک کیوں زردی کی کیا پس حال</p>
<p>گو دین گو د کے پالے کو اٹھا دنگی پنے اس گیسون اے کو اٹھا دنگی</p>	<p>پیتی سینہ و سر زینب مضطر دوری مان جگر مقام کے ہاتھوں سے کھلے دوری</p>	<p>زخم کس جاہی جو سب خونیں بھر ہو گیا چاند سے ہاتھوں کو کون لپٹ کر ہو گیا</p>
<p>۱۳۳</p> <p>پہلی آؤ ادا علی اب مری غلام لاش پونے کی اٹھانے کو مری غلام دی صلا روح محمد نے کراہی غلام پنے نہیں سو بجاؤ بکامین مری غلام</p>	<p>۱۳۴</p> <p>پیش کر دیکھا تھا اکھو میں مار بکامین لاش کے پاس کھڑی کہنی تھی خستہ جا منی ہوں بیٹے کو لائے ہیں سہما ایرو کو جو جھے بنانا کہ اکبر ہیں سہما</p>	<p>۱۳۵</p> <p>دل کو دوسو اس کمر اتار مان بکامین ہاتھوں کو چھاتی یہ ہم کھڑے لٹیور جا کھلے یہ ہاتھ اٹھا یا جو شیم پس اکبر کا نظر آ گیا سارا سامان</p>
<p>ہم ایوا سے ہیں قبرے باہر نکلا اکھو دے لال کہ زینب نہ کھلے نکلا</p>	<p>مرے جانی مرے دلبر مر پیا آئے کچھ خفا ہیں جو نہیں پاس ہمارے آئے</p>	<p>پہٹ کر سر یہ بچاری کہ دہائی لوگو کس نے بر جھی مرے بچے کو لگائی لوگو</p>



<p>مرثیہ کون سے بیچاری بیچ کر کھانا کھاتی اس کبر سے سرسبز بان میں کھاتی غضب سبب سے پورے پورے کھاتی بہی بیانیہ نرسے بدست کھاتی</p>	<p>مرثیہ روشنے مان شے کی بانو بیچتی کھینچی کبر سے کھاتی دست پائے پورے کھاتی چھپ کر کھاتی</p>	<p>مرثیہ امان داری جتنے کھاتی مان کا تابوت نہ کھاتی مٹنے سے داری کھاتی العمال اٹھا روان کھاتی</p>
<p>کیا علاج آہ یہ مان کونسا سا مان چاندی چھاتی پہ کوئی مجھے قربان</p>	<p>باز چلائی میں تیرے پیار اکبر آنکھیں کھولے ہو جنت کو سدھا اکبر</p>	<p>جب حسین جھکیں تو خوں میں ہو غلطان اکبر میرے بکس کرنا شاد پرار مان اکبر</p>
<p>مرثیہ کون کھاتا کھاتی کھاتی میرزا کھاتی کھاتی دراغ فرزند کا کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی</p>	<p>مرثیہ کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی</p>	<p>مرثیہ کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی</p>
<p>جان بب ہوں سفر طرد کا سا مان ہو نخنے ادودھ کہ شکل مرئی سان ہو</p>	<p>پھر دو بارہ ہوا دنیا میں نبی کا تم تیرا ماتم ہے رسول عربی کا ماتم</p>	<p>موس اب روک لے خامہ بہت طول ہو لٹرا احمد کہ یہ مرثیہ مقبول ہو</p>
<p>مرثیہ کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی</p>	<p>مرثیہ کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی</p>	<p>مرثیہ کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی کھاتی</p>
<p>میں نے جتنا تمہیں برا کہہ دیا دودھ کچھ چیز ہے داری بدل جان</p>	<p>آکے بان لٹ گئی پالنے والی بیٹا آج امان کا بھر گھر بھو خالی بیٹا</p>	<p>کہنے غم شاہ ہے یہ سفر آخری سفر بجائے دیکھیں کہو قدر کا کمان</p>



سہل کے لادلوں کو نہ چھوڑا اچل بٹے  
 چھپے پھرے رہ سبکین و منظر کما کما  
 پانی دیا امام نے جب جو کچھ فوج کو  
 برسا سچا پھر محبت دا اور کما کما  
 کھتے تھے روئے شاہ تباؤ تو باب کو  
 کھائے میں غم اور علی اکبر کما کما  
 کھانے قطعہ کشتی تباہ ہے  
 جاد کھتے تھے مری طوق کا لنگر کما کما  
 بارب نبھا لوں طوق میں غرق  
 بابا تو مر گیا ہوسے بھر خون کما کما  
 میں کھینچا پھر خون لاؤ کما کما  
 قاتل سے شاہ کہتے تھے کیوں بھی تیرا پیار  
 انصاف کہہ کا تو اخیر کما کما  
 و قطعہ نفس میں شہ کی لاش پر زیب کما کما  
 اسے بھائی روئے زینب منظر کما کما

پتہ غرق خون کہیں تو کھینچے کہیں کپڑے  
 پتہ پتہ انسا جا کے ہو غم کما کما  
 گھر گھر سب پتہ شاہ کے ماتم کی جلیں  
 جا جا کے روئیں عاشق سرور کما کما  
 رکھ میں رضا میں شمع کی انیا میں قبریں  
 رکھو در کو آئے میں پیر کما کما  
 صفتیں ہیں خفتیں میں غم میں در میں  
 چکی علی کی تیغ و پیکر کما کما  
 شہد میں سر بلا میں خفت میں کما کما  
 بکھرے گل راضی پر کما کما  
 میں میں ختن میں شت خطا میں جنا میں  
 ہمیں ہمیں کھل سرور کما کما  
 محو میں غم گاہ میں رنج میں نہ میں  
 ملک میں خون سبط عمیر کما کما

جواب شاہ میں غم کے روئیں ختن میں  
 لکھا ہے شہ کا فرق ملو کما کما  
 صدف و فانی تھو میں زندان میں دیو میں  
 رکھا حسین کا سر سرور کما کما  
 میں میں رشتہ و روم میں کھلے سر کما کما  
 آل نیا پھر کے ہیں کھلے سر کما کما  
 شہ و خن جھگڑوں میں کما کما  
 بھائی کو روئی زینب منظر کما کما  
 میں میں شہ کی موتی شہ کما کما  
 میں میں زبان کے ہوئے ہیں جو ہر کما کما  
 افغویں کہہ کیلے نہ ہوئے بار کما کما  
 آرام حاکم کے نہ طلب کما کما  
 غفلت سے کھلی غفلت سے  
 غلام اعلیٰ آگاہ وقت آیا تو بیدار کما کما



[illegible]



<p>علم جہان بھی نہ اس لالہ کا پانہ لگا اسے خا کو کیا مینے ہو تو یہ پکار یہ توین جھٹا ہوں کہ اکبر کے بار باراچ کو لاش اسکی تباہ دیجو بار</p>	<p>علم عشتہ من سر و کو عی با تو نہ تری دربار غم زلف حجاب بن بن بن طافت میں جی ہو زلف لکھن میں ورنہ ابی اس نون ہو کر تھنفت</p>	<p>علم نہیں جہان کھانی ہن جی دو نہن ہون آتوں کی ہن جی جانب جھٹا ہوں کہ اکبر کے بار باراچ کو لاش اسکی تباہ دیجو بار</p>
<p>برش نہیں دیکھی مری تیغ زبان کو لاشا نہیں مینے عداوت ہو کمان کی</p>	<p>ہر چند ہی تیغ اسد التمر میں پر کیا کرین تار یک جہان جہن نظر میں</p>	<p>ہمنام علی کو جو علی کیلے ندا کی آئی شہ بکس کو صدا یا اتناہ کا</p>
<p>علم نہ جانتے ہو لاش سپرے نہ کھنکا مین ابن علی ہوں مجھ تو مانہ جھٹا خون و زخم مری غلت ملد اسکو چھوڑ کر دیکھو کمر زور میں</p>	<p>علم توین شہر کی سطح نہ کھنکا جہان نے آنکھوں کی سپرے نہ کھنکا یہ غم وہ ہو جانکا کہ دل کی جہنم کی دوزخ میں غم سے کھنکا جہنم</p>	<p>علم فکارت سپرے نہ کھنکا جہان نے جھٹا آتا جہا بن اسد شہ جہنم کو ملے روئے نظر آتا وہا نہیں جہنم سے کھنکا جہنم</p>
<p>ابوہ اگر مجھ پہ خدائی کا جھکے گا دالترا دار کسی سے نہ رکے گا</p>	<p>اس شخص سے پوچھو یہ الم جسکے ہوئی دالترا فلک ٹوٹ پر اسبطہ بنی پر</p>	<p>شہ روکتے تھے باگ کئے جانا تھا گڑا آہو کی طرح جہت کئے جانا تھا گڑا</p>
<p>علم نہ جانتے تھے ثناء اور سپرے نہ کھنکا کتنے تھے زار و کھنکا مال نہ کھنکا جیسے کی جہان سے یہ حال نہ کھنکا جہان نے نہیں جانتے کہ جہنم جہنم</p>	<p>علم نہ جانتے تھے مال پانہ نہ کھنکا لاشا جہنم میں کھنکا نہ کھنکا اک بولا کہ جہنم کی طرف نہ کھنکا کھا دور جہنم کی طرف نہ کھنکا</p>	<p>علم نہ جانتے تھے جہنم جہنم جہنم کو جھٹا آتا جہا بن اسد شہ جہنم کو ملے روئے نظر آتا وہا نہیں جہنم سے کھنکا جہنم</p>
<p>مظلوم کو تھے ہو گئے بکس شہ دیں اور رکتے ہیں کہین پاؤں تو پرتا ہو کین</p>	<p>جینار ہا ہو گانہ وہ بر جہان کھا کر رو لیمو لالاش کو چھاتی سے لگا کر</p>	<p>اسوفت میں منہ ہو کر چلا جانا ہو گڑا اکب کو کمان چھوری چلا جانا ہو گڑا</p>



<p>۱۰۰ گھوڑا تو چلا تھا شہر کی گلی میں جانے جیون تھا لکین کے دی غفلت نہ آتا تھا جدھر سے گھر دھڑکے گھانے کسی کا کوئی نشان کجا بنے</p>	<p>۱۰۱ شہر کو درختاں کے اکبر کو جانے سن لو ابھی باغ کا تو بنیا منیا لے لال مر اسے رستے ناکی نشان اے غنچہ لبای تازہ گل باغ پوری</p>	<p>۱۰۲ دھاریس تھی برساتے تہیں علی اکبر اس کی بی بی کون دیا مراد نہمہ ہے علی گاہ جو سے حلقہ خیمہ کون اسے اٹھا دیا ہر رات</p>
<p>حضرت کو بلاتا وہ چلا جاتا تھاروین تھارا کب دوش بنوی اسکے جوتین</p>	<p>بابا کو بچھا رہے سمجھایا تو ہوتا اب کیا کروں کچھ مشورہ بتلایا تو</p>	<p>آباد کیا تم نے تو اب دادی کے گھر کو ہے کون جو دیگا کفن و گور پدر کو</p>
<p>۱۰۳ اک جا پودہ گھوڑا جو کھڑا گیا تاکہ وان غرق خون آئے نظر اکبر زجاہ سرب کے ہزار سے تپتے اور نیچے آکر</p>	<p>۱۰۴ کیسے بات تو بابا کے کردار کے بیان دیکھو یہ ان کی ہر بات بھونچا جھیلانے ہوئے پاؤں کو جو جوتین کچھ بابا کی نصیحت کا بھی تاو نہیں</p>	<p>۱۰۵ تکبوتو اب بدیہی اسے اکبر نشان نہمہ ہے گھر کو سنبھالو کے مریاں سوچتے ہیں اور کچھ نہ جوتین نہمہ تھا کچھ ہو گیا کچھ ہر بیان</p>
<p>کتنے تھے مین آیا مرے پیار علی اکبر آواز ہمیں دیکے سہ مار علی اکبر</p>	<p>کیا وجہ ہے کیوں آنکھ نہیں لے بیٹیا ہم رونے میں تم سے نہیں بولتے بیٹیا</p>	<p>نیزوں سے نہ راندو کو ڈرا کے شکر بچوں کو طمانچے نہ لگا سکتے شکر</p>
<p>۱۰۶ تھا آنکھ نہیں جان اکبر شہر کا کچھ خیمیں ہوئی آکون کو وہ نظر کی پرورد کے لئے منج اور بیکھری</p>	<p>۱۰۷ بی بی بنش آتا ہے بابا کو بجاو اٹھو مریاں باہر گئے مین کامراو بجال ہوں کچھ فوجے حال اپنا خیمہ ہے کچھ مین چالی سی کاو</p>	<p>۱۰۸ نہمہ ہے زور و مویش تھا پھر مین مریاں ان ہونے کے بعد کمر بنے خیمہ وار جاکتے نہ گئے کے جلانے کو پھر زیب کی سدا تھیں نہ سکتے کفار</p>
<p>بابا سے وصیت بھی نہ کچھ کر گئے اکبر رخصت کا اشارہ کیا اور مر گئے اکبر</p>	<p>چھپن مین تو ہم پوچھتے تھے آپ کے آسو اب پوچھنا لازم ہے تھیں آپ کے آسو</p>	<p>مر جاؤں چھٹ جاؤ مین اس رنج و غم حیران ہوں کیوں جان نکلتی نہیں تن</p>



<p>۲۱۳</p> <p>ابو کوئی نہ پیر کا سر نہ پیر کا سر بہلے کے ہم ہر جہاں پیر کا سر اے کو بہت تھا خلف حیدر کا سر سر کی جلدی نے گم کر دیا ہمارا</p>	<p>۲۱۴</p> <p>کیا روزی ہو اکبر کی جہاں کو سب کا نہ بھی ہو دنیائیں کوئی ان کو سب کا دم کو جلا ہو گیا ہے کبر زبانیان ہو جائیگی یہی سے ملاقات میں</p>	<p>۲۱۵</p> <p>ابو کوئی ملک جانے کی طاقت نہیں ہے بقولے ہیں سو سے خلد روانہ کوئی میں ہے کون جو نہ لے نہ دینے میں چھوڑا ہوا ہون در کو نکھاری میں</p>
<p>اب ہم میں بس اور نرغہ کفار ہر آن اب خلق ہے اور خیر خواہ خوار ہر آن</p>	<p>اکٹوا کے گلا خلد میں اب آؤ گے داری کیوں روتے ہو فرزند سے لجاؤ گے داری</p>	<p>کھو کر تمہیں کیا سندھ ہے جو کھو جاؤ گے اکٹ میں بھی ہیں اب رور کے جاؤ گے اکٹ</p>
<p>۲۱۶</p> <p>بہلے اٹھنے لگے لاشہ شد ال آغوش میں لے کا ندھو میں کو تھا جان سے غریب انیا جوہر کی بجائے کیا نبی ہاں گھوڑیہ</p>	<p>۲۱۷</p> <p>رو دروغا جان نہ مار کو لاشہ اب خاک کے لاشہ علی اکبر کا میں نہ گئی خیمے میں لکیر کا ہر کو بھی یہ خون بھری تصویر</p>	<p>۲۱۸</p> <p>بابا نہ جلا ہوتا تھا نہ کبھی نہ کھڑک اکبلا تمہیں چھوڑا نہ اب سید مرگس ہوں صنیا نہیں بجائے نہیں کو مارا کھڑک</p>
<p>جوش اٹھا تھارت کا تو تھارتے تھارتے ہر گام پہ رور کو ٹھہر جاتے تھارتے</p>	<p>اتک تو کھڑی روتی ہے وہ چمکے در پر دوری ملی آدے نہ کہیں لاش پیر</p>	<p>ہو ساتھ ترے سر کے سنان پر سر بھی نزدیک نری لاش کی ملاش پر بھی</p>
<p>۲۱۹</p> <p>تھکے قطرے ہو کے رخ اور نہ آؤدہ خون ہاتھ سے نہ دینے وہ گھر دھوبے گیسے نہ دینے نہ دور بھی کو علی جانے</p>	<p>۲۲۰</p> <p>خیر شمس نے فاطمہ زہرا کی جو تصویر تسلیہ کو مان کی اٹھے باجالت تغیر دور کے یہ کی عرض کہ ای ماؤ گے نہ زبان ہو سو جان اس آواز کے پیر</p>	<p>۲۲۱</p> <p>آپ کے یہ رویا جوہر سبطہ لولا تھائی زمین کا پ گیا گنبد افلاک آواز نبول انے میں آتی ملک صدفہ نری مظلومی کے پیر</p>
<p>کہتے تھے کہ ناز وں کے پلے ام علی اکبر کس شکل سے مان پس پلا ام علی اکبر</p>	<p>تاراج گلستان مراب ہو گیا امان مرنا علی اکبر کا غضب ہو گیا امان</p>	<p>ہر چند کھائی ہوئی برباد تمھاری ہم سے سنی جاتی نہیں فریاد تمھاری</p>



<p>حکم تو نے مجھ کو جو کچھ دیا ہے میں نے سب کچھ ہی تجھے دیا ہے تو نے مجھ کو جو کچھ دیا ہے میں نے سب کچھ ہی تجھے دیا ہے</p>	<p>حکم تو نے مجھ کو جو کچھ دیا ہے میں نے سب کچھ ہی تجھے دیا ہے تو نے مجھ کو جو کچھ دیا ہے میں نے سب کچھ ہی تجھے دیا ہے</p>	<p>حکم تو نے مجھ کو جو کچھ دیا ہے میں نے سب کچھ ہی تجھے دیا ہے تو نے مجھ کو جو کچھ دیا ہے میں نے سب کچھ ہی تجھے دیا ہے</p>
<p>یہ کون ہے جو خونیں شہابہ تھا ہے غیر کوئی یا مراد دلدار ہے صاحب</p>	<p>میدان کو سدھا رہا تھا جو دل بند تھا اٹھ بیٹھو کہ آیا ہے وہ فرزند تھا</p>	<p>جلالی کہ اسے یوسف ثانی علی اکبر دینا سے سدھا رہا جانی علی اکبر</p>
<p>حکم تو نے مجھ کو جو کچھ دیا ہے میں نے سب کچھ ہی تجھے دیا ہے تو نے مجھ کو جو کچھ دیا ہے میں نے سب کچھ ہی تجھے دیا ہے</p>	<p>حکم تو نے مجھ کو جو کچھ دیا ہے میں نے سب کچھ ہی تجھے دیا ہے تو نے مجھ کو جو کچھ دیا ہے میں نے سب کچھ ہی تجھے دیا ہے</p>	<p>حکم تو نے مجھ کو جو کچھ دیا ہے میں نے سب کچھ ہی تجھے دیا ہے تو نے مجھ کو جو کچھ دیا ہے میں نے سب کچھ ہی تجھے دیا ہے</p>
<p>بجھو نہ اسے غیر یہ دلبر ہو تھا تلواروں سے مکرے علی اکبر ہو تھا</p>	<p>کیون لیچے ہو کھر سے مے ناہیز کو کیا اکبر مظلوم گئے سلسلہ برین کو</p>	<p>گھر چھوڑ کے داخل ہو جنت مگن مان رہ گئی رونے کو مرجان جہان</p>
<p>حکم تو نے مجھ کو جو کچھ دیا ہے میں نے سب کچھ ہی تجھے دیا ہے تو نے مجھ کو جو کچھ دیا ہے میں نے سب کچھ ہی تجھے دیا ہے</p>	<p>حکم تو نے مجھ کو جو کچھ دیا ہے میں نے سب کچھ ہی تجھے دیا ہے تو نے مجھ کو جو کچھ دیا ہے میں نے سب کچھ ہی تجھے دیا ہے</p>	<p>حکم تو نے مجھ کو جو کچھ دیا ہے میں نے سب کچھ ہی تجھے دیا ہے تو نے مجھ کو جو کچھ دیا ہے میں نے سب کچھ ہی تجھے دیا ہے</p>
<p>بخلق کتنا ہے مہین بھی مہین ہم بھی نہیں جینے کے جو ان میں کون</p>	<p>رو یا دم آخر جو یہ ذیشان تھا شاہد اسے مرنے ہو تھا دھیان تھا</p>	<p>منہ خون سے ہر تر خاک سے کیو بھی تلوار سے سب پیچ عکاس کے مہین</p>



۱۰

جگر نری چھانی پر لگا نیر غور  
سورخ پو اسی سے جگر میں کدور  
جگر نری گریہ سے ہوا نیر غور  
جگر میں جگر بجان بھر یہ جگر غور

کیا صدمہ اٹھا کر ہوے بیجان علی اکبر  
بأنو ترے ان زخموں کے تران علی اکبر

۱۱

رو کر کہنا شے کہ نہ ہو غور  
جانبہ نہ ہوے یہ نصیب غور  
لاش انہی اٹھانے کو لیا تھا جو غور  
اس صوفی پہ بچے ہاتھ دھر کر غور

یوں جلد نہ دنیا سے گزر تو علی اکبر  
یہ زخم نہ لگتے تو نہ مرتے علی اکبر

۱۲

کیونکہ امام دو جہان کے پیر  
اور بابائے فریاد کی بصد غم  
سکھڑے ہوں قانون قیامت کیا  
شہر کیلئے لاشہ سو سیدان

یہ روئے رہا ہوش بکھر اہل غم  
اے مونس دلخستہ بس اب دکن غم

سلام

سلامی خیمہ سرور جلا غم  
چراغ احمد و زہرا آجھا غم  
کرین نہ مجھ کی کیونکہ کجا غم  
گلا حسین کا پیاسا کتا غم

ہر ایک نفر یہ خانوہ میں شور مٹا  
بول ہوئی ہیں دونوں فرادہ میں  
غیر حسین میں جن ملک میں خاک ہے  
شہر نہیں فقط اہل غم میں

۱۵ حسین کے کیوں ہوں نہ تیر غم  
نشانہ تیر کا اصغر بیا غم

نشانہ تیر کا اصغر بیا غم  
علی کا قیام محمد کی جان روح بول  
غیب خیمہ بیدین ابو محمد میں  
صلح کربلا صبح کربلا

نبی نور نبی اور ہوا وہ میں  
نباتھا ہلکے جو بکبو نبی غم میں

۱۳

ختم کے باغیوں کے گلشن میں  
اجاد ہو گیا چولا اہل غم  
عین شے لاش کو رکھا امام کی بکبو  
چل پانیرہ پر سر جابجا غم

فلک پتلیں کے شہر کے سیاہی غم  
حرم کے روضے کے شہر غم میں  
بنی کی بیڈیاں سرنگے غم میں  
چلے ہیں کمانو پیرین العبا غم میں

۱۷ رکھا امام کا لاشہ امام غم میں  
حد سے آئے تھے شکلا کتا غم میں

۱۸ غم حسین تھا کھانے کو کیا خون جگر  
تھی تھی اہل حرم کی غذا غم میں  
۱۹ غم کو تمام غم نہیں ہے تاب غم  
یونی کجواں نبی پہ حب غم میں

۲۰ غم کو تمام غم نہیں ہے تاب غم  
یونی کجواں نبی پہ حب غم میں



<p>۴۱          لاش کی قبر میں جو غفلت ہو گئی          نوجوان کو صدفِ اول و اٹھالا حنین          چاند کو شام کے مایل و اٹھالا حنین          جان بیکر پر جو غفلت ہو گئی</p>	<p>۴۲          شے کا نہ ہو جو بد کیا علی کہ ہو دھماکا          ہاتھ پھیلے یہ چلائی کہ ہر دور لال          کیا غصہ ہو گیا اور بادشہ کی سال          اس آیت پر جو کو نہ اٹھالا حنین</p>	<p>۴۳          باہن کو جو میں ہستی غفلت ہو گئی          کیا غصہ ہو گیا اور بادشہ کی سال          چاند کو شام کے مایل و اٹھالا حنین          جان بیکر پر جو غفلت ہو گئی</p>
<p>دو صد لاش پس آنکے لیجا بانو          چھو گیا بر چھی سے اکبر کا کلیہ بانو</p>	<p>مگر تے تیغون سے بدن ہو گیا ساہو          کون تھا جسے مرے شیر کو مالاہی</p>	<p>اجلی مسد کو کی جلدی گچھاو صاحب          اب جگا کر انھیں شکل اپنی کھاو صاحب</p>
<p>۴۴          کچھ شے غفلت ہو گئی          اسنے آنکھوں کے یہ نو نظر نہ تھا          اب کوئی دم میں مار نہ لگا          منہ سے باہر نہ جان نہ جگا</p>	<p>۴۵          بن تو بھی تھی کہ نہ ہو          ساکھ لکھو مرے فرزند کو          یہ نہ معلوم تھا اس حال کی          خون میں دو دو کو ہوا شکل تیرے</p>	<p>۴۶          کچھ شے غفلت ہو گئی          اسنے آنکھوں کے یہ نو نظر نہ تھا          اب کوئی دم میں مار نہ لگا          منہ سے باہر نہ جان نہ جگا</p>
<p>دم ہے سنیہ میں رکاز خم سے خوں بھری          ارے بانو ترے گھر لٹنے کی تیاری</p>	<p>مجلو بیٹے نے یہ کیا شان کھانی          لٹ گئی بانو سے ناشاد وہائی لوگو</p>	<p>کتنی مٹی دل پہ سناں ظلم کی کھائی          آنکھوں کھولو نہیں تی ہر دانی مٹا</p>
<p>۴۷          غفلت ہو گئی یہ غفلت          غفلت ہو گئی یہ غفلت          غفلت ہو گئی یہ غفلت</p>	<p>۴۸          اسے بانو سے یہ فرما لگے          اسے بانو سے یہ فرما لگے</p>	<p>۴۹          اسے بانو سے یہ فرما لگے          اسے بانو سے یہ فرما لگے</p>
<p>پہنی زینت بے پر کل آئی باہر          بانو گھر کے کھلے سر کل آئی باہر</p>	<p>سب چھپے اب نہ ہا کوئی ہمارا بانو          اس جوان بیٹے کے غم فی ہینا بانو</p>	<p>نام پانی کا زبان پر بھی لاؤ داری          کھا کے چل بر چھی کا چپکے چلاؤ داری</p>



<p>۱۰ شکلے مادر کی صلہ کو لے دینے مانگنا اٹھا کر مارا روڈ نہ مری کریم بہن کو بہن چھانی سے لگا لگا ان سے آئے بہن بخاری ملاتی ہیں</p>	<p>۱۱ غش کا آواز کی آواز کہہ کر کہہ کر نیلون ہے کہ باپ نہیں بنایا دھوب سیدان کی تھی سب نہ تھا کیا کرہا یہ کھو سے پور کرنا جانا</p>	<p>۱۲ ماں تھیں سے اٹھا کر تو جھٹکے کھانا سردہ اس گناہ کا نفع نہ کیا کتنی ہو کہ امان چھاپیں کہ بیویوں چاندی چھانی کو تو بھڑکنا</p>
<p>پھر گھر آپ کے اقبال سے دیکھا ہوں پھر تھیں آپ کے عجب حال سے دیکھا ہوں</p>	<p>مرچکا تھا یہ مقدر نے جپا یا بھلو دور کر باپ نے گودی میں اٹھایا</p>	<p>سر نہیں پیٹنے کی جان کھونگی میں تم سلامت ہو تو پھر کاہیکو وونگی میں</p>
<p>۱۳ بال کیوں کہہ سہیں کیوں کہہ سہیں نیل کیوں کہہ سہیں کیوں کہہ سہیں خاک کیوں نہ تھو پٹی ہے تیرے تھو شاہ دنیا میں سلامت ہیں کیا کیا</p>	<p>۱۴ بولی بازو کہہ سہیں کیوں کہہ سہیں لے مری لال باپ تیری بلایا لاؤ دھوڑا لون میں نہیں کیوں کہہ سہیں جان سے ہاتھ میں پھر لے لے لے</p>	<p>۱۵ انداز میں کہہ سہیں کیوں کہہ سہیں نہ دوہن جاباہ کے لاؤ مری لال کہہ سہیں کیوں کہہ سہیں کیوں کہہ سہیں دیکھا ہوں نہ تھو پٹی ہے تیرے تھو</p>
<p>لٹ گئی یہ نہ سخن منہ سے نکالو امان میں تو جینا ہوں کیجئے کو سنبھالو امان</p>	<p>تجو معلوم ہوا خلق سے جانو ہوں تم میرے روز کے لئے زخم چھپکا ہوں تم</p>	<p>داوی کھلاؤنگی رتبہ مرا برتر ہوگا تیرا فرزند بھی تم شکل ہمیں ہوگا</p>
<p>۱۶ زخمی ہونے کی مرگ سے نہیں کہہ سہیں نچوٹ جوتی نہ چھپی نہیں کہہ سہیں تیرے ایک شے کو نقد یہ سدا کی تیرے ایک شے کے قدر میں چھپی نہیں</p>	<p>۱۷ بازو کہہ سہیں نہ مر جائے پورے پورے بشے دل کی مری نہ کہہ سہیں بشے نہ زخون میں نہ کہہ سہیں بشے نہ زخون میں نہ کہہ سہیں</p>	<p>۱۸ تیرے ایک شے کی مرگ سے نہیں کہہ سہیں نچوٹ جوتی نہ چھپی نہیں کہہ سہیں تیرے ایک شے کو نقد یہ سدا کی تیرے ایک شے کے قدر میں چھپی نہیں</p>
<p>مرگ سے پہلے ہونا تم یہ زبون مانا مرے کپڑو نہ تو عباس کی خون مانا</p>	<p>سنستا تہے بدن جان چلی جاتی تھی اس لہو سے تو مری دودھ کی بو آتی</p>	<p>بر میں ہوئیکا کفن خاک میں آج ہوگا نہ دودھ میں ہوگی نہ اولاد نہ سہ ہوگا</p>



<p>۴۱۰</p> <p>دل آکے بھری شہین کے ہونے کی خبر ملے لکھتے آتی تھیں لگا کر کہہ کر بچا کر آتی تھیں لگا کر کہہ کر بچا کر آتی تھیں لگا کر کہہ کر</p>	<p>۴۱۱</p> <p>اسے صد نور و اشراق کی بات ہی ہے کہ کسی صورت سے بھی بلوے نہی رہی تھی کہ لگے ظلم و ستم کے نہیں بھگتیں نہ ہیں مگر</p>	<p>۴۱۲</p> <p>رو کے کہنے لگے فتنہ شہین کی خبر میں تو مظلوم نہیں لاتی بنیام بوجہ تھیں تھیں انکا تو ہوا کام تمام جاسے لے آج فافہ یہ فتنہ ہو نام</p>
<p>بالو چلائی مگر دم نہ پس میں دیکھا زخم سے چھاتی کے سورخ جاگر میں دیکھا</p>	<p>نہ لگی تھو بلا چاند سے اس سیم کی میں نہیں جینے کی اولال نہیں جنوں کی</p>	<p>حسرت نامہ و پیغام کے باقی ہی اقبہ ہو خط شمشیر کی نشانی ہے</p>
<p>۴۱۳</p> <p>دونوں بلوے لگی شہین کی خبر ناک تھیں کہہ کر کہہ کر کہہ کر تھے تھے کہہ کر کہہ کر کہہ کر نہیں اس طرح کا اور نام سے چھپا ہوا</p>	<p>۴۱۴</p> <p>میں پریشانی میں آتی تھیں فطرہ آب جبرائیل کی خبر دو دو پہلی پہلی کی خبر</p>	<p>۴۱۵</p> <p>فتنہ لے آتی وہ خط کا پتہ نہیں فحافہ یہ فتنہ کی خبر نام کے بیا کے روئے کی خبر بیرہ کے نام سے خط آنکھوں کی خبر</p>
<p>لال سی جان کے جانے کا نہ ہوا سب سے غم کھانے کا قربان گئی پس کیا</p>	<p>مر گئے تھو دو لہن بھی نہ کھائی مٹیا خاک میں مل گئی بانو کی کمائی مٹیا</p>	<p>غم سے دیکھا نہ گیا بانو بے کرب آہ کی دیکھ کے لاش علی اکبر کرب</p>
<p>۴۱۶</p> <p>بن کر تھی تھی بان شاک اور دو دو پہلی پہلی کی خبر مٹا اور پاؤں میں نہیں بہتر تھی ہون میں نہیں</p>	<p>۴۱۷</p> <p>بہتر تھی بان شاک اور دو دو پہلی پہلی کی خبر مٹا اور پاؤں میں نہیں بہتر تھی ہون میں نہیں</p>	<p>۴۱۸</p> <p>بہتر تھی بان شاک اور دو دو پہلی پہلی کی خبر مٹا اور پاؤں میں نہیں بہتر تھی ہون میں نہیں</p>
<p>پاس بلو کے سکینہ کو بہت پایا کیا زخم کے درد کو اماں سے نہ اٹھا کیا</p>	<p>ٹکڑے دل ہوتا ہے کچھ بات جو کرتا ہے آپ کو اور علی اکبر کو طلب کرتا ہے</p>	<p>پھر نہ تقدیر نے دیدار دکھایا کیا جبکہ دنیا سے چلے ہم تو خط آیا کیا</p>



۲۸  
 نامہ کہلائے ہو اور جب کہ خط معلوم  
 اسکو مٹھیں میں چھپانے لگا تاہ  
 صف و گان نہ پادہ ہو نہ کجا جوم  
 اگر سکا خط بولی یہ کر سکندرم

۲۹  
 خط کوئی آتا تو متا مروت و لکڑا لم  
 کبھی نکو نور زبانی چھپا بیجا م  
 بنیاد رکھ کے سوا اور نہیں کوئی کام  
 نام سے حج تھے ہوئی اور حج نام

۳۰  
 بولے پیر لاش کی درویشی اگر ابرو  
 خط نہ چھو لیکے بہن کامی و دلبر  
 کتبک سوز کے دھوپ آئی ہی پرچو  
 اٹھو اسے فاطمہ صغرا کے بار اٹھو

کہا ازینب نے کہ مادر کو لکھا جائیگا  
 یا تو بولی علی اکبر کو لکھا جائیگا

لوگ آ آ کے عبادت کو چکے جاہن  
 کوئی اتنا نہیں کہتا کہ حسین آتے ہیں

روز رہتی تھی تھیں یاد وطن کی مٹیا  
 جا کے قاصد سے خبر پوچھو بہن کی مٹیا

۳۱  
 شاہ روایے بنو کونو یا جنتیہ  
 غنی فاطمہ صغرا کا بیجا بیجا  
 بعد نقاب لکھا تھا کہ اور غنی  
 بی بی مینا تو رات بوقت سب بیجا

۳۲  
 جب کی پوچھا حال کیا اغوش  
 بی بی بی بی بی بی بی بی بی  
 رندش کی ہو سو یا جی کر کیا  
 میں بہ کہتی ہوں کہ یہ بی بی بی

۳۳  
 لاش کے کرے ڈھکے نہ چھپے بیجا  
 خط کے آنے سے پادہ بلوچیں نام  
 مانو علی کی کہ چکے یہ ہو گو سدم  
 سن تو بوجھائی کو چھپائی کیا نام

انتظاری کی بھی آخر کبھی حد ہوتی ہو  
 مدت ہجر بسر دیکھے کہ ہوتی ہے

اپنی تقدیر پہ کس طرح نہ روؤں لوگو  
 اگر اجل آئے تو پھر میں سوؤں لوگو

کیسا خوش ہوتی یہ اس نامہ پڑھ کر ہو  
 خط بھی تب یا کہ جب گزرا کبھی ہو

۳۴  
 منظر ہونین  
 غم و آؤ کہ بیجا بیجا ہونین  
 کبھی زلالان میں ہوں کبھی ہونین  
 دل پرودا میں چھپا کبھی ہونین  
 کے کھر جاؤں یہ کبھی ہونین

۳۵  
 کچھ خط صغرا کا جو بیجا  
 کوشا کہ چھپائی کو آں کا ندر مارا  
 اور صبر و دروہ بولا وہ علی کا بیجا  
 یہ خط کے ہونین سے کا چھپو بیجا

۳۶  
 کچھ خط کو لکے کچھ بیجا  
 باری اشک ہوئی جب کہ گزرا بیجا  
 پڑھ چکے جب تو کیا بانوی و کلام  
 بیجا کی یاد رہا کہ نہ بیجا

سوئے گھر میں مری کس طرح ہو با با  
 مر بھی جاؤں تو کسی کو نہ خبر ہو با با

حال صغرا نے جو لکھا ہر سنا لے کوئی  
 یہ جو سوتے ہیں پڑے انکو جگاڑ کوئی

ہے گلہ اکبر دل گیر کا لکھا صاحب  
 لو سنو بیٹی کی تقدیر کا لکھا صاحب



۱۲۳  
 یہ سب نامہ یہ پیار نے مغفوت کی لکھا  
 جہاں جان مہر سپر کریم و طفت عطا  
 گوہر صداقت گل سباز و ف  
 سر و قد غنیہ زمین ماہ جبین ہم تھا

۱۰  
 اے حبیبی! میں نے تیرا ہونا  
 موت گھنیزہ کی طرح دیکھا ہے  
 جلد اس فہرست میں لکھا جائے گا  
 کہ تم نے کتنی عظیم کام کیے

حال پیشین کے ہوا تو نونہ کی سیر  
 نے نہایت لئے روئے المام و سر  
 کہ خط سنیہ اکبریت حق پر کیا  
 مہر دیا غنچہ جاب اس کا کدو

خلق میں آپ کا دم تا صد سال ہے  
گھر میں کب تک یہ رہیں مضطر الحال ہے

پھر جراثیم کے تو ترستے ہی پتہ نہ ہو گا  
ہم نہیں ہو سکتے اور سال زمانہ ہو گا

انتظاری میں فقط زلیح دم بھرنے  
لو خیر علیہ کہ بیمار بہن مرقی سنا

۱۲۸  
وفاقی نظر بر حق تعالی  
گھمیں پھر خیر کے منت  
کے لئے تھوڑے بہت  
اے کیا خوب کمال کو

الحمد  
میرا لیجانے کو تم کا مہلوہ اور گھلا  
نئے نئے عجیب اور کلیدیں  
دراقتادہ ہوں بیکار ہوں  
خیر جہاں میں ہو تم آپ کی بھیاں

۱۷۷  
 تیرا بالو بوس کے خنجر مرئی کی گھنٹی  
 منہ لکھا ہے جب خط میں کہ آؤ بھیا  
 دھڑکی پہ لگی مر گیا وہ پاؤ لقا

مجموعہ ہنگامہ ہشیار کوئی ہنگامہ  
بیچ یہ ہے صادق الاقرار کوئی ہنگامہ

تسے امان کو زیادہ نہیں پیرا کوئی  
ایک ہم ہیں کہ نہیں آہ ہمارا کوئی

جان یان آن کر ہیات گئی اکبر کی  
اب قیامت یہ ملاقات گئی اکبر کی

آپ چاہنے کی حسرت میں نہ رہیں  
نہ دعا ہے نہ غلامی نہ کسی کی  
کون واقف ہو گذرنا ہی جو یکدم  
ل سن انہیں انہم و انہم

آتا ہو گیا زیارت کیلئے ایک چبان  
مان کے ہو نہوت جا بیاں کی جو چبان  
کوتہ چا پیٹنے کے ہو جاوتم

۱۲۷  
 ان پخت کا فلک مٹے پڑا اختر  
 نوجوان ہو کے دنیا دار ہو بی اختیار  
 کو کھاجی رہ جائیگا ہو بی اختیار  
 سزا خیز ہوا کہ گئے دنیا دار ہو بی اختیار

مثل تصویر کبھی در پہ کھڑی ہوتی ہو  
ہنہ لٹے کبھی بستر پہ بیٹھی ہوتی ہو

منزل میں سخت ہیں ایسا نہ اٹھاؤ دیکھو  
اُدگے بھی تو نہ بابا تمہیں آئے دیکھو

کیا کردن های مقدس مرا زود نشین  
لاش اکبر کو میر کفن و گور نهید



<p>۴۵۱</p> <p>روئے شمس کما کمد حبیبی فصل حال بیا بی ارباب لے اٹھا دلی اکبر کا خیال اور مجھے پوچھے تو یہ کہیو کہ صدقہ حال مگر کیا ساتھ سپرے اسرا شکر کال</p>	<p>۴۵۲</p> <p>باز رکھنا میرا بانیں سرحد سے طنبیا سرحد سے کما پڑ پنا یہ ملکنا میرا اس طرح کہیو کہ مجھ پر اغنیایم آؤ را</p> <p>قسمین یا با کوادھر آنے کی دیکر آنا اپنے ہمراہ مرے بھائی کو لیکر آنا</p>	<p>۴۵۳</p> <p>کر کے پین لگی شینے وہ خستہ کبیر لکھنے لاش کو جھٹکے میں اٹھا کر میر نامہ بر ہو کے قابو میں شہرین شہر عوض کرنے لگا فریادے اکبر بن کدیر</p> <p>مل چکا آپے اب مجھ کو تلاش انکی ہر شاہ کہنے لگے لے دیکر یہ لاش انکی ہر</p>
<p>گھر سے لاشیں بے جیب عابد بے پر کلا باب اور بیٹے کا دم تن سر برا پر کلا</p>	<p>۴۵۴</p> <p>نہیں تیرا یہ تو علی ساتھ کے لجاؤں جا کے بیمار کو سمجھاؤں تو کیا بجاؤں چلے بے فکر کو اکبر کے خط و کھنڈن علی صفر کے بار در بھی کو تو کیا بجاؤں</p>	<p>۴۵۵</p> <p>نہیں تیرا یہ تو علی ساتھ کے لجاؤں جا کے بیمار کو سمجھاؤں تو کیا بجاؤں چلے بے فکر کو اکبر کے خط و کھنڈن علی صفر کے بار در بھی کو تو کیا بجاؤں</p>
<p>۴۵۶</p> <p>کے یہ لاش لیکر علی طے پناؤں پتیا قاصد غمناک گیا کو چن اکے جاتے ہی ہو قتل شہر شہر مونس اب روئی کا بھوت نہین بیاؤں</p>	<p>۴۵۷</p> <p>دل و دل لیکے چلا مجھ کو یہ الف ملام حفظ کی امید تھی سو موت کا پیغام ملا</p> <p>کے یہ لاش لیکر علی طے پناؤں پتیا قاصد غمناک گیا کو چن اکے جاتے ہی ہو قتل شہر شہر مونس اب روئی کا بھوت نہین بیاؤں</p>	<p>۴۵۸</p> <p>صبح تک گرد مرے پھر تر تھے پر نکو کر گھر مرا لٹ گیا اس لاک مر جائیو</p> <p>کے یہ لاش لیکر علی طے پناؤں پتیا قاصد غمناک گیا کو چن اکے جاتے ہی ہو قتل شہر شہر مونس اب روئی کا بھوت نہین بیاؤں</p>
<p>منقل اکبر مظلوم کی تصویر یہ ہے سنگ پانی ہو جسے شکے وہ نفریر یہ ہے</p>	<p>۴۵۹</p> <p>کھدیا تھا کہ برادر کے تصدق ہوا بدلے میرے علی اکبر کے تصدق ہوا</p>	<p>۴۶۰</p> <p>آہ صورت نہ رہی وہ نہ جوانی باقی ہیں ابھی تو کئی بیت نام باقی باقی</p>



<p>کے غم میں نہ رہیں نہ رہیں مطیع طبع کے جو ہیں وہ ہیں سایہ ناز و جود حسن بیان میں کے سخن و خال اگر قدر دان نہیں</p>	<p>شکر خدا کے جمع میں ان بنیں منصف میں ان کو جو کریم ہیں جو نام میں ان میں خاص انھیں ہے بالے صلہ سخن کا یہ ہے بالے اساس</p>	<p>جس سے سب سے زیادہ دین میں اہل حرم کا قافلہ نام میں برباد سب باغ حسن میں خون غار میں کاغذ غار و روز میں</p>
<p>بہ اہل شوق تیرے فقر پر بھیج ہے بنیان ہوں تو جو ہر شمشیر سچ ہو</p>	<p>اہل کرم فقیر کی دل کی مراد دین یہ مرثیہ ہو داد کے قابل تو داؤدین</p>	<p>ذرہ ارم کو فوق نہ باغ جنان تھا شک اس میں پہ نہ چمن آسمان کو تھا</p>
<p>اگر کشتہ باز ارشد کے سخن غیر خیر اگر کو بہر سخن مر جانا بزارو بہر سخن بے شکاں دارو</p>	<p>اگر طبع انقلاب زمین زان کھا اگر فکدہ نیابا باغ عیان کھا اگر ملک نفس نہ دکان کھا اگر چشم چم میں غار خون کھا</p>	<p>باز ان میں زمین کہ میں کھا بختے میں کج بوق لے بہ جنان کھا کمال کمال میں صبر و عباد نور نگاہ فاطمہ لکھنؤ بادیاب</p>
<p>بے گل ترانہ سبھی بیل فضول ہے بے سر ز فاختہ کی صلابے صول ہے</p>	<p>مختصر بیاتہ فلک لا جورد ہو خبر چلین دلون پہ لفظونین درد ہو</p>	<p>سجدے کا چھپے عرش معلیٰ کو شوق ہو شمس قریب اب مرکز و ن کو فوق ہو</p>
<p>بہر سخن اعلیٰ قدر کیا کیا اصل کا شرف در کیا بہر سخن نہ ہو سب کا کیا خبر ان خبر صورت کیا</p>	<p>اگر غزل آج ہے سخن کیا روشنی ہے بے بے کیا کمال کی ہے بے بے کیا سب سے چم میں اب ہو کیا</p>	<p>بہر سخن وہ کمال کیا بہر سخن وہ درجہ کیا بہر سخن وہ جانتے کیا بہر سخن وہ مر کیا</p>
<p>عاشق ہو جب تو حسن منہم کا وقار بہر غریب گل چستان میں خار</p>	<p>نہا ہے قاتلوں میں لال جان فاطمہ دامن تلک ہو چاک گریبان فاطمہ</p>	<p>ہو گی طلب جو گلشن عنبر نشت میں جاؤ گی میں جو انکی دولت نشت میں</p>



<p>۱۰ کونو مجھ کو روئین نہیں لکھا مٹی میں جیساں دل اندوہناک بیدار نہ رہے نہ سوئے نہ کس ماں پر نہیں کسی نے نہ جاوے نہ کس</p>	<p>۱۱ وہ مگر خانانہ اور قلعہ و قلعہ چہرہ وہ اور دھوپ و لوت و نہ بیدار نہ رہے نہ سوئے نہ کس ماں پر نہیں کسی نے نہ جاوے نہ کس</p>	<p>۱۲ خدا مان فاطمہ میں جو گل پر ہن ہن عبرت کا ہر مقام کہ وہ بکین ہن</p>
<p>تھے پھر تو اپنی ہانپہ کھیلے ہوئے راہ اندوہ میں شور تھا کہ اکیلے ہوئے</p>	<p>بے یار و بے مصاحب بے غمگسار رونا تو ہے یہی کہ غریب الہ یار</p>	
<p>۱۳ سب بے جا جو علم ہیں گیا داغ مسافران عدم ہیں گیا جھٹھی سیاہ تشکیر غم ہیں گیا ڈوبنا ہوا امین علم ہیں گیا</p>	<p>۱۴ پس میں فقیر و غنی و جاوید کھٹکے گاڑتے ہیں انھیں جم و جاوید گر یہ نہ ہو تو دینے ہیں حاکم کو وہ خبر مٹا ہے ان کا دل اٹھا نیکو و جاوید</p>	<p>۱۵ وہ سالکانِ قادحانہ و شریفین وہ سروان و ملکہ و شریفین وہ غافلان و دلبر و شریفین وہ ننگان و غبر و شریفین</p>
<p>غربت میں ساتھ چھٹ گیا بیو کا بھائی کا اکدم میں خاتمہ ہوا ساری کھائی کا</p>	<p>کیا صاحبِ سروت و ہمت شریعت مٹی نڈی انھیں کہ جو گل کو امیر تھے</p>	<p>پر خون پر تھے دشتِ مصیبت میں طرح صحنِ چین میں پھول کھتر تر ہیں طرح</p>
<p>۱۶ اب حاضرینِ مجلسِ نام نہ رہیں پڑھنا ہوں حالِ بیکسی کیا کہ رہا جب جاوے گا لاشہ نہ ہو مگر وان چپ کھڑے ہیں بیکسی کو رہا</p>	<p>۱۷ تغیر و تبدل تھانے کہ پہ پہ پہ تغیر و تبدل تھانے کہ پہ پہ پہ تغیر و تبدل تھانے کہ پہ پہ پہ تغیر و تبدل تھانے کہ پہ پہ پہ</p>	<p>۱۸ چہرہ نہ رہے نہ ہو کوئی نہ تھا ساویہ زیرِ کھنڈ ہوئے کہ نہ تھا ساویہ زیرِ کھنڈ ہوئے کہ نہ تھا ساویہ زیرِ کھنڈ ہوئے کہ نہ تھا ساویہ</p>
<p>آنکھیں پھیلے خاک پہ اگر تو سوئے ہیں یہ گھر گھر نہ رہے نہ ہو کوئی نہ تھا ساویہ</p>	<p>کرتے سپرد خاک شہرِ بیوٹن کے زخمے میں گارتے کسر و کفن کے</p>	<p>چہرہ نہ رہے نہ ہو کوئی نہ تھا ساویہ دامانِ زخمِ شل گر سبساں پھڑپھڑ</p>







۱۰۰  
 زینب ہمارے عیون محکم کو بلاو  
 فاسم کے کھدو دو دھانی ہر گھبراو  
 رخصت ہوا حبیبین کی عباس کو بلاو  
 اگر کیر کو دوسدا کہ پر کی مدد کو بلاو

جالتے ہیں گر دیار سے پھر پھر کو  
 بیٹا پدر کے پافونہ گر گر کے رکھو

۱۰۱  
 پروردگار کے کلام جو کہہ کے دیکھو  
 زینبین کدر میں غافلہ زینب کی وہ آہ  
 نام سے حال مادر فاسم ہوا تباہ  
 بیٹی پر اپنا زوہ عباس کی جاہ

اگر نام لب پہ جو آ یا امام کے  
 بانو گرین کلیجے کو ہاتھوں تو تھام

۱۰۲  
 حضرت نے روئے زعفران سے دیکھو  
 زینب تباہ ہو گئیں غم و مصیبت  
 میرے لئے کھوار کے دو لکھن ہوا  
 بن باپ کی بہن کی الفت میں

یاد آئیگی لحد میں یہ الفت حسین کو  
 تھے بھلا دی مان کی محبت حسین کو

۱۰۳  
 بوجہ جھک کے سر کو یہ غم کی غبار  
 مجھ کو خیل نہ کیجئے بانا ہر گھبرا  
 خدمت کا حق بہن سے کیجئے سکا ادا  
 راجانی صدقہ ہو کر تو الفت کا ادا

ہے ہر ہی سخت جان تھی اسی غم کیوا  
 جیتی رہی میں آپ کے ماتم کیوا

۱۰۴  
 نور مایا کے سر میں صبر کا چہرہ  
 جب ذبح ہوئے قتلہ میں صبر کا چہرہ  
 بھائی کو روئے والی بہن صبر کا چہرہ  
 جسدِ بندے کے گلے میں صبر کا چہرہ

ہر دکھ میں یاد صبر ہر ہر احد کو  
 اس کے بھوانے میں تم بھی دیکھو

۱۰۵  
 بیات کے زوہ سے سلم کی گھبرا  
 رو کر کیا کہ لڑائی میں گھبرا  
 دو بیٹے کیلئے میں ہوسے قتل گھبرا  
 باقی تھے دو بیٹے سو وہ کوئی گھبرا

خونین عریب باپ کی تصویر بھیجی  
 کیا جانے ان یتیموں پہ ان کیا گھبرا

۱۰۶  
 فاسم کی مان کو دیکھتے بولتے تھے  
 پیارے بیٹا قتل ہوا مرنے نہ ہم  
 منظور غی بھی تھا کہ لڑتے نہ ہم  
 کسم ہوا اور فاطمہ کہ لڑا نہ ہم

دارِ فنا میں اشک بہاؤ کو رہ گئے  
 ہم سب کے داغ دل پہ ٹھکانے کو رہ گئے

۱۰۷  
 بچپن جو چھوٹی بھائی کی زینب کا چہرہ  
 تکیہ چھپا کر منہ سے خون بہا نہ ہم  
 نڈر سالہ بچے دیکھ کر کہیں نہ ہم  
 عباس قتل ہون بہن ایک نہ ہم

بازو کٹا کے شیر پڑا ہو کھار میں  
 کیا اذیت اڑ صحت گردگار میں

۱۰۸  
 فاسم کی صفت پہ بانو عالم گھبرا  
 مادی سے وہ اتنی تھی اور پیچھے تھے  
 زینب کی حصول نہیں غیر کرب  
 خلیجے لئے مٹی پانی بونہ فاطمہ میں

کیجئے علاج جب کا یہ ایسا مرض نہیں  
 پیو کہ جان کو وہ نہیں کچھ غرض نہیں

۱۰۹  
 زینب ہمارے عیون محکم کو بلاو  
 فاسم کے کھدو دو دھانی ہر گھبراو  
 رخصت ہوا حبیبین کی عباس کو بلاو  
 اگر کیر کو دوسدا کہ پر کی مدد کو بلاو



<p>۴۴۴</p> <p>بیکار کسکوں میں کار کسکوں بیکار کسکوں میں کار کسکوں بیکار کسکوں میں کار کسکوں بیکار کسکوں میں کار کسکوں</p>	<p>۴۴۵</p> <p>اکبر کا ایک غم نہیں بیکار کسکوں اسکا بھی عالم کہ بیکار کسکوں پہلے ہی غم کہ بیکار کسکوں اک دم میں بیکار کسکوں</p>	<p>۴۴۶</p> <p>بیکار کسکوں میں کار کسکوں بیکار کسکوں میں کار کسکوں بیکار کسکوں میں کار کسکوں بیکار کسکوں میں کار کسکوں</p>
<p>راحت ہو جس سے روح کو کوکچ کیا منزل ہماری اور علی اکبر کی ایک</p>	<p>بیجا نہیں جو اسکو کسکوں چادر بیکوں اپنی بھی آپ کی بھی مصیبت روتی ہو</p>	<p>ہر کھ میں ساتھ ہوں عبت انو کسکوں انکو تو سو نہا بیکوں کسکوں سو نہا ہو</p>
<p>۴۴۷</p> <p>اک انعام جو وہ انیا بھی بیکوں اک انعام جو وہ انیا بھی بیکوں اک انعام جو وہ انیا بھی بیکوں اک انعام جو وہ انیا بھی بیکوں</p>	<p>۴۴۸</p> <p>آقا بھی تو ہو گئی خفا میں بیکوں سامان وہ بھی تو ہو گئی خفا میں بیکوں گھر لٹ گیا ہے بیکوں میں بیکوں کرا دھر کسکوں ادھر بیکوں</p>	<p>۴۴۹</p> <p>بیکار کسکوں میں کار کسکوں بیکار کسکوں میں کار کسکوں بیکار کسکوں میں کار کسکوں بیکار کسکوں میں کار کسکوں</p>
<p>تھوڑا سہا ہے درد پسر کی جدا کی کا عصر ہر وصل میں تن سسر کی جدا کی کا</p>	<p>چادر نہ میرے پاس نہ زینکے پاس بومر میں سر کھلے ہیں ہر اک بیکوں</p>	<p>ہمکو تو دلو کہ ہے شہادت کے شوق کا اب تم ہو اور بوجھ ہے زخیر طوق کا</p>
<p>۴۵۰</p> <p>بیکار کسکوں میں کار کسکوں بیکار کسکوں میں کار کسکوں بیکار کسکوں میں کار کسکوں بیکار کسکوں میں کار کسکوں</p>	<p>۴۵۱</p> <p>زباں شاہ نے بیکوں میں بیکوں بیکار کسکوں میں کار کسکوں بیکار کسکوں میں کار کسکوں بیکار کسکوں میں کار کسکوں</p>	<p>۴۵۲</p> <p>بیکار کسکوں میں کار کسکوں بیکار کسکوں میں کار کسکوں بیکار کسکوں میں کار کسکوں بیکار کسکوں میں کار کسکوں</p>
<p>بیکار کسکوں میں کار کسکوں بیکار کسکوں میں کار کسکوں بیکار کسکوں میں کار کسکوں بیکار کسکوں میں کار کسکوں</p>	<p>چادر چھنے تو چشم کو پر غم نہ کیجیو لٹنے کا قید ہونے کا کہہ غم نہ کیجیو</p>	<p>لازم ہے فکر امت خیر الانام کی ہم فتن ہوں جفا سو غم قید نام کی</p>



لے نہ صلی  
 یعنی نیم صبح  
 لے نہ صلی  
 حضرت کے گھوڑے  
 کلام تھا اور صبح  
 من تلفت شامی  
 یہ تو کہ خیال  
 گنج اول بال  
 راج کو کہتے ہیں  
 پس ذرا بچوں  
 کے لطف معنی  
 صاحب بال و  
 بے کہ ہیں

۵۱۱  
 روئے ہوئے کئے آج کو خیال  
 نکلا وہ ہر جگہ زہر و قباب  
 تیرے کر کے زانو دن کو زخمی کیا قباب  
 جلدی ہو سوار وہ شاہ نور کا

دین پرست صاحب دل کی شامی  
 سب بدبہ وہی تھا وہی آن بلن تھی

۵۱۲  
 علی حسن شاہ کا ہے زین چکان پر  
 صد توہین دل عمارت گامی نشان پر  
 بال ملک ہیں خیر علی کے نشان پر  
 ہی یہ کلام جو خیال کی بان پر

لے آؤ زوہ اسد فدا کجلاں کو  
 غوفے دیکھیں دھانہ اپنی لال

۵۱۳  
 وہ خوشنما ہے ہونے اور وہ اکا کمر  
 پیر بلال باہو غاسے ہے کجا کمر  
 کہتے ہیں خبکو طاق حرم کا کمر  
 بیخون کئے آج کو خیال کے

حسرت کسی نے قبلہ دین کی ذرا نہ کی  
 کعبہ گرانے والوں نے کیا کیا جفا کی

۵۱۴  
 کس بدبہ سے زین شہر میں چپ  
 گویا جادویشہ زین شہر میں چپ  
 رمپار وہ کہ جس پر سول زین چپ  
 راند زین حسین چپ چپ چپ

صبر ہے بوسے گل ہر نیم صبح ہے  
 اڑنے کا اسکے کیا عجب ذرا بچا ہے

۵۱۵  
 آیا بیان جو وصف سلا کا کچھ خیال  
 دل نے کہا خیال تیرا ہے بہت حال  
 نادان کہانے لائیکا بنیل کی مثال  
 کھتا ہے کہ تو دو کلمہ حسن حال

نقدیر غم کہہ بھی بنے بادشاہ بھی  
 مجلس میں واہ واہ بھی ہو آہ بھی

۵۱۶  
 شکر تیرا حسن زین عطر بار  
 سب حاصل خطا و ختن جیسے زین بار  
 فیر الفساکا رشتہ جان کجا تار  
 وہ زلف در وہ خیمہ شہر سیاہ کار

تاریک و تاریک عالم ارکان ہو گیا  
 مجموعہ کیوں جہانکا پریشان ہو گیا

۵۱۷  
 دو تیرے سول حق کا چور کب سار ہو  
 کھنڈاز میں یہ اسکو قدم ناگوار ہو  
 کھنڈی سے وجہ جمال ہوا انکار ہو  
 قنبلے اسکا ساز جو ہر نگار ہو

گرتی ہے صنوبر سے ہو پین کجلی زمین پر  
 تر ہر اکے آفتاب کا جلوہ ہر زین پر

۵۱۸  
 تھا کہ یہ حسین مبارک تر حسین  
 قرآن کی طرح جب کہتے ہیں حسین  
 ایمان کا آئینہ وہ حسن حسین  
 درو کہ اس حسین پر کتنے حسین

مرحت لکھون کہ بدعت اہل خطا لکھون  
 خود سر ٹپکا ہا ہر قلم اب میں کیا لکھون

۵۱۹  
 یون ہر شہر کی کجیا کجیا کجیا  
 کجیا کجیا کجیا کجیا کجیا کجیا  
 جان پلے ہے کجیا کجیا کجیا کجیا  
 کیوں سے خن کجیا کجیا کجیا کجیا

چہرہ ہر زرد لاش پسر پزگاہ ہی  
 پتلی کی طرح آنکھوں میں عالم سیاہ ہی







۱۶۴  
 طبع روان و رنگ صفت مستند  
 سبویان میں اب سلیماں پند  
 زمین ہر نخل زین چکار غنڈین  
 پاپ بھڑکھڑا ہر اک جو زبندین

۱۶۵  
 بچا آئندہ کا دیو پناہ  
 گھبراہل نے شکریہ عت پند  
 نیا آگنی ہر اک میں بالابند  
 ٹھنڈا ہلو حال چند اور پند

۱۶۶  
 جب تیرہلی صفت چلے تیرہ  
 دریا و قدر میں کیا اس وقت  
 دیالی کڑی نگاہ ہر اک پند  
 زور کیا تیغ علی رکھ کے دند

کرتا ہی سیر گنبد نیلی رواق کی  
 گھوڑا سپڑھا ہوا ہے نظر پر ترقی

اثر در چلے سمٹ کے بہار و کی فہن  
 کا نیاز میں کا قلب لٹو کے خمیر

ہاں میں ہر ہر فالتح بدر حنین ہون  
 سبط بی ہون ابن علی ہون حنین ہون

۱۶۷  
 مشتوق ہیں خوش فلک زیند  
 بنیوں کا نغہ بایں تو کیا کھنڈ  
 بنیوں پر جلدہ سبھی گاہ فوق  
 سبھی دھڑکیا آبا بھی

۱۶۸  
 آواز کوں حرب تھلک بانی  
 کھلنے لگے نشان سپاہ شہ  
 جھبہ بڑھ کے یکہ تازہ کھلے گروہ  
 جمع وہ شہر شام کا وہ روم کاروہ

۱۶۹  
 بھین بھین زور آری کیوں لویا  
 مہم جہ کاٹ ڈالے مرتب دیو کا  
 دوسرے جگہ لڑتا رہا سبھی دیو کا  
 حال اب کھلیکا بیانیوں کے دیو کا

پریان ہوا یہ آنکھوں قد مونہ پتی  
 نیچے یہ صاف ہین کہ گاہ میں کھینچا

اسطرح صف کشی ہوئی رشت خراب میں  
 ہون جسطرح ملی ہوئی سطرین کتاب میں

اللہ کا صف پہ صف کو یہ پیادہ پیر  
 کاٹھی سے ذوالفقار کو کھینچنے کی پیر

۱۷۰  
 اسوار نے اشارہ فرکان جھکیا  
 اس صف کو تو کہ وہیں نہ پڑ گیا  
 ہر گھوڑا کہ چھپا بھی نہیں گیا  
 حضرت پروردگار تو دم نہ پڑ گیا

۱۷۱  
 کیوں نہ رشت گھوڑا بکھا پڑ گیا  
 کوئی نہ شہر تھیں حدی لاکر گیا  
 نینچیں وہ صفی وہ چکر لاکر گیا  
 ہے سایہ اس نہیں میں کھڑی لاکر گیا

۱۷۲  
 شکریہ لگا دے ہیں کھینچے ہوئے  
 تیرہ کو مار ڈالے چھپے ہوئے  
 جاکے ہیں پانچ میں کھینچے ہوئے  
 پہنچیں دم چاہے میں کھینچے ہوئے

کیونکر نہ ہوے پاس دباں جناب کا  
 ہر صدر زمین پہ کھنت جگر بوترا کا

کثرت صف میں بر چھوئی ہتھیار تھی  
 یان پیادے اک حسین تھے اور ذوالفقار تھی

سر کے وہانے دیو بھی مسیحا قدم گڑا  
 ہر المسلمین جا کے ہمارا علم گڑا



<p>سب پر بیان میں شیریں زبان نہا کہ سہ کی جو کھڑے کل زبان ملو دین کی منہ پر خندق میں زبان حلوں میں کھڑے ہیں ہمارے زبان</p>	<p>میں نے کی آنکھ پہ لکھنا اور کج زبان ناوک لگا جاتا ہوا بیت ہوتی ہو میں نے لکھا کہ نہ بدھ گئی لکھنا اور کج زبان میں نے لکھا کہ نہ بدھ گئی لکھنا اور کج زبان</p>	<p>میں نے لکھا کہ نہ بدھ گئی لکھنا اور کج زبان میں نے لکھا کہ نہ بدھ گئی لکھنا اور کج زبان میں نے لکھا کہ نہ بدھ گئی لکھنا اور کج زبان میں نے لکھا کہ نہ بدھ گئی لکھنا اور کج زبان</p>
<p>بس فتح تھی قدم جو بڑھا بوترا بکا رم میں ورق الٹ دیا خیر کے باک</p>	<p>غل پڑ گیا کہ خاتمہ لشکر کا اب ہوا لو زوال فقار سپر سے اتر غیض</p>	<p>شیر فلک لرز گیا حربا سکو کتری میں کا وز میں بھی بگئی ضرب سکو کتری میں</p>
<p>میں نے لکھا کہ نہ بدھ گئی لکھنا اور کج زبان میں نے لکھا کہ نہ بدھ گئی لکھنا اور کج زبان میں نے لکھا کہ نہ بدھ گئی لکھنا اور کج زبان میں نے لکھا کہ نہ بدھ گئی لکھنا اور کج زبان</p>	<p>میں نے لکھا کہ نہ بدھ گئی لکھنا اور کج زبان میں نے لکھا کہ نہ بدھ گئی لکھنا اور کج زبان میں نے لکھا کہ نہ بدھ گئی لکھنا اور کج زبان میں نے لکھا کہ نہ بدھ گئی لکھنا اور کج زبان</p>	<p>میں نے لکھا کہ نہ بدھ گئی لکھنا اور کج زبان میں نے لکھا کہ نہ بدھ گئی لکھنا اور کج زبان میں نے لکھا کہ نہ بدھ گئی لکھنا اور کج زبان میں نے لکھا کہ نہ بدھ گئی لکھنا اور کج زبان</p>
<p>ہرگز عرب کا یہ نہیں سنو رگو لڑن وان ننگ ہی کہ ایک سے سید نہیں لڑن</p>	<p>گو ہر شناس سب انھیں حیرت لکھن گو یا شب سیاہ میں تار چکری میں</p>	<p>دغ شکست قلب پہ تھا ہر سوار کے فقرے تھے گرم و نوں فی ذوالفقار</p>
<p>میں نے لکھا کہ نہ بدھ گئی لکھنا اور کج زبان میں نے لکھا کہ نہ بدھ گئی لکھنا اور کج زبان میں نے لکھا کہ نہ بدھ گئی لکھنا اور کج زبان میں نے لکھا کہ نہ بدھ گئی لکھنا اور کج زبان</p>	<p>میں نے لکھا کہ نہ بدھ گئی لکھنا اور کج زبان میں نے لکھا کہ نہ بدھ گئی لکھنا اور کج زبان میں نے لکھا کہ نہ بدھ گئی لکھنا اور کج زبان میں نے لکھا کہ نہ بدھ گئی لکھنا اور کج زبان</p>	<p>میں نے لکھا کہ نہ بدھ گئی لکھنا اور کج زبان میں نے لکھا کہ نہ بدھ گئی لکھنا اور کج زبان میں نے لکھا کہ نہ بدھ گئی لکھنا اور کج زبان میں نے لکھا کہ نہ بدھ گئی لکھنا اور کج زبان</p>
<p>دیکھا غضب میں برق تجلی مثال کو ابا جلال شیر الہی کو لال کو</p>	<p>شا نوسے ہاتھ اڑ گئے سر سے کٹ گئے ہلچل غضب میں کہ پہرے سب الٹ گئے</p>	<p>پیدل میں اب چھوڑو گی میں سوار میں دو دو کردن کی میں تھیں ایک ایک میں</p>

دو فقرے



<p>۱۰۱ آئی بے بین گن تو نہ سے نکلی تھی بھونپی تھا پر تو نہ دین تھی بے رون کو کلاٹ کے من تھی تھی سویا ہوا آگے چین سے تھی تھی</p>	<p>۱۰۲ کیا منہ جو اسکے تگے کوئی اٹھا سکے ریت خدا کی ضرب کو کیا اٹھا سکے منغیر اسکی چوٹ نہ بکتر اٹھا سکے انسان تو کیا ملک تھی اٹھا سکے</p>	<p>۱۰۳ غل تھا کہ اباجل سی رہائی نہو تھی اس جان سنان سے غم نہ رہائی نہو تھی کونسی تھی تیغ ختم نہ رہائی نہو تھی جنگبک کہ سب صفائی نہو تھی</p>
<p>باز و قلم تھا صدر خس چور چور تھا سرتن سے مثل برگِ خزانِ یو دور تھا</p>	<p>شہرہ اڑے ہیں چپ پہ اس بیدیل کے ہین آج تک کٹے ہوئے پر طیریں کے</p>	<p>یہ زن یہ کشتِ خون ہوا تھی شہر تک پھر دم جو لونگی من تو ظہورِ امام تک</p>
<p>۱۰۴ اگر تو تھا کہ نہ سب اسکی خدا بجا تھی سکلاٹ جاڑ صاف جو کوئی گلا بجا تھی سینہ بکاسے یا کمر دست پا بجا تھی سب بھول ہی سپر حیرت کو کیا بجا تھی</p>	<p>۱۰۵ وہ برق کہ کوہِ ہکا کے ملنے پانی کا بلبل ہے سیاہ اسکے ملنے مٹی نہیں کہ کو پناہ اسکے سامنے پیشِ زردہ ہے تارہ نگہ اسکے سامنے</p>	<p>۱۰۶ لے تو ہم سیری سیفِ زبانی بجا تھی کاٹو تھی لاکھ سرور دانی بجا تھی برق غضبِ ہون شعلہ نشانی بجا تھی یہ خون کچھ تیشہ دہانی بجا تھی</p>
<p>وہ آگ ہے کہ کفر کی بستی کو بیکدے وہ برق ہے کہ خرمنِ مہتی کو بچھو</p>	<p>کیونکر نہ منہ پہ روک لے چادرِ سحاب کی اس برق سے جھپکتی ہے آنکھ آفتاب کی</p>	<p>ماسور ہوں کہ درپے خونِ دل در ہوں تم لوگ زرد درور ہو میں سرخ در ہوں</p>
<p>۱۰۷ نشانِ کجی میں کچھ پہنچ رہی تھی لہزان پہ کتاب بھی کیا پھر رہی تھی کہنہ کہن لال ہمارے ظفر رہی تھی پیشِ شبِ سارہ ناودھ رہی تھی</p>	<p>۱۰۸ پہنچی تھی خونِ تیغ دمِ حیرتِ سبدم جانی تھی شرف سے طرے غمِ سبدم زخمون کے گہر پہ پہنچا تھی سبدم چلے چلے ضرب پہنچ تھی سبدم</p>	<p>۱۰۹ نہروں کی نخل ملتے تھے تھڑا رہا تھا محاکمہ سرسبز نظر آتے تھے نہ رہا تھا مکھڑے گھبراہٹ میں نہ رہا تھا کسار میں تھوڑے تھوڑے نہ رہا تھا</p>
<p>ایسی ہو تیغ ہاتھ میں ایسے غیو کے الماس کا ہے رنگ تو جو ہر ہن نور کے</p>	<p>سب بھول جاتی مگر کہ درو چین کا جبریل تھا تے جو نہ باز و سٹین کا</p>	<p>آر در میان غار اسیر ہر اس تھے جنگل میں طائران ہوا بجو اس تھے</p>



۹۱  
 غصبت کا جلا تھا  
 چمچیم پاک غصبت کا جلا تھا  
 منہ آفتاب کمر رنگ لال تھا  
 شبنم میں ہر سوار کا بنیا جمال تھا  
 گویا یہ حسام یہ پھلکی وہ جال تھا

۴۹۴  
نگار او دهر کی فوج اگر کشمیر میں  
سکار حلیہ ساز و غالبان و پید و  
و زکا ہوا ہے وہیں و بوق و  
عجرات بہ سکار کی عزت مند ہیں

۱۰  
 لا یایزب بنیہ سنان و ده حجاب  
 کلکی مین اول نظام کے چھ پر  
 کلکے سب کے چھ پر و دریا کے آب  
 از بے شعور را با کلمہ نہ بھیرا

کیونکر بچے چلی ہوئی سیفی کے سامنے  
تارون کی کیا بساط ہی بجلی کے سامنے

چاروں طرف صدا تھی یہ باجو سورہ  
لو جاہل اپنے پاؤں سے جانتا ہے گورہ

ہٹجا پر ہے دستِ خدا اس لیر کا  
حیدر کی ہے کلائی یہ پنجہ ہر شیر کا

علم  
 بر سر تھکا کوئی کہی نہ تھی تیغ تھکا کوئی نہ  
 جھگڑے تھے چار تھک چھ تھک تھک تھک تھک تھک  
 نہ مان تھکا کہ نہ دین تھکا کہ نہ دین تھکا کہ نہ دین

۵۹  
نیزه بھی کہیں کہیں  
نقد انچا نیزہ باز میں  
تہ کجا و نیچہ گیسو  
صفوہ کجا وریہ آسید  
آب و زہ اور یہ آسید

۹۹  
نیز سے ہاتھ اٹھا کے ملا یا کیا کرتے تھے  
سہا جو بول تو بوٹ کر گر کر چپہ  
یاں گویہ نیزہ نفی کہ صبر آبا کہ نیزہ  
افعت کے اس پر چلیجے لگے آسمان

آتش جو دم پ کی تھی وافر ہو گئی  
لاشوں کا بوجھ تھا کہ زمین مٹ ہو گئی

پہلے ملائے آئینہ تو پھر خنجر لڑے  
کیا منہ ہے شیر سے جو کوئی دبو لڑے

صد موسے کج نهاد کا چہرہ اتر گیا  
سیدھی کمان ہو گئی چڈ اتر گیا

مرد  
نشین برین کبھی تھا ملو کہ بھی  
کھڑا رہے کبھی کو اور اسی کبھی  
رہے کبھی علی کبھی دھپکا کبھی  
نہیں تھر گیا وہ کبھی نہ بھی  
آج کل نہیں بھر گیا وہ کبھی نہ بھی

۹۶  
باز نہ ہوئے تیری قاتل کے خلیفہ  
کے شاہ کے شیریں پیو پیو زہید  
ضمیر بے جا کے نہ نشا زہید  
بولے فرس بے جا کے نہ پوچھو  
ہر آن بان وک کمر پوچھو

عربی  
تنبیہ کر کے پہنچ کر آیا وہ جگہ  
جہاں کیا طبلان میں شے بھی  
دست و حیل لہڑے حکیم پر کھڑے  
جاندار سے نمود ہوا وہ

جب اڑ گیا چمک کو نعل کے قریب پہ  
تارون کے ساتھ چارمہ تو تھوڑا ہی

گھوڑا ملا کے لڑیہ چلن میں غبور کے  
بودے میں وہ جو لڑتی ہیں بون بون

صحرا میں شیرخون سی بٹیاب ہو کر  
دریا میں مچھلیوں کے جگر آب ہو گئے

۱۲۔ اے معاویہؓ اور سب مجاہدین! اے شہر خرم! بغیر آفتاب! اے صوفہ مندی! مولانا! اے حق پرست! کہ مراد غیب! امیر المومنین! سے ہے۔



<p>۱۰۱۰          دنیا کی کسک اسکو بکاردہ ہے          آئی ہے تیغ ہاں سرگردن باخبر          عالم نے جلد فراق پائی نہیں          پتی پائی کوئی نہ جلی واپس</p>	<p>۱۰۱۱          آخر بیکار وہ چلے ڈنڈن کے          کہیں بے انتہی دار تھوڑا خوب          رکنے بھی ہیں کسی کی خلف کے          مکان ایک وار نہ اس ری</p>	<p>۱۰۱۲          اندر تیغ صاف کھدائی          تیرے جیسے جاکر تیرا چک          جھجکا سفید دیکھ کے غور کی چک          گویا جاکر بین دو بکری دھاک کی چک</p>
<p>ترچھا چلا جو ہاتھ سعادت نشان کا          گردن فرس کی اڑ گئی سر پہ پاؤں کا</p>	<p>ہر چند دلہاں کی بھی جھلم کی بھی تھی          جو ضرب تھی سر کیلے وہ بہاڑ تھی</p>	<p>گھوڑا چراغ پا ہوا رافین سر گئیں          وہ کیا نام فوج کی آنکھیں چمک گئیں</p>
<p>۱۰۱۳          دنیا کی صدمے بلا گندہ خاک          حسرت کا سامے ہو شوز سب          کبھی تھوڑے تیغ یہ اندر کی          کبھی تھوڑے تیغ یہ اندر کی</p>	<p>۱۰۱۴          دنیا تھا جھکے بیٹھا تھا گھٹنا بازا          دنیا تھا جھکے بیٹھا تھا بار بار          پور کو بڑھا کے بیٹھا تھا بابا          گھوڑا جھپکے بیٹھا تھا بابا</p>	<p>۱۰۱۵          در کمر فوجی الف جو شاہ سکتے          فرایا باک چھوڑے گھوڑا لٹ جاتا          پیل کی سر سوزیہ پیل کی جان جاتا          کھیل باب زین نے زین ایمنڈ جاتا</p>
<p>میسر یوہن ہوئی تھیں تھیں غلہ کی          ایسا ہی رن پڑا تھا لڑائی میں بد کی</p>	<p>دھڑکا تھا خود اسے کہ گرا اب نہیں          گردن پہ تھا کبھی کبھی گھوڑی کی زین</p>	<p>یہ سخت ہاتھ باگ کی نرمی ضرور          تو خود ہے جو اس فرس قصور</p>
<p>۱۰۱۶          چاروں طرف جہنم ہو رہا          بے راس کی رجم تھوڑے سا چھان          پل سے کما کر خون میں دو کھن          جانی نہ جانی خلیج نہ فز زور چھان</p>	<p>۱۰۱۷          کھا لیکہ سامنا غضب کہہ دیکار          خون تھا کبیر سوار کا دل ریلوکار          دولت قرار کی تھی نہ بار بار          کپڑے ہوئے تھی موت گلانا بار</p>	<p>۱۰۱۸          کنگ کنگ ہوتا رہا آتا رہا          کچھ زور دست و تیغ دکھانا رہا          دنیا سے جلد ناز میں جانا رہا          سزاور ہے تو بھاگ توانا رہا</p>
<p>یہ معرکہ رلا لگا ساری خدائی کو          بس اے حسین ختم کرو اب لڑائی کو</p>	<p>کتنی تھی شہ تو پیاسی ہوں پانی تو          اب چھوڑتی ہوں کب میں تجھ کو بھوچا</p>	<p>سااں شکست کے ہیں تباہی طوہین          گھٹنا ہے بڑھ کے کیوں سپاہی طوہین</p>

۱۰۱۹  
 الف تیغ فوجی  
 داتا نے تیغ  
 زمین پر پڑا  
 بن سکندری  
 تیغی ٹھوکر نہ کھا  
 یہ الفاظ محاورات  
 شہسواروں کے  
 بن ۱۱



<p>فصل جمع ہوا تمام درخشان بہشت نبرد ہر بار کج و بجاں بہشت کو سرخون سے لال ہو گیا زمین نہایت کی شکل کبر و انسان کو</p>	<p>فصل گر تیری خون زخموں کی گونجی زمین پیچھے سنہل کے ذبا کی جاوا زمین مورہ زبان پہ تھا کہ کسی سرور چین کھدی میں تیرے خون میں دلی ہوئی چین</p>	<p>فصل لے لے سا کنگان لے لے سبک سگام لے لے میں غنیمت سے سنبھلے دم کا بہشت کے بلبل کے کہہ دین کی باجو فوز دنیا طمع کو ہوا سبک بجایا دے</p>
<p>دکھلا دے صبر مع شہر بار روک لو یہ بھی ہے اک جہاد کہ تلواریں لو</p>	<p>غل عرش پر ہوا کہ سر اٹکندگی سے طاعت یہ ہی نماز یہ ہے بندگی سے</p>	<p>تین تین شمع کی چل ہی میں بھوپا سے سینہ سپر ہوا اپنے بنی کے نواسے سے</p>
<p>فصل نور کے بیانیہ میں کی تیغ شعلہ تیرے کو اس کے چوم کے پھر یہ کلام رہو گواہ اسے اسلحہ کی خام موت ہوا جسے قتل آپ پہ مظلوم خام</p>	<p>فصل امیر اکبر اپنے کھلے اٹھایا سے جاو کہ خرم یوں دو سر کج کو قاتل بنے آپ انسان جو تکی چکیا جاو چپکے کیسے نو بہلو بہلو پر کھانا</p>	<p>فصل جہاں ہے یہ جہاں جہاں ہوا دین کا رواج جسکی بدلتی ہو وہ آج دنج ہو جائے پاپا ہو فریاد جہاں کی نہیں کیا ہی ہو</p>
<p>کہو یہ روزِ حشر خباب کہ میں سب سے خوشی سے یا تیری میں</p>	<p>کی دل سے آہ فاطمہ کے نور میں نے آنکھیں تڑپ تڑپ کے پھر میں نے</p>	<p>بر باد ہو رہی ہے کمانی تلوں کی لٹا ہے گھر غلی کا دہائی رتوں کی</p>
<p>فصل رکتے جانیغ دلیر شہید کے لکھ آئے آفتاب پہ بادل سیاہ بیانیہ تیرے شہید افسانے وہاں بہائے خون ساکن نہاں</p>	<p>فصل رہ پڑے نو کہ جو شہید تیرے اک شور تھا کہ ہاں سے شہید کے زمین بہا ہوا جو غفلت اٹھل اپن نہایت میں تیری کہ نہ غافل ہو</p>	<p>فصل جہاں تھے گھر کے درج میں ہر جاو بہا ہوا شہید کی کونہ تھانہ چین خونین بن پڑے ہونے شہید تیرے جلانی تھی صفوں کے دھڑو اور چین</p>
<p>وقت اخیر غم میں جو ہا چین کو بڑے لگا لگا کے گرا یا حسین کو</p>	<p>وا حسرتا جگر گئی بستی جہان کی لوگو کہ مہر و لاش مر بھائی جہان کی</p>	<p>لٹتے ہوئے علی کی کھائی کو دیکھو سراہ و د کہ میں بھائی کو دیکھو</p>

مرثیہ میر مولیٰ  
فصل  
نور کے بیانیہ میں کی تیغ شعلہ  
تیرے کو اس کے چوم کے پھر یہ کلام  
رہو گواہ اسے اسلحہ کی خام  
موت ہوا جسے قتل آپ پہ مظلوم خام  
بن



۱۱۱  
 زینب فوجی تھیں کھینکے اصف  
 روز کے پورے نفعی راہ اور پورے  
 فانی کے کلمہ با تھا یہ ابن زینب  
 پانی پلاسے ساقی کو تر کا ہوں

۱۱۲  
 فصل کے آتی زد و جد کی صدا  
 زینب حسین ذات ہوا کا  
 صادق نے انپاد عدہ مطلق کیا ادا  
 پاسا کیا جان دو عالم کا مقتدا

۱۱۳  
 جلالی منہ کو بیٹے کے بیٹے  
 چہ چہ حسین کھانی محبوب  
 سوجان سے ان کھلی بولے کو  
 کھنکھے ہو کہ خواہے جو

۱۱۴  
 شجر ابھی نہ پھیر بہت تشنہ کام ہوں  
 کافر کو پانی دیتے ہیں میں تو امام ہوں

۱۱۵  
 پامال ظلم ہوتا ہے اب پیکر حسین  
 ہے ہے لئے ہے ہاتھ میں تل حسین

۱۱۶  
 نکلی ہوں گھر سے بلوہین انور شام کے  
 خیمے میں لیچو مرے بازو کو تھام

۱۱۷  
 اسم کہان میں ساقی کو تر کا ہوں  
 چپ ہو گئے یہ سنے تہ آسمان خباب  
 کیا ہے کو ذبح کرنے لگے غلام خراب

۱۱۸  
 بگاہ فوج کین میں جی نو شیب  
 زینب کی گئے پھرتی زینب شیب  
 پھوپھی خط انپا پینہ فصل کے پین  
 بکجا سیران پر شاہ شیب

۱۱۹  
 مظلوم کر بلا نوری غریب شیب  
 ذبیح بنوا نوری حسرت کے شیب  
 مقتول مارے نوری طاعت کے شیب  
 کشتہ خجانی مورت کے شیب

۱۲۰  
 دو فون گین گلے کی جو خنجر سون گین  
 لاش پسیرے فاطمہ زہرا لپٹ گین

۱۲۱  
 یون تڑپی تھام کر جگر دل زمین پر  
 اٹھ اٹھ کے جیسے گرتا ہی بسمل نہیں پر

۱۲۲  
 واسر تا کہ روح محمد کے سامنے  
 مارا مارا کے تجھے فوج شام

۱۲۳  
 جو پھیلے درود اس تنہا پور اسلام  
 جو قطع قطع غلام کی بیویں تھام  
 اور آئین چہ چلے ہو قاتل ام  
 ہوتا تھا ذبح تیر سر آتش

۱۲۴  
 نکلا تھا وقت ذبح ہوا کھون کا دم  
 ثابت یہ تھا کہ دیکھ رہے ہیں ام  
 بکلی ہوئی تھی منہ سے بان شکر دم  
 نازہ ہو تھپا تھا شکر کے دم

۱۲۵  
 ہاتھ میں لپکے نہ رہی کچھ چھوڑ نہ  
 نصیر بنے کر میں بکلی ہونے نہ  
 لاشے پر وقت ذبح نہ ہو چھوڑ نہ  
 جان آپ کے مرنے میں ہو چھوڑ نہ

۱۲۶  
 آنکھیں تو فاقہ کش کی نقاہت بندھیں  
 اور وا محرا کی صدا میں بندھیں

۱۲۷  
 مجروح لب کھلے تھے شہ تشنہ کام کے  
 نیرے میں تھے بندھے ہو گیا کام کے

۱۲۸  
 پھر جا بے گھر میں یا حسین پاکر رہیں  
 بھیا تبا ئے جاؤ کہ اب کیا کریں

۱۱۴  
 شجر ابھی نہ پھیر بہت تشنہ کام ہوں  
 کافر کو پانی دیتے ہیں میں تو امام ہوں  
 ۱۱۵  
 پامال ظلم ہوتا ہے اب پیکر حسین  
 ہے ہے لئے ہے ہاتھ میں تل حسین  
 ۱۱۶  
 نکلی ہوں گھر سے بلوہین انور شام کے  
 خیمے میں لیچو مرے بازو کو تھام  
 ۱۱۷  
 اسم کہان میں ساقی کو تر کا ہوں  
 چپ ہو گئے یہ سنے تہ آسمان خباب  
 کیا ہے کو ذبح کرنے لگے غلام خراب  
 ۱۱۸  
 بگاہ فوج کین میں جی نو شیب  
 زینب کی گئے پھرتی زینب شیب  
 پھوپھی خط انپا پینہ فصل کے پین  
 بکجا سیران پر شاہ شیب  
 ۱۱۹  
 مظلوم کر بلا نوری غریب شیب  
 ذبیح بنوا نوری حسرت کے شیب  
 مقتول مارے نوری طاعت کے شیب  
 کشتہ خجانی مورت کے شیب  
 ۱۲۰  
 دو فون گین گلے کی جو خنجر سون گین  
 لاش پسیرے فاطمہ زہرا لپٹ گین  
 ۱۲۱  
 یون تڑپی تھام کر جگر دل زمین پر  
 اٹھ اٹھ کے جیسے گرتا ہی بسمل نہیں پر  
 ۱۲۲  
 واسر تا کہ روح محمد کے سامنے  
 مارا مارا کے تجھے فوج شام  
 ۱۲۳  
 جو پھیلے درود اس تنہا پور اسلام  
 جو قطع قطع غلام کی بیویں تھام  
 اور آئین چہ چلے ہو قاتل ام  
 ہوتا تھا ذبح تیر سر آتش  
 ۱۲۴  
 نکلا تھا وقت ذبح ہوا کھون کا دم  
 ثابت یہ تھا کہ دیکھ رہے ہیں ام  
 بکلی ہوئی تھی منہ سے بان شکر دم  
 نازہ ہو تھپا تھا شکر کے دم  
 ۱۲۵  
 ہاتھ میں لپکے نہ رہی کچھ چھوڑ نہ  
 نصیر بنے کر میں بکلی ہونے نہ  
 لاشے پر وقت ذبح نہ ہو چھوڑ نہ  
 جان آپ کے مرنے میں ہو چھوڑ نہ  
 ۱۲۶  
 آنکھیں تو فاقہ کش کی نقاہت بندھیں  
 اور وا محرا کی صدا میں بندھیں  
 ۱۲۷  
 مجروح لب کھلے تھے شہ تشنہ کام کے  
 نیرے میں تھے بندھے ہو گیا کام کے  
 ۱۲۸  
 پھر جا بے گھر میں یا حسین پاکر رہیں  
 بھیا تبا ئے جاؤ کہ اب کیا کریں







۱  
 شاه که تخت و تاج پادشاهی  
 نکل آید از این خاندان  
 ۲  
 چنگ گویا خلدین سلیم کو  
 بیک عالم قریح بیست  
 ۳  
 نکل خجری کل بی بی و زین  
 و بی بی کل بی بی و زین  
 ۴  
 شاه که تخت و تاج پادشاهی  
 باز در اختیار کوری  
 ۵  
 شاه که تخت و تاج پادشاهی  
 باز در اختیار کوری  
 ۶  
 شاه که تخت و تاج پادشاهی  
 باز در اختیار کوری  
 ۷  
 شاه که تخت و تاج پادشاهی  
 باز در اختیار کوری  
 ۸  
 شاه که تخت و تاج پادشاهی  
 باز در اختیار کوری  
 ۹  
 شاه که تخت و تاج پادشاهی  
 باز در اختیار کوری  
 ۱۰  
 شاه که تخت و تاج پادشاهی  
 باز در اختیار کوری

۱  
 شاه که تخت و تاج پادشاهی  
 باز در اختیار کوری  
 ۲  
 شاه که تخت و تاج پادشاهی  
 باز در اختیار کوری  
 ۳  
 شاه که تخت و تاج پادشاهی  
 باز در اختیار کوری  
 ۴  
 شاه که تخت و تاج پادشاهی  
 باز در اختیار کوری  
 ۵  
 شاه که تخت و تاج پادشاهی  
 باز در اختیار کوری  
 ۶  
 شاه که تخت و تاج پادشاهی  
 باز در اختیار کوری  
 ۷  
 شاه که تخت و تاج پادشاهی  
 باز در اختیار کوری  
 ۸  
 شاه که تخت و تاج پادشاهی  
 باز در اختیار کوری  
 ۹  
 شاه که تخت و تاج پادشاهی  
 باز در اختیار کوری  
 ۱۰  
 شاه که تخت و تاج پادشاهی  
 باز در اختیار کوری

۱  
 شاه که تخت و تاج پادشاهی  
 باز در اختیار کوری  
 ۲  
 شاه که تخت و تاج پادشاهی  
 باز در اختیار کوری  
 ۳  
 شاه که تخت و تاج پادشاهی  
 باز در اختیار کوری  
 ۴  
 شاه که تخت و تاج پادشاهی  
 باز در اختیار کوری  
 ۵  
 شاه که تخت و تاج پادشاهی  
 باز در اختیار کوری  
 ۶  
 شاه که تخت و تاج پادشاهی  
 باز در اختیار کوری  
 ۷  
 شاه که تخت و تاج پادشاهی  
 باز در اختیار کوری  
 ۸  
 شاه که تخت و تاج پادشاهی  
 باز در اختیار کوری  
 ۹  
 شاه که تخت و تاج پادشاهی  
 باز در اختیار کوری  
 ۱۰  
 شاه که تخت و تاج پادشاهی  
 باز در اختیار کوری



[illegible]



۱۱۱  
 اگر کہ خدایان کے نام پر کوئی کلمہ  
 ہون تو تمام عبادتیں عامہ  
 و خصوصاً عبادتیں خاصہ  
 قبول ہوتی ہیں

۱۱۲  
 صورت اذان چنانچہ کہ  
 غنیمت کی طرح ہے  
 غنیمت کی طرح ہے  
 غنیمت کی طرح ہے

۱۱۳  
 تقصیر سے بچنے کے لئے  
 دعا کے بعد اذان پڑھنا  
 اگاہ ہون خدا مہربان  
 اگاہ ہون خدا مہربان

۱۱۴  
 یوں امر مسلموں پر وہ قبول شگفتہ  
 جیسے ہوں مصلحت پر قبول شگفتہ

۱۱۵  
 حضرت کے فدا کرنا باری کے لئے  
 آواز مجھ سے اس آواز کے لئے

۱۱۶  
 سمجھے ہیں کہ بیکس پر ختم رسل ہے  
 ہر غول میں تل سنہ کو نین کا غل ہے

۱۱۷  
 دعا کے لئے اذان کہ گویا ہے  
 دعا کے لئے اذان کہ گویا ہے  
 دعا کے لئے اذان کہ گویا ہے

۱۱۸  
 جب بعد اذان کے پڑھنا  
 بصورت حسن و قوت  
 بصورت حسن و قوت

۱۱۹  
 آواز ہون سکھانے کا بیجا  
 آواز ہون سکھانے کا بیجا  
 آواز ہون سکھانے کا بیجا

۱۲۰  
 جھومی ہم استیجار ہمین و جہ میں آ کے  
 آواز گلوں نے بھی سنگی گان لگا کے

۱۲۱  
 قدسی گران تھے فلک پوری سی  
 رحمت تھی مسافر کی نماز سحری سی

۱۲۲  
 فاقے ہوں ہر اک ہاشمی مطلبی کو  
 پانی نہ ملے سدا رسول عربی کو

۱۲۳  
 اذان محمد کا اذان چنانچہ  
 اذان محمد کا اذان چنانچہ  
 اذان محمد کا اذان چنانچہ

۱۲۴  
 آنسو سے عبادت اذان و قوت  
 آنسو سے عبادت اذان و قوت  
 آنسو سے عبادت اذان و قوت

۱۲۵  
 تم آگے بڑھ کر حبیب انجیل  
 تم آگے بڑھ کر حبیب انجیل  
 تم آگے بڑھ کر حبیب انجیل

۱۲۶  
 تھرا گئے دل کے باد جوڑے تھے  
 تباہی بچان کس طرح صف میں کھڑے تھے

۱۲۷  
 بکیر کے نور دم بکیر کر گئے  
 اب آخری سجدہ تہ نہیں کر گئے

۱۲۸  
 اک شور ہو اچھین اب نہ کوڑا کے  
 چمن سے نکلنے لگے تلوارین کوڑا کے







<p>۱۰۰ خونکے وہ لمبے سر زینت کج فرمایا اب لودہ خون ہو گیا بیکار تھیجا زنجیر نو تار کا مو جاک رہی تھی جلاخت لیل و لعل</p>	<p>۱۰۱ فرمایا وہ سامان میں کج جمع تھا غریبوں کا دم کج تکھن کوئی روتا تھا کوئی تپتا تھا نہیں تھیں انہوں پر قہار</p>	<p>۱۰۲ اسی بانو عالم اسطر کو سنبھالو پہلی میں بیٹے کو سنبھالو جادو میں بیٹے کو سنبھالو میاں بی بی باری کو سنبھالو</p>
<p>منہ شام و شام کو نہ دیکھو نہیں چھوٹا ماتم میں حسن کے ابھی وہا نہیں چھوٹا</p>	<p>جزور و غریبی کوئی دلدار نہو گا ہمدم کوئی جز غریب نہو گا</p>	<p>کر دم کہ پیاری ہے غریب لڑکا کی یہ لادلی ہوئی ہر شہ عقدہ کشا کی</p>
<p>۱۰۳ بجائے غم دل کوئی تھی نہ ہو رہی تھی بے باکی کو بے باک کینو کہیں غم عزت نہ ہو ایسی جانی ابھی تھی نہ ہو</p>	<p>۱۰۴ افسوس کہ سواری تھی نہ ہو تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں نہ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں نہ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۰۵ اس عزیزان نہ تھی نہ تھی تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>سمجھانے تھی غم نہ تھی نہ تھی بھائی کیلئے مان کی طرح روتی تھی نہ تھی</p>	<p>تھکتے تھے وہ جہنم اگلنے کو نہ تھی نہ تھی میں ہا رخی کھلے بے تھکتا تھا نہ تھی نہ تھی</p>	<p>دھیان سکنا نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی ایذا نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>
<p>۱۰۶ رہی تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی وہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی وہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی وہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۱۰۷ وہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی وہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی وہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی وہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۱۰۸ وہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی وہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی وہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی وہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>
<p>خون جلا اس غم نہ تھی نہ تھی نہ تھی سامان ہی بھر چکو نظر آتا نہ تھی نہ تھی</p>	<p>لاش کوئی کار ٹیگا نہ تھی نہ تھی نہ تھی اک گرد کا ہو گا کفن اک خون کی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>بکڑ میں اگر بات نہ تھی نہ تھی نہ تھی موت کی میں نوڈی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>



[illegible]







<p>۵۵۱ نہاں ہے عطر نشان لعل سا بھی گلزار بھی ایک بو بہار بھی نہیں ہے ابوری امیر و امیر بھی نہاں ہے عطر نشان لعل سا بھی</p>	<p>۵۵۲ کتنے رشتہ تو سے ملو چھائی بھی جلایں حیران ہماری بھی رونق بھی ہو نیکی وہ ساری بھی کھلے کھلے باد ہماری بھی</p>	<p>۵۵۳ اس لعل سا کی جو کجائی بھی سنبھل تو وہاں جی بچ بھی اس بھول سے عارف کی نصیب بھی عشق عرق نیم گل تر لعل بھی</p>
<p>۵۵۴ لطف سا ہمیں ہے ہمہ دانی نہ ملیگا اس مطلع پر حبتہ کائناتی نہ ملیگا</p>	<p>۵۵۵ پوچھا جو صبا نے کہ ارادہ ہی کہاں اترا کے وہ بولی جستانِ خاں</p>	<p>۵۵۶ دیکھے جو کبھی شہم یہ اسکی جن میں آنکھیں کھلیں شہم سر زگر کی جن میں</p>
<p>۵۵۷ وہ غیبیہ شہم دین کر نہ شہم جو زبیر مرید آپ کی سیانے کے ہیں شہم بہم پر ہیں شہم دین کر نہ</p>	<p>۵۵۸ نہاں کا وہ ادج وہ جاہ بھی آگے ہی رہے طلبے شہم بھی جاننا زون کو رہے شہم بھی عاش علی شہم از عالم بھی</p>	<p>۵۵۹ تہی ہوئی تو ہیں شہم بھی بل کا کہی ہوئے ہیں شہم بھی عجاز نمایان ہیں شہم بھی نور شہم ہے شہم بھی</p>
<p>۵۶۰ کیا رعب بھری ہیں دیباہ کی آنکھیں دکھلاتی ہیں آنکھیں اس قدر کی آنکھیں</p>	<p>۵۶۱ غل تھا کہ عجب نشان نکھوڑ کیا سنے تھے پر اب سرور و آن نکھوڑ کیا</p>	<p>۵۶۲ اس حسن کے دنیا میں کہاں ہوئی نگہ زرت عاشق جو زح زلف کے میں ہوئی نگہ زرت</p>
<p>۵۶۳ وہ لعل تن کی زبان جہاں برائت میں عجز ہے اقبال نہاں ہے زبان فاطمہ کمال نہاں ہے زبان فاطمہ کمال</p>	<p>۵۶۴ سن ج عبات لاؤ کوئی بھی کیا شہم اس کی بھی نہاں ہے شہم کی بھی نہاں ہے شہم کی بھی</p>	<p>۵۶۵ نہاں ہے شہم کی بھی نہاں ہے شہم کی بھی نہاں ہے شہم کی بھی نہاں ہے شہم کی بھی</p>
<p>۵۶۶ اسات کو قائل ہیں عجز طلب میں محبوب خزانے نہیں جو سپاہ میں</p>	<p>۵۶۷ نہاں میں وہی ضویر وہی خوشبو نہیں خستہ جوان کے رسول ای نہیں</p>	<p>۵۶۸ غل تھا کہ یہ فوج کسی گلزار میں کم ہے چھوٹا سا ہی لشکر پڑا جاہ و شہم ہے</p>











<p>صفحہ ۱۰۰ خبروں سے مری نہ کوئی کہہ کر کیا ہے محب کو سپرد دین سرور کیا ہے خبر کا بدن خون میں نہ ہو کیا ہے بہ چاہ میں باقی ہے مری نہ کوئی کہہ کر کیا ہے</p>	<p>صفحہ ۱۰۱ بلبل ہوئے تیرے جگن ہیرو کیلے میلے ہوئے تیرے خنک ملائی ہوئی کجا سے علم کو کہیں نہ تیرے اور کہیں نکلے قدر انداز کا تو کوئی سب کجا</p>	<p>صفحہ ۱۰۲ کردن جو شمار اکھی کی طرح کر اکل نین دوران فلک نہ ہو کر کافور سے ذراغ کلف روؤ نہ کر مری نہ کوئی کہہ کر کیا ہے</p>
<p>تایت نہ کوئی ران نہ سینہ کوئی چھو بیڑا کوئی چھوڑا نہ سینہ کوئی چھو</p>	<p>چلو نہیں رکھو تیرے سامنے اکے سینے کو بدن کر دیا شاہ شہزاد کے</p>	<p>ہر رنگ میں خاطر مری نہ طور ہے رب کو جاموں تو میں ارگردن سبیل شہ کو</p>
<p>صفحہ ۱۰۳ اسلام کی جلوہ نمائی ہو چکی ہے ازبہ ایمان کی صفائی ہو چکی ہے باس گل نشینے باقی ہو چکی ہے زنت صیغہ خانوہ باقی ہو چکی ہے</p>	<p>صفحہ ۱۰۴ بہم ہوئے تیرے سچے مونی تر نشین دل کے کہا جا رہے تیرے خونین دیکھو صفت اول ہے جو حکم کیا بیلا نہیں جانے لگے دل نکلے کا دل</p>	<p>صفحہ ۱۰۵ منظور ہو کر تیرے کا منہ ہے جام خشاوین مری صبر تیرے کام جام بیاد ہی اکل ہوئی جو گوارا نہیں جانے جا کر بھیجے اوں کام</p>
<p>خونین چمن کفر اگر غرق ہو تا پھر یوں حق و باطل میں کبھی فرق ہو گا</p>	<p>شہزادہ گیار کے سواروں کے پردن پر جاتے یہ کہاں تیغ دو پیکر تھی سرور</p>	<p>جاہینگے تو گھر بھی ترا تاراج ہو گا جہنگ کہ جے گا کبھی محتاج ہو گا</p>
<p>صفحہ ۱۰۶ جن بھی اسٹھ لکھنے تیرے کجا دم نہ ہو نہ کجا بھی تیرے کجا تیرے تیری تیری تیری تیری نہیں تیری تیری تیری تیری</p>	<p>صفحہ ۱۰۷ یار صفت لشکر جہاں کی ملوار ترنے لگی جگلی جگلی ملوار سرتی تھی خنک تھی تھی تھی اس کا یہ ہاتھ ہے اس کی ملوار</p>	<p>صفحہ ۱۰۸ حضرت کی طرف دیکھو بولا تو تھکا بود اسنیں کجھ کرے سلامت ملوار جانب کے کہاں آپ کہہ بامر ملوار نہیں تیری تیری تیری تیری</p>
<p>پھرتی ہو دکھائی ہوئی اپنی جگہ تک جامے میں سمانی نہیں ق فکالت تک</p>	<p>خیر کی طرح آب کی تھی حرب غضب ہے رؤر اسکا قیامت ہے مری غضب ہے</p>	<p>سکا وہ لعین سخن تلخ سنا کر یان رہ گھر حضرت لبشر کی جبار کر</p>



<p>۱۴۰          چڑھ کر وہ قضا و قدر میں پکار نہ سکی          کیا ہو سے جنت تک نہ سنگار نہ سکی          بیکر چار منہ سر باہر نہ سکی          جلی تو سہی اور وہ خود بخود نہ سکی</p>	<p>۱۴۱          جب نہ کھانچ نہ نہن نہ سکی          کوئی جو ادھر نہ سہی نہ سکی          نہ کھانچ نہ نہن نہ سکی          نہ کھانچ نہ نہن نہ سکی</p>	<p>۱۴۲          جان نہی جانے نہ نہن نہ سکی          وہ بھی امان نہ نہن نہ سکی          نہ نہن نہ نہن نہ نہن نہ سکی          نہ نہن نہ نہن نہ نہن نہ سکی</p>
<p>مقررے کر میں گئی مرکب میں کرے          بیچ کتے ہیں موت اگر سر نہی نہیں ہے</p>	<p>وہ خاک تھا جو مر کے جہاں گیا رہیں          ہر لاش سے اٹھ اٹھ کر وہاں گیا رہیں</p>	<p>یاں بھی نہ بچو گے یہ قطار میں کھڑی ہیں          آنکھیں در جو ہر کی نکھیں تواری ہیں</p>
<p>۱۴۳          دکھاؤ کی تہ پہلی گئی گھٹائی ساری          کھلے قدم نہ چھو گئی گھٹائی ساری          عمارت ہو وہ غول کھٹائی ساری          عمارت ہو وہ غول کھٹائی ساری</p>	<p>۱۴۴          ہر گول میں بنجام قضا و قدر کوئی          نہ کوئی نہ نہن نہ نہن نہ سکی          نہ کوئی نہ نہن نہ نہن نہ سکی          نہ کوئی نہ نہن نہ نہن نہ سکی</p>	<p>۱۴۵          بین با بین نہ نہن نہ نہن نہ سکی          نہ نہن نہ نہن نہ نہن نہ سکی          نہ نہن نہ نہن نہ نہن نہ سکی          نہ نہن نہ نہن نہ نہن نہ سکی</p>
<p>بولی اجل اب دیکھو غا کا حوزہ ہے          سرکش ہو تو بہ خاک کو تیلے کی سہا ہے</p>	<p>زنگ اڑتا تھا دل مضطرب تھا بے رکے          تھی آگ غضب کی کہ جلا آجھے رب کے</p>	<p>زنگین ہر بدن لائق گل پر ہی ہوں          سہرا ہے مری سر پہ کہ جنت کی ہی ہوں</p>
<p>۱۴۶          کھٹائی تہ پہلی گئی گھٹائی ساری          کھٹائی تہ پہلی گئی گھٹائی ساری          کھٹائی تہ پہلی گئی گھٹائی ساری          کھٹائی تہ پہلی گئی گھٹائی ساری</p>	<p>۱۴۷          انت تھی تھی کسی کو نہ نہن نہ سکی          نہ نہن نہ نہن نہ نہن نہ سکی          نہ نہن نہ نہن نہ نہن نہ سکی          نہ نہن نہ نہن نہ نہن نہ سکی</p>	<p>۱۴۸          کھٹائی تہ پہلی گئی گھٹائی ساری          کھٹائی تہ پہلی گئی گھٹائی ساری          کھٹائی تہ پہلی گئی گھٹائی ساری          کھٹائی تہ پہلی گئی گھٹائی ساری</p>
<p>میں بہ گری چھین اس ل کے گرا وہ          موت بھی مبدل ہوئی یوں جلکے گرا وہ</p>	<p>اسدی برش شمسہ و حیران ڈو جوتا          ہر آئہ چار آئہ کا تیغ سے دو جوتا</p>	<p>تلوار کا منہ دیکھتا تھا کوئی نہ پھر کے          کہا ڈر تھا کہ سر پہ بھاگنے تھے خاک پر کے</p>



<p>۱۰۰          صبا کے جو بیڑے میں ملواری تھی          ایسی تھی کہ صند کی جھڑکوں کی          لکڑی میں بین خون کو دیکھیں تو          وہ جو ہر سر پر جاوے تو</p>	<p>۱۰۱          آمادہ تنہا تھا زار          فوج کی کھانا چھاتی تھی کھانا          سران میں بیٹھے تھے زار          نہ نہیں تھی زمین کو وہاں تھا زار</p>	<p>۱۰۲          شہباز سا از کربو گذرنا تھا بروک          گر روتے تھے ہاتھوں کی تیر خود سروک</p>
<p>۱۰۳          ہر گشت چوچھے بیان شام          خون کا امین صند میں تھی صام          کرتی تھی شہنشاہ خورشام          میں سپاہیوں کی خون چھوچھے</p>	<p>۱۰۴          کیا خوش تھا شہنشاہ شہنشاہ          نہ کہیں تھے کسین منج و شہر          فوج میں سر پر تھی کمال و شہر          جیل میں سر پر تھی کمال و شہر</p>	<p>۱۰۵          جس غل پر آئے نہ بچا ایک بھی سو میں          آگے ملک الموت تھا موت اسکی چو میں</p>
<p>۱۰۶          اس فوج میں جو بیڑے میں ملواری تھی          رجب پر تھے خون کے شہنشاہ تھی          نکلا بھی جو وقت کوئی تھی کوئی تھی          پار کیا باجگاری کیا سانے تھی</p>	<p>۱۰۷          ملواری کا وہ بیڑا وہ جلائی تھی          تھی تو تھی تھی تھی تھی تھی          طاووس کا جلا وہ تھی تھی تھی          اسواروں کی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>۱۰۸          غزت سے روم آہو وقت بھول گئے تھے          اڑ جانے کو مرغان چمن بھول گئے تھے</p>



[illegible]











<p>۱۳۶ مردوں کے اسکی تھیں کی تھیں کہ اور دینے لگا انچہ خیریں پر جا کر نہیں شہید اللہ بھر آئی جو جہاں ظالم نے سپرد کی انکو کوئی</p>	<p>۱۳۷ کہ تھا میں خود کا کہیچو کنگر تنگر نہ دینے کہایا تھیں صفدر اور جا جو کیا تھیں تہی اٹھ کر منظر سے بھی ہلا ہو کر چھوٹے</p>	<p>۱۳۸ اگے ہی جا تھے تو نے پتلا اور جاتا تھا اس صفت پہنچا کر ہزار چلیا تھیں ہزار اور ہزار اور ہزار نہایت تھے وہ آہن میں جو تھیں</p>
<p>۱۳۹ صدقہ یسوعی شہنشاہ و بشر کے اک ہاتھ میں دو ہو گئی پر کالے پر کے</p>	<p>۱۴۰ یہاں سے یہ کھلے امام ازلی تے یوں دیکھ کر ہی باکچ مارا تھا علی</p>	<p>۱۴۱ ہوتی تھی فدا روح سکند شہنشاہ پر دوست تھا جہاں تو نگار شہنشاہ میں پر</p>
<p>۱۴۲ گرن جو پوری باطن ظالم کی ان آہیں غنہ کی طرح نہروں کی بنیاد تھی خانہ جنت کو سنوں کی پیری ہی خفاک پہنچو کر خون</p>	<p>۱۴۳ یوں جو پوری غنہ ظالم کی جس طرح غنہ کی طرح نہروں کی نزدیک تھیں اس کے پہنچو کر خون یوں پورا دن چلے نہا ہو</p>	<p>۱۴۴ الہی فدا داری و جانا تھی رہ کر تھیں غنہ کی طرح نہروں کی پہنچو کر خون کی طرح نہروں کی ظالم کی غنہ کی طرح نہروں کی</p>
<p>۱۴۵ صفر کے صد آدمی بہت آیا تھا گر کے اب کمیت سے کران کو بڑھا تیج پر کے</p>	<p>۱۴۶ جس جاتھا بن سعد وہیں پھر گھر حضرت جار آئے والوین مگر گھر گئے حضرت</p>	<p>۱۴۷ ماٹھے سے پکڑا تھا عرق خون کے تیر آتا تھا حضرت بہ توار جاتا تھا سچ</p>
<p>۱۴۸ یہ کہے تھے منہ میں چکر ہوا زور جس طرح ہلا کیا اک ہاتھ وہ نامور پھر کا جو فرس نہ وہ نہ ہو نامور کرنے لگا پھرتے نہ ہو نامور</p>	<p>۱۴۹ دور کے سمندر زکوارہ نہیں تھا تھا شور کہ شہر میں جا تے تھے منہاں غنہ کی طرح نہروں کی لاکھوں کی طرح نہروں کی</p>	<p>۱۵۰ قیاب تھا اس فکر میں غنہ کی طرح رنگے انھیں لیکے نکلیا وہیں کی طرح پھر تھیں ادا دھار اور دھار صبر نہ ہو تھیں غنہ کی طرح</p>
<p>۱۵۱ گردن کو نہ اس صاحب شہر نے پکڑا پہنچے میں گریبان زرہ شہر نے پکڑا</p>	<p>۱۵۲ تینوں سو نظر وقت زد و کشت پھر لکڑیے ہو سینے کے مگر کشت پھر</p>	<p>۱۵۳ جب رکوئی بانی سر کر تھیں شہر اگلے سمٹا کر وہ سپر کر تھیں شہر</p>







<p>۵۱۶</p> <p>ابن خبابہ برادر بن ابی جراح کہو صاحب ابن خبابہ صاحب جراح کہو صاحب</p>	<p>۵۱۷</p> <p>جبریل بن جابر کہو صاحب جبریل بن جابر کہو صاحب</p>	<p>۵۱۸</p> <p>وان بن جابر کہو صاحب وان بن جابر کہو صاحب</p>
<p>۵۱۹</p> <p>ابن خبابہ صاحب جراح کہو صاحب ابن خبابہ صاحب جراح کہو صاحب</p>	<p>۵۲۰</p> <p>جبریل بن جابر کہو صاحب جبریل بن جابر کہو صاحب</p>	<p>۵۲۱</p> <p>وان بن جابر کہو صاحب وان بن جابر کہو صاحب</p>
<p>۵۲۲</p> <p>ابن خبابہ صاحب جراح کہو صاحب ابن خبابہ صاحب جراح کہو صاحب</p>	<p>۵۲۳</p> <p>جبریل بن جابر کہو صاحب جبریل بن جابر کہو صاحب</p>	<p>۵۲۴</p> <p>وان بن جابر کہو صاحب وان بن جابر کہو صاحب</p>
<p>۵۲۵</p> <p>ابن خبابہ صاحب جراح کہو صاحب ابن خبابہ صاحب جراح کہو صاحب</p>	<p>۵۲۶</p> <p>جبریل بن جابر کہو صاحب جبریل بن جابر کہو صاحب</p>	<p>۵۲۷</p> <p>وان بن جابر کہو صاحب وان بن جابر کہو صاحب</p>
<p>۵۲۸</p> <p>ابن خبابہ صاحب جراح کہو صاحب ابن خبابہ صاحب جراح کہو صاحب</p>	<p>۵۲۹</p> <p>جبریل بن جابر کہو صاحب جبریل بن جابر کہو صاحب</p>	<p>۵۳۰</p> <p>وان بن جابر کہو صاحب وان بن جابر کہو صاحب</p>
<p>۵۳۱</p> <p>ابن خبابہ صاحب جراح کہو صاحب ابن خبابہ صاحب جراح کہو صاحب</p>	<p>۵۳۲</p> <p>جبریل بن جابر کہو صاحب جبریل بن جابر کہو صاحب</p>	<p>۵۳۳</p> <p>وان بن جابر کہو صاحب وان بن جابر کہو صاحب</p>



<p>مرثیہ میر حسن          کجاں کجاں کجاں کجاں          کجاں کجاں کجاں کجاں          کجاں کجاں کجاں کجاں          کجاں کجاں کجاں کجاں</p>	<p>مرثیہ میر حسن          کجاں کجاں کجاں کجاں          کجاں کجاں کجاں کجاں          کجاں کجاں کجاں کجاں          کجاں کجاں کجاں کجاں</p>	<p>مرثیہ میر حسن          کجاں کجاں کجاں کجاں          کجاں کجاں کجاں کجاں          کجاں کجاں کجاں کجاں          کجاں کجاں کجاں کجاں</p>
<p>دراستی عمرین کیوں ہے نہ کوئی          حضور کیا ہی جو ماد کا سامنے چھوڑے</p>	<p>تبا و جاوید ملن ہوئے بخت جان          گدائی بانی کی کر نیکو کسر جان</p>	<p>بہرے ماورائے شاداب بچھرتی ہے          ہزار صیف کے بانو کی کوکھ اجڑتی ہے</p>
<p>مرثیہ میر حسن          کجاں کجاں کجاں کجاں          کجاں کجاں کجاں کجاں          کجاں کجاں کجاں کجاں          کجاں کجاں کجاں کجاں</p>	<p>مرثیہ میر حسن          کجاں کجاں کجاں کجاں          کجاں کجاں کجاں کجاں          کجاں کجاں کجاں کجاں          کجاں کجاں کجاں کجاں</p>	<p>مرثیہ میر حسن          کجاں کجاں کجاں کجاں          کجاں کجاں کجاں کجاں          کجاں کجاں کجاں کجاں          کجاں کجاں کجاں کجاں</p>
<p>نہ مورد آنکھ پیکر واسطہ صغر          رفاہ دو عملی اکبر کا واسطہ صغر</p>	<p>یہ دکھ ہے جان اور عمر میں اسی میں          اشارہ نہ کسی آنکھوں میں کہ پاس میں</p>	<p>جہان سرا صغر مصوم کوچ کرتا ہے          یہ بیربان چھوٹنے کا پیا ساقمرا ہے</p>
<p>مرثیہ میر حسن          کجاں کجاں کجاں کجاں          کجاں کجاں کجاں کجاں          کجاں کجاں کجاں کجاں          کجاں کجاں کجاں کجاں</p>	<p>مرثیہ میر حسن          کجاں کجاں کجاں کجاں          کجاں کجاں کجاں کجاں          کجاں کجاں کجاں کجاں          کجاں کجاں کجاں کجاں</p>	<p>مرثیہ میر حسن          کجاں کجاں کجاں کجاں          کجاں کجاں کجاں کجاں          کجاں کجاں کجاں کجاں          کجاں کجاں کجاں کجاں</p>
<p>یہ داغ وہ ہر کہلین مجھے نہوگی          تھارے ساتھ دیر یا چہان کھوگی</p>	<p>پدر کو مان کو صغیفی میں داغ دہریں          گلا ہی ہو کھا ہوا الہی سانس لیتی میں</p>	<p>زبان جو ساہو بانی اگر نہیں صاب          میں لٹ رہی ہوں مھین کچھ نہیں صاب</p>



[illegible]



<p>۵۱۰ چلے چلے جو ہو چو چو بار بجاری باغیچہ درختینار علی در پہلے پہل تک سے پہلے نیچا تو گئے کہ جسے نصیب</p>	<p>۵۱۱ بلا بین کی سبھون کا غلط حافظہ بجاری مان کر سے غلط حافظہ سوار دو جانب ملک بغلط حافظہ بیان تیار ہوا سے دلور غلط حافظہ</p>	<p>۵۱۲ فریب فوج جو ہو چو چو بار بجاری باغیچہ درختینار علی در پہلے پہل تک سے پہلے نیچا تو گئے کہ جسے نصیب</p>
<p>جین تو جان بھی دوں کیو طوی بیجاری کرتے ہیں کس کیو طوی</p>	<p>مختصیل مان رسول الہ میں سوٹیا مختصیل علی ولی کی پناہ میں سوٹیا</p>	<p>روان ہیں اکھنڈ اشراق چھک چھک ہمارے سامنے بیت کو یکے آمین</p>
<p>۵۱۳ یکے اکھنڈ سر نہ پایا پتہ جھنڈو سے بال سنواری بلا پتہ عامہ کھدیا جھوٹا سا چادر پتہ نیچا چکی سے کرنا بھی پتہ</p>	<p>۵۱۴ نکستار چوڑی کوئی سکنیہ مانی مختار مشک کوئی نثار بجانی عجائز رکھتے نہ ہماری شکرانی پیشانی سے کہہ دوں چو چو بجانی</p>	<p>۵۱۵ بجاری شاد نہ پتہ نہ درخت تارییف نالین کی جسم کی جان بلا نقیب غریب روہ ہر جان سرخ سیدہ درخت نہ ہر جان</p>
<p>کہا کہ بیوہ بوسے نونال مرا صنیر عمر میں دولہا بنا ہر لال مرا</p>	<p>گرا یک جام بھی پانی کا پا پو بھیا ہن کی پائیں نہ تم بھول جا پو بھیا</p>	<p>اسید قطع ہے اب اسکی زندگانی کی نہ اودھو کی دیک نہ ہون پانی کی</p>
<p>۵۱۶ یکے اکھنڈ سر نہ پایا پتہ جھنڈو سے بال سنواری بلا پتہ عامہ کھدیا جھوٹا سا چادر پتہ نیچا چکی سے کرنا بھی پتہ</p>	<p>۵۱۷ سکینہ کرکیتی بیان کردہ بیکر کوئی نکل سے بیکہ گاہ عبارت دعا و خیر نہ پناہ جان عجائز تھا وہ دشمنان جان</p>	<p>۵۱۸ نارہ سحر کی تھوڑی سی روشن بجاری شاد نہ پتہ نہ درخت تارییف نالین کی جسم کی جان بلا نقیب غریب روہ ہر جان</p>
<p>کمان یہ گھر سے بدل کر لباس ہر روز کما سیلینے وادی کو پاس ہر روز</p>	<p>گر تجلی حق کا طور پیدا ہوتا جراغ قناتہ دامن یہ نور پیدا ہوتا</p>	<p>بچے نہ سینہ سجاد کے تلے اصغر لگا وہ تیر کہ چکی تلمک لے اصغر</p>



<p>مرثیہ بڑا صاحب کے پیر و پڑا اٹھائی جو کہ برستہ بنت سب کو بچا کرے رانہ ترابی چھوٹے چاہے</p>	<p>مرثیہ کھڑے کھڑے جلا کھڑے کھڑے جلا کھڑے کھڑے جلا کھڑے کھڑے جلا</p>	<p>مرثیہ اٹھائی کے جو کہ اٹھائی کے جو کہ اٹھائی کے جو کہ اٹھائی کے جو کہ</p>
<p>مرثیہ مرے ادھر ادھر کو تو رخمی بازو تھا گلے میں بچے کے برستہ ترازو تھا</p>	<p>مرثیہ ہمارا ماہ لقا خون میں بھر گیا بانو ترتیب کے بہ معصوم مر گیا بانو</p>	<p>مرثیہ منہ بانو نے پیا تو کٹ گئے شیر لٹا کے خاکہ میت کو مہنگے شیر</p>
<p>مرثیہ کڑی جو سانس نہ چلا پیر کے کھو گیا دین کے دو دو بھائی کھان بکھا خون کی</p>	<p>مرثیہ کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے</p>	<p>مرثیہ کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے</p>
<p>مرثیہ دکھائی شکل اجل کے تو ڈر گئے اصغر بٹکے باب کی چھائی تو مر گئے اصغر</p>	<p>مرثیہ تباہ ترستہ کس جگہ صاحب یہ کیا کہا کہ کلجہ نگ گیا صاحب</p>	<p>مرثیہ نہ تھا مو صا جو مجھ خیر جان کو رکھ دو جو ان کو رکھ چکی اسے زبان کو رکھ دو</p>
<p>مرثیہ کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے</p>	<p>مرثیہ کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے</p>	<p>مرثیہ کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے</p>
<p>مرثیہ دعا بربخیر روح رسول یوگی بتول خیرین اسمن کی وادی یوگی</p>	<p>مرثیہ یہ شرم کیسی ہے پیر یو لیے صاحب مرے پس کا نور امنہ تو کھو لیے صاحب</p>	<p>مرثیہ کسے دکھاؤں یہ شکا و صلا بولو کو بچھڑ گیا مرا بچا پلا ہوا لو کو</p>



مجلس  
فرستادگان  
مجلس دارالکتاب

جہانگیر صفحہ نمبر کیا ہے  
یہ لاڈلا مرزا بنو و مرزا کیا ہے

فدا کرو مجھ ان بھولے بھولے کا دل پر  
ستارے بھونہ صدمے کے چھلکے بانوں پر

[illegible]

چھوٹے دھینے میں بوجھت آگئی بیٹا  
ان اکیڑوں کو نظر کسی کھا اگئے بیٹا

اشعار کے لیے منتخب علی اصغر  
علی دین علی

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين

بھی تھے رتنہ بھی مر رہی ہو گئی تھی  
کھٹا چور و دھو تو آری ہو گئی داری

نظم  
یہ دلی وصال سفت کیوں ہے صدف  
نوازش بیکارے تم گھڑیوں کے صدف  
ہما نکاح صافی ہے انشدروں کے صدف  
یہ کہ شکر بہار ہے کہے صدف

۱۰۰  
 لڑیکا کون جا لا جو رو کے بیٹا  
 آدھی صیڑی قبرین کس طرح سوو گے بیٹا

الحمد لله  
الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا  
هدى الله لنا  
ولا لولا  
هدى الله لنا  
ولا لولا  
هدى الله لنا

بہارِ نیکوئی و نیکو نامہ

واللہ ولی المتقین  
یغفر الذنوب

سلام  
ہے خاک اور اکبر کا ہے اس کا  
اگر تھی ہے روح زور سے اس کا  
بلاش کا دعویٰ ہے یہ ہے اس کا  
میں وہی ہے کہ یہ ہے اس کا  
بہترین ہے کہ یہ ہے اس کا







<p>۴۱          بخت کائنات غرض میں ہے جو صغیر          یعنی ہفت نادک فاضل ہے جو صغیر          ہاتھوں پہ بیان صورت سب کے جو صغیر          بابا سے چھپے خلد میں اعلیٰ جو صغیر</p>	<p>۴۲          بدائع و بابا کو دیو شفا منی          بطن چھڑا ناہی زخا شفا دانی          لکھا بد اللہ کا جانی          کر کے بھی بھوہر اور کبیر کی جانی          جبین ترا اور کبیر کی جانی</p>	<p>۴۳          ناگاہ بن کاہل ظلم بیکار          کیوں کسانا نے بیکار          دنیا سے جگہ کوئی تیری سدا          اس کے کوہ دار ہی ہو جا بیکار</p>
<p>۴۴          ستم کھولے تھے اور تھا سانس کا بھی          بیان جو گلے میں تھا تو بکا نہیں گلا تھا</p>	<p>۴۵          دوزخ کلمجین ہیں تم دوزخ کے غم کو          وہ بر بھی سے مار گئے تم تیر ستم کو</p>	<p>۴۶          نا کا جسے ہرگز نہوا غل خطا کا          بازو بھی تو چھید ہے امام دوسر کا</p>
<p>۴۷          لاشے کو لیے بیٹھے سب دال          پھر نہ تو ہو چکی ہوئی اگر سب جاہ          اور پیر ملتی علی صغیر نکاح</p>	<p>۴۸          ای کبریا کے بجائی علی صغیر          ای سبط بیک کے فدائی علی صغیر          ای سبط جان نبی تنوائی علی صغیر          بکلیف غضب نبی اٹھائی علی صغیر</p>	<p>۴۹          پہلے اپنے جو نزدیک کیجے تھکا          الودہ خون باغہ پر حضرت کا سر          زمانے لگے رو کے یہ سبط بیک          ہانا سے زونگاری فرما دیکر</p>
<p>۵۰          رقت نمولی ضبط شمشادہ میں سے          گردن سے لہو بہنے لگا دودھ میں سے</p>	<p>۵۱          پانی نہ ملا خون میں تر ہو گئے بیٹا          تیرا با تو بابا کی سپر ہو گئے بیٹا</p>	<p>۵۲          اصغر نے دیا حشر ملک ساتھ ہمارا          کل ہو گا گریبان ترا اور ہاتھ ہمارا</p>
<p>۵۳          ملائے کہ رو علی صغیر علی صغیر          کیا ہو گئے زبان میں تیر علی صغیر          برادر سے بیات سے دلبری علی صغیر          پتیا ہون لکھ تھیں علی صغیر</p>	<p>۵۴          بلال و کلاب کیا کرون میں پیکار          گرجاؤں کو سوار جاؤں تو پیکار          کیمبلی جو کرون سے نہ پیکار          کیمبلی کیمبلی یا نبوی ان پیکار</p>	<p>۵۵          بچکون ثابت ہوئی اس کی نصیب          بانی کے لیے آبا بھائی گزیر لگا کر          نطاؤں کا مصوہ تھا بابا سنا ہے بچہ          نہایت کر تو بڑا لاولاد ظالم ہے بچہ</p>
<p>۵۶          بچن میں بڑے ظلم و ستم سے گئے بیٹا          دم توڑ کے ہاتھوں پہ مر رہ گئے بیٹا</p>	<p>۵۷          نوح اب نہ ادھر میرے گلفام کر دتم          ہیلو میں بڑی بھائی کے آرام کر دتم</p>	<p>۵۸          کسنا زونغم سے جمع نہیں یہ پلا تھا          اس تیر کے لائق مری کے کا گلا تھا</p>











مرثیہ  
 اور کزتر سوار سے بے پناہی  
 غنیمت میں کیا ہو گیا اس وقت  
 لشکر کے کمان اورین کو چھو جاتی  
 نشتہ کمان کے لیے جان بچاتی

مرثیہ  
 فاضل کے فاضلے بہت کونیا  
 یزد علی محمد کو شایا  
 زیادہ سے زیادہ کہ میں غلامے ملا

مرثیہ  
 لگا دیکھ کے وہ لانا صفا  
 بخت جگر کے جا با سب سے  
 کہنے سے مارا کہ بخت میں  
 بخت میں بخت میں بخت میں

مرثیہ  
 لکڑے ہوئے دل بندام ازلی کے  
 اب کوئی نہیں پاسین بن علی کے

مرثیہ  
 اب مزبکی ان کے جو ضربا بگی صفا  
 مجھ کو تو یہ روتا ہے کہ مر جائیگی صفا

مرثیہ  
 اس بچے کا قاتل کبھی آباد ہوگا  
 والد کہ وہ صاحب اولاد ہوگا

مرثیہ  
 تر شہیدان سوار سے  
 بیکے سوئے بخت میں  
 لاشے شہر سوار کو خطرے دکھاو  
 یہ کہ کیا کیوں ہو لگانے نظر

مرثیہ  
 بجا کی غنیمت بجا بخت سے  
 کیا کیا اسرار ان تھا و خست و ذرا  
 چلے ہوئے مجھے بختی درو کہ کیا  
 فاضل علی کہ اس کے گلے کیا

مرثیہ  
 اور دے کہ بخت میں  
 جھوٹا عالم بیا بی جا  
 لگا بخت کا بخت میں  
 بخت میں بخت میں بخت میں

مرثیہ  
 متا بے منہ خاک میں رخو میں پر  
 اس شخص سے بیا مترا نکھوئے سر میں

مرثیہ  
 کہد جو کہ صدے گئی کہ آدگی بختیا  
 جب قبر میں ہم سو وینکے نہ آدگی بختیا

مرثیہ  
 دیکھ سے سفر کرتے بانی کو ترس کے  
 یہ تھے جھوٹے کہنے اٹھارہ برس کے

مرثیہ  
 لاشہ اکبر کے قریب آوے صفا  
 بخت میں بخت میں بخت میں  
 بخت میں بخت میں بخت میں  
 بخت میں بخت میں بخت میں

مرثیہ  
 بخت میں بخت میں بخت میں  
 بخت میں بخت میں بخت میں  
 بخت میں بخت میں بخت میں  
 بخت میں بخت میں بخت میں

مرثیہ  
 بخت میں بخت میں بخت میں  
 بخت میں بخت میں بخت میں  
 بخت میں بخت میں بخت میں  
 بخت میں بخت میں بخت میں

مرثیہ  
 فراد تو لکھون کہ سفر کر گئے اکبر  
 بیجون کے لینے کو ترے مر گئے اکبر

مرثیہ  
 اٹھو علی اکبر میں جانا ہو ٹن کو  
 بیجا م زبانی بھی نہ کیا دے بن کو

مرثیہ  
 سرتن سے غریزوں کے امار یکے صفا  
 بردیسی مردشت میں مار یکے صفا



<p>۱۱۱          کچھ نہیں کیا تو خدا کا          کچھ نہیں کیا تو خدا کا          کچھ نہیں کیا تو خدا کا          کچھ نہیں کیا تو خدا کا</p>	<p>۱۱۲          ہنس کے ملا خاک بنی فاصد خدا          ہنس کے ملا خاک بنی فاصد خدا          ہنس کے ملا خاک بنی فاصد خدا          ہنس کے ملا خاک بنی فاصد خدا</p>	<p>۱۱۳          اب ہنس کر کو ختم کر دیو ختم کر          اب ہنس کر کو ختم کر دیو ختم کر          اب ہنس کر کو ختم کر دیو ختم کر          اب ہنس کر کو ختم کر دیو ختم کر</p>
<p>۱۱۴          مرے بچے فرزند بنی رنج سے گا          لاشہ کفن و گور کو محتاج رہے گا</p>	<p>۱۱۵          اس وقت بھی گھیرے ہو دشمن ہیں          تھا ایک گلا اور گئی سو خبر کین تھے</p>	<p>۱۱۶          تھامالہ و دیار کا غل گھون علی کے          کھرام تھار و صوفیہ رسول عربی کے</p>
<p>۱۱۷          خطے کی دیو بنی خاں بنی          خطے کی دیو بنی خاں بنی          خطے کی دیو بنی خاں بنی          خطے کی دیو بنی خاں بنی</p>	<p>۱۱۸          بان و جگ کو نہ کہتے تھے اسو          بان و جگ کو نہ کہتے تھے اسو          بان و جگ کو نہ کہتے تھے اسو          بان و جگ کو نہ کہتے تھے اسو</p>	<p>۱۱۹          کلام          کلام          کلام          کلام</p>
<p>۱۲۰          بے پیاس لے یاد میں کچھ صغرا          نریت پر مری تندر دلاد کچھ صغرا</p>	<p>۱۲۱          جاو رہی ہیں میر پر گہرائی تیرے          منہ پھٹی چمکی کل آئی ہے ریت</p>	<p>۱۲۲          جگہ جگہ خاتون کو نہ کہتے تھے          جگہ جگہ خاتون کو نہ کہتے تھے          جگہ جگہ خاتون کو نہ کہتے تھے          جگہ جگہ خاتون کو نہ کہتے تھے</p>
<p>۱۲۳          اور ان میں کچھ کچھ کچھ کچھ          اور ان میں کچھ کچھ کچھ کچھ          اور ان میں کچھ کچھ کچھ کچھ          اور ان میں کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۱۲۴          کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ          کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ          کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ          کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۱۲۵          جگہ جگہ کچھ کچھ کچھ کچھ          جگہ جگہ کچھ کچھ کچھ کچھ          جگہ جگہ کچھ کچھ کچھ کچھ          جگہ جگہ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>۱۲۶          لازم تھی مرد و عورت کچھ کچھ          کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۱۲۷          جہنم ظالم کا جلتے ہوئے دیکھا          بچے یے نائزہ کو لکھتے ہو دیکھا</p>	<p>۱۲۸          جگہ جگہ کچھ کچھ کچھ کچھ          جگہ جگہ کچھ کچھ کچھ کچھ          جگہ جگہ کچھ کچھ کچھ کچھ          جگہ جگہ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>







<p>ع مقام کجاست زینت حسن بر کجاست زینت حسن مقام کجاست زینت حسن بر کجاست زینت حسن</p>	<p>ع مقام کجاست زینت حسن بر کجاست زینت حسن مقام کجاست زینت حسن بر کجاست زینت حسن</p>	<p>ع مقام کجاست زینت حسن بر کجاست زینت حسن مقام کجاست زینت حسن بر کجاست زینت حسن</p>
<p>جانانین بھر ملنے کا خبر کے تلے سر جی بھر کے لگا آمین سیکند کو گلے سر</p>	<p>داع اپنا کلیجے پر مرد مر گئے بیٹیا تم جیتے ہی جی فرج ہمیں کر گئے بیٹیا</p>	<p>بلوہیں کھلے سر نو نہ تر بائو رب چہرے پر دھڑاچہ چلی جا بئو رب</p>
<p>ع مقام کجاست زینت حسن بر کجاست زینت حسن مقام کجاست زینت حسن بر کجاست زینت حسن</p>	<p>ع مقام کجاست زینت حسن بر کجاست زینت حسن مقام کجاست زینت حسن بر کجاست زینت حسن</p>	<p>ع مقام کجاست زینت حسن بر کجاست زینت حسن مقام کجاست زینت حسن بر کجاست زینت حسن</p>
<p>ہر جاوڑن تکتے تھے حسرت کی نظر سی ہر ایک نے تم آہ نکلتی تھی جگر سے</p>	<p>آتش میں بھج کر آگ میں بھج کر جا رہا تھا صدمے کی کس بات کا اس وقت قیامت</p>	<p>کتنی تھی کہ دُور ہی کے قریب جانے لگا بابا کہیں تو میں بھج جانے لگا</p>
<p>ع مقام کجاست زینت حسن بر کجاست زینت حسن مقام کجاست زینت حسن بر کجاست زینت حسن</p>	<p>ع مقام کجاست زینت حسن بر کجاست زینت حسن مقام کجاست زینت حسن بر کجاست زینت حسن</p>	<p>ع مقام کجاست زینت حسن بر کجاست زینت حسن مقام کجاست زینت حسن بر کجاست زینت حسن</p>
<p>ہے صغف بہت تھا سو ذرا ہاتھ ہمار صدے ہو پر راتھ کے چلو سا تھ ہمار</p>	<p>ٹریوں نہ دم فرج بھی لب پہ جاہو آسان ہو یہ شکل تو عنایا فہاہو</p>	<p>سر کھٹے ہو لب یکہ کے اس شہ ہاہو کستے تھے میں قربان تھی نہ زبان کے</p>



<p>۱۱۱ بانی خدای تعالیٰ بنی آدم کی سب سے پہلی بات تھی کہ ملائی کہ کہنے تو جان ہی سنائی اٹھا وہیں کی ہی دنی بڑائی</p>	<p>۱۱۲ دیکھ کر کئی ہی بانی بناد صاحب کو ہے زمین سے بیدار حال کا اس شخص سے کہنا یہ بار انہوں میں جو ہو عمر لال چھا اولاد</p>	<p>۱۱۳ بجھا کہ اسے دیکھ ہی سکتا تھا بہن ہی بنے گی تب بانی نالان رو کر کہا زینت ہے کہ اللہ بانی کچھ کو ہے شاہ عیار کو بیدار</p>
<p>کس کے کہوں جو دن کیجے پہرین باقی ہیں اب صغر تو یہ دم لور کہ ہیں</p>	<p>خطرہ ہے مجھے دیکھ کر کب تک صغر بولی یہ قضا پھر کے نہ اب تک صغر</p>	<p>بے شک تھے باوجود جہانے صغر ہر کام یہ پورے ٹھہراتے تھے صغر</p>
<p>۱۱۴ مچھلے جانور سچا کا دکھا دو مصور مرابیس سے ترما ہی جا دو صاحب کی بانی سے کہہ دو اس شاعر کی نوید کیجے کو جا دو</p>	<p>۱۱۵ کتنی تھی کوئی اور علی صغر کوئی دیکھو نہ غامان کو یہ غلام کی ماری کتنی تھی کوئی راہ پر باگہ زاری اسد کی عمر پوری پتھاری</p>	<p>۱۱۶ اس طرح کے کہنے کو بھی کہیں خانوں میں اس طرح کی تھی رین جاہلوں کے نزدیک چھکائی کو رین بند میں سے تھیں سب کو رین</p>
<p>تو ہر کرد کچھ کہ نہ جان سکی تلف ہو صدر نے گئی تم ساتی کو تر کے خلف ہو</p>	<p>نکلے چہ چہ بنے نہ کبھی گرم ہو میں اب چپکے چلے جاتے ہو میدان غامین</p>	<p>لو بانی طلب کر نکو بانی آری میں پھر سو کھی سی کی شکل ٹھالا میں پھر</p>
<p>۱۱۷ بہشتی ہی امیری کا بلو کہیں روئے لگے دیکھا علی سے کہیں جبار سے اغوش میں وہ شاہ کو ہیں نیچے سے طلب کر چھکائی کو ہیں</p>	<p>۱۱۸ بابا ہے یہ کہی گئی سنتہ دجاہ پا پھر تو دم پاپس سے ہی ہو نہ بد کپڑے ہو دی راس میں ملین کیجے سین میں چر عمر کے نہ ہو بد</p>	<p>۱۱۹ منا ہے کوئی سے میں پیکر پیکر یہاں تک کہ نہ اچھیں سے کہیں دنا ہی سے کہیں کوئی پائی پائی زیر سے کہیں کوئی پائی پائی</p>
<p>اس وقت عجیب حال سودہ شہر جگرتھا لخت جگر آنکھوں میں تھے دامن میں پھرتھا</p>	<p>رو ونگی میں جب خشک بانی پئی کھا کے بانی مجھے کوئی تو یاد یو بگالا کے</p>	<p>ہر چند کہ اغوش بنی میں پلا ہے اب دم خنجر ہے اب راس کا گلا ہے</p>



<p>۵۷ خجہ بانی کلائے شتر کے کما شکر کلائے دریا بدہ سکو بن کلائے با کون جو سقہ سے اور سکاٹا کلائے بان مرقعہ کھوڑی بانی کلائے</p>	<p>۵۸ لگا کیلے غور بانی ڈولے لگا کیلے غور بانی دل تلمیے بعضوں کو جا بانی ادب بولے بانی سے کسی کلائے کیا کرتی تاج بانی بانی</p>	<p>۵۹ سری سنج بظلم و جبر بانی بانی بظلم و جبر بانی بانی بظلم و جبر بانی بانی بظلم و جبر بانی بانی</p>
<p>۶۰ اب کچھ مہین دریا سرکارینیں اک ننھا سا بیہ مرانے کی قرین</p>	<p>۶۱ اب قتل سے ہرگز اسے وقفہ نہ ملیگا اک چلو تو کیا بانی کا قطرہ ملیگا</p>	<p>۶۲ ہر دم کی جا بگو بکلیاں دیوان ایام بھی بانی کا نہ لوں گا میں زبان سے</p>
<p>۶۳ تاج بانی کلائے ننھا سا بیہ مرانے کی قرین بظلم و جبر بانی بانی بظلم و جبر بانی بانی</p>	<p>۶۴ تاج بانی کلائے ننھا سا بیہ مرانے کی قرین بظلم و جبر بانی بانی بظلم و جبر بانی بانی</p>	<p>۶۵ تاج بانی کلائے ننھا سا بیہ مرانے کی قرین بظلم و جبر بانی بانی بظلم و جبر بانی بانی</p>
<p>۶۶ دودک جو بانی سے محروم ہی ہے دیکھو جو ہنسنے کا وہ محروم ہی ہے</p>	<p>۶۷ بسل سے پڑ پڑ میں شیریں کھین ہو جائے یہ بھیرن میں کھین</p>	<p>۶۸ جے سے گمان کے لب فارما کر تاکا علی صتر کا گلا ہاتھ اٹھا کر</p>
<p>۶۹ تاج بانی کلائے ننھا سا بیہ مرانے کی قرین بظلم و جبر بانی بانی بظلم و جبر بانی بانی</p>	<p>۷۰ تاج بانی کلائے ننھا سا بیہ مرانے کی قرین بظلم و جبر بانی بانی بظلم و جبر بانی بانی</p>	<p>۷۱ تاج بانی کلائے ننھا سا بیہ مرانے کی قرین بظلم و جبر بانی بانی بظلم و جبر بانی بانی</p>
<p>۷۲ رونی کی عجب کھمن مرد و عوم پڑی مان کہ کو کاپڑی سوڈ پڑھی کھری</p>	<p>۷۳ محرم ہو مہین زمنی جو کردی کو کاپڑی از ظالمو کچھ مرا بچرم و خطا ہری</p>	<p>۷۴ بیرم سرچون پہ بیداد ہے یارب نہ ہرا کا جگر حید کیا ذرا د پڑی</p>



اسے  
کسی کو نہ دیا علی صفر  
دم رک گیا اور جسم لگا کاٹنے کو  
نہ کھولا نہ تھا سائنس کی سنجیدگی  
بچ کر پوچھو پوچھو خاک ہو

اسے  
کسی کو نہ دیا علی صفر  
کسی کو نہ دیا علی صفر  
کسی کو نہ دیا علی صفر  
کسی کو نہ دیا علی صفر

اسے  
کسی کو نہ دیا علی صفر  
کسی کو نہ دیا علی صفر  
کسی کو نہ دیا علی صفر  
کسی کو نہ دیا علی صفر

کھینچا جو ہیں پکان ستم اسکے گلوں  
تر ہو گیا کرتا علی اصغر کے موسیٰ

جب میں خدا مالوں کے زہر کے ہلیگا  
اس خون کا بدلہ تجھے محشر میں ملیگا

جھولے میں تر رہے تھے ہشام علی صفر  
تربت میں تو ابو یوسف کے آرام سے اصغر

اسے  
نہ کھولا نہ تھا سائنس کی سنجیدگی  
نہ کھولا نہ تھا سائنس کی سنجیدگی  
نہ کھولا نہ تھا سائنس کی سنجیدگی  
نہ کھولا نہ تھا سائنس کی سنجیدگی

اسے  
نہ کھولا نہ تھا سائنس کی سنجیدگی  
نہ کھولا نہ تھا سائنس کی سنجیدگی  
نہ کھولا نہ تھا سائنس کی سنجیدگی  
نہ کھولا نہ تھا سائنس کی سنجیدگی

اسے  
نہ کھولا نہ تھا سائنس کی سنجیدگی  
نہ کھولا نہ تھا سائنس کی سنجیدگی  
نہ کھولا نہ تھا سائنس کی سنجیدگی  
نہ کھولا نہ تھا سائنس کی سنجیدگی

کیا قہر دم توڑو تم اور زندہ شوئیں  
سنت میں تھا بانو سے نہ زندہ شوئیں

کھلا گھر میں صوب میں امن سے ہوا دو  
صاحب بھین گوار میں لیجا کے سلاؤ

چلائی ہر ای بی بیو عدائے جفا کی  
مارا مرے بچے کو دو ہائی ہر خدا کی

اسے  
نہ کھولا نہ تھا سائنس کی سنجیدگی  
نہ کھولا نہ تھا سائنس کی سنجیدگی  
نہ کھولا نہ تھا سائنس کی سنجیدگی  
نہ کھولا نہ تھا سائنس کی سنجیدگی

اسے  
نہ کھولا نہ تھا سائنس کی سنجیدگی  
نہ کھولا نہ تھا سائنس کی سنجیدگی  
نہ کھولا نہ تھا سائنس کی سنجیدگی  
نہ کھولا نہ تھا سائنس کی سنجیدگی

اسے  
نہ کھولا نہ تھا سائنس کی سنجیدگی  
نہ کھولا نہ تھا سائنس کی سنجیدگی  
نہ کھولا نہ تھا سائنس کی سنجیدگی  
نہ کھولا نہ تھا سائنس کی سنجیدگی

جلائے کہ پانی نہ رہا مر کے اصغر  
نوطا لود نیا سے سفر کر گئے اصغر

منہ بند ہر اور پیاس سے غش طاری ہو  
ہر کسی طالع نے چھری ماری ہو

بر باد یہاں پالنے والی ہوئی لوگو  
فر باد ہر گوی مری خالی ہوئی لوگو



<p>اسے ہر دم سے جانی کہ کیا کرے نہیں بیان باندھو ہوا اور نہ ہو دان سو بختیغے سے جلتے غم و غم بیگانہ کلاما عجب کیا تم نے</p>	<p>وسلے بان دکھادی زبان جو ختم کے قطرے ابھی تر رہے ہیں آج کے بناؤں سے کر کے مندی تھی دور دور کے</p>	<p>سلام کھینچ غم و غم تراب یکے جو سوال ہو وہ آقا بیکے کھینچ غم و غم تراب یکے وہ سوال کا اچھا جواب یکے</p>
<p>سوجاں تری چھوٹی سی تیکے قمریان اس صبر کے اس بات و مہر کے قمریان</p>	<p>رخسار و مالک سے میں خشک کھنڈر چھوٹی سی زبان ہ گئی ہوٹوں کا کلگر</p>	<p>جو بچے مجلس میں تو آ رہا تھی اچھے کو بیٹھ سے دھڑلے</p>
<p>اسے ایمان دہائی کے اب دور ہلائے زانہ کو تھپک کر کے جہانی تہلایے واع انبا مجھے دینے کو غم غم ہر دم سے جانی کہ کیا کرے</p>	<p>نخلے برکے بیان خاک پر صبر کو لٹایا اوپر تھپک کر کے جہانی تہلایے بہ بیوی کے دور آں شور مچایا نہیں لے اس کو نقل میں لٹایا</p>	<p>مطلع دم کر غم تراب یکے سو سے عدم دل پر غم تراب یکے بیوی جان بہم تراب یکے بیوی جان بہم تراب یکے ہم اپنے ساتھ وہ تراب یکے ہم اپنے ساتھ وہ تراب یکے ہم اپنے ساتھ وہ تراب یکے ہم اپنے ساتھ وہ تراب یکے</p>
<p>بنت کو سدھاری مرا گھر مھوڑ مٹیا کس کیسی مہر گئے دم توڑنے مٹیا</p>	<p>خاموش ہو مونس کہ قلم اشکستان ہر اب سید بکس کی شہادت کا بیان ہر</p>	<p>ہم اپنے ساتھ وہ تراب یکے ہم اپنے ساتھ وہ تراب یکے ہم اپنے ساتھ وہ تراب یکے ہم اپنے ساتھ وہ تراب یکے</p>



بغیر دینے رو لایے کئے کر اور نہ تھا  
 ہنسنا میں جب کہ دینے حساب کیے جاتے  
 کیا ہی شہ تار بعد سادہ اند  
 وہ راہ ہے کہ چرخ آفتاب کی جگہ  
 سفین ملک عدم کے کوئی نہ کہ نہیں  
 کے سافزادہ رکاب کیے جاتے  
 جاری ہر لمحہ میں ہون فائدہ نہیں  
 جو اپنے کھر سے طے دین خواہے جاتے  
 عیسیٰ علی وہی اس کے ہو ایک  
 تو اس کو اپنے پیرن پر تھا کیے جاتے  
 کہ ان میں جو خواتین مل جائیں  
 ملک نہیں کو تو کا آب کیے جاتے  
 اٹھانے سے اگر ماہتاب کا نہ  
 توان کریم کو تو آفتاب کیے جاتے

اگر کچھ کہتی تھی صفراء عا کر دلو  
 کہ نامہ بر سے خط کا جواب کیے جاتے  
 غلو دین عالم کیے جاتی کہ یہ کہا  
 اس آفتاب کو یہ آفتاب کیے جاتے  
 گناہ میں نہ تھی جو شہ رباب  
 دینے یا تھو نہ یا غواہ کیے جاتے  
 خاتین غل غل غل غل غل غل غل  
 کہ ہر قسم سے دوس گلاب کیے جاتے  
 بچہ نشان تھی اندھین علی کہ  
 رضا و شہاب کیے جاتے  
 لگاتی تیغ کہ سیاں تیغ ہلال  
 پر کو دین بے بدل جاتے جاتے  
 غلات تیغ سے تلو اس کے یہ ظار  
 بغل میں لیے گلگون آفتاب کیے جاتے

جاری ان علی کے دینے جاتے  
 عذرا ہادی میں عین جاتے  
 وہ شہ دین عین دین کیے جاتے  
 کہ اور دین میں جاتی آفتاب کیے جاتے  
 کھاتے روز و رات آب کیے جاتے  
 عیسیٰ علی آب کیے جاتے  
 جاری ہر لمحہ میں ہون فائدہ نہیں  
 جو اپنے کھر سے طے دین خواہے جاتے  
 عیسیٰ علی وہی اس کے ہو ایک  
 تو اس کو اپنے پیرن پر تھا کیے جاتے  
 کہ ان میں جو خواتین مل جائیں  
 ملک نہیں کو تو کا آب کیے جاتے  
 اٹھانے سے اگر ماہتاب کا نہ  
 توان کریم کو تو آفتاب کیے جاتے



<p>۴۱          سب کو چھوڑ کر ہوا راجا خان ہوا          اور گرا خاک پر وہ سر زون ہوا          غل تھا زبا سے جلا فاختہ خان ہوا          تھکا پتہ شست میں ویا زبجان ہوا</p>	<p>۴۲          بدو ہی خانہ زہر کا جو تھا اجلا          بدو ہی گرو دین تھا جس کی خال          آج اس پاپ سے ہے دکھ بھلا کے والا          کوئی لاشا نہیں آغوش میں لینے والا</p>	<p>۴۳          رنج زہر کو پہنچی آواز میں          غل تھا نکال میں کرکھو سر میں          بازار تھا کوئی شیشہ کی منبرہ میں          جبین بید نکلو دم نہر اور سر میں</p>
<p>کچ کرنا ہی رہا سیر نہ تابان میرا          لبناں بستی میں گھر ہوتا ہے بران میرا</p>	<p>کسکے کا زہر ہے پر یہ چڑھتا تھا بجا کوئی          ترلے شبیر مرا اور نہ اٹھائے کوئی</p>	<p>لیکے پیغام اجل ترستم آتے تھے          تیغ جٹ پی تھی نمود کیلے رجا تھے</p>
<p>۴۴          اسے تو گھر چھوڑ کر دھڑا          جو بظلمت کی زور کا بھوکا پاپا          مہنجی رہی سی اٹھا و اسے اب خدا          کر کے گھوڑے پر تیار ہو گیا</p>	<p>۴۵          جان زہر سے گھر کو سی جان کر          جان خونین سے دہندہ زور کا کر          رجم کا دھبہ یہ قتل سامان کر          عالم خانہ سادات دیران کر</p>	<p>۴۶          جھڑن کرتے تھے باقی کا آنا          وہ یہ کہنا تھا کہ جو ہو تو اب خج          بڑو گلنا تھا تو کسے تھے سر تارے          تیغ بستی تھی تو جبین جھکا تو ہو</p>
<p>زخم چٹ پھٹ گئی تھیں سب دھاریاں          زنگ زح زرمہ لب شکہ غنیمتیں</p>	<p>دل جلی ہون مری ہوئی نہیں کوئی ہو          کیوں چراغ لحد فاطمہ گل کرتے ہو</p>	<p>زخم سے تیغوں کے مہلت ذرا ملتی تھی          جیسے پتھر تھے تو قتل کی زمین ہلتی تھی</p>
<p>۴۷          اسے چھوڑ کر تیغوں کے زور نظر          لب شکہ غنیمتیں غنیمتیں          بیکار ہے اسکا کمان زخم کمان          چھپان چھپ کر کا اورہ جبر کمان</p>	<p>۴۸          لے لے لے لے لے لے لے لے لے          لے لے لے لے لے لے لے لے لے          لے لے لے لے لے لے لے لے لے          لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے</p>	<p>۴۹          لے لے لے لے لے لے لے لے لے          لے لے لے لے لے لے لے لے لے          لے لے لے لے لے لے لے لے لے          لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے</p>
<p>بوندیان لے پڑتی تھی میں جانی          ہزارا ہر مرے لال کی پیشانی پر</p>	<p>تج سے سر کے برادر کا اتارائے          کسکا زرد جوان نیزے ماراائے</p>	<p>بال کھولے ہو زینب کمری جلاتی تھی          چوبے جھنے کے سرور کو مکرانی تھی</p>







<p>علم یہ نو سنا کہ کسی کو کیا شے کا نام کے جو جو ہے سوچو چنانچہ نام بانی نام کا زیادہ فاطمہ کا کل نام نیز بہت شے کی بانی کا نام</p>	<p>علم یہ کہ جو جو ہے سوچو چنانچہ نام کے جو جو ہے سوچو چنانچہ نام بانی نام کا زیادہ فاطمہ کا کل نام نیز بہت شے کی بانی کا نام</p>	<p>علم یہ کہ جو جو ہے سوچو چنانچہ نام کے جو جو ہے سوچو چنانچہ نام بانی نام کا زیادہ فاطمہ کا کل نام نیز بہت شے کی بانی کا نام</p>
<p>کسی احمدی سے شہید کا سر کاٹا ہے تج سے احمد و حیدر کا جگر کاٹا ہے</p>	<p>میں اس کا حق اس بابے کا روز نکلتا ہے بہر و صفین کے کشتوں کا عوض لے لیتے ہیں</p>	<p>ہست ہر ہون طبعی نہ اگر دوسری عروش اعظم کو بلا دیو کی فریاد دہری</p>
<p>علم کیا نہ تھی شے کی شے کی شے سنا کہ کہ شے کی شے کی شے کے شے کی شے کی شے کی شے</p>	<p>علم یہ کہ جو جو ہے سوچو چنانچہ نام کے جو جو ہے سوچو چنانچہ نام بانی نام کا زیادہ فاطمہ کا کل نام نیز بہت شے کی بانی کا نام</p>	<p>علم یہ کہ جو جو ہے سوچو چنانچہ نام کے جو جو ہے سوچو چنانچہ نام بانی نام کا زیادہ فاطمہ کا کل نام نیز بہت شے کی بانی کا نام</p>
<p>یہ بیان میں علی کی بہن کا گھر بلوہ عام میں نہر کے بھڑنگا اچھو</p>	<p>ایسا سدمہ ہوا اس روز کی اور گر پڑی ماری رانی کے کے زمین کے اور</p>	<p>کفر و غسل جی جی نے نہیں پایا ہے آپ کو قبر میں کس طرح سے جی کیا ہے</p>
<p>علم یہ کہ جو جو ہے سوچو چنانچہ نام کے جو جو ہے سوچو چنانچہ نام بانی نام کا زیادہ فاطمہ کا کل نام نیز بہت شے کی بانی کا نام</p>	<p>علم یہ کہ جو جو ہے سوچو چنانچہ نام کے جو جو ہے سوچو چنانچہ نام بانی نام کا زیادہ فاطمہ کا کل نام نیز بہت شے کی بانی کا نام</p>	<p>علم یہ کہ جو جو ہے سوچو چنانچہ نام کے جو جو ہے سوچو چنانچہ نام بانی نام کا زیادہ فاطمہ کا کل نام نیز بہت شے کی بانی کا نام</p>
<p>کنا تھا احمد مختار کا گھر خاک ہوا نکڑے خانہ بختین پاک ہوا</p>	<p>کئی تھی عشق میں ہو کیا ہو نہیں گئی داری باپ کی لاش کو آفت سے بچا داری</p>	<p>لوڑیاں کئی کھین کو ادا یا حلقہ دم آقا صد ہو جائیں ہم اے بیکس و ملازم آقا</p>



۱۰۰  
باتو حلائی تھی کر کے نکلاوری  
سے صاحب بین غریب تجارتی  
فرخ خجے ہونے سے کھلے کاری  
جہنم جو برون اسوے جاری

۱۰۱  
شکستہ نیک بختی باویدہ  
دی تائی بین آواز اسوے  
بچے اور بچے شیر الی کی تم  
لاش نر زبیر کی جائے اسوے

۱۰۲  
کہا فتنے جو یہ حال داری  
ہیے اس نیک بختی اسوے  
فان لڑا تا ہوا عقل بین  
کماندہ کر زمین ملک بین کی ساری

۱۰۳  
فرقہ علم پشیمان نہیں ہوا ہی  
آج کے دفن کا سامان نہیں ہوا ہی

۱۰۴  
غم نے شیر کے پردے نکالا ہی  
زودہ حیدر کرار نے پالا ہی

۱۰۵  
سر مکتبہ تھا کبھی خاک کی مانتا  
منہ پر لاش پر رکھ لکے فتنہ مانتا

۱۰۶  
کہا نیک بختی بختی بختی  
نہیں بختی بختی بختی  
کریم بختی بختی بختی

۱۰۷  
اسی بختی بختی بختی  
حکمتی بختی بختی بختی  
کریم بختی بختی بختی

۱۰۸  
کہا نیک بختی بختی بختی  
نہیں بختی بختی بختی  
کریم بختی بختی بختی

۱۰۹  
رتبہ حیدر صفت کو سمجھی جانتے ہیں  
اسد اللہ کو تو شیر بھی سب جانتے ہیں

۱۱۰  
رو زمین کفار ز اس فاطمہ کے جانی کو  
جل محمد کے نواسے کی نگہبانی کو

۱۱۱  
این حیدر کے نہ لاش سے جہنم کو  
ماتہ دونوں تن سرور پر دھورہ تھا

۱۱۲  
جنت کی جا ہی کریم بختی  
دین بختی بختی بختی  
اور اس بختی بختی بختی

۱۱۳  
مگر بختی بختی بختی  
آئی ناموں بختی بختی بختی  
تھے جو دانت بختی بختی بختی

۱۱۴  
نہیں بختی بختی بختی  
نہیں بختی بختی بختی  
نہیں بختی بختی بختی

۱۱۵  
خون لب گھور کے سہ لال کیا جانتے ہیں  
سکھ لاش کو بال کیا جانتے ہیں

۱۱۶  
بہشتی بختی بختی بختی  
سر کو مکر کے غلام مروتی ہیں

۱۱۷  
تھا تو جیون بیتا تھا ان کی طرح  
روا تھا دلبر مر کبیلے مان کی طرح



<p>عجلے از تو بھی سے حضرت زینب علیہا السلام بہترین شہیدوں کے ہیں</p> <p>بہترین شہیدوں کی مدد کو آیا میں نے اسے غیر خداوندی شہید</p>	<p>۴۵ میں سے بدینوں جاکر کیا لاش اور کی حالت ہے اگر تیرا</p> <p>کوئی بابا کی کو لاشہ کی سبب سنا بولا کھڑے وہ لازم نہیں سکا جا</p>	<p>سلام جہاں سے خلق سے بیباک اٹھا بہترین شہید کی حالت ہے اگر تیرا</p> <p>جہاں سے لگے تابوت بدینوں خود بخود آئے سے خیر کا خدا اٹھا</p> <p>رو کے صخرے کہا خدا کو سونا درا بابا میں اس سے صخرے اٹھا</p> <p>بہترین شہیدوں کی مدد کو آیا میں نے اسے غیر خداوندی شہید</p>
<p>سچ کیوں اس کے بھائی کا آمار جاتا پہلے تو آتا تو شیر مارا جاتا</p>	<p>میں اسے خدا اس کا کچھ وہاں کرو غارت خیمہ شیر کا سامان کرو</p>	<p>بہترین شہیدوں کی مدد کو آیا میں نے اسے غیر خداوندی شہید</p>
<p>۴۶ میں کی اس کے بھائی کا آمار جاتا پہلے تو آتا تو شیر مارا جاتا</p> <p>میں کی اس کے بھائی کا آمار جاتا پہلے تو آتا تو شیر مارا جاتا</p>	<p>۴۷ میں کی اس کے بھائی کا آمار جاتا پہلے تو آتا تو شیر مارا جاتا</p> <p>میں کی اس کے بھائی کا آمار جاتا پہلے تو آتا تو شیر مارا جاتا</p>	<p>۴۸ میں کی اس کے بھائی کا آمار جاتا پہلے تو آتا تو شیر مارا جاتا</p> <p>میں کی اس کے بھائی کا آمار جاتا پہلے تو آتا تو شیر مارا جاتا</p>
<p>نجا موت مرد کو جو بلوائی ہیں پڑا نما کی لاشہ کسان باقی ہیں</p>	<p>ساتھ مولا کو ہو میر بھی گدہ خیمین کر ملا میں جوئے قبر تو گھر خیمین</p>	<p>ساتھ مولا کو ہو میر بھی گدہ خیمین کر ملا میں جوئے قبر تو گھر خیمین</p>



فانکساری کے کہنے میں جہانگیر  
 زمین کو شہنشاہ و سرکار لانا اٹھا  
 قتل کے لئے پہلے سے سجاو  
 لے جا رہے ہیں سب سے سجاو اٹھا  
 واہ کیا خبر لا اور تھا علی حسین  
 کرکھو بھی تو کی سے نہ لانا اٹھا  
 لے گئے غم میں کہنے سے قضا کی آخر  
 نہ ہو جان سے قضا کی آخر اٹھا  
 غل پر اہل حرم میں کہ سکینہ کو  
 قید خانے سے جو تھا ساغلا اٹھا  
 دیکھو اچھا کہ قتل میں آئی زہرا  
 مان کی نظیر کو شہید کا لانا اٹھا  
 دن کو دیکھا اسے خلعت پہنے اٹھا  
 بہت جلدی جی کی مادر کا جنازا اٹھا

قطعہ  
 جو کرکھو کرکھو کرکھو کرکھو  
 قطعہ صفر کا چھوٹا ہوا  
 جہانگیر نے جو کرکھو کرکھو کرکھو  
 مان کی پہلے سے در دلا لیا اٹھا  
 باز فاطمہ میں سے قتل حسین  
 پہنچ بھیجا کہ کیا کرکھو کرکھو  
 کتنا چلائی کیا کرکھو کرکھو  
 نہ کی چلائی سے نہ کرکھو کرکھو  
 اہل حرم کو قتل میں لانا اٹھا  
 اہل حرم کو قتل میں لانا اٹھا  
 بانو مریم کو قتل میں لانا اٹھا  
 دودھ پیو کرکھو کرکھو کرکھو  
 دھوئے اسے کرکھو کرکھو کرکھو  
 بان سے کرکھو کرکھو کرکھو

یادیں  
 بہت دل و جان کو دیا جائے  
 ایسا رو کرکھو کرکھو کرکھو  
 نہ کرکھو کرکھو کرکھو کرکھو  
 نہ کرکھو کرکھو کرکھو کرکھو

یادیں  
 نہ کرکھو کرکھو کرکھو کرکھو  
 نہ کرکھو کرکھو کرکھو کرکھو  
 نہ کرکھو کرکھو کرکھو کرکھو  
 نہ کرکھو کرکھو کرکھو کرکھو



<p>بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ</p>	<p>بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ</p>	<p>بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ</p>
<p>پایا جو اکیلا اسد حق کے پسر کو ہاں میں لیا فوج لے نہ ہر کے ہر کو</p>	<p>جموں کا کوئی آجاتا تھا جیسے ہوا کا فرماتے تھے شاہ شہزادہ شہزادہ کا</p>	<p>اعتراف کے لگا تر مار دم نہیں مارا بیدم ہوا بے پسر مار دم نہیں مارا</p>
<p>بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ</p>	<p>بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ</p>	<p>بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ</p>
<p>آلا رساں نگہ لال یکایک یمن تھا بت گردنہ اور یمن قبیلہ میں تھا</p>	<p>خاکم نہ تھا ہو یمن سواس ہی ہر امت ہو مرے مدد کی مجھے پاس ہی ہو</p>	<p>چلا تے تھے خادم عمر و سعد حق کے ہاں جہاں سینے کو سبیل بن علی کے</p>
<p>بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ</p>	<p>بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ</p>	<p>بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ</p>
<p>بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ</p>	<p>بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ</p>	<p>بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ بہارِ شہزادہ شہزادہ شہزادہ</p>



۵۷  
 لڑنے میں تیرا چہ چاہیے  
 فرمایا غیور کہ اے دل شہادت  
 دے تو اسے اس پانی کی زبان کی حرکت  
 جو مالک کو دے دے اسی کی یہ عادت

۵۸  
 باد آگیا بس اس کے اندر کا  
 بڑبڑانے لگا دل کو راد کا دنیا  
 بڑبڑانے لگا دل کو راد کا دنیا  
 بڑبڑانے لگا دل کو راد کا دنیا

۵۹  
 باد آگیا بس اس کے اندر کا  
 بڑبڑانے لگا دل کو راد کا دنیا  
 بڑبڑانے لگا دل کو راد کا دنیا  
 بڑبڑانے لگا دل کو راد کا دنیا

اکجام بھی پانی کا اگر پاؤں گایا رو  
 بن تشنگی حشر میں کام آؤں گایا رو

فرمایا میں زاوون کا قاتل ہی رہا پانی  
 کیا پانی بیون نہ ہر مہل ہی پانی

نصیر غم و درجن و نس بننگے  
 ہر نہر میں دلدل تر و بھیس بننگے

۶۰  
 دہن لکھنے کے نہر کا دہن  
 لکھنے کے نہر کا دہن  
 لکھنے کے نہر کا دہن  
 لکھنے کے نہر کا دہن

۶۱  
 کہا میں نے نہر کا دہن  
 لکھنے کے نہر کا دہن  
 لکھنے کے نہر کا دہن  
 لکھنے کے نہر کا دہن

۶۲  
 کہا میں نے نہر کا دہن  
 لکھنے کے نہر کا دہن  
 لکھنے کے نہر کا دہن  
 لکھنے کے نہر کا دہن

فرمایا کہ ہیشا رہ رہا ہا ہا ہا ہا ہا  
 رو کے تو کوئی نہر میں لوٹا ہا ہا ہا ہا

میں بھی فرس خاص نہر میں نہیں ہوں  
 جیوان ہوں شاہ میں ہے جبر نہیں ہوں

باد آئیگی ایک ایک کو مجھ نہر گلو کی  
 سر شینگے سٹ بکھ کے چھوٹو گلو کی

۶۳  
 ایک لکھنے کے نہر کا دہن  
 لکھنے کے نہر کا دہن  
 لکھنے کے نہر کا دہن  
 لکھنے کے نہر کا دہن

۶۴  
 کہا میں نے نہر کا دہن  
 لکھنے کے نہر کا دہن  
 لکھنے کے نہر کا دہن  
 لکھنے کے نہر کا دہن

۶۵  
 کہا میں نے نہر کا دہن  
 لکھنے کے نہر کا دہن  
 لکھنے کے نہر کا دہن  
 لکھنے کے نہر کا دہن

لاکھوئی جو لاکھ نہر فوٹو کھل آئے  
 پانی کی طرف دیکھ کے آنسو کھل آئے

جب تک کہ زمانے میں عزا خانہ رہا  
 ماتم میں مریزا بھی فسانہ رہا

دو روز کی جب بیاسی یاد کرنگے  
 شرب کے لگن بھر کے نہر آگے دھیرنگے







<p>حصہ ۱ تکڑے خبریں بیان کرنے کے گلیں پانی نہیں دیکھ رہے تھیں پھر پانی آواز دے دیا یہ ہیں سب کی ماری کس جا میں نظر آتی نہیں کھلی تھاری</p>	<p>حصہ ۲ بھاتی سے مرے ہر فلک کا ٹھکانا رہتی کوئی تلوار پہ تلوار لگاؤ خون تن سے نہ اچھوٹے نوا کے بھاؤ دوسری مان کو نہ تربت میں ملاؤ</p>	<p>حصہ ۳ قابل کو بھایا عیسوی نے خلعت پان خون بھری پوشاک میں ہی غارت پہچان ساروں کے سوراخ سے نہیں دیکھ سکتے کو چلیا ہل سکتا</p>
<p>صدے ہو ہیں اسے مرے مانجا پور بیوگ جدا ہوتے ہو تم کا پورا یہ ظلم یہ بیدار یہ بدعت نہ کرو تم</p>	<p>خاتون قیامت کے عداوت نہ کرو تم یہ ظلم یہ بیدار یہ بدعت نہ کرو تم</p>	<p>مونس سے یہ ہنگام بکا اسکتا ان کر اب غارت جینے کا نہ احوال بیان کر</p>
<p>حصہ ۴ اگر کہا جاتی تکتے دیکھو بنا جانے کی جاتی ہے کیا نہ دیکھو خون میں غم غم غم غم غم غم غم جو دیکھ کر غم غم غم غم غم غم غم</p>	<p>حصہ ۵ جانی تھی درگاہ اور غم غم غم غم وہان ملحق ہو جاتی تھی رکھتا تھا غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم اگر غم غم غم غم غم غم غم غم غم</p>	<p>حصہ ۶ یاد می غم غم غم غم غم غم غم غم غم ملوانا غم غم غم غم غم غم غم غم</p>
<p>بیکس کی وہ اور تو کیا خاک کر گئی خون زخم کا چاوری میں کس کی گئی</p>	<p>کڑیا جسد دلبر نہ ہر تو لوہ میں اور طبل طفر کبے لگا فوج عزمین</p>	<p>یہ غم غم غم غم غم غم غم غم غم یہ غم غم غم غم غم غم غم غم غم</p>



<p>۴۸ شب نوروزیان چن فاطمہ اور زوجین چن فاطمہ یکدیگر درین کفن فاطمہ نیت سیاہ پیرین فاطمہ</p>	<p>۴۹ ایک کون در فوج نہاکی کون اب جیج سر کون ای لال چول کون دل سوز کون</p>	<p>۵۰ زنی فاطمہ کی صد لال ای کبر لال ای جان درویش لال آئینہ کون</p>
<p>۵۱ غل تھا تیم سید سجاد ہو گیا لو خاندان فاطمہ برباد ہو گیا</p>	<p>۵۲ مرقد اجاڑ ہو گیا مجھ دل ملول کا کوئی نہیں ہر فاتحہ خوان اب رسول کا</p>	<p>۵۳ میرا چراغ خلق میں خاموش ہو گیا پہلو کا دروازہ آج خاموش ہو گیا</p>
<p>۵۴ بہاؤ فاطمہ اور فاطمہ لڑہ ہوا زمین کو اندکی سیاہ آئی تھی طائرون کے صد خانہ تھا شہر اب غنیمت عالمہ تباہ</p>	<p>۵۵ پوشش میں ہے علی لاشہ منصوران چو کون اور ہے کتنے تھے کون تھے بجھتا کون</p>	<p>۵۶ بہر چرخ میں قیام کی جاؤ گی بہر چرخ میں قیام کی جاؤ گی ایک کون اور ہے کون</p>
<p>۵۷ دریا کی موج سرب ساحل شکستی تھی پھلی ہر اک چھل کے زمین پر پھرتی تھی</p>	<p>۵۸ تر پا کیا میں ہاں نہ کچھ پس چلا مرا کاٹا ترے گلے کے برابر گلا مرا</p>	<p>۵۹ ای کر دگار فاطمہ فرادی آئی ہے بجبرم میرے لال کو مار ڈالی ہے</p>
<p>۶۰ ملاؤ تھے در ملک سلطان ملاؤ تھے در ملک سلطان ملاؤ تھے در ملک سلطان ملاؤ تھے در ملک سلطان</p>	<p>۶۱ بنیاد میں کون نہ رہے ناز تھا تھا بنیاد میں کون نہ رہے ناز تھا تھا بنیاد میں کون نہ رہے ناز تھا تھا بنیاد میں کون نہ رہے ناز تھا تھا</p>	<p>۶۲ صفتیں کا نور اور کیم صفتیں کا نور اور کیم صفتیں کا نور اور کیم صفتیں کا نور اور کیم</p>
<p>۶۳ زخموں سے تیرے خون کی ندی ابل گئی بیٹا چھری ہماری کلیجے پہ پل گئی</p>	<p>۶۴ ہر دھوپ چ تیرے تن چاک چاک پر اب رہے ہو چن اس حلقی خاک پر</p>	<p>۶۵ یہ وہ ہر مگر تیغ سے جسکے سپر ہوئے یہ اُسکا سر ہے جسکے حرم در بدر ہوئے</p>



<p>۲۸۵ زیر انوارن میں کنی کنی بھی اور دیکھو میں نے بھی دیکھی ہے اپنے کے حرم جہاں میں ملے ہے بارہوی حرم قصہ بیکاری باغ غیبی جہاں</p>	<p>۲۸۴ گوئی گئی بول کی رات میں کمانی آج اتم میں جو حسین کے زہر کی جانی آج بیباکوں کی سیانہ بھتیجا نہ جانی آج دولت جو اس کے پاس بھی</p>	<p>۲۸۳ بابی سکینہ پوری مسکی نظر کانوں کے بند سے عین نے منہ پور نکھاسا کر ہوا گیا سار الہو میں جلانی ادنیٰ درد ماری وہ نوہ</p>
<p>زیر حقیقہ چادرین سب لوٹی جاگلی ہر کہ خورادیاں کی اب لوٹی جاگلی</p>	<p>اب کچھ نہیں ہر دم کروا کے حال پر لال اپنے صدقہ کر چکی زہرا کو لال پر</p>	<p>سیلی جو ماری عمر نے بس بلبلانگی مقتل میں لاش سیطانی تھر تھرا گئی</p>
<p>۲۸۲ پتھر تھا کہ آن ہی گئے عکس درا نہ کھڑے فاطمہ کے گھر کے عین سرم سر اطفال نائین چلو کھین بیان ہوئی یہ</p>	<p>۲۸۱ قصہ کی بات سننے سے بھی نہ سہم اسباب نے لگے غفلت کا اکیلا کھینچی کے سند سلطان نامدار جہاں نے لگا لکھ لکھ لکھ لکھ</p>	<p>۲۸۰ لوہی کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے بابا بی بی کھڑے کھڑے کھڑے عالم فریاد کھڑے کھڑے کھڑے ایک کھڑے کھڑے کھڑے کھڑے</p>
<p>سب قبح تر مہم میں کان کان پر گر گر پڑیں داؤں سے مر دھان پڑ جا</p>	<p>بچے لباس سلیمان کے ٹٹ گئے کیرن نے علی اکبر کے ٹٹ گئے</p>	<p>تسلیم کر فرید دن ہم جو آئے تھے کیا شاد ہو کر تھے یہ بندہ نہ چاڑھ تھے</p>
<p>۲۸۰ قصہ بیکاری تھی اس کے حرم فاقد کشون کا گھر یہ اور حرم زیر کھنڈ مال ہر اسباب کے بان بون بیان میں علی کی</p>	<p>۲۷۹ دل تھی تو ان بھائیوں کو لاد سے کرے تلوارین کھینچے میں جہاں کے کرے بھینے زردیا بھینے زردیا بھینے بھینے بھینے بھینے بھینے</p>	<p>۲۷۸ کباب دین میں سے گلین کباب راؤ وہیں کباب کباب کباب زبیدی کباب کباب کباب کباب بھینے کباب کباب کباب کباب</p>
<p>بکس میں سپہ ایک اس دم رو نہیں اسکا یہ گھر جس کو کفن تک ملا نہیں</p>	<p>چلایا قتل کہ کی طرف منہ کو موڑ کر دادا کمان چل گئے پوتے کو چھوڑ کر</p>	<p>چری پہ آنے خاک کا چھاپا لگا لیا گردن جھکا کر انون میں منہ کھچیا لیا</p>



<p>۲۱۹          چھٹی کی بانی بنو ناسا کی          منصف کی ہے خشت کا لایا          زینت کے لئے جو پیر پیر          بولی یہ منجھڑ دھانچے وہ بیت بھیا</p>	<p>۲۲۰          باغ کو بیٹے میں کھجور آگیا          اور سر پہ تین نظر ساری بیگیا          تر کھنوں اشک جھری دلا وہ نہجان          ہری کی غصہ ہوا بابا کی کمان</p>	<p>۲۲۱          سہ ماہی کے ہاں          عالم کو بیٹا اکھیر پیر          نہ پیر میں پیر آگیا          جھانکی باغ کی پیر پیر          سرور چھلکوں کی پیر پیر</p>
<p>دیر وہ کر نہ بلو میں زہرا کی جانی کو          میں اپنی ہی اکا کفن و دنگی بھائی کو</p>	<p>بلوہ یہ کیوں کیا ہر محمد کی آل پر          اویارو کیا گذر گئی زہرا کو لال پر</p>	<p>احسان مجھ مرعین پہ ہر خدا کرد          اویارو سر مر بھی بدن سے جدا کرد</p>
<p>۲۲۲          پہلے جی نہ کر کیا اسے مطلقا          چادر کی تھی کی چھپی بھید بھا          سر پہ کر پیری وہ عمر کی تپلا          فرادیا علی ولی شاہ لافا</p>	<p>۲۲۳          خجور کھا کر کئے گانے کی جا          کمان اس میں نے پیر پیر          باغیان کے کو پیہر کھجور کھا          پانی جی وقت دیا پانی</p>	<p>۲۲۴          بنیا رہا مرعین مسحا ہوئے شہید          بڑی امام شریک و بیجا ہوئے شہید          بن جی کر کیا کون مویا ہوئے شہید          فرادیا جی کہ دلبر میرا ہوئے شہید</p>
<p>لیجے خبر کہ مجھ پتی یہ جھٹا ہوئی          بیٹی تھاری لوٹی گئی بے ردا ہوئی</p>	<p>وہ بولا تنگی کہن کہو نہ حسین کی          اب تک بان پر ہونٹوں سے جاہر حسین کی</p>	<p>بیخ شرم سے گردن شیر کٹ گئی          سند بنی کی آج جہان میں اٹک گئی</p>
<p>۲۲۵          الفحکہ کٹ چکا سب کا گھر          اور زمین میں زمین حلقہ پیر          غش میں پیر سے پیر پیر          گر کھٹا لٹ گیا چین</p>	<p>۲۲۶          چھٹی کی دل کی دم خازن          کس کی پیر پیر میں شک ہے          کاشی بان میں پیر پیر          اس گھونٹ پانی دیر دیر</p>	<p>۲۲۷          پیر پیر میں پیر پیر          گردن میں پیر پیر          سرور میں پیر پیر          اور جی پیر پیر</p>
<p>آواز دی جو تر نے تلوار تول کر          چو کا مرعین زکسی آنکھوں کو کھول کر</p>	<p>قطرہ بھی اک دیا نہ کسی ان کو پیر کو          آیا ہوں فح کر کے بنی کے نواسے کو</p>	<p>مان کی طرف مرعین نے مڑ کر نگاہ کی          دیکھا فلک کو رو کر اور دل سزاہ کی</p>



<p>۲۸۷          ناگاہ آگے نہ بڑھو          گھر فاطمہ کا طبع لگا دھڑکتا          زخما سینہ سے لپکتی ہیں          پتھر پتھر سے لپکتی ہیں</p>	<p>۲۸۸          ایک گھر میں نہ رہو          تاکہ کسی کو نہ سہو          زباں چھوڑو کہہ دے          دہانے لگا</p>	<p>۲۸۹          فاطمہ کی ماں بکارتی تھی          مان کو تیار کرتے ہوئے          دو لہجہ تھے اس کو          زبان و حیاں بوندوں پر</p>
<p>۲۹۰          سینے تو تھرکتے رکھے ہاں تھے          گرمی کو ماری چاندی منہ لال تھے</p>	<p>۲۹۱          کتا تھا نیند آئیگی اب بھوکو          صد شکر خالی ہو گئی دنیا حسین سے</p>	<p>۲۹۲          پوچھا نہ کہ گن لے سب ملکر دتے ہو          پھیلے پاؤں میں میدان میں سوئے ہو</p>
<p>۲۹۳          اس قدر غصہ ہے کہ          عجب حال کہ آگے          بن پانی شہر چاہو          بکھین</p>	<p>۲۹۴          شامین دیا لون کا تھا          بان تھام میں غم          دان کھاڑک کھاتی تھی          بان بھوکا پتھر</p>	<p>۲۹۵          پلائی تھی زینت عین          بھڑاڑ کا کوئی نہیں          صاحب زینت کو          دینے ہیں اب دلوں میں</p>
<p>۲۹۶          جسم اہوا سواک کے شعلے بھڑکتے تھے          معصوم مچھلیوں کی طرح سے پھرتے تھے</p>	<p>۲۹۷          ماتم میا تھا فاطمہ کے نور عین کا          پڑسا بھی کوئی دینے نہ آیا حسین کا</p>	<p>۲۹۸          ماری ہر نیم اب مری اولاد ہو گئی          والی میں تیری مرض سے برباد ہو گئی</p>
<p>۲۹۹          بیجا بہتر کو عمر دے          ہنگام میں کچھ          کہہ نہ سکا          بے جا</p>	<p>۳۰۰          وہاں رات اور وہ سیاہی          شہر کو دیکھ کر          درخت کا کھمبہ          درخت اور درخت</p>	<p>۳۰۱          کہتی تھیں کہ          سن تک لا سا          کیا ہے آج ماں کی</p>
<p>۳۰۲          خوشن مثل سید جو تھو تمام رات          جازی رہیں سیر و گریز تمام رات</p>	<p>۳۰۳          بابا بغیر بالی سکینہ نہ سوتی تھی          منہ اپاڑھا پٹھان کے درخت تھی</p>	<p>۳۰۴          بیٹھی ہوئی ہون نور دگر گھر اٹھ گیا          وارث حسین سامری سے اٹھ گیا</p>



<p>مرثیہ          لا کہ وطن سے ساتھ چلی ہوئی          اچھا سلوک مان کے کیا ہوئی          بھگتو خیال تھا کہ تو کی تھاریاں          نام پر جو کہ من پادی ہوئی</p>	<p>مرثیہ          ناما گمان میں آج جو کوئی ہو          کمان میں جو مصیبت ہو          ہر کسی کو جو ہو ہو ہو          کہ تو اس میں سے دیکھا ہو</p>	<p>مرثیہ          بابون اسی کی زین کو باری          ہر دم کی تھی اور وارہین          شہنشاہی تھی دن بھر کداری          راتوں کو کہے ہے صلیبا جانی</p>
<p>بدلو وطن کو ہا و غضب موت آگئی          اب ہر شے بھگو نظر کی کھا گئی</p>	<p>افسوس خواہر شہ عالی نہ مر گئی          سب مر گئے یہ پٹنے والی نہ مر گئی</p>	<p>یا شاہ بخت جاگتے مجھ دل نگار کے          سو رہتی پائنتے میں تھاری مزار کے</p>
<p>مرثیہ          بیابا بلو مان کو تیرے واسطے          ابوتہ رست موت پر کیا ہوئے          بے پردہ میں ہوئی زور دینے والے          مناج ہوئے گزری کی جی جاوے</p>	<p>مرثیہ          بیابا بلو مان کو تیرے واسطے          ابوتہ رست موت پر کیا ہوئے          بے پردہ میں ہوئی زور دینے والے          مناج ہوئے گزری کی جی جاوے</p>	<p>مرثیہ          کو چھپا کوئی تیرے شخص کا          دلوں کو تیری ہو سگوار          دس بیان پر روک کر تیری          لال سین فاطمہ ہو چھپا</p>
<p>بلو یمن تلکے سر ہون گریبان چاک ہوں          پردہ اسی میں ہے کہ میں ہو نہ خاک ہوں</p>	<p>بھیما تمھارا ساتھ یہ خواہر نہ چھوڑتی          تنہا میں قبر آپ کی دم بھرنے چھوڑتی</p>	<p>تو یہ گمان نہ کیو کہ اسکی عزت ہوں          آقا یہ مجھ غریب کا ہی میں کینہ ہوں</p>
<p>مرثیہ          زینب بیان کرتی تھی باغ میں          جانی تھاری لاش کو قربان ہیں          زینب کی تھی میرا کفن          زینب کی تھی میرا کفن</p>	<p>مرثیہ          زینب بیان کرتی تھی باغ میں          جانی تھاری لاش کو قربان ہیں          زینب کی تھی میرا کفن          زینب کی تھی میرا کفن</p>	<p>مرثیہ          زینب بیان کرتی تھی باغ میں          جانی تھاری لاش کو قربان ہیں          زینب کی تھی میرا کفن          زینب کی تھی میرا کفن</p>
<p>فرما دیتی ہو کرتی تھی جانی قبول کی          لوئی شکر دینے لگائی قبول کی</p>	<p>ہوتی نہ رات کو کبھی حاجت چراغ کی          کافی تھی روشنی دل زینب کے داغ کی</p>	<p>سرفاطمہ کے لال کا زینب ستان ہوا          تیرے پہ آفتاب قیامت عیان ہوا</p>



<p>۴۶</p> <p>اونٹ آئے قیدیوں کی سواری کے اکیار      بنگلے الہیت محمدیہ کے سوار      عالمی یادہ پاچے تھامی ہوئے ہمار      نچے کہ پیش چھپان تانے تھم تھار</p>	<p>۴۷</p> <p>بابا بیکاری تانے کہ میری تھی تھار      صفر کہ کھڑی ہوئی تانے ہی مجھ کو کھار      روٹی ہوئے تھانے تھامی ہوئے تھار      کہہ کہہ دو وہ تھار تھامی ہوئے تھار</p>	<p>۴۸</p> <p>راٹھو کی کیا سواری کا عالم کردن بیان      بڑے حسین لب لباب تھانے تھار      سواروں کے تھانے تھامی ہوئے تھار      اور اگر آگے اڑتوں کے سجاوہ تھانے</p>
<p>دیکھا سان میں سرخوشہ مشرقین کا      رائد و نہیں شور پڑ گیا ہر حیلین کا</p>	<p>دووں کے ماری سپاس کے ہر دم ملکتے تھے      بڑے داری جھوڑ میں کیسا سکتے تھے</p>	<p>جان تھی لبون پچ سو پا تو کجاری کی      آتی تھی بڑیوں کے صدا ہا ہا کی</p>
<p>۴۹</p> <p>کریا راوی ملک آگاہ رہے بیان      نقل میں حب حسین بوجاہ کا بیان      کوئی کہ نہ کہ بصدغان      اور عابد خجائش و مظلوم و ناتوان</p>	<p>۵۰</p> <p>عالمی کہنے لگے باقی تھار      بھلا تھانے تھامی ہوئے تھار      حکم ملے ہی تھامی ہوئے تھار      تھانے تھامی ہوئے تھار</p>	<p>۵۱</p> <p>ان کیسے پڑا رہے میں عیبی تھانے تھار      ہو جائے اک کتاب جو کچھ تھانے تھار      تھانے تھامی ہوئے تھار      پوری تھانے تھامی ہوئے تھار</p>
<p>ہوئی تھانے تھامی ہوئے تھار      جلدی تھانے تھامی ہوئے تھار</p>	<p>ہسین پکاریں اوشہ مظلوم الوداع      آئی صدا کہ زینب مظلوم الوداع</p>	<p>ذاکر ہوں لے فاطمہ کے نورین کا      کر رحم سیر حال پر صدقہ حسین کا</p>



<p>۳۱          شہر و شہر و شہر و شہر          کوئی وارث نہ رہا سہی          کوئی وارث نہ رہا سہی</p>	<p>۳۲          کوئی وارث نہ رہا سہی          کوئی وارث نہ رہا سہی</p>	<p>۳۳          کوئی وارث نہ رہا سہی          کوئی وارث نہ رہا سہی</p>
<p>۳۴          کوئی وارث نہ رہا سہی          کوئی وارث نہ رہا سہی</p>	<p>۳۵          کوئی وارث نہ رہا سہی          کوئی وارث نہ رہا سہی</p>	<p>۳۶          کوئی وارث نہ رہا سہی          کوئی وارث نہ رہا سہی</p>
<p>۳۷          کوئی وارث نہ رہا سہی          کوئی وارث نہ رہا سہی</p>	<p>۳۸          کوئی وارث نہ رہا سہی          کوئی وارث نہ رہا سہی</p>	<p>۳۹          کوئی وارث نہ رہا سہی          کوئی وارث نہ رہا سہی</p>
<p>۴۰          کوئی وارث نہ رہا سہی          کوئی وارث نہ رہا سہی</p>	<p>۴۱          کوئی وارث نہ رہا سہی          کوئی وارث نہ رہا سہی</p>	<p>۴۲          کوئی وارث نہ رہا سہی          کوئی وارث نہ رہا سہی</p>
<p>۴۳          کوئی وارث نہ رہا سہی          کوئی وارث نہ رہا سہی</p>	<p>۴۴          کوئی وارث نہ رہا سہی          کوئی وارث نہ رہا سہی</p>	<p>۴۵          کوئی وارث نہ رہا سہی          کوئی وارث نہ رہا سہی</p>
<p>۴۶          کوئی وارث نہ رہا سہی          کوئی وارث نہ رہا سہی</p>	<p>۴۷          کوئی وارث نہ رہا سہی          کوئی وارث نہ رہا سہی</p>	<p>۴۸          کوئی وارث نہ رہا سہی          کوئی وارث نہ رہا سہی</p>



<p>۱۰ نہیں دلا کہ رو اداون کہ بھلی آواز نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار</p>	<p>۱۱ چھوڑ دو گشتہ چادر و پیر و پیر نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار</p>	<p>۱۲ نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار</p>
<p>قتل دلا کہ رو اداون کہ بھلی آواز نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار</p>	<p>لوٹ کر زور و زور پھر پھر دیکھ دیکھ اک رو اداون کہ بھلی آواز نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار</p>	<p>نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار</p>
<p>۱۳ نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار</p>	<p>۱۴ نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار</p>	<p>۱۵ نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار</p>
<p>نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار</p>	<p>مالک حبت و دوزخ ہو وہ مجبور نہیں اگر قیامت بھی آج تو کچھ دور نہیں نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار</p>	<p>نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار</p>
<p>۱۶ نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار</p>	<p>۱۷ نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار</p>	<p>۱۸ نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار</p>
<p>عقب حق کہان بکلی نکل جاؤ گے آہ ایک ایسی کہ رنگی من کہ جلاؤ گے نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار</p>	<p>اسکی مٹی کی رو چھین کر کیا پاؤ گے آج کو ظلم کی مشین منزا پاؤ گے نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار</p>	<p>ہے ستم سننے کو خالق نے بنایا ہکو نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار نہیں دلا کہ گنگار و بکود اور کار</p>



<p>۲۱ دہم نہ مار گئی روح میں کھلا ہو گئی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی</p>	<p>۲۲ نفل سے نفل سے نفل سے نفل سے نفل سے نفل سے نفل سے نفل سے</p>	<p>۲۳ نفل سے نفل سے نفل سے نفل سے نفل سے نفل سے نفل سے نفل سے</p>
<p>عم تو یہ ہو جو رہا چھینی نہ جانی بھائی اچھے لاشہ بے سر پہ اڑھاتی بھائی</p>	<p>آپ جا بیگا ملک سے پیاری ہے رحم کر رحم کہ مظلوم ہے آزاری ہے</p>	<p>بھائی اس رحم کو اس پیار کو قربان ہوئے تم دعا مانگو کہ مشکل میں آسان ہوئے</p>
<p>۲۴ بھائی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی بھائی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی</p>	<p>۲۵ بھائی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی بھائی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی</p>	<p>۲۶ بھائی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی بھائی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی</p>
<p>زندہ نہ ہو دین کہ دہر سے کراہیں ہم اسکے جوق میں ہوا شاد بجا لائیں ہم</p>	<p>ریح پود بیج جفا کا رہو پود چائے تھے سر جھکا لے ہوئے خاموش پڑا آتے تھے</p>	<p>سفر شام ہو پیش خبر ہے کہ نہیں تازہ نون کا بھی کچھ فوٹ منظر ہو کہ نہیں</p>
<p>۲۷ بھائی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی بھائی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی</p>	<p>۲۸ بھائی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی بھائی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی</p>	<p>۲۹ بھائی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی بھائی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی</p>
<p>کون ہر ایک جو آدیکار دیکاری کو اسی ستر پہ کر قتل اس آزاری کو</p>	<p>بیریاں بھاری میں کاہ کو چلا جائیگا چھوڑ دو اوٹھو کی اسی کہ غش آ جائیگا</p>	<p>ناگمان قتل کا میدان نظر آیا آنکو مقتل شاہ شہیدان نظر آیا آنکو</p>



۱۴۴  
ننگ کی پوچی تو لاش کی گھونٹ  
کیک کی پوچی تو لاش کی گھونٹ  
پتھر کی پوچی تو لاش کی گھونٹ  
پتھر کی پوچی تو لاش کی گھونٹ

۱۴۵  
سب سے سب سے سب سے سب سے  
سب سے سب سے سب سے سب سے  
سب سے سب سے سب سے سب سے  
سب سے سب سے سب سے سب سے

۱۴۶  
ریاضی  
کسی کو چاہیے کہ بلا والوں سے  
کسی کو چاہیے کہ بلا والوں سے  
کسی کو چاہیے کہ بلا والوں سے  
کسی کو چاہیے کہ بلا والوں سے

ساربان اُسراہر سلام آیا ہے  
طوق پہنے یہ سن بستہ غلام آیا ہے

صدتے جاؤں ستم شمر حجاب جو دیکھو  
کس سے باندھو ہین سن میں کے مر بازو دیکھو

۱۴۷  
کلیے کی گھونٹ سے قدم شاہ  
کلیے کی گھونٹ سے قدم شاہ  
کلیے کی گھونٹ سے قدم شاہ  
کلیے کی گھونٹ سے قدم شاہ

۱۴۸  
اگر اس حال کو نہیں کہہ دوں  
اگر اس حال کو نہیں کہہ دوں  
اگر اس حال کو نہیں کہہ دوں  
اگر اس حال کو نہیں کہہ دوں

۱۴۹  
ریاضی  
اک روز حجاب میں جان کھونا ہو گا  
اک روز حجاب میں جان کھونا ہو گا  
اک روز حجاب میں جان کھونا ہو گا  
اک روز حجاب میں جان کھونا ہو گا

ہوش آیا تو پکاری کہ میں داری بھائی  
مسرور ہونے میں آئی ہو تمھاری بھائی

نظر لطف شہنشاہ امم کافی ہے  
دلت العمر کو میں ایک یہ غم کافی ہے



<p>۲۸ بیکبیدی در حاکم کے برابر ہے غل میں ادا ہون پر ناموس ہے کے باروں سے چھپاؤ رخ اور اسے دیوے والے سے باز رکھ لے</p>	<p>۲۹ اگر غارتگر ہو تو غارتگر بن اگر غارتگر ہو تو غارتگر بن اگر غارتگر ہو تو غارتگر بن اگر غارتگر ہو تو غارتگر بن</p>	<p>۳۰ اگر غارتگر ہو تو غارتگر بن اگر غارتگر ہو تو غارتگر بن اگر غارتگر ہو تو غارتگر بن اگر غارتگر ہو تو غارتگر بن</p>
<p>۳۱ باغ نہ ہر اکا عجیب رنگ سے گلہ تہ تھا تھے تو باہم لگا لک ایک رس بستہ تھا</p>	<p>۳۲ ستم اہل شقاوت سے بجا لیا رب ہکو دربار کی آفت سے بجا لیا رب</p>	<p>۳۳ شکر لاشمن سفاک تاشا و کھین ایسے دکھیا رو کا ہم خاک تاشا و کھین</p>
<p>۳۴ کسی شہر شہر کی مصیبت دا واوٹیا یہ جو ہم ادرہ پر دے گور گور وہ بدن اور وہ کبریا تازہ اولاد کا غم خون پر ہے</p>	<p>۳۵ اگر غارتگر ہو تو غارتگر بن اگر غارتگر ہو تو غارتگر بن اگر غارتگر ہو تو غارتگر بن اگر غارتگر ہو تو غارتگر بن</p>	<p>۳۶ اگر غارتگر ہو تو غارتگر بن اگر غارتگر ہو تو غارتگر بن اگر غارتگر ہو تو غارتگر بن اگر غارتگر ہو تو غارتگر بن</p>
<p>۳۷ لٹ گیا گھر کہیں چنے کو بھی کو ناز ملا قتل وارث ہو اور بیٹھ کر رونا ملا</p>	<p>۳۸ اول تمام کہ وہ آخر شب دفن ہوئیں کب نیاز ہو کو اٹھا لگے کب دفن ہوئیں</p>	<p>۳۹ سر پہ یہ بھی نہیں کچھ وطن داروں کے پوست دھڑا ہوئے ہاں سے رسا روں کے</p>
<p>۳۹ کتنی ہی کمان جا کر جھپٹیں کتنی ہی کمان جا کر جھپٹیں کتنی ہی کمان جا کر جھپٹیں کتنی ہی کمان جا کر جھپٹیں</p>	<p>۴۰ اگر غارتگر ہو تو غارتگر بن اگر غارتگر ہو تو غارتگر بن اگر غارتگر ہو تو غارتگر بن اگر غارتگر ہو تو غارتگر بن</p>	<p>۴۱ اگر غارتگر ہو تو غارتگر بن اگر غارتگر ہو تو غارتگر بن اگر غارتگر ہو تو غارتگر بن اگر غارتگر ہو تو غارتگر بن</p>
<p>۴۲ دکھ میں اندر کا مٹیوں کا مدد کار ہو تو پردہ ہم قیدیوں کا رکھ لے کہ ستار ہو تو</p>	<p>۴۳ حق تو عادل ہے عدالت بھی کبھی ہو سکی یہ نہ سمجھے کہ قیامت بھی کبھی ہو سکی</p>	<p>۴۴ خوف سے مٹیوں میں سانس بھی کی جاتی نرگسی آنکھیں نہایت جھکی جاتی ہیں</p>



<p>۲۸ کیا کہوں غم نہ ہو کہ نہ ہو تو نہ ہو کہ نہ ہو کہ نہ ہو تو نہ ہو کہ نہ ہو کہ نہ ہو تو نہ ہو کہ نہ ہو کہ نہ ہو</p>	<p>۲۹ کان مہرین و کھنکھانی کان مہرین و کھنکھانی کان مہرین و کھنکھانی کان مہرین و کھنکھانی</p>	<p>۳۰ اور نہ کہ نہ ہو کہ نہ ہو اور نہ کہ نہ ہو کہ نہ ہو اور نہ کہ نہ ہو کہ نہ ہو اور نہ کہ نہ ہو کہ نہ ہو</p>
<p>اپنی مانی سوئے گئی منہ موڑ گئے قید پر دس میں ہو کو چھوڑ گئے</p>	<p>رو کو جب کہتی ہر سی سو گلا چلتا ہے اسکا منہ دیکھ کر سینے میں حکم ملتا ہے</p>	<p>نیزہ وارون کو تیرے سے پکارو جلدی شہر سیدوں کے سناؤں سے آتا رو جلدی</p>
<p>۳۱ کس کو کھانوں کی جان کس کو کھانوں کی جان کس کو کھانوں کی جان کس کو کھانوں کی جان</p>	<p>۳۲ کس کو کھانوں کی جان کس کو کھانوں کی جان کس کو کھانوں کی جان کس کو کھانوں کی جان</p>	<p>۳۳ کس کو کھانوں کی جان کس کو کھانوں کی جان کس کو کھانوں کی جان کس کو کھانوں کی جان</p>
<p>کوئی شہر تو برچی ہو دکھاتا کوئی ہر کے سر کو بھی مجھ تک نہیں لانا کوئی</p>	<p>پاس اب کا ہیکہ آئینے ہمارے بابا لے کے صغر کو کوہین دور سدھار بابا</p>	<p>بڑا ادب شہر ہو کیا جانے کو تو تکر لیا ہے نکم دی مھک تو بھائی کا بن سر لیا ہے</p>
<p>۳۴ جی تو کہتا کہ نہ ہو کہ نہ ہو جی تو کہتا کہ نہ ہو کہ نہ ہو جی تو کہتا کہ نہ ہو کہ نہ ہو جی تو کہتا کہ نہ ہو کہ نہ ہو</p>	<p>۳۵ جی تو کہتا کہ نہ ہو کہ نہ ہو جی تو کہتا کہ نہ ہو کہ نہ ہو جی تو کہتا کہ نہ ہو کہ نہ ہو جی تو کہتا کہ نہ ہو کہ نہ ہو</p>	<p>۳۶ جی تو کہتا کہ نہ ہو کہ نہ ہو جی تو کہتا کہ نہ ہو کہ نہ ہو جی تو کہتا کہ نہ ہو کہ نہ ہو جی تو کہتا کہ نہ ہو کہ نہ ہو</p>
<p>میں تو میری دھڑی تھی پہاڑ نہ دیا سخت جانی تو کلا ساتھ کٹا نہ دیا</p>	<p>میں تو سمجھتی تھی کہ لڑکی ہر پہل جاو گی اپنی یاد میں جان اسکی نکل جاو گی</p>	<p>پیتے سر حسن سبز قبا جاتے ہیں ساتھ بیٹے کو شہر عقدہ کٹا جاتے ہیں</p>



<p>۲۹۵ میر و بارین لایا جو شاہ ام نہایت چھٹا تخت سے زلیلم سانے سطر بنیں غم کھڑو ہو جاہم نشا و بارین کا دیا حکم میں اس</p>	<p>۲۹۶ میر و بارین لایا جو شاہ ام نہایت چھٹا تخت سے زلیلم سانے سطر بنیں غم کھڑو ہو جاہم نشا و بارین کا دیا حکم میں اس</p>	<p>۲۹۷ میر و بارین لایا جو شاہ ام نہایت چھٹا تخت سے زلیلم سانے سطر بنیں غم کھڑو ہو جاہم نشا و بارین کا دیا حکم میں اس</p>
<p>یہ نہ بچھا کہ سر پاک حسین آیا ہے جگر و جان رسول ثقلین آیا ہے</p>	<p>طرقہ تاثیر خون شہر دین کی بوین ساز قابوین ہمارے ہیں دلقا بوین</p>	<p>اور کہا بان حرم سبط بنی کو لاؤ رشتہ داران رسول عربی کو لاؤ</p>
<p>۲۹۸ ساختہ اس کے سرین روح سولان نہایت چھٹا تخت سے زلیلم سانے سطر بنیں غم کھڑو ہو جاہم نشا و بارین کا دیا حکم میں اس</p>	<p>۲۹۹ میر و بارین لایا جو شاہ ام نہایت چھٹا تخت سے زلیلم سانے سطر بنیں غم کھڑو ہو جاہم نشا و بارین کا دیا حکم میں اس</p>	<p>۳۰۰ میر و بارین لایا جو شاہ ام نہایت چھٹا تخت سے زلیلم سانے سطر بنیں غم کھڑو ہو جاہم نشا و بارین کا دیا حکم میں اس</p>
<p>سامنے شغل غنا ایسوں کے کب لازم حاکم شرع ہیں موجود ادب لازم</p>	<p>رو کو کتا ہو کوئی بیٹے کو ہم روت ہیں رہو ساکت نہیں مرتن قلم ہوتی ہیں</p>	<p>آسمان غم کا گران وطن آواروں پر خاک سے بی بیان ملو لگیں خساروں</p>
<p>۳۰۱ کفر کا دان دخل ہو کفر کا دان دخل ہو کفر کا دان دخل ہو</p>	<p>۳۰۲ کفر کا دان دخل ہو کفر کا دان دخل ہو کفر کا دان دخل ہو</p>	<p>۳۰۳ کفر کا دان دخل ہو کفر کا دان دخل ہو کفر کا دان دخل ہو</p>
<p>غم کی تاثیر سب جو نکی بھی شوق چھاتی تھی خود بخود ہا و حسینا کی صدا آتی تھی</p>	<p>ہا و میں کھیتی ہوں در یہ تم ہوتی ہیں در حاکم یہ کھڑی اہل حرم روتی ہیں</p>	<p>تسک خساروں پر ہوتی سڑو علم جاتے تھے گرتے پڑتے ہوئے مجبور طے جاتے تھے</p>



<p>۴۴</p> <p>درد و غم و تنگدستی و سختی حالت ملوک آهین گلابا چون دین بری خجور خاک چو تیر خاک ہو چون ماه منیر سایه عمارت کی جاسای برین خجور</p>	<p>۴۵</p> <p>اس گشتی شمرے گئے گلی گشتی بان کی گشتے میں تھلاؤ در تھلاؤ نہ تو بیخ عصا ہو نہ سر پہ ردا غنیہ میں پادشہ ہو یا ظالم کے</p>	<p>۴۶</p> <p>بولی رنہ کبھی کبھی کتا ہو ناخجور انگلی سر پہ چڑھتی خلیق میان بازار لیکن اس وقت نہیں بھڑکے دربار وہاں خطبے سردار دن کو بان کا خجور</p>
<p>روزی تے جلد جو چنے کو کوئی کتا تھا بند لیان سرجی تھیں تلو دن کے کہوتا تھا</p>	<p>قید میں نام نہ لورہ نشین ہونے کا یہ نہیں ہونے کا ہرگز یہ نہیں ہونے کا</p>	<p>ہنے ناموس پیر کو کھلے سر دکھیا دختر حیدر صندر کو کھلے سر دکھیا</p>
<p>۴۷</p> <p>نہم دل میں صد جاں کتا نہم دل میں صد جاں کتا نہم دل میں صد جاں کتا نہم دل میں صد جاں کتا</p>	<p>۴۸</p> <p>نہم دل میں صد جاں کتا نہم دل میں صد جاں کتا نہم دل میں صد جاں کتا نہم دل میں صد جاں کتا</p>	<p>۴۹</p> <p>نہم دل میں صد جاں کتا نہم دل میں صد جاں کتا نہم دل میں صد جاں کتا نہم دل میں صد جاں کتا</p>
<p>ضعف سال یہ بلندید اللہ کا تھا لڑکھڑانے میں ہر اک کام عصا آہ کا تھا</p>	<p>کوڑا تک شت مصیبت سے کھلے سر آئی یان تلک کوڑے سے بے مقفوعہ چادر آئی</p>	<p>میرزا خرا کو یہ بوقت خبر جاو گی چہہ نشیہ کی وہ بیمار ہے مر جاو گی</p>
<p>۵۰</p> <p>نہم دل میں صد جاں کتا نہم دل میں صد جاں کتا نہم دل میں صد جاں کتا نہم دل میں صد جاں کتا</p>	<p>۵۱</p> <p>نہم دل میں صد جاں کتا نہم دل میں صد جاں کتا نہم دل میں صد جاں کتا نہم دل میں صد جاں کتا</p>	<p>۵۲</p> <p>نہم دل میں صد جاں کتا نہم دل میں صد جاں کتا نہم دل میں صد جاں کتا نہم دل میں صد جاں کتا</p>
<p>کبھی آہن لکھی ہا تھوڑے منہ دھائی اوٹ میں کر چھی جاتی تھیں در کا پتی تھیں</p>	<p>رو سا جینے میں دربار میں سب کھٹنگے جب چھوٹے کہ نہ دیکھا تھا وہ اب</p>	<p>اگر لادو کہ مرے جاہ و شتم کو دیکھیں یان تہ تخت سر شاہ ہم کو دیکھیں</p>



<p>۴۴</p> <p>کھینچتی تھیں ذرا سبزی اس          کھانے کے اور کھانے کے          گریز پانی میں سے کھانے کے          بل کا طشت میں سے کھانے کے          مصطفیٰ روڑے کے کھانے کے</p>	<p>۴۵</p> <p>وہی کہ جس کی بھائی نے          جان کی بھائی نے          بیٹے کو جان کی بھائی نے          بیٹے کو جان کی بھائی نے          بیٹے کو جان کی بھائی نے</p>	<p>۴۶</p> <p>وہی کہ جس کی بھائی نے          جان کی بھائی نے          بیٹے کو جان کی بھائی نے          بیٹے کو جان کی بھائی نے          بیٹے کو جان کی بھائی نے</p>
<p>۴۷</p> <p>سیر حق طیش میں آؤ تھو بنی نے روکا          ہو کر راضی ہر صاف ہاتھ علی نے روکا</p>	<p>۴۸</p> <p>دن میں بھائی پر جو فوج کی گھٹا چھائی تھی          بال کھول پڑے میدان میں چلی آئی تھی</p>	<p>۴۹</p> <p>اتنا ہی یاد کہ جب فتح کا غل ہوتا تھا          وان دور وئی تھی اور شاہ کا سر قاتما تھا</p>
<p>۵۰</p> <p>سانسے جیسے آؤ جو ہر ہاتھ          مسکرایا وہ عدو کے ہاتھ          نہ کہ کبھی دیکھا کبھی نہیں          دیکھا کبھی دیکھا کبھی نہیں</p>	<p>۵۱</p> <p>جی چلائی تھی نہ تو زبان میں          کس طرح کے چلائی تھی نہ تو زبان میں          کس طرح کے چلائی تھی نہ تو زبان میں          کس طرح کے چلائی تھی نہ تو زبان میں</p>	<p>۵۲</p> <p>کہ چلائی تھی نہ تو زبان میں          کس طرح کے چلائی تھی نہ تو زبان میں          کس طرح کے چلائی تھی نہ تو زبان میں          کس طرح کے چلائی تھی نہ تو زبان میں</p>
<p>۵۳</p> <p>تجھے ملتی ہر بہت شاہ زمین کی صورت          کہیں جھپتی ہی نہیں بھائی بہن کی صورت</p>	<p>۵۴</p> <p>سر جھکاؤ ہو کر تلوار میں نہ کھاؤ بھائی          اپنی چھاتی سے لگاؤں تھیں آؤ بھائی</p>	<p>۵۵</p> <p>یوں تو الفت بھی اولاد تھی بھائی کی          کوئی سی لڑکی کی عباس نے ستائی کی</p>
<p>۵۶</p> <p>نور اللغات کے کیا بھائی          دماغی احمد کے کیا بھائی          بی بی شمع کے کیا بھائی          شام کے کیا بھائی</p>	<p>۵۷</p> <p>وہی کہ جس کی بھائی نے          جان کی بھائی نے          بیٹے کو جان کی بھائی نے          بیٹے کو جان کی بھائی نے          بیٹے کو جان کی بھائی نے</p>	<p>۵۸</p> <p>وہی کہ جس کی بھائی نے          جان کی بھائی نے          بیٹے کو جان کی بھائی نے          بیٹے کو جان کی بھائی نے          بیٹے کو جان کی بھائی نے</p>
<p>۵۹</p> <p>بھائی ذوق میں مانجائی کو چاہا          پر نہ مانجائی ذوق میں مانجائی کو چاہا</p>	<p>۶۰</p> <p>ابھی مخمری کو دن پہنچتا ہوا          روکے ہاتھ کہ گھر دھڑلہا پھر جائے</p>	<p>۶۱</p> <p>شہر تلواروں کے جب خم بہت کھاؤ تھے          خونیں ڈھیر ہوئے جا کر اسے دیکھ آؤ تھے</p>



۴۴  
دیکھو کہ جو پست کر دیتی تھی میں  
نکلے آواز میں نزع میں تھی حسین  
روک روک تھے فوسل یوں تھی  
س طرح با سبک تھی تھی تھی

۴۵  
دیکھو کہ جو کیا یوں تھی  
نکلیں ملک تھی تھی تھی تھی  
فی الحقیقت تھی تھی تھی تھی  
کو فو نہ سام تھی تھی تھی تھی

۴۶  
دیکھو کہ جو کیا یوں تھی  
نکلیں ملک تھی تھی تھی تھی  
فی الحقیقت تھی تھی تھی تھی  
کو فو نہ سام تھی تھی تھی تھی

۴۷  
تجربہ روح شہنشاہ مدینہ چھوٹی  
خلق سوائی صدا ہاں سکیستہ چھوٹی

۴۸  
تھا یہی مد نظر فاطمہ کے پیاروں کو  
اپنا محکوم کرین کو فو کے سرداروں کو

۴۹  
میں انداز سفر پہلے ہی پہچانا تھا  
تری مجلس میں مجھ پر کے اسیر آنا تھا

۵۰  
دیکھو کہ جو کیا یوں تھی  
نکلیں ملک تھی تھی تھی تھی  
فی الحقیقت تھی تھی تھی تھی  
کو فو نہ سام تھی تھی تھی تھی

۵۱  
دیکھو کہ جو کیا یوں تھی  
نکلیں ملک تھی تھی تھی تھی  
فی الحقیقت تھی تھی تھی تھی  
کو فو نہ سام تھی تھی تھی تھی

۵۲  
دیکھو کہ جو کیا یوں تھی  
نکلیں ملک تھی تھی تھی تھی  
فی الحقیقت تھی تھی تھی تھی  
کو فو نہ سام تھی تھی تھی تھی

۵۳  
یہ ستم لوح محمد کو گوارا ہوگا  
خیر عشر میں اب لضاف ہمارا ہوگا

۵۴  
باب کے مرزا ہی یہ بے ادبی کئے کی  
حجت اللہ سے معیت طلبی کئے کی

۵۵  
حرمیت کعبہ سے یہ انھیں منظور نہ تھا  
ورنہ ہو جاتے وہ قتل تو کچھ دور تھا

۵۶  
کہا حکم نے نہیں کہ انہی علی  
وہ اگر جانتے تھے اہل فضا میں کوئی  
نہیں ہیں کہیں چھوڑ کر درباری  
س کس کس کس کس کس کس

۵۷  
کہا حکم نے نہیں کہ انہی علی  
وہ اگر جانتے تھے اہل فضا میں کوئی  
نہیں ہیں کہیں چھوڑ کر درباری  
س کس کس کس کس کس کس

۵۸  
کہا حکم نے نہیں کہ انہی علی  
وہ اگر جانتے تھے اہل فضا میں کوئی  
نہیں ہیں کہیں چھوڑ کر درباری  
س کس کس کس کس کس کس

۵۹  
کیوں نیسے کو شہر بن و شہر بھرنے گئے  
قتل مسلم کی خبر شے بھی گھر بھرنے گئے

۶۰  
رہبر دین یہ جو فاسق نے یہ اعلام کیا  
کوچ کا تہ و بھائی فرسرا انجام کیا

۶۱  
گرتے کیا دان سے اگر کوچ نہ کرتے سپر  
موت ہمراہ تھی کس طرح ٹھٹھرتے سپر



۴۵  
 کو کتنا عداوت ہے اب ظالم  
 تھا یہ مطلق سلا کو کتنے میں  
 علی دہ رسول اب جہانگیر  
 ابھی تیرے بچے تھے اور ام

۴۵  
 میں نے مل زبان علی بی  
 کو کتنا عداوت ہے اب ظالم  
 تھا یہ مطلق سلا کو کتنے میں  
 علی دہ رسول اب جہانگیر  
 ابھی تیرے بچے تھے اور ام

۴۵  
 کو کتنا عداوت ہے اب ظالم  
 تھا یہ مطلق سلا کو کتنے میں  
 علی دہ رسول اب جہانگیر  
 ابھی تیرے بچے تھے اور ام

آیتا فائدہ انھیں لعل منہارا لے خط  
 کوڑے سے کہتے ملک میں نزارا لے خط

تو نہ تھا ظلم کا بانی تو نہ انصاف کیا  
 کیا کہ دلت تھی کہ گھر قاطم کا صا کیا

اور کہا دھڑ فیاض یہ کھلاتی ہے  
 اسکے ماتھو کو نہ بالہ جو تھرم آتی ہو

۴۶  
 بلکہ خط انھیں اک نظر کو سوا بھائی  
 دان مسکرتا تھا کھانہ کھانہ  
 مثل جب ہو گیا سلا کو کتنے میں  
 عداوت ہے اب ظالم

۴۶  
 بلکہ خط انھیں اک نظر کو سوا بھائی  
 دان مسکرتا تھا کھانہ کھانہ  
 مثل جب ہو گیا سلا کو کتنے میں  
 عداوت ہے اب ظالم

۴۶  
 بلکہ خط انھیں اک نظر کو سوا بھائی  
 دان مسکرتا تھا کھانہ کھانہ  
 مثل جب ہو گیا سلا کو کتنے میں  
 عداوت ہے اب ظالم

جہیز تھا زعم و قاطم کے بانی نکالے  
 دوست سمجھتے تھے جنھیں دشمن جانی نکالے

نہ جے برکت جب حال سے نہیں چھوڑا  
 کہتے جا رہے تھے بکس کے بدن میں چھوڑا

کہہ کر بھائی کو مصیبت میں پڑی ہوئی  
 سرور بار رس لستہ کھڑی ہوئی

۴۷  
 ملنے بھائی بھائی بھائی بھائی  
 نہیں بھائی بھائی بھائی بھائی  
 کہہ کر بھائی کو مصیبت میں پڑی ہوئی  
 سرور بار رس لستہ کھڑی ہوئی

۴۷  
 ملنے بھائی بھائی بھائی بھائی  
 نہیں بھائی بھائی بھائی بھائی  
 کہہ کر بھائی کو مصیبت میں پڑی ہوئی  
 سرور بار رس لستہ کھڑی ہوئی

۴۷  
 ملنے بھائی بھائی بھائی بھائی  
 نہیں بھائی بھائی بھائی بھائی  
 کہہ کر بھائی کو مصیبت میں پڑی ہوئی  
 سرور بار رس لستہ کھڑی ہوئی

نہ کی راہ بھی کی از رو نارانی بند  
 ہم پہ ہنرم سے محرم کی ہوا پانی بند

ہو یہ دستگیر کہ میت کو کفن دینا  
 یا کہ پتھر کو پتھر سے لے لیتے ہیں

نہ حمایت کو ہو بھائی نہ پدھر سر پہ  
 کہہ کر بھائی کو مصیبت میں پڑی ہوئی



<p>۲۶۸ ہنہیں اک بولا گیا در گرد کوئی زن غناک جو سر پہنیں اڑت کوئی گھر لٹا بجالی مواد دولت کہنے کوئی فادہ کش نشہ دہن کہنے کوئی</p>	<p>۲۶۹ بغیر اپنے تئیں نہ تھکے نہ تھکے بائے بیوں کی کوئی جا بجا کان میں درویش سارے سال لٹا تھا بوسے اس کی لیا کر دے کر لٹا تھا</p>	<p>۲۷۰ ہنہیں اک بولا گیا در گرد کوئی زن غناک جو سر پہنیں اڑت کوئی گھر لٹا بجالی مواد دولت کہنے کوئی فادہ کش نشہ دہن کہنے کوئی</p>
<p>خستہ جان ل میں جو آتا ہر وہ کہ لیتی ہیں نخن نخن غریبوں کے بھی ہلتے ہیں</p>	<p>تحقیق میں آٹھ ہزار دہ غمخواری تھیں میں جو پیاری تھی مری بالیاں بھی پتی تھیں</p>	<p>حمد کرتی ہوں دعوت یوں کر جاؤنگی اور اُس کو بچو بھی مسکری مر جاؤنگی</p>
<p>۲۷۱ تو کہہ دو کہ بے بلا دہ علی کا دین کوئی سے قید یوں بازو کر دین جب چھینیں دین دگر خوار دین تو کہہ دو کہ بے بلا دہ علی کا دین</p>	<p>۲۷۲ بائے بیوں کی کوئی جا بجا کان میں درویش سارے سال لٹا تھا بوسے اس کی لیا کر دے کر لٹا تھا بائے بیوں کی کوئی جا بجا</p>	<p>۲۷۳ ہنہیں اک بولا گیا در گرد کوئی زن غناک جو سر پہنیں اڑت کوئی گھر لٹا بجالی مواد دولت کہنے کوئی فادہ کش نشہ دہن کہنے کوئی</p>
<p>یا کچے غم میں دل زار جوتن میں تڑپا ایسا روئی کہ سر پاک لگن میں تڑپا</p>	<p>اگ چھو کی قانون میں لگا دی اُسے اچلی سند مرے بابا کی جلا دی اُسے</p>	<p>مر مرے کی خبر سنتے ہی وان آتا تو دور آتا کہ مرے کا خون سے لچا تا تو</p>
<p>۲۷۴ اگر حاکم باکر کما اوو کہی ہو کیوں رضی میں خون سر کما کی ہو کان کیوں میں مل کر کما کی ہو نشت و است کیوں میں مرے کی ہو</p>	<p>۲۷۵ بائے بیوں کی کوئی جا بجا کان میں درویش سارے سال لٹا تھا بوسے اس کی لیا کر دے کر لٹا تھا بائے بیوں کی کوئی جا بجا</p>	<p>۲۷۶ ہنہیں اک بولا گیا در گرد کوئی زن غناک جو سر پہنیں اڑت کوئی گھر لٹا بجالی مواد دولت کہنے کوئی فادہ کش نشہ دہن کہنے کوئی</p>
<p>مار ڈالیا تو مرے نہیں ڈرتی ہوں جو تم مجھ پہ ہوں وہ بیان کرتی ہوں</p>	<p>ایک در کوئیے جلا دے کیا حال کیا سندھ لاپرواہی مر گل کینلج لال کیا</p>	<p>جان بچنے کی نہیں تجھ کو علم طاری ہو اُسی دن یہ مر کا خون سے لچا تا تو</p>



<p>۱۰۰          گریختن از غم و دل ز زخمی زنی زبانی          در سبب جوین سر و تو خطا با سپیدی          بابی بچو ملاو سکی میوی و آرد</p>	<p>۱۰۱          ترس جانوری ناخوشی گایا سینه          حلق بجز سبب سبب و بیا سینه          چون گردن نازک سبب سینه</p>	<p>۱۰۲          غم زنی سینه سینه سینه سینه          غم زنی سینه سینه سینه سینه          غم زنی سینه سینه سینه سینه</p>
<p>گیسو تو کی شکستی هر کسین من بابا          دل کھنچا جاتا هر کسین تو کسین من بابا</p>	<p>امان سر شقی من کیا انھیں سمجھاؤ من          آؤ کر تو من چھپا کر تمھیں لجاؤ من</p>	<p>طشت کے پاس سے اب کو ہٹاؤ و طیدی          شراب لیکے سکیں سے چھپاؤ و طیدی</p>
<p>۱۰۳          بلا حاکم کہ نسبت ہو سبب سبب          ترس کی سبب سبب سبب سبب          بابی بچو ملاو سکی میوی و آرد</p>	<p>۱۰۴          حاکم سر شقی کہ من سبب سبب          حاکم سر شقی کہ من سبب سبب          حاکم سر شقی کہ من سبب سبب</p>	<p>۱۰۵          حاکم سر شقی کہ من سبب سبب          حاکم سر شقی کہ من سبب سبب          حاکم سر شقی کہ من سبب سبب</p>
<p>طشت من گر کر پکاری کہ یہ حال آپکا ہے          لو بھو بھی جان ہی سر تو مرے پکا ہے</p>	<p>مستغنی شتر ہوں کوین عم سہ بنیاں من          بن پلاؤ اسے کہو کر ابھی سراب من</p>	<p>جان تو گئی من اگر یو من قضا ہوو گی          باب کے سر سے تو مٹی نہ جدا ہوو گی</p>
<p>۱۰۶          گویا من کے سرین علی طابانی          ان کے سرین علی طابانی          ان کے سرین علی طابانی</p>	<p>۱۰۷          حاکم سر شقی کہ من سبب سبب          حاکم سر شقی کہ من سبب سبب          حاکم سر شقی کہ من سبب سبب</p>	<p>۱۰۸          حاکم سر شقی کہ من سبب سبب          حاکم سر شقی کہ من سبب سبب          حاکم سر شقی کہ من سبب سبب</p>
<p>کیا مٹوئی ہر لب بعل تو کھو لو بابا          کیا غضب ہو گیا کچھ منہ سے تو لو بابا</p>	<p>تم ہر چین تو بھوکو بھی دھین آد گیا          شکر لینے تمھیں نذران میں حسین آد گیا</p>	<p>ظلم ایسا بھی تمھوں پہ کوئی کرتا ہے          یوں سناؤ من اسے جکا پر مڑتا ہے</p>







۴۰  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا

فاتحہ تھا کئی روز کا اور تھک دھن تھی  
باز دھن بندھی تبت یہ اندر کرسن تھی

۴۱  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا

چرو تپا سیردن کو بڑھل پڑتھے آنسو  
بہتے تھے یہ اندر اکھل پڑتھے آنسو

۴۲  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا

رخ زرد زبان بیاس سے تھک دھن تھی  
فاتحہ کے سبب تھک دھن تھی

۴۳  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا

دربار کو دیکھا نہ گیا آنکھ اٹھا کے  
خاموش کھڑی رہی گردن کو جھکا کے

۴۴  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا

آگ بھی ہوئی قید یہ مخرج جگر تھی  
اس آخری جموسی کی اسکو نہ خبر تھی

۴۵  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا

مان سے کہتی تھی کس آفت میں پڑی ہو  
نامہ مومن کے سامنے سرنگے کھڑی ہو

۴۶  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا

نہ پاؤں کا تھا ہوش نہ کچھ سر کی خبر تھی  
جون شمع سرایا عرق شرم میں سر تھی

۴۷  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا

بر باد ہی دگیا رنج و الم ہو شنگے ہی کو  
اس سن میں تو خالق نہ کری رند کسی کو

۴۸  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا  
مگر میں نے کچھ سیکھ لیا

اپنے سے تھا کرنی ہو کیوں ان حسن کو  
بلو میں بھلا لائی ہو کیوں اسکی دولہن کو



<p>۱۰۰ بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی</p>	<p>۱۰۱ بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی</p>	<p>۱۰۲ بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی</p>
<p>جھوٹی ہر غیرت بھڑکان بھیڑی ہو قوت مہون ڈھائی ہو دیکھو کھڑی ہو</p>	<p>دوست حیدر کے تجھے شرم نہیں ہے کچھ دھج میرے تجھے شرم نہیں ہے</p>	<p>جسم دم تری فریاد کرنگی یہ بنی سے کیا عذر کرنگا تو رسول عربی سے</p>
<p>۱۰۳ بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی</p>	<p>۱۰۴ بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی</p>	<p>۱۰۵ بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی</p>
<p>ہم آل نبی ہیں ہمیں غیرت ہو برابر جھوڑ بڑی کی عنف و عصمت ہے برابر</p>	<p>میں کھاتی تھی سب کچھیں دروازے پر کجا لاؤ تھے گھر میں چھو کو دی من اٹھا کر</p>	<p>دہ بولی کہ یہ تو ہو تمنا سے سکینہ اس قیدی سے بہتر ہو جو مر جائے سکینہ</p>
<p>۱۰۶ بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی</p>	<p>۱۰۷ بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی</p>	<p>۱۰۸ بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی بیت کی سنگی اور گلی</p>
<p>جو پیش خدا مرمت و عزت میں بڑے ہیں تو تخت پہ بیٹھا ہو وہ سرنگے کھڑے ہیں</p>	<p>لاش انکی تو میدان شہادت میں پڑی ہو کیا انکو خبر ہو کہ وہ بلوئی من کھڑی ہو</p>	<p>جینے کی یہ محبوبس طلبکار نہیں ہے بن باب مجھ زندگی درکار نہیں ہے</p>



۴۰۵  
 رند و گنجی عالم ہے کجکوتہ سبک  
 اس وقت تو بیٹے کا کوئی سبک  
 بابائین و ظالم مدین پر کینہ  
 جیہم کہانوں شہنشاہ مدین

۴۰۴  
 بیٹے بن گئے گا عالم سبک  
 کچھ جان کا غلو نہیں تھیں  
 رنج و غم ہی باز میں اور حال  
 عینک و عینک حیات کو نہیں

۴۰۳  
 عالم شہر و دیو و جاکم ہے جبار  
 بیٹے بن گئے گا عالم سبک  
 راز اس کا دین و عینک و عینک  
 جہاں ہی ہے جہاں ہی ہے جہاں

اس فتح یازان نوکون عز کی جاہ  
 جید کر لڑا ہی تو میر سے لڑا ہے

رہنمائی کا لڑا کہ گرفتار سن ہوں  
 تنہا جو ہزاروں لڑا اس کی سن ہوں

ایسے کا لڑا کہ نام ہے شہر خفا سے  
 ظلمت کے سوا بھروسہ میری مٹا ہے

۴۰۲  
 عالم کی تھی تباہ کوئی تباہ  
 کام نہ کیا رہا میری تباہ  
 کام نہ کیا رہا میری تباہ  
 کام نہ کیا رہا میری تباہ

۴۰۱  
 عالم کی تھی تباہ کوئی تباہ  
 کام نہ کیا رہا میری تباہ  
 کام نہ کیا رہا میری تباہ  
 کام نہ کیا رہا میری تباہ

۴۰۰  
 اسان خانوں شہنشاہ و عالم  
 بیٹے بن گئے گا عالم سبک  
 بیٹے بن گئے گا عالم سبک  
 بیٹے بن گئے گا عالم سبک

لوڈ بھی گواہ بھی موس ستم ہیں  
 ناموس محمد جنہیں کہتے ہیں وہ ہم ہیں

سردیکہ کے فرزند رسول مدنی کا  
 کوئی نہ کرے جو صلہ چرخ سترنی کا

گھوڑوں کو نہیں تھیں تھل مٹا کر تو بجا ہے  
 ٹاپوں سے تن شہاد کو پا پاں کیا ہے

۴۰۰  
 بیٹے بن گئے گا عالم سبک  
 بیٹے بن گئے گا عالم سبک  
 بیٹے بن گئے گا عالم سبک  
 بیٹے بن گئے گا عالم سبک

۴۰۰  
 بیٹے بن گئے گا عالم سبک  
 بیٹے بن گئے گا عالم سبک  
 بیٹے بن گئے گا عالم سبک  
 بیٹے بن گئے گا عالم سبک

۴۰۰  
 بیٹے بن گئے گا عالم سبک  
 بیٹے بن گئے گا عالم سبک  
 بیٹے بن گئے گا عالم سبک  
 بیٹے بن گئے گا عالم سبک

دیکھا نہیں ہی بھر کو براہ رکھی سر کو  
 کھو دیا طشت میں خواہر کو بھی سر کو

فرماؤ تھو عالم سبک اپنے ہوا تھا  
 پتوہ پیران بیاہو کو پانی نہ ملا تھا

اب بھی میں دم و جہت و شام رہ گیا  
 اس جنگ سے تاخیر تر نام رہ گیا



مرتبہ  
 کہ جس نے فانی سے لاشکی لڑائی  
 کہ جس نے باج کی شمع شکر کی لڑائی  
 کہ جس نے دین جسد کی لڑائی  
 کہ جس نے خندق و غیر کی لڑائی

مرتبہ  
 کہ جس نے یازدہ دین بادل منظر  
 کہ جس نے نظر آبا و اجداد سے پہلے  
 کہ جس نے اس کے لکھی اور بھی نہیں کیا  
 کہ جس نے کیا بادل سے زبان ہو مادر

مرتبہ  
 کہ جس نے کریم اور عالم ناباک  
 کہ جس نے حبیب و جلیل کے لڑاک  
 کہ جس نے جلال و تعالیم کے لڑاک  
 کہ جس نے جلال و تعالیم کے لڑاک

دکھلا کہ سوار دین شہ شہ وہاں کو  
 بیان کیا ہمشکل پیر سے جوان کو

کیون چھاتی ہو اگر نہیں لگاتی ہو داری  
 کیا پانچواں الی الی الگ جاتی ہو داری

آنکھیں تیری ہوں کو تیری باتھ ظلم ہوں  
 تو دیکھ کھلے سر تیری دربار میں ہم ہوں

مرتبہ  
 کہ جس نے فانی سے لاشکی لڑائی  
 کہ جس نے باج کی شمع شکر کی لڑائی  
 کہ جس نے دین جسد کی لڑائی  
 کہ جس نے خندق و غیر کی لڑائی

مرتبہ  
 کہ جس نے یازدہ دین بادل منظر  
 کہ جس نے نظر آبا و اجداد سے پہلے  
 کہ جس نے اس کے لکھی اور بھی نہیں کیا  
 کہ جس نے کیا بادل سے زبان ہو مادر

مرتبہ  
 کہ جس نے کریم اور عالم ناباک  
 کہ جس نے حبیب و جلیل کے لڑاک  
 کہ جس نے جلال و تعالیم کے لڑاک  
 کہ جس نے جلال و تعالیم کے لڑاک

مان گدا و اللہ کہیں دین قائم  
 تم نہ چڑھاؤ نہ چھوین دین قائم

باز کو کٹا دین وہ کوشش کی وہ کہ کی  
 رسی مری ماتھ بندھی اور نہ ملو کی

ہر شہر میں سرنگے پھر آیا مجھے بھائی  
 واقف جو نہ تھی آنکو دکھایا مجھے بھائی

مرتبہ  
 کہ جس نے فانی سے لاشکی لڑائی  
 کہ جس نے باج کی شمع شکر کی لڑائی  
 کہ جس نے دین جسد کی لڑائی  
 کہ جس نے خندق و غیر کی لڑائی

مرتبہ  
 کہ جس نے یازدہ دین بادل منظر  
 کہ جس نے نظر آبا و اجداد سے پہلے  
 کہ جس نے اس کے لکھی اور بھی نہیں کیا  
 کہ جس نے کیا بادل سے زبان ہو مادر

مرتبہ  
 کہ جس نے کریم اور عالم ناباک  
 کہ جس نے حبیب و جلیل کے لڑاک  
 کہ جس نے جلال و تعالیم کے لڑاک  
 کہ جس نے جلال و تعالیم کے لڑاک

پھر کام محبت کے بیکر نہ بنیں گے  
 قاسم جو خفا ہو تو کاہک بنیں گے

واللہ اسی نے میں زبان ہی تھی بنائی  
 ان ہونٹوں کو چوستا رسول عربی

دشہت سے لعینوں کی آڑہ سکتی ہوں دم بھر  
 اندازِ جرات سے نہ ہو سکتی ہوں دم بھر



<p>میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے کہ جس کو میں نے دیکھا ہے وہ میرا ہے میرا ہے میرا ہے میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے کہ جس کو میں نے دیکھا ہے وہ میرا ہے میرا ہے میرا ہے</p>	<p>میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے کہ جس کو میں نے دیکھا ہے وہ میرا ہے میرا ہے میرا ہے میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے کہ جس کو میں نے دیکھا ہے وہ میرا ہے میرا ہے میرا ہے</p>	<p>میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے کہ جس کو میں نے دیکھا ہے وہ میرا ہے میرا ہے میرا ہے میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے کہ جس کو میں نے دیکھا ہے وہ میرا ہے میرا ہے میرا ہے</p>
<p>اچانک دکھاؤ کہ لب گور ہون واوا ظالم ہیں بدست میں گزور ہون واوا</p>	<p>نفس و سرشہ کی بھی نکلیں لکھن میں کچل کر ٹیٹی کی زبان سیلی و ہن میں</p>	<p>سورج میں اک رخ ہو تو کوئی سہ چاک ہو تو زمین ہون میں تو پردہ امار چاک</p>
<p>میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے کہ جس کو میں نے دیکھا ہے وہ میرا ہے میرا ہے میرا ہے میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے کہ جس کو میں نے دیکھا ہے وہ میرا ہے میرا ہے میرا ہے</p>	<p>میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے کہ جس کو میں نے دیکھا ہے وہ میرا ہے میرا ہے میرا ہے میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے کہ جس کو میں نے دیکھا ہے وہ میرا ہے میرا ہے میرا ہے</p>	<p>میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے کہ جس کو میں نے دیکھا ہے وہ میرا ہے میرا ہے میرا ہے میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے کہ جس کو میں نے دیکھا ہے وہ میرا ہے میرا ہے میرا ہے</p>
<p>میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے کہ جس کو میں نے دیکھا ہے وہ میرا ہے میرا ہے میرا ہے میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے کہ جس کو میں نے دیکھا ہے وہ میرا ہے میرا ہے میرا ہے</p>	<p>نہ چھوڑا اُسے باب کے سر سے مل لے خود دھڑپری ہوئی سب کو پر سے</p>	<p>ابا کو گلے جا کر لگا لیتی ہوں میں تو بابا کو گلے جا کر لگا لیتی ہوں میں تو</p>
<p>میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے کہ جس کو میں نے دیکھا ہے وہ میرا ہے میرا ہے میرا ہے میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے کہ جس کو میں نے دیکھا ہے وہ میرا ہے میرا ہے میرا ہے</p>	<p>میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے کہ جس کو میں نے دیکھا ہے وہ میرا ہے میرا ہے میرا ہے میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے کہ جس کو میں نے دیکھا ہے وہ میرا ہے میرا ہے میرا ہے</p>	<p>میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے کہ جس کو میں نے دیکھا ہے وہ میرا ہے میرا ہے میرا ہے میں نے اپنے دل میں لکھ دیا ہے کہ جس کو میں نے دیکھا ہے وہ میرا ہے میرا ہے میرا ہے</p>
<p>چتاؤ گے پھر دور نہ سمجھو کہ جد کو آتی ہیں علی غلہ سے پونی کی مدد کو</p>	<p>نہ سے پردہ کی منہ موز سیکھتے مر جا سکی پھر کا سر چھوڑ سیکھتے</p>	<p>ناگاہ اے آنی نکاسیا کے سر کی دوری کش عشق سے مشتاق ہر کی</p>



۴۳۷  
سب باد کے یہ کہتے ہیں آواز آئی  
سب باد سے مدد شہر آئی سنائی

۴۳۸  
اگر کھیت نہ تھیں جان سی پانی  
اور مرنی ہو چکرے کس شامی سے چپانی

۴۳۹  
پہلے جو صدا آئی تو خاموش تھے اعدا  
پس دوسرے نعرے میں تو بیہوش تھے اعدا

۴۴۰  
کچھ آواز نہ پڑی نہ ضبط  
کچھ آواز نہ پڑی نہ ضبط  
کچھ آواز نہ پڑی نہ ضبط  
کچھ آواز نہ پڑی نہ ضبط

۴۴۱  
دو پورہ سی پھر مری اہل حرم نہک نشان تھے  
آپس گھڑی یا حیدر کر لہا کہان تھے

۴۴۲  
تھیں نہ کہ کیا کہوں در زینت لکھ  
ہو جو دھامین دھج ہو جب اس کی پیر

۴۴۳  
دیا ہے اگر حکم مدد مالک نقشہ  
میں دیکھتا فرزند پتی پتی شمشیر

۴۴۴  
چشمگیر جو کام کیا کام ہی تھا  
امت کی شفاعت کا سرخام ہی تھا

۴۴۵  
نہ پڑے ہی شہید کی صدا پڑی نامہ  
نہ پڑے ہی شہید کی صدا پڑی نامہ  
نہ پڑے ہی شہید کی صدا پڑی نامہ  
نہ پڑے ہی شہید کی صدا پڑی نامہ

۴۴۶  
مونس بس اگر ہو تو دعا ہی یہ خدا سے  
انکھوں کو ملوں مرقد شاہ شہد سے

۴۴۷  
دو دشن بہو سب حق تعالیٰ دیکھو  
شان تہم سے اعلیٰ دیکھو  
دو دشن بہو سب حق تعالیٰ دیکھو  
شان تہم سے اعلیٰ دیکھو

۴۴۸  
یابی  
فانوشی میں بان لذت گویائی ہے  
پنچھین موبین بندین بستیائی ہے  
فانوشی میں بان لذت گویائی ہے  
پنچھین موبین بندین بستیائی ہے

۴۴۹  
مردوست کا جگر ہے نہ دشمن کا فساد  
اقدیر عجب گوشت نہائی ہے



۴۰  
دین میں فائدہ کرنا کی بات ہے  
ساری دنیا کی بات ہے  
مصلحت کی بات ہے  
نیکوئی کی بات ہے  
نیکوئی کی بات ہے

۴۱  
علی کی بات ہے  
علی کی بات ہے  
علی کی بات ہے  
علی کی بات ہے  
علی کی بات ہے

۴۲  
علی کی بات ہے  
علی کی بات ہے  
علی کی بات ہے  
علی کی بات ہے  
علی کی بات ہے

تمام شہر و شایق علی کو پیاروں کا  
بنی کر دے یہ مجمع ہر دوستداروں کا

خبر نہیں کہ ہوا گل چراغ زہرا کا  
آجاڑ ہو گیا جنگل میں باغ زہرا کا

تھارو روڑے سے منہ کو کھلی آماحت  
یہ گھر خدا کی قسم ہلو کھانے جاتا تھا

۴۳  
ساقی کو گھر میں  
ساقی کو گھر میں  
ساقی کو گھر میں  
ساقی کو گھر میں  
ساقی کو گھر میں

۴۴  
ساقی کو گھر میں  
ساقی کو گھر میں  
ساقی کو گھر میں  
ساقی کو گھر میں  
ساقی کو گھر میں

۴۵  
ساقی کو گھر میں  
ساقی کو گھر میں  
ساقی کو گھر میں  
ساقی کو گھر میں  
ساقی کو گھر میں

حرم کو ساتھ جگر بند مصطفیٰ لایا  
علی کے لال کو پھر خضر سے خدا لایا

وطن میں آج شہر مشرق میں آتے ہیں  
گلے لگو مرے بابر حسیں آتے ہیں

خدا کرے کبھی ہر پر نہ ہو بی بی  
ہندوئی شہر صدوی سال تک ہو بی بی

۴۶  
ساقی کو گھر میں  
ساقی کو گھر میں  
ساقی کو گھر میں  
ساقی کو گھر میں  
ساقی کو گھر میں

۴۷  
ساقی کو گھر میں  
ساقی کو گھر میں  
ساقی کو گھر میں  
ساقی کو گھر میں  
ساقی کو گھر میں

۴۸  
ساقی کو گھر میں  
ساقی کو گھر میں  
ساقی کو گھر میں  
ساقی کو گھر میں  
ساقی کو گھر میں

شگفتہ ہو گئے دل آج شہر مارا یا  
خزان کی فصل گئی موسم بہار آیا

آٹھا گرو دین حضرت پیر یو محکو  
علی کے چاند پڑے آٹا یو محکو

زمین یہ چاندنی چمکے گی جلوہ رو  
بسکے اب یہ مکان کیسے ہو گئے



<p>۲۰۰ بھون کا طعنہ از دست کیا گیا نہا نہیں تو بھلا اسے اپنے نام یکے پیچھے پیچھے کیسے کا مقام نہی کی مری برائین</p>	<p>۲۰۱ اگرچہ میں ہوں ہر نام کی دھوا اگرچہ میں ہوں ہر نام کی دھوا اگرچہ میں ہوں ہر نام کی دھوا اگرچہ میں ہوں ہر نام کی دھوا</p>	<p>۲۰۲ بھون کے گنگلی اس کا اور عباس کردہ زمین داری کا نام پیر بھی آفرین اکدم میں اب بھار عباس انھیں سامنے بھا آنا رو عباس</p>
<p>گلو گائیں گے بھیا تو مسند نہ کھو لو گلی وہ پہلے آئیں کہ بعد آئیں میں بو تو گلی</p>	<p>خدا تو در کیا صدمہ جبرائی کو گئے ہیں ناکے ملک لوگ پیشوائی کو</p>	<p>بنی کر روضہ انور اب میں جاتی ہوں مسافر کو بس اس ساتھ لیکے آتی ہوں</p>
<p>۲۰۳ نہا نہیں ہر نام کی دھوا نہا نہیں ہر نام کی دھوا نہا نہیں ہر نام کی دھوا نہا نہیں ہر نام کی دھوا</p>	<p>۲۰۴ نہا نہیں ہر نام کی دھوا نہا نہیں ہر نام کی دھوا نہا نہیں ہر نام کی دھوا نہا نہیں ہر نام کی دھوا</p>	<p>۲۰۵ نہا نہیں ہر نام کی دھوا نہا نہیں ہر نام کی دھوا نہا نہیں ہر نام کی دھوا نہا نہیں ہر نام کی دھوا</p>
<p>عیش ہر جان جو سب پر تار کرتی ہوں بس اتو میں علی اصغر کو پار کرتی ہوں</p>	<p>نہا نہیں ہر نام کی دھوا نہا نہیں ہر نام کی دھوا نہا نہیں ہر نام کی دھوا نہا نہیں ہر نام کی دھوا</p>	<p>بڑے شکوہ سے حیدر کا یادگار آنا علم لیے ہوئے عباس نادر آنا</p>
<p>۲۰۶ نہا نہیں ہر نام کی دھوا نہا نہیں ہر نام کی دھوا نہا نہیں ہر نام کی دھوا نہا نہیں ہر نام کی دھوا</p>	<p>۲۰۷ نہا نہیں ہر نام کی دھوا نہا نہیں ہر نام کی دھوا نہا نہیں ہر نام کی دھوا نہا نہیں ہر نام کی دھوا</p>	<p>۲۰۸ نہا نہیں ہر نام کی دھوا نہا نہیں ہر نام کی دھوا نہا نہیں ہر نام کی دھوا نہا نہیں ہر نام کی دھوا</p>
<p>ہر نام کی دھوا ہر نام کی دھوا ہر نام کی دھوا ہر نام کی دھوا</p>	<p>یہ پہلے کہ بڑوں بابا اب دکھاؤنگی تمام کتب سے مل توگی تباؤنگی</p>	<p>نہ وہ رفیق نہ وہ بھائی بندائی ہوں جھکائے گردن کو تل سمند آؤ ہوں</p>



۱۰۱  
بویاں سے حق کی بات  
آخاکر مانتا تھا کہ جو باریک  
پڑھی تھی کہ جو درد و غم  
نظر آئے گئے کہ وہ اس کا بار

۱۰۲  
منہ فاش نہ تھی عجب  
ایسا کہ جو بڑی تھی  
نشان دے تھی کہ وہ اس کا بار

۱۰۳  
یہ وہ تھا کہ جو بڑی تھی  
نشان دے تھی کہ وہ اس کا بار

۱۰۴  
ہجوم خلق سے پاس اسکے جاہلی تھی  
نہ ہاتھ تھارتی کہ علم شک کی لگتی تھی

۱۰۵  
ہر ایک دوست جو تھوڑا سا  
وہ بادیا تھی دم سے دیکھ کے رہتا تھا

۱۰۶  
یہ وہ الجھانٹتا تھا کہ وہ اس کا بار

۱۰۷  
لوگوں کی باتوں سے  
علم کی باتوں سے

۱۰۸  
لوگوں کی باتوں سے  
علم کی باتوں سے

۱۰۹  
لوگوں کی باتوں سے  
علم کی باتوں سے

۱۱۰  
سلامت اسکا جو رکت تھا زماں میں  
چیتا آتا تھا سو کھی زبان باؤں میں

۱۱۱  
تھیہ خاص میر کو کیا کیا گھڑے  
بنا ہین علی اکبر کو کیا کیا گھڑے

۱۱۲  
پڑا رہا جو زمین پر یہ اسکا جاہلی  
کفن ملانہ جسے اسکا یہ عامر ہے

۱۱۳  
بیاختار عیاس نہ تھی  
علم کی باتوں سے

۱۱۴  
لوگوں کی باتوں سے  
علم کی باتوں سے

۱۱۵  
لوگوں کی باتوں سے  
علم کی باتوں سے

۱۱۶  
بنی ہر قبر جہان اس مقام کو صدی  
فدا علم کی اور اس خود تخرام کو صدی

۱۱۷  
ہر ایک مر چوڑا ہے ہوتا آتا تھا  
برہنہ سر کے سائیں رہتا آتا تھا

۱۱۸  
قدم رکاوٹوں سے غش ہو کر مٹا رہے  
اسی سمندر کی گردن میں ہاتھ ڈال رہے



<p>۲۴ ہوئی عیوب و حسد کی ہر طرح کی کجی الذین سب سے ام کلیہ نظام کے سفید بالوں کو کھولا بیدار ہوئی کرنا آگیاں ہوئی معلوم اس قدر کی قطار</p>	<p>۲۵ ار او خاک مریخ آج گربا بارو بنی کا لاڈ لائے سے بھر گیا بارو گلبین فاطمہ کے زخم پر لکھا بارو ہماری ریت کا نقشہ لکھا بارو</p>	<p>۲۶ بی حال بننے زن مرد خاک اڑا رہے مردن کو سب کو اکھون سے خون بہا رہے امام زاد کے نافر سے لیے جا رہے عمار یونین میں جسم لپٹے آ رہے</p>
<p>ان لشردن بہ شہید و نکر و دالو تھے عمار یون بہ گھٹا نوپ کا لڑکے تھے</p>	<p>فیقر ہو گئے ہم قتل بادشاہ ہوا دہم کو مادہ محرم کی گھڑتا ہوا</p>	<p>بنی کر دھسے یہ جہد دم وہ کاروان ہو گیا فغان دآہ کا غل تا بہ آسمان ہو گیا</p>
<p>۲۷ گردن حم کی ساری کیا جوبان علم و آہون کو اور فوج بہن و جان کسی جاگ گیاں کسی سب بجان زواہی میر بن نام حسین</p>	<p>۲۸ ہمارے سانہ وارے گئے پھر پھر ہمارے سانے فاسم کھلے ہمارے سانے بیان ہو گئے ہمارے سانے عباس ہو گئے</p>	<p>۲۹ بھلا کرانی کو بجا و نادان آ رہے عصا تو تمام کرنا خیم فشان آ رہے نہایت قد سلطان انس جان آ رہے اور الطیب کر زہر و جان آ رہے</p>
<p>عمار یون میں تو ماتم تھا بین ہو رہے تھے امام نافر یہ گردن جھکا ڈر رہے تھے</p>	<p>بھونچے پیا سو کو مین و دھار یا مارین ہماری شیر جوان کو کٹا ریاں مارین</p>	<p>ہوئی قریبوں یہ پیدا و یا رسول اللہ حسین مرگ کر فریاد یا رسول اللہ</p>
<p>۳۰ عامہ نہ تھا وہیں پہنچاں غریب اکلے کتنے تھے کو کھینچتے ایک ایسی اہل سب دہلیا قیامت آگئی ہو کر بلا میں حسین</p>	<p>۳۱ سب تو مریے پائے گئے کو کٹوا گئے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے ملی تھی نہ پہلے میں ابن امیر کے چاہوں باب کو باہون ابی دھان</p>	<p>۳۲ ہو اچھوڑ دین اخل وہ فافلہ ناگاہ گریزا ربارک پہ علیہ و جاہ ڑھا کی مانتھت فریاد کی بنا لہ واہ نیابہی آئی ہم سب کو یہ باجہ</p>
<p>برن سے ولیر ہر اکا سر امار لیا ہمارے باب کو فوج ستم نے مار لیا</p>	<p>ہمارا قافلہ بحر میں ڈوب گیا جہاز آل بنی کر بلا میں ڈوب گیا</p>	<p>یتیم ہو گئے یہ ناشاد کام آیا ہے پر کو کھو گئے وطن میں غلام آیا ہے</p>



۴۴  
 بے کھیاں نہایت بارشوں میں  
 کیا خفگی کے بار کو فوج نشہ میں  
 رہا انسان یہ میر ایک اور میں یہ کفن  
 لئے ہم اے کہ بابا کو دوسرے کفن

ندون کو تھی مہین رحمت نہ چین راتوں کو  
 جگر دیا تھارسے ہمارے ہاتھوں کو

۴۵  
 بوی صلیب کے زینے بدست  
 گئی تھی کی سب سے بدست  
 کہی نہ تھی یہی قید و بند  
 بہشت جان بھی کو بی چوکی

درم ہر سالوں یہ دیکھتے ہیں استخوان نانا  
 یہ میر بازو پر رکھی ہیں نشان نانا

۴۶  
 جی جو اندون نام کو خوشی بیا  
 بچھا رہا کھانے کھینے کا  
 ہو اچھو کر یہی شہید بیخ  
 یہ میر کے پکارے جا

دکھائی دیا ہر سب گھر لیا ہوا لوگو  
 ارے پدر مرا تم سے کیا ہوا لوگو

۴۷  
 گئی جھپٹا پہرے زینے میں  
 کہ ایک ہاتھ میں تھکا عامتہ  
 اور ایک ہاتھ میں تھکا کاجار  
 زبان جو تھکا کاجار

یزید زہین لٹا دو ہائی ہے نانا  
 بہن شہید کے جڑے کو آئی ہے نانا

۴۸  
 کہنے کے قہر کھنڈی خون بھی نانا  
 کہن میں تھکا کاجار  
 قہر کے لگی تھکا کاجار  
 یہ میر کے خنجر میں تھکا کاجار

بنی کردار کی آواز صاف آتی تھی  
 صدا آئینہ زنی آسمان پہ جاتی تھی

۴۹  
 نشان صلیب کے بار کھینے میں  
 اما میں تھکا کاجار  
 بار لاکھ تھکا کاجار  
 تھکا کاجار

بتاؤ چھاؤنی کس نہیں چھائی بابا  
 بتاؤ کونسی سبب سیائی بابا نے

۵۰  
 حسین چھائی کو ہم بلا میں چھائی  
 علی لال کو ہم بلا میں چھائی  
 نبی قاطع کو ہم بلا میں چھائی  
 سجاد کو ہم بلا میں چھائی

یہ بعد قتل عجب تفرقہ پڑا نانا  
 اگر ابرن کہیں اور سر کہیں گرا نانا

۵۱  
 کیا چھائی تو ابھی نام نہاد  
 کہ قیامت کہ ابھی نام نہاد  
 سجاد کو قاطع کو ہم بلا میں چھائی  
 نبی قاطع کو ہم بلا میں چھائی

پجارتی تھیں شہ مشرقین کو مارا  
 یہ کیا غضب ہوا کسے حسین کو مارا

۵۲  
 کہاں تھکا کاجار  
 کہاں تھکا کاجار  
 کہاں تھکا کاجار  
 کہاں تھکا کاجار

قرب بگ ہوں غم میں تھکا کاجار  
 کہاں تھکا کاجار



<p>۱۷۱</p> <p>بیکاری کوٹ کو چھاتی پہ پاؤں و ناساؤ جگر تراش دیں باقی حسین کی لوداؤ بین رشتہ ہو گئی زہرا کا گھر ہوا برباد ربانہ کہنے بین باقی کوئی خبر نہ جاو</p>	<p>۱۷۲</p> <p>نہا انکار کے سو سکر لادہ بیکاری بہی جگر تری بابا یہ آجی بیکاری جناب قتل ہے اور مجھ نہ موت آئی میدجی دور و دور ہوئے کہاں بیکاری</p>	<p>۱۷۳</p> <p>کیا زہرا کا اسٹ کے ادب نہ ہے نابا رہنے کو جو کہ بیکاری صلی کے لال سے ظلم ہے غیب ہے پھر ہی نہ کی اور بیکاری</p>
<p>عجیب حادثہ ہم پر گذر گیا صغرا پسر بھی مر گئے وارث بھی گیا صغرا</p>	<p>ہزار حسین کہیں قافلہ سے چھوٹ گئی امید قطع ہوئی ولکی اس ٹوٹ گئی</p>	<p>دل ستم زدہ فریاد کر کر روتا ہے کلیجہ آپکی غربت پہ مکرور روتا ہے</p>
<p>۱۷۴</p> <p>نہا کہیں گئی جان میرے اکبر کی چھینا خدک سے نفی گویا صغرا کی جلی گئی پیر دین کے دھار غریب کی مٹائی ہوئی اکسرد پرین بیکاری کی</p>	<p>۱۷۵</p> <p>پیش بھائی خطاب سے بوطن بابا زبان کے کچھ نہ کہا باسکرم بابا گناہ خیر سے گلابا سے بکھن بابا کفن ملک نہ ملا با سے بکھن بابا</p>	<p>۱۷۶</p> <p>بیکار سے پہنچنے چکی وہ نور حسین بیت کو دلی سے فدا ہو کر حسین مزار فاطمہ زہرا پر حسین حسین جلادہ قافلہ کہتا ہوا حسین حسین</p>
<p>مین تہ تمام ملک تنگے سر گئی بی بی سیکھتہ قیصر میں گھٹ گئے مر گئی بی بی</p>	<p>خدا کو تر سے نولی نہ کچھ ڈرا ہے ہے تور میں سر پر نور کو دھرا ہے ہے</p>	<p>یہ مرثیہ نہیں موسیٰ جو توڑ لکھا ہے اگر مرقع ماتم کہوں تو زیبا ہے</p>



۱۰ سلام  
پیشانی خاموشی نے ذکر خوش بانی کر دیا  
۱۱ سر ہو کو زبان بے زبان کر دیا  
۱۲ دوست کیا دشمن کو خوش بانی کر دیا  
۱۳ سخن داؤدی نے پھر کو بھی بانی کر دیا  
۱۴ تیری کو فاسد آل عباد فل ہے  
۱۵ ظالموں نے ساتویں سے بند بانی کر دیا  
۱۶ دیو بدو دیکھا ہی شمع بین طغان اشک  
۱۷ آتش و دوزخ کو چھٹے دیکھے بانی کر دیا  
۱۸ احمد و حمید تھے دونوں ایک صانع مگر  
۱۹ نقش اول اول کو نقش ثانی کر دیا  
۲۰ سکندر ہے نادر اور نہ کسی بی بطلان  
۲۱ موت نے ان میں کس کس کو فانی کر دیا  
۲۲ جو سارے کونون سب یا امام اولین  
۲۳ حق نے چو کھٹ کو ہی کجے کجائی کر دیا

۱۰ جنگلی کا حال شکر شکر سے زندیاں دیا  
۱۱ بیکسی نے شاہ کی تیب کو بانی کر دیا  
۱۲ ذکرین دنیا کے آخر پہنچی عمر دیا  
۱۳ ملک کس دولت کو صحت و فخر دیا  
۱۴ فقر میں بھی زندگی تانے دکھایا دیا  
۱۵ گیسو کے لہروں کو میرے روبرو دیا  
۱۶ دیکھانے اور تکلیف کی خود خد گام  
۱۷ دیکھانے اور تکلیف کی خود خد گام  
۱۸ دولت عقبی کو صحت و فخر دیا  
۱۹ اندر اندر کی شہیدوں کی اعلیٰ مرتبہ  
۲۰ موت کو جبکی خدا نے زندگانی کر دیا  
۲۱ شمع کے شعلے نے مغل میں کج بختیاں دیا  
۲۲ غنہ باطل و عیب ہے آتش زبانی کر دیا

۱۰ بن کے کتے تھے صیب بن بختیاں دیا  
۱۱ شوق نے خود کج پیری کو بانی کر دیا  
۱۲ بیچا بیچا و جب دیکھے بین سے آہ کی  
۱۳ نالہ دل کو عصاب نے نالوانی کر دیا  
۱۴ اسے علم غنہ منع کر دیا کج بختیاں دیا  
۱۵ تجھ کو شکر ہے نہ بیزاد دانی کر دیا  
۱۶ سیر سیر کو غم نے گھلایا دیا  
۱۷ سیر سیر کو غم نے گھلایا دیا  
۱۸ جسم اس کو کج بختیاں دیا  
۱۹ کج بختیاں دیا کج بختیاں دیا  
۲۰ شکستہ کج بختیاں دیا  
۲۱ شمع کج بختیاں دیا  
۲۲ جو کج بختیاں دیا

۱۰ شمع کج بختیاں دیا  
۱۱ شمع کج بختیاں دیا  
۱۲ شمع کج بختیاں دیا  
۱۳ شمع کج بختیاں دیا  
۱۴ شمع کج بختیاں دیا  
۱۵ شمع کج بختیاں دیا  
۱۶ شمع کج بختیاں دیا  
۱۷ شمع کج بختیاں دیا  
۱۸ شمع کج بختیاں دیا  
۱۹ شمع کج بختیاں دیا  
۲۰ شمع کج بختیاں دیا  
۲۱ شمع کج بختیاں دیا  
۲۲ شمع کج بختیاں دیا



ہر گز نہ آئے تھے میر مونس

۱۔ کتنے تھے عیاش سے پائی کیسی عیب  
 ۲۔ کتنے تھے عیاش سے پائی کیسی عیب  
 ۳۔ کتنے تھے عیاش سے پائی کیسی عیب  
 ۴۔ کتنے تھے عیاش سے پائی کیسی عیب  
 ۵۔ کتنے تھے عیاش سے پائی کیسی عیب  
 ۶۔ کتنے تھے عیاش سے پائی کیسی عیب  
 ۷۔ کتنے تھے عیاش سے پائی کیسی عیب  
 ۸۔ کتنے تھے عیاش سے پائی کیسی عیب  
 ۹۔ کتنے تھے عیاش سے پائی کیسی عیب  
 ۱۰۔ کتنے تھے عیاش سے پائی کیسی عیب

۱۔ کتنے تھے عیاش سے پائی کیسی عیب  
 ۲۔ کتنے تھے عیاش سے پائی کیسی عیب  
 ۳۔ کتنے تھے عیاش سے پائی کیسی عیب  
 ۴۔ کتنے تھے عیاش سے پائی کیسی عیب  
 ۵۔ کتنے تھے عیاش سے پائی کیسی عیب  
 ۶۔ کتنے تھے عیاش سے پائی کیسی عیب  
 ۷۔ کتنے تھے عیاش سے پائی کیسی عیب  
 ۸۔ کتنے تھے عیاش سے پائی کیسی عیب  
 ۹۔ کتنے تھے عیاش سے پائی کیسی عیب  
 ۱۰۔ کتنے تھے عیاش سے پائی کیسی عیب

۱۔ کتنے تھے عیاش سے پائی کیسی عیب  
 ۲۔ کتنے تھے عیاش سے پائی کیسی عیب  
 ۳۔ کتنے تھے عیاش سے پائی کیسی عیب  
 ۴۔ کتنے تھے عیاش سے پائی کیسی عیب  
 ۵۔ کتنے تھے عیاش سے پائی کیسی عیب  
 ۶۔ کتنے تھے عیاش سے پائی کیسی عیب  
 ۷۔ کتنے تھے عیاش سے پائی کیسی عیب  
 ۸۔ کتنے تھے عیاش سے پائی کیسی عیب  
 ۹۔ کتنے تھے عیاش سے پائی کیسی عیب  
 ۱۰۔ کتنے تھے عیاش سے پائی کیسی عیب

۱۷۔ انکی بون میں سپیدی تاکجا یہ غفلتیں  
 مونس اب چونکو کہ آپو بخا ہے سر آفتاب

تمام شد



## خاتمہ الطب

ایہا الغافل عن الموت والنعیم بشرکم تؤمن بالذین انقذتہ۔ اور غافل از مرگ فنا خوش ہو ساعدت دنیا سے  
 اور اس سے مانوس نہو عنقریب ہے کہ وہ تجھے بیوفائی کرے کہ ہمیشہ تجھے حسرت و ندامت رہے کہاں میں  
 وہ لوگ جنہوں نے مکانات وسیع بنائے تھے اور سر ریاست پر ممکن تھے کیونکر اپنا جاہ و چشم چھوڑ کر بے اختیار تنہا  
 بے مونس و یار خانہ تنگ و مارحد میں ساکن ہوئے جائے عبرت اور محل غور ہے کہ ابھی کچھ عرصہ گزرا کہ کیسے کیسے  
 ہنروران بے مثال اور عالمان باکمال مثل جناب مرزا دبیر اور جناب میر انیس اور جناب میر مونس علی شاہ  
 درجہ اتم فی اعلیٰ علیین و شہرہم مع الامۃ المعصومین جسے اس شہر لکھنؤ کو رونق تازہ اور زرب زینت دی تازہ  
 تھی بقید حیات تھے اور آج سوائے نام کے ان صاحبوں کا نشان نہیں ملتا مگر بقائے نام کے واسطے  
 بھی ضرور ہے کہ اس شخص سے کوئی خیر بطور باقیات الصالحات کے از قبیل تصنیف و تالیف وغیرہا کے  
 صفحہ روزگار پر یادگار رہے ورنہ کیسا ہی باکمال ہو جب تک وہ زندہ ہے کچھ لوگ اسے شناسا ہیں مگر بعد  
 حیات تھوڑی ہی مدت میں اس کا ذکر تک باقی نہیں رہتا دیکھو فردوسی علیہ الرحمۃ رستم سے نامور کے حق میں  
 فرماتے ہیں ۵ منش کردوام رستم داستان بدو گرنہ یلے بود در سیستان ۵ اسی لیے جو صاحبان قندیش  
 اور آخر میں ہیں وہ اپنی تصانیف کو بقید حیات بصر زرخیز خود طبع کر دیتے ہیں تاکہ ان کے کلام کی  
 اشاعت کو عرصہ بعید اور زمان مدید تک پائداری رہے اور یہ رسم طبع مرثیہ بعد از خیر الہامی مطابع میں جاری  
 رہے اور اگر کوئی اہل کمال اپنی زندگی میں باقی وجہ اس دور اندیشی سے محروم رہا اور بعد وفات اس کے  
 کوئی اہل ہمت اس امر کا باعث ہوا تو دل انصاف پسند یقین کر سکتا ہے کہ روح اس باکمال کی اس بانی خیر  
 سے شاد ہوتی ہوگی فی الحقیقت اگر غور کیا جائے تو مطبع او دھاجا پر ایسے امور کا انحصار ہے البتہ نظر منور  
 درکار ہے چنانچہ ان ہر سہ کلاں دہرا اور بلغاے عصر سبق الاوصاف کا کلام بانحارشتی بصر زرخیز  
 خود جس قدر ممکن ہو سکا جمع کیا جسے کہ جناب مرزا دبیر سرور کا کلام دو جلدوں میں اور جناب میر انیس مغفور  
 کا کلام چار جلدوں میں اور جناب میر مونس مرحوم کا کلام تین جلدوں میں طبع کیا زمانے کو ناز کرنا چاہیے  
 کہ یہ عجب فیض اس مطبع سے جاری ہوا ہے یعنی سوائے یادگار اور باقیات الصالحات رہنے ان مغفوران  
 کے شایقین کم مایہ کو بھی یہ درشاہوار کوڑیوں کے مول مل سکتا ہے درشاہوار کی کیا حقیقت جو عزیز



اور جانکا ہی علاوہ صرف زر کثیر کے مطبع موصوف نے اس کلام بلاغت نظام کی فراہمی میں کی ہے مطبع  
اپنی محنت و مشقت پر خود تازان ہے بلکہ بروقت ہجوم شائقان اور کثرت خریداران یہ شعر بربان ہے  
۵۰ بختے بردار دل گذر دہر کہ ز پیشیم من قاش فردش دل صد پارہ خوشیم آب واضح ہو کہ جس  
طرح جناب میر انیس منفور کے کلام کا ایک زمانہ شاق ہے اسی طرح جناب میر مونس مرحوم کا کلام بھی شہرہ  
آفاق ہے حقا کہ یہ شاعر گمانہ فردوسی زمانہ آغی جناب میر نواب صاحب مرحوم المتخلص بہ مونس  
بھی عجب طرح کا سخنور یکتا اور کامل ہے ہمتا گذرا ہے جسکا نظیر کیا ہے تمامی کلیات کا ہر شعر  
انتخاب ہے فصاحت کے ساتھ بلاغت بھی مستزاد ہے محاورے کا کیا ذکر وہ تو موروئی خانہ زاد ہے  
جس تلازمے کی دل میں لہرائی سیل تمجیح کا سمان دکھایا ہر طرف مضامین کا دریا بہا دیا رنگینی کلام پر  
بیلون کی جان جاتی ہے بیان رزم پر رستم و اسفندیار کی روح تھراتی ہے آفسوس اور ہزار افسوس کہ یہ  
و حید عصر یادگار دہر ۱۹۱۶ء میں بعارضہ وجع القواد راہی خلد برین ہوئے تمامی اہل عالم اس غم جانکاہ  
میں مغموم و خرب ہوئے ۵۰ داحسرتا شکار اجل شیر ہو گیا مجلس کی شمع بجھ گئی اندھیر ہو گیا پس  
بایاے مالک مطبع موصوف منشی سید رضا حسین صاحب مرحوم ولد سید بندہ حسن صاحب مرحوم نے  
اس عمدہ جلیل یعنی اجتماع ذخیرہ کلام کا انصرام اپنے ذمے لیا اور خوب اپنے فرائض منصبی کو ادا کیا  
پس الحمد للہ علی احسانہ کہ یہ جلد سوم مرثیہ میر مونس باصرار شائقان مطبع منشی نول کشور  
واقع کا پور میں بعالی ہمتی معالے القاب عالی جناب منشی پراگ تر این صاحب راے بہادر  
دام اقبالہ مالک مطبع لمبائی جمیلہ کارپردازان مطبع باہتمام پنڈت شیام ناتھ صاحب نے مطبع  
بماہ اپریل ۱۹۱۶ء بار اول حلیہ طبع سے محلے اور زبور طبع سے پیراستہ ہو کر مقبول شایقان ہوئی

قسمت کی اردو عربی فارسی دینی کتب پوری  
کتابیں ملنے لگتی ہیں  
شجرستان آئینہ سنو کیا نکل کر

K UNIVERSITY LIB.  
K. DIVISION  
Acc No 71547  
Date 9-12-69













**ALLAMA  
IQBAL LIBRARY**

**UNIVERSITY OF KASHMIR  
HELP TO KEEP THIS BOOK  
FRESH AND CLEAN**